مکمل ناول

پیار میرا نفرت بھرا

ایمن اکمل

یہ منظر ہے ایگزیمنیش حال کا جہاں سب طالب علم دنیا جہاں سے بیگانہ لکھنے میں مصروف ہیں اور نگران ادھر اُدھر چکر کاٹ رہی ہے۔

"میم میرا ہو گیا"

دوسری رو میں تیسری کرسی پر بیٹھی لڑکی بولی تو کمرے میں چھائی خاموشی ٹوٹی۔

سب نے ہی سر اٹھا کر اس عظیم ہستی کو دیکھا جو ڈھائی گھنٹے کا پیپر پینتیس منٹ میں مکمل کر چکی تھی۔

"اتنی جلدی"

ابھی تو صرف پینتیس منٹ ہوئے ہیں پیپر سٹارٹ ہوئے۔

نگران نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جی میں نے کر لیا ہے۔

وہ اب اپنا سامان سمیٹنے لگی تھی۔

سب واپس اپنے کام کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔

آپ کہاں جا رہی ہیں۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر جانے ہی لگی تھی جب نگران نے اسے آواز دی۔

میرا پیپر تو ختم ہو گیا ہے تو پھر یہاں بیٹھ کر کیا کروں گی۔

اسی لیے جا رہی ہوں۔

نگران کی آواز پر وہ رکی اور جواب دینے لگی۔

نہیں آپ اتنی جلدی نہیں جا سکتی واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھیں۔

نگران نے اسے روکا جو بس دروازے سے باہر نکلنے ہی والی تھی۔

سنتے ہی اس کا دماغ گھوما اتنی دیر وہ یہاں کیسے بیٹھے گی؟

وہ تو ایک جگہ ٹک کر بیٹھ نہیں سکتی تھی یہاں بیٹھنا تو دور کی بات تھی۔

کیا سوچ رہی ہیں؟

اسے سوچوں میں گم دیکھ کر نگران نے پوچھا۔

سب ایک بار پھر ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

میں اتنی دیر یہاں بیٹھ کر کیا کروں گی؟

اس نے دانت نکالتے کہا۔

اپنا پیپر ایک مرتبہ پڑھ لیں۔

نگران نے صلاح دی۔

سنتے ہی اس کا حلق تک کڑوا ہوا۔

نا مطلب اس کا بس چلتا تو وہ پیپر ہی نا دیتی اور یہ کیا یہ تو اسے دوبارہ پڑھنے کو کہہ رہی تھیں۔

نہیں مجھے نہیں پڑھنا مجھے جانا ہے۔

اس نے جلدی سے کہا۔

آپ ابھی نہیں جا سکتی۔

نگران کے کہنے پر وہ نا چاہتے ہوئے بھی واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھی۔

اپنا پین نکال کر وہ کرسی پر لکیریں کھینچنے لگی۔

وہ سوچنے لگی کہ اب یہاں سے کیسے نکلے۔

یہ ایگزیمنیشن حال اسے کسی قید خانے سے کم نہیں لگتا تھا۔

کچھ سوچنے کے بعد وہ اپنے آس پاس بیٹھی لڑکیوں سے باتیں کرنے لگی۔۔۔

کبھی ان سے چیزیں مانگتی تو کبھی ان کے بارے میں پوچھنے لگتی۔

اس کی اس حرکت کی وجہ سے سب ڈسٹرب ہو رہے تھے۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ ؟خود تو کر لیا جو کرنا تھا اب ہمیں بھی سکون سے کرنے دو۔۔

ایک لڑکی نے غصے سے کہا۔

اس کے لہجے پر عشاء کو غصہ تو بہت آیا لیکن وہ خود پر قابو کر گئی۔

اگر کوئی اور جگہ ہوتی تو وہ کبھی اس لڑکی کو سکون سے جانے نا دیتی لیکن یہاں وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

کیا ہوا؟

نگران ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

یہ لڑکی پریشان کر رہی ہے۔۔۔

خود کو تو وقت کی قدر نہیں ہے اور ہمارے وقت کا بھی ضیاع کر رہی ہے۔

اس لڑکی نے کہا۔

اس لڑکی کی بات پر عشاء نے ہاتھ میں پکڑے پین پر دباؤ دیا۔

اب تو حساب کلئیر کرنا ہی پڑے گا۔۔عشاء کبیر شاہ کسی کا ادھار نہیں رکھتی۔

آپ۔۔۔

نگران کچھ کہہ رہی تھی جب عشاء نے ان کی بات کاٹی۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

اور تم اپنا کام کرو میرے بارے میں بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

عشاء نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔

ہوتی کون ہو تم مجھ سے اس طرح بات کرنے والی ؟اور یہ تمہارے باپ کا کالج نہیں ہے جہاں تم اپنی مرضی کرو۔

اس لڑکی نے بھی بھرپور لڑائی میں حصہ لیا۔

اب یہ کمرہ امتحان کم اور لڑائی کا میدان زیادہ لگ رہے تھا۔

نگران تو منہ کھولے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

اس کے ساتھ زندگی میں پہلی دفعہ ایسا کچھ ہوا تھا۔

بس اس سے آگے اگر ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو بہت اچھے سے بتاؤں گی کہ کون ہوں میں۔۔

عشاء نے تڑخ کر جواب دیا۔

سٹاپ اٹ۔۔۔آپ لوگوں میں مینرز نہیں ہیں؟

اس حرکت پر میں آپ لوگوں کا پیپر کینسل کرواسکتی ہوں لیکن میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے کسی کے سال ضائع ہو جائیں۔

شاید وہ نگران کچھ زیادہ ہی رحم دل تھی۔

کریں جو کرنا ہے آپ کو۔۔۔

عشاء نے ڈھٹائی سے کہا۔

اب تو یہی ایک راستہ تھا کہ اسے خود ہی باہر نکال دیا جائے۔

آپ جا سکتی ہیں۔

اب نگران کا ضبط ختم ہوا تھا انہیں لگا یہ لڑکی مزید وہاں رکی تو انہیں پاگل کر دے۔

جبکہ وہ تو اسی انتظار میں تھی فوراََ باہر کی طرف بھاگی۔

★★★

ماہم اپنے کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی جب ماہ روش نے دروازہ نوک کیا۔

آجائیں۔

ماہم نے اجازت دی تو ماہ روش دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔

ماہ روش کو دیکھتے ماہم جلدی سے اس کے پاس آئی اور اس کے گلے لگ گئی۔

شکر ہے ماہ تم آگئی۔۔۔

ماہم نے کہا۔

خیریت ہے؟ مجھے تم کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔

ماہ روش نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا جو شاید ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی۔

مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔

ماہم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے پر بٹھایا اور ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

گھبرا کیوں رہی ہو؟ کھل کر کہو کیا بات ہے۔

ماہ روش نے اس کی گھبراہٹ محسوس کرتے پیار سے کہا۔

وہ۔وہ۔ماہ۔وہ۔میں۔

وہ۔میں کیا کر رہی ہو؟ بتاؤ مجھے۔۔کچھ ہوا ہے کیا؟

اس کے انداز پر ماہ روش نے پریشانی سے کہا۔

وہ ماہ میں یہ منگنی نہیں کر سکتی کیونکہ مجھے کسی اور سے محبت ہے اور میں اسی سے شادی کروں گی۔۔۔

ماہم ایک سانس میں ہی ساری بات اسے سنا گئی۔

اس نے بہت کوشش کی تھی کہ یہ سب پہلے ہی بتادے لیکن ہمت نا کر پائی تھی۔

اس کی بات سنتے ہی ماہ روش کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلیں۔

اسے اپنی بہن سے اس قسم کی حرکت کی امید نا تھی۔

ہوش میں ہو تم؟ یہ کیا کہہ رہی ہو؟

ماہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا تھا۔

ماہ میں اپنے پورے ہوش و حواس میں ہوں۔۔

میں۔۔۔۔

ماہم بول رہی تھی جب ماہ روش نے اس کی بات کاٹی۔

چپ۔۔۔۔ بالکل چپ۔۔۔۔ کچھ نہیں سننا مجھے۔۔۔۔

ماہ میری بات تو سنو۔

ماہم نے اس کا ہاتھ دوبارہ پکڑنا چاہا لیکن ماہ روش کھڑی ہو گئی۔

مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔

ماہ روش نے نفی میں سر ہلایا۔

ماہ روش باہر جانے ہی لگی تھی جب وہ رکی۔

تمہیں پتہ ہے ماہم اگر خاندان میں کوئی ایک لڑکی غلطی کرتی ہے تو اس کی سزا باقی سب کو سنادی جاتی ہے۔

میں نہیں چاہتی کہ کسی اور کی غلطی کی جو سزا مجھے ملی ہے وہ ہمارے خاندان کی کسی اور لڑکی کو ملے۔

کہتے ہی وہ ایک لمحہ بھی ضائع کیے باہر نکل گئی۔

ماہم شل سی کھڑی رہی۔اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔

★★★

دوپہر کا وقت تھا ہر سو گہما گہمی کا عالم تھا۔

سڑک پر گاڑیاں رواں دواں تھیں۔

ابھی گرمیاں شروع ہونے کو تھی۔

موسم انتہائی دلکش تھا۔۔نا گرمی کا سماں تھا اور ناہی سردی کا۔

ہلکی چلتی ہوا سے ایسا لگتا تھا جیسے اندر تک سکون پیدا ہو رہا ہو۔

وہ اس وقت پارکنگ ایریا میں چلتا جا رہا تھا جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے ہے۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

کچھ دنوں سے اس کے ساتھ ایسا ہی ہو رہا تھا۔

کوئی غیر محسوس انداز میں اس کا پیچھا کرتا تھا لیکن وہ اس سب سے واقف تھا۔

ارے یہ کہاں گیا؟

پارکنگ ایریا میں وہ گاڑیوں میں کہیں گم سا ہو گیا۔

کب تک بچو گے۔

وہ پلٹی ہی تھی جب اسے سامنے پا کر سانس روک گئ۔

لمحہ ہی لگا تھا اسے واپس نارمل ہونے میں۔

ارے محترمہ آپ ہیں کون؟

میں کافی دن سے نوٹ کر رہا ہوں آپ میرا پیچھا کر رہی ہیں۔

ذوہان نے اسے نظروں کے حصار میں رکھتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولی۔

وہی جسے تم کب سے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہے ہو۔

آرام سے جواب دے کر وہ اب مزے سے اس کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔

ذوہان شاہ کی رنگت ایک پل میں زرد پڑی تھی۔

اس نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ وہ خود بھی آسکتی ہے۔

کیا وہ لڑکا اس کے لیے اتنا اہم تھا جس کی خاطر وہ خود کو خطرے میں ڈال رہی تھی۔

مختلف سوچوں نے اس کے ذہن کو آگھیرا۔

جس کو تم سلاخوں کے پیچھے دیکھنا چاہتے ہو مگر افسوس تمہاری یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی۔

اس کا لہجہ نارمل تھا۔

اس کی آواز پر ذوہان ہوش کی دنیا میں آیا۔

بلیک کلر کی پینٹ شرٹ پہنے اوپر بلیک ہی جیکٹ پہنے، بالوں کی اونچی پونی بنائے، چہرے پر ماسک لگائے، سر پر بلیک ہی ہیٹ کیے جو کہ زرا آگے کو جھکا رکھی تھی جس کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھی مکمل طور پر واضح نا ہو رہی تھیں۔

وہ پر سکون سی کھڑی تھی۔

ذوہان نے سنا تھا کہ ڈیڈلی اینجل کی آنکھوں کا رنگ لال ہے مگر وہ مکمل طور پر اس کی آنکھیں نہیں دیکھ پا رہا تھا۔

وہ بیس سال کی لڑکی دیکھنے میں کافی مضبوط لگتی تھی۔

ذوہان نے سر تا پیر اسے دیکھا اور ذرا سنبھل کر اسے جواب دیا۔

میری خواہش تو اب جلد ہی پوری ہونے والی ہے۔

آخر تم میرے ہاتھ آ ہی گئی۔

ذوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چہرہ تو دکھاؤ اپنا۔۔۔

ذوہان نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ماسک اتارنا چاہا۔

لیکن اینجل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

یہ بھول ہے تمہاری اے۔ایس۔پی ذوہان شاہ کہ تم مجھے کبھی پکڑ پاؤ گے۔

اینجل نے اسے دھکا دے کر وہاں سے بھاگنا چاہا لیکن ذوہان نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کی کلائی دبوچ لی۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی۔۔۔

ابھی تو آپ کو جیل میں کافی وقت گزارنا ہے۔

ذوہان نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو خون چھلکا رہی تھیں۔

اینجل نے دوسرے ہاتھ سے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور پوری قوت سے اس کے منہ پر مکا دے مارا۔

یہ عمل اتنا اچانک اور جلدی کیا گیا تھا کہ ذوہان اپنا بیلنس برقرار نا رکھ پایا اور اوندھے منہ گاڑی کے بونٹ پر جا گرا۔

کیا رے اے ایس پی سب کو اپنی طرح بے وقوف سمجھ رکھا ہے؟

اینجل تنزیہ مسکرائی۔

تمہیں کیا لگتا ہے مجھے پکڑنا اتنا آسان ہے؟

ڈیڈلی اینجل ہوں میں اور میں بس لوگوں کے لیے موت کا فرشتہ بن کر آتی ہوں۔

ایک دن میں تمہارے لیے بھی موت بن کر آؤں گی۔

اس کی آواز ذوہان کی سماعتوں سے ٹکرائی تو غصے سے پیچھے مڑا۔

لیکن اب وہ وہاں نہیں تھی۔

میں جانتا ہوں یہ مشکل ہے لیکن مجھے بھی آسان کام کہاں پسند ہیں۔

تم دیکھنا اپنے ہاتھوں سے ہتھ کڑی لگاؤں گا تمہیں۔

بہت لوگوں کی زندگی چھین لی تم نے۔۔ لیکن اب بس۔۔

ذوہان نے اپنے ہونٹ سے خون صاف کیا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

★★★

وہ بھاگتے ہوئے کالج کے داخلی دروازے کی طرف جارہی تھی۔

آج تو عشاء کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نا تھی۔

اس نے کالج سے باہر نکل کر ادھر اُدھر دیکھا لیکن مطلوبہ شخص کو نا پا کر اس کی خوشی پل میں ہوا ہوئی۔

زری کو جلدی آنے کا کہا تو تھا مگر وہ سمجھا بھی ہوگا کہ کتنا جلدی آنا ہے؟

اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی دانتوں میں دبائی۔

کاش وہ اسے صاف الفاظ میں کہہ دیتی نا کہ کتنا جلدی آنا ہے۔

اب کیا کروں۔۔۔ زری کو کیسے بلاؤں۔۔۔۔

وہ واپس کالج آئی اور گارڈ سے موبائل لے کر زریام کو کال کی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ کال دوسری بیل پر اٹھالی گئی تھی۔

زری کہاں ہو تم؟ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔

عشاء نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

عشاء تم؟ تمہارا تو پیپر تھا نا؟

سب ٹھیک تو ہے؟

کہاں ہو تم اور یہ کس کا نمبر ہے؟

موبائل پر عشاء کی آواز سنتے ہی زریام نے اتنے سارے سوال کر ڈالے۔۔

ٹھیک ہوں میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ پیپر ہو گیا میرا۔

اس کی پریشانی نوٹ کرتے عشاء نے کہا۔۔

مگر اتنی جلدی کیسے ؟

او فوزری کتنے سوال کرتے ہو تم۔۔۔ جلدی یہاں پہنچو۔۔۔

اس کے سوالوں سے تنگ آتے عشاء نے کہا اور کال کاٹ دی۔۔

★★★

عشاء اس وقت پارک میں نیچے گھاس پر بیٹھی تھی اس وقت یہاں بالکل بھی لوگوں کا رش نہیں تھا

اس سے تھوڑے فاصلے پر کچھ بچے کھیل رہے تھے۔۔۔۔ وہ نظریں سڑک پر جمائے بیٹھی تھی جہاں سے تیزی سے گاڑیاں گزر رہی تھیں۔۔

وہ ارد گرد سے بالکل ناآشنا اپنی سوچوں میں گم تھی جب زریام وہاں پہنچا۔۔

کالج میں انتظار نہیں کر سکتی تھی تم ؟

زریام نے اس کے پاس آتے ہوئے کہا۔۔

وہ اس وقت پارک میں بیٹھی تھی جو کالج سے تھوڑے سے فاصلے پر تھی۔

وہ جانتا تھا کہ عشاء اسے یہی ملے گی اسی لیے سیدھا یہاں آیا تھا

زریام کو دیکھ کر وہ کھڑی ہوئی

زری اتنی دیر کر دی تم نے۔۔۔ تمہیں پتہ ہے نا مجھے انتظار کرنا بالکل بھی پسند نہیں ہے

عشاء نے غصے سے کہا تھا اسے شروع سے ہی انتظار کرنا بالکل ناگوار گزرتا تھا

او ایسکیوزمی میڈم میں لیٹ نہیں ہوا۔۔ تم وقت سے پہلے فارغ ہو گئی تھی۔۔۔

وہ بھی قدرے برہمی سے گویا ہوا اور نیچے گھاس پر بیٹھ گیا

ہاں تو جلدی آنے کا اسی لیے ہی تو کہا تھا کیونکہ میں نے جلدی فری ہو جانا تھا

عشاء ہلکی سی آواز میں منمنائی اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

اچھا چھوڑو سب تم یہ بتاؤ تمہارا پیپر کیسا ہوا؟

زریام نے بات بدلی اس کا ابھی لڑائی کا بالکل بھی موڈ نہیں تھا

"زبردست "اپنے بازو پھیلا کر قدرے جوش سے بولی

تمہیں آتا تھا؟ وہ حیران ہوا

"نہیں "پر سکون سا جواب ملا

اچھا پھر سہی ہے میں بھی کہوں آج چاند نکلا تو مشرق سے ہی ہے پھر یہ معجزہ کیسے ہوا؟

زریام نے صاف صاف الفاظ میں اس کا مزاق اڑایا

یا یوں کہنا غلط نہیں ہو گا کہ عزت سے بے عزتی کی

وہ جانتا تھا کہ اسے کتنے آتا ہو گا

جب بولنا بکواس ہی کرنا کبھی کچھ اچھا نا بولنا

عشاء نے گندا سا منہ بناتے کہا

اچھا یہ بتاؤ پاس ہو جاؤ گی؟ اس کی بات کو اگنور کرتے زری نے سوال کیا

اللہ نے چاہا تو ضرور۔۔۔تم بس دعا کرنا

وہ تو بالکل ریلیکس تھی

ہاں میں دعا کروں لیکن تم کچھ مت کرنا

ویسے زری کاش کچھ ایسا ہو جاتا کہ مجھے بغیر پڑھے ہی ڈگری مل جاتی

عشاء نے بازو گھٹنوں کے گرد پھیلاتے ہوئے اپنی خواہش ظاہر کی تھی

اب تک جو ڈگریاں تمہیں ملی ہیں بغیر پڑھے ہی ملی ہیں

زریام نے آنکھوں میں چمک لیے استہزایہ انداز میں کہا

نہیں اب اتنا تو پڑھتی ہی ہوں کہ پاس ہو جاؤں۔۔"عشاء کو سچ میں برا لگا تھا"

اوہ۔۔۔کس پر احسان کرتی ہو پاس ہونے جتنا پڑھ کر؟

زریام نے دائیاں آئیبر و اچکایا

اپنے گھر والوں پر اگر میں فیل ہو جاؤں گی تو سب باتیں بنائیں گے ناں۔۔۔

عشاء نے معصومانہ انداز میں کہا

عشاء میں سچ کہہ رہا ہوں اگر تم تھوڑا سا پڑھ کے اچھے گریڈز لے آؤ تو مجھے بالکل بھی دکھ نہیں ہو گا

زریام کو تو آج جیسے عشاء کی بے عزتی کرنے کا موقع ہی مل گیا تھا

ویسے تو یہ مواقع اسے ملتے رہتے تھے لیکن آج کچھ زیادہ مزہ آرہا تھا

زری یہ عورتوں کی طرح تنز کرنے کی عادت کب ختم ہو گی تمہاری؟

مجھے تو اس بات کی خوشی ہے کہ میں اب یونی جاؤں گی وہ بھی اٹھارہ کی عمر میں۔۔۔

عشاء نے اٹھارہ پر زور دیتے ہوئے پر جوش انداز میں کہا

عشاء کافی زیادہ ایکسائیڈ تھی یونی جانے کیلئے

ہاں میں تو جیسے چھتیس کا ہو کے جاؤں گا۔۔۔

پاس ہونے کے چانسیز نہیں اور جانا میڈم کو یونی ہے۔۔۔

آخر میں زریام تنزیہ ہنسا

اوئے کسی کی اتنی جرات نہیں کہ مجھے فیل کرے

عشاء نے فرضی کالر جھاڑا

اچھا۔۔۔فلحال تو مجھے لگتا ہے کہ مجھے اور زویا کو اکیلے ہی یونی جانا پڑے گا

زریام نے اداس شکل بناتے کہا

تم ٹینشن نالو سب اکٹھے یونی میں دھکے کھائیں گے

ہم نہیں صرف تم دھکے کھاؤ گی۔۔ابھی ہمارے اتنے برے دن نہیں آئے

دھکے تو جب کھائیں گے۔۔۔لیکن ابھی چلو کچھ کھا کے آتے ہیں بہت بھوک لگی ہے

وہ کھڑی ہوئی تو زریام بھی اسے کھڑا ہوتا دیکھ کھڑا ہو کر اس کے ساتھ چلنے لگا

★★★

ارے ماہ بیٹا کہاں جارہی ہو؟ابھی تو آئی ہو۔۔۔

عشرت بیگم نے ماہ روش سے کہا جو اپنا بیگ لیے باہر کی جانب جارہی تھی

چچی جان برہان کی کال آئی تھی انکی آفس کی کوئی فائل نہیں مل رہی انہوں نے بلایا ہے

ماہ روش نے بہانا بنایا

لیکن بیٹا ابھی تو آئی ہو۔۔۔

عشرت بیگم نے پھر سے کہا

بس پھر کیا کر سکتی ہوں میں کوشش کروں گی شام میں برہان کے ساتھ آجاؤں نہیں تو کل صبح تو آہی جاؤں گی

اور پھر اریز کو بھی گھر چھوڑ کر آئی ہوں۔۔۔

آپ کو پتہ ہے نا اس نے پورا گھر سر پر اٹھا لینا ہے اگر میں جلدی واپس نا گئی

ماہ روش نے اریز کے بارے میں سوچتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے بیٹا دھیان سے جانا

اریز کا نام سنتے عشرت بیگم نے بھی مسکراتے ہوئے اجازت دے دی

خدا حافظ

ماہ روش نے کہا اور باہر نکلی

مسسز ملک کے گھر جانا ہے

ماہ روش نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا

ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور گاڑی باہر نکالنے لگا

تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک بڑے سے گھر میں داخل ہوئی

وہ گاڑی سے نکل کر داخلی دروازے کی طرف بڑھنے لگی

★★★

ماہ روش اس وقت لاؤنج میں بیٹھی عالیہ بیگم کا انتظار کر رہی تھی جب وہ وہاں پہنچی

ماہ روش کیسی ہیں آپ؟

عالیہ بیگم خوش دلی سے ملیں

میں ٹھیک ہوں آنٹی۔۔۔

دراصل آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی اسی لیے آنا پڑا

ماہ روش واپس صوفے پر بیٹھ گئی اور اپنی بات شروع کی

ہاں بیٹا بولو کیا بات ہے؟

عالیہ بیگم نے جواب دیا

آنٹی میں چاہتی ہوں۔۔۔

وہ رکی اور لب کاٹنے لگی

آپ کل منگنی کے بجائے ماہم اور ارحم کا نکاح کروا دیں

ماہم مدعے پر آئی

لیکن کیوں بیٹا؟ سب خیریت تو ہے نا؟

عالیہ بیگم پریشان ہوئی

جی آنٹی سب ٹھیک ہے

بس میں سوچ رہی ہوں کہ۔۔۔۔

کہ کیونکہ ہم منگنی کے بجائے ماہم اور ارحم کا نکاح رکھ دیں

وہ کنفیوز سی کہنے لگی

مگر بیٹا یہ سب اتنی جلدی ارینج نہیں ہو گا۔۔ مجھے اپنے بیٹے کی شادی ایسی کرنی ہے کہ دنیا دیکھے

عالیہ بیگم کی بات سے صاف ظاہر تھا کہ انکا جواب انکار ہے

آنٹی ابھی جتنا ہوتا ہے وہ کر لیں۔۔۔۔

ابھی صرف نکاح ہی کرنا ہے۔۔۔ بعد میں شادی آپ جیسے چاہے کر لینا

ماہروش نے صلاح دی

لیکن بیٹا اس سب کے پیچھے وجہ کیا ہے؟

آنٹی آپ جانتی ہیں اگر مما بابا ہوتے تو کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا

اب ماہم کی بڑی بہن ہونے کے ناطے اس کی ساری ذمیداری مجھ پر ہے

میں جانتی ہوں شادی تو کچھ ماہ بعد ہو ہی جانی تھی لیکن نکاح ایک مضبوط رشتہ ہے

مجھے ارحم کے بارے میں کوئی غلط خدشات نہیں ہیں۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں کہ وہ بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔۔

بس آپ اسے میری خواہش سمجھ کر پورا کر دیں

ماہروش نے سمجھداری سے ساری بات کی

آپ سمجھ رہی ہیں نا میری بات

ماہروش عالیہ بیگم کو خاموش دیکھ کر بولی

ٹھیک ہے بیٹا جیسا آپ کہہ رہی ہیں ایسا ہی ہو گا

عالیہ بیگم نے مسکرا کر کہا

تھینک یو آنٹی

ماہ روش نے اطمنان کا سانس بھرا

اور پلیز گھر میں کسی کو یہ مت بتایئے گا کہ میں آپ سے ملنے آئی تھی اور منگنی کی جگہ نکاح والی خواہش بھی میری ہی تھی

ڈونٹ وری میں سنبھال لوں گی

عالیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

چائے لو

عالیہ بیگم نے چائے کی طرح اشارہ کیا

شیور

ماہ روش نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ اٹھایا

یہ مسئلہ تو حل ہو گیا ایک مرتبہ نکاح ہو جائے گا تو خود ہی سمجھ جائے گی

ماہ روش نے سوچا

★★★

ہر طرف گہما گہمی کا عالم تھا۔۔۔ تمام لڑکیاں ایگزیمنیش سنٹر سے باہر نکل رہی تھیں ابھی پیپر ختم ہوا تھا

زویا بہت آتا تھا پیپر جو اتنی دیر لگا دی

عشاء نے زویا کو باہر نکلتے دیکھا تو کہا

ارے یہی تو مسئلہ ہے کہ آتا ہی نہیں تھا

زویا بڑبڑائی

ارے بس یار۔۔۔۔ تم یہ بتاؤ کہ زریام آیا کہ نہیں؟

زویا نے پوچھا کیونکہ وہ عشاء کو جواب نہیں دینا چاہ رہی تھی اسی لیے بات بدل دی

وہ باہر گاڑی میں ویٹ کر رہا ہے جلدی چلو ورنہ اس نے شروع ہو جانا ہے

عشاء نے عجلت میں کہا

آج انکا سیکنڈ ائیر کا آخری پیپر تھا

زریام زویا اور عشاء بچپن کے دوست اور پڑوسی بھی تھے

زریام کا پیپر فرسٹ ٹائم تھا اور انکا سیکنڈ ٹائم اسی لیے زریام انکو لینے کے لیے آیا تھا

تم چلو میں بس دو منٹ میں آئی ایک بہت ضروری کام کرنا ہے مجھے

عشاء کو اچانک کچھ یاد آیا تو اس سے کہتی فوراً وہاں سے بھاگی

ہیں۔۔۔ یہاں پر کون سا ضروری کام پڑ گیا اسے

زویا نے سوچا پھر کندھے جھٹکتی اپنے راستے ہو لی

دو لڑکیاں سامنے سے چلتی ہوئی آ رہی تھی جب عشاء نے ایک لڑکی کے راستے میں پاؤں اڑایا

وہ جھٹکا کھا کر گرنے ہی لگی تھی جب عشاء نے اسے تھام کر گرنے سے بچایا

دھیان سے۔۔۔۔

تمہارے باپ کا کالج نہیں ہے

عشاء مسکراتے ہوئے کہتی اسے تن بدن سے آگ لگا گئی

تم۔۔۔۔

وہ لڑکی کچھ کہنے ہی لگی تھی جب عشاء نے جلدی سے اسکی بات کاٹی

دیکھ کر چلا کرو اور کتنا گرو گی

کہتے ہی وہ مطمئن سی پلٹ گئی جبکہ اسکی بات کا مطلب سمجھتے وہ لڑکی غصے سے آگے بڑھی

اس کی تو۔۔۔۔

وہ لڑکی آگے بڑھنے ہی لگی تھی جب دوسری لڑکی (جو اس کے ساتھ ہی تھی) اس نے روکا

جانے دو یار۔۔۔ پتہ نہیں کون پاگل ہے؟

یہ وہی لڑکی تھی جسکی عشاء سے کمرہ امتحان میں لڑائی ہوئی

نہیں پری اس پاگل کا دماغ تو میں ٹھیک کروں گی۔۔۔

وہ عشاء کے پیچھے جانے ہی لگی تھی جب پریشے اس کے آگے آئی

کنزل۔۔۔ میں نے کہا چلو یہاں سے

وہ اسکا ہاتھ پکڑتے زبردستی وہاں سے لے گئی

★★★

وہ اس وقت ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھی اور بلکل عام سے حلیے میں بیٹھی تھی

اس نے سفید کلر کا سادہ سا فراک پہن رکھا تھا اور ساتھ ہی ملٹی شیڈ ڈوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا

ٹیبل پر رکھے کافی کے مگ سے بھاپ نکل کر ہوا میں شامل ہو رہی تھی

وہ دور ایک ٹیبل پر بیٹھے کچھ لوگوں پر نظریں مرکوز کیے ہوئے تھی

جیسے ہی وہ لوگ اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے

سحر نے جلدی سے کافی کے پیسے نکال کر ٹیبل پر رکھے

جب وہ باہر جانے لگے تو سحر جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور ان میں سے ایک آدمی کے پیچھے لپکی

وہ اس کے پیچھے ہی ریسٹورنٹ سے باہر نکلی تھی

سحر نے گاڑی تک اسکا پیچھا کیا تھا لیکن جیسے ہی وہ گاڑی میں سحر وہاں سے غائب ہو گئی

ضامن نے گاڑی اسٹارٹ کی اور روڈ پر ڈالی

وہ ابھی ریسٹورنٹ سے تھوڑا دور ہی آیا تھا جب ایک لڑکی اچانک اس کے سامنے آئی

ضامن نے اچانک بریک لگائی تو گاڑی جھٹکے سے رکی

وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلا اور اس لڑکی کے پاس آیا

ضامن گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا۔۔۔اس نے اس لڑکی کو سیدھا کیا جو اوندھے منہ زمین پر گری ہوئی تھی

آپ۔۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔۔آنکھیں کھولیں۔۔۔

ضامن اس کے گال تھپتھپائے ہوئے پریشانی سے کہنے لگا جو سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے شاید بے ہوش ہو گئی تھی

اوشٹ

وہ وہاں سے اٹھا اور بھاگ کر گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا

واپس آکر اس نے اس لڑکی کو اٹھایا اور آرام سے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹادیا

پھر اس نے آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی کا رخ ہاسپٹل کی جانب کیا

★★★

وہ تھوڑی بعد وہ ہاسپٹل میں موجود بے چینی سے ٹہل رہا تھا جب اس کا موبائل رنگ ہوا

کب سے اس کے آفس سے کالز آرہی تھیں جسے وہ مکمل طور پر اگنور کیے ہوئے تھا

جی مس مہک۔۔۔

جلدی بولیں۔۔۔ضامن نے کال ریسیو کی

سر یہاں پر سب کب سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔آپ جانتے ہیں نا یہ ڈیل ہمارے لیے کتنی ضروری ہے؟

دوسری طرف سے اس کی سیکیٹری کی آواز گونجی

میں بزی ہوں آپ ایسے کریں میٹینگ آگے کروالیں۔۔۔

ضامن نے جواب دیا

سر آپ جانتے ہیں نا کتنی مشکل سے ان کے ساتھ ڈیل ملی ہے ہمیں؟

اہم ناٹ شیور کے وہ دوبارہ ہمیں ڈیل دیں گے یا نہیں

مہک نے پریشانی سے جواب دیا

چلیں آپ کوشش کریں انہیں تھوڑی دیر اور روکیں میں جلدی پہنچ جاؤں گا

ضامن دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے کنپٹی رگڑتے کہنے لگا

اوکے سر میں کوشش کرتی ہوں

مہک نے کہا تو ضامن نے فوراً کال بند کر دی

تب ہی اسے ایک نرس روم سے باہر نکلتی دکھائی دی ضامن جلدی سے اس کے پاس پہنچا

آپ پیشنٹ کے ساتھ ہیں؟

نرس نے سوال کیا

جی۔۔۔

کیسی ہیں وہ؟

ضامن بے چینی سے بولا

گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے انہیں بس سر پر ہلکی سی چوٹ آئی ہے۔۔۔

ہم نے ٹریٹمنٹ دے دی ہے انہیں۔۔۔

نرس نے جواب دیا

زیادہ پریشانی کی تو بات نہیں ہے؟

ضامن کو پتہ نہیں کیوں اس لڑکی کی اتنی فکر ہو رہی تھی اسے دیکھنے کا دل کر رہا تھا

شاید اس لیے کیونکہ اس لڑکی کی یہ حالت اسی کی وجہ سے ہوئی تھی

نہیں وہ اب بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔

میں مل سکتا ہوں ان سے؟

اس نے جلدی سے پوچھا

شیور۔۔۔

نرس کہتی وہاں سے چلی گئی

★★★

ممی آپ لے کر جا رہی ہیں مجھے یا میں خود چلی جاؤں؟

عشاء اپنی ماں کے پاس کھڑی مسلسل انہیں منانے کی کوشش کر رہی تھی کہ اسے مال جانے دیں مگر وہ نہیں مان رہی تھی

نہیں۔۔۔۔

یک لفظی جواب ملا

ممی۔۔۔

وہ اب رونے والی ہو گئی تھی

عشرت بیگم اسے مکمل طور پر اگنور کیے ہوئے اپنے کام میں مصروف تھیں

ممی آپ کو پتہ ہے نا میری شاپنگ کمپلیٹ نہیں ہے؟ اور اب تو ماہی کی منگنی نہیں نکاح ہے

میں آپ کو بتا رہی ہوں میں نکاح میں نہیں آؤں گی

اب کی بار اس نے دھمکی دی

عشرت بیگم اس کی طرف مڑی

بیٹا اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟

وہ لاپرواہی سے گویا ہوئیں

ممی۔۔۔۔

عشاء نے بے یقینی سے کہا

جب تمہیں کہا تھا کہ اپنی شاپنگ کر لو تو تب تو تم نے کہا تھا کہ میرے ایگزیمنز ہیں اور مجھے پڑھائی کرنی ہے

حالانکہ یہ تو مجھے پتہ ہے کہ تم نے کتنی پڑھائی کرنی ہوتی ہے

عشرت بیگم نے پر سکون سے انداز میں کہا

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

وہ ناراضگی سے کہتی رخ دوسری طرف کر گئی

اچھا بھئی کل ضامن سے کہوں گی لے جائے گا تمہیں

عشرت بیگم نے اس کے گرد باہیں پھیلائی

ان کا ارادہ مزید اپنی پیاری بیٹی کو تنگ کرنے کا نا تھا

پکا۔۔۔

عشاء نے اپنی ماں کی طرف دیکھتے کنفرم کرنا چاہا

ہاں بابا پکا۔۔۔۔

اس کے معصومانہ انداز پر عشرت بیگم نے مسکرا کر کہا

★★★

ضامن دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ وہ لڑکی بستر پر آنکھیں موندھے لیٹی ہوئی ہے

اہم اہم۔۔۔

ضامن کھنکارا

سحر نے آنکھیں کھول کر ایک نظر اسے دیکھا مگر بولی کچھ نہیں

آپ ٹھیک ہیں؟

ضامن نے سوال کیا

سر کچھ نا بولی بس اثبات میں سر ہلا گئی

آپ کا ایکسڈینٹ میری گاڑی سے ہوا تھا اس کے لیے معذرت چاہتا ہوں

ضامن نے اسے نظروں کے حصار میں رکھتے ہوئے کہا

اب کی بار بھی وہ کچھ نا بولی بس ہاں میں سر ہلا گئی

آپ کو تکلیف تو نہیں ہو رہی؟

ضامن کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ یہاں پر کھڑا ہوں بے تکے سوال کیوں کر رہا ہے

اب بھی اس لڑکی نے محض نا میں سر ہلایا

ضامن کو اس لڑکی کا اگنور کرنا بہت برا لگ رہا تھا

تھوڑی دیر دونوں میں خاموشی رہی سحر نے تو دوبارہ اس کی طرف دیکھا بھی نا تھا

آپ اپنی فیملی میں سے کسی کا نمبر دیں میں انہیں بلوا لیتا ہوں

ضامن پھر سے بولا تو کمرے میں چھائی خاموشی ٹوٹی

میری کوئی فیملی نہیں ہے

اب کی بار سحر نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

اور بس ضامن تو اس کی آنکھوں میں ہی کھو گیا

آس پاس جیسے سب رک گیا ہو۔۔ایسے لگ رہا تھا جیسے سب کچھ نظر آنا بند ہو گیا ہو۔۔بس جو نظر میں تھا وہ اس قاتل حسینہ کی نیلی آنکھیں تھیں

جنہیں صرف ایک نظر دیکھنے پر ضامن شاہ نے پہلی بار اپنے دل پر قابو کھو دیا

اسے اس وقت ان آنکھوں میں صرف درد غصہ اور غم نظر آرہا تھا اور پتہ نہیں کیوں یہ سب دیکھ کر اس کا دل بے چین ہونے لگا تھا

وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا جب نرس کمرے میں داخل ہوئی

آپ یہ میڈیسن منگوالیں

نرس نے ایک پرچی ضامن کی طرف بڑھائی

میں میڈیسن لے کر آتا ہوں۔۔۔

ضامن نے نرس کے ہاتھ سے پرچی پکڑی اور سحر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کچھ دیر بعد جب وہ واپس اس کمرے میں داخل ہوا تو ٹھٹھک کر رہ گیا

اس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں مگر وہ وہاں نہیں تھی

وہ وہاں سے باہر نکلا تو سامنے ہی نرس کو پا کر اس کے پاس پہنچا

روم نمبر ایک سو بارہ کی پیشینٹ کہاں ہیں؟

وہ تو چلی گئی۔۔۔ہم نے انہیں بہت روکا مگر وہ چلی گئی

نرس نے جواب دیا

چلی گئی؟

اس نے بے یقینی سے کہا

ایسے کیسے چلی گئی؟

آپ لوگ یہاں پر کس لیے موجود ہیں؟

ضامن تقریباً چلایا تھا

ہم پر چلانے سے اچھا ہے جائیں اور انہیں ڈھونڈیں شاید آپ کو مل ہی جائیں۔۔۔

دوسری نرس نے اس کے پاس آتے کہا

ان پر ایک غصے بھری نگاہ ڈال کر ضامن وہاں سے چلا گیا

ہاسپٹل سے نکل کر اب وہ سحر کو ڈھونڈنے لگا تھا

★★★

ڈیل ہو گئی کہ نہیں؟

سحر فون کان سے لگائے کھڑی تھی

نہیں میم ہم نے بہت دیر انکا انتظار کیا مگر وہ نہیں آئے

دوسری طرف سے خبر دی گئی

گڈ۔۔۔

سحر نے کال بند کر دی

اسکا مطلب ہے کام ہو گیا

وہ ہلکا سا مسکرائی

★★★

آج کا سورج شاہ ہاؤس پر نہایت خوشگوار طلوع ہوا تھا

پہلے کی نسبت آج یہاں مصروفیات کچھ زیادہ تھیں ہر طرف ملازم اپنے کام میں مصروف تھے

نکاح کی تیاریاں عروج پر تھیں۔۔۔

عشاء جب اپنے کمرے سے باہر نکلی تو ضامن کو تیار ہو کر جاتے ہوئے دیکھا

بھائی۔۔۔آپ کہاں جا رہے ہیں؟

ممی نے کہا تھا کہ آپ کو مجھے مال لے کر جانا ہے

عشاء جلدی سے اسکے پاس پہنچی

بیٹا مجھے تو آج بہت کام ہیں۔۔۔

ضامن نے اپنی پریشانی بتائی

مگر آج تو ماہی کا نکاح ہے آپ آج بھی آفس جائیں گے ؟

عشاء نے سوال کیا

کام بہت ضروری ہے۔۔۔۔

مگر میں نکاح کے وقت آجاؤں گا۔۔۔

اس نے حل دیا

مسئلہ آپکی نکاح میں شرکت کا نہیں ہے۔۔۔۔

مسئلہ تو میری شاپنگ کا جو آپ نے کروانی ہے

اس نے معصومانہ شکل بناتے کہا

اس کے اس طرح کہنے پر ضامن بے اختیار ہنس دیا

میں ذوہان سے کہہ دوں گا وہ لے جائے گا

ضامن نے پل میں مسئلہ کا حل نکالا

نہیں مجھے ذوہان بھائی کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔ آپ لے جائیں نا۔۔۔

عشاء نے گندا سا منہ بنایا

یہ انکے خاندان کا واحد انسان تھا جسے عشاء دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی اس کے ساتھ جانا تو ناممکن ہی تھا

مجھے کیا فارغ سمجھ رکھا ہے آپ نے ؟

بہت کام ہوتے ہیں مجھے میں نہیں لے کر جا سکتا

ذوہان جو سیڑھیاں اترتا نیچے آرہا تھا عشاء کی اس کے ساتھ نا جانے والی بات پر بول پڑا

اس کی بات پر عشاء کا موڈ اور خراب ہوا

یہ ایٹیٹیوڈ کسے دکھا رہے ہو؟ میں تو جیسے مری جا رہی ہوں تمہارے ساتھ جانے کے لیے

میں نکاح پر اسی حلیے میں جا سکتی ہوں مگر تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی

ہر وقت رویہ تو ایسے دکھاتے ہو جیسے تمہارا ادھار لے کر کھا لیا ہو

وہ بس سوچ ہی سکتی تھی اگر کہہ دیتی تو کیا ہی بات ہوتی

پوچھ نہیں رہا تم سے بتا رہا ہوں عشاء کو لے کر جانا

ضامن نے قدرے روب سے کہا تھا

ضامن کے اسطرح حکم چلانے پر ابھی ذوہان کچھ کہتا کہ اسکا موبائل رنگ ہوا اور یہی ضامن

موقع پاتے فوراً وہاں سے نکلا

کیونکہ اپنے چھوٹے بھائی پر حکم چلانے کی وجہ سے اسے اس کے ریکشن سے پہلے ہی نکلنا تھا

کیونکہ اس کا چھوٹا بھائی اسے اپنا جواب سنائے بغیر جانے دیتا یہ تو ناممکن ہی تھا

یہ تھی شاہ فیملی۔۔۔

ایوب شاہ کی فیملی۔۔ایوب شاہ کے چار بچے تھے

سب سے بڑا احمد شاہ جس کے دو بیٹے تھے ذوہان شاہ اور ضامن شاہ۔۔ان کی ماں کی کچھ سال

پہلے ہی ڈیتھ ہو چکی تھی

ضامن ذوہان سے دو سال بڑا تھا۔۔۔ضامن اپنا فیملی بزنس سنبھالتا تھا جبکہ ذوہان کو بزنس میں

کوئی انٹرسٹ نا تھا اسے شروع سے ہی فورس جوائن کرنے کا شوق تھا

اور اپنے خواب کو پورا کرتے ہوئے وہ آج پولیس کا ایک انڈر کور ایجنٹ تھا

ایوب شاہ کے دوسرے بیٹے کا نام وسیم شاہ تھا۔۔۔ جس کی دو بیٹیاں تھیں۔۔۔ ماہ روش اور ماہم

ماہ روش ماہم سے تین سال بڑی تھی

ماہ روش کی شادی پانچ سال پہلے برہان سے ہوئی تھی اور وہ اپنی زندگی میں بہت خوش تھی

ویسے تو انکی ارینج میرج ہوئی تھی مگر یہ کوئی نہیں جانتا تھا در اصل وہ لو میرج تھی

ماہ روش سات سال کی تھی جب ان کے ماں باپ کی ایک کار ایکسڈینٹ میں ڈیتھ ہو گئی تھی

تب سے احمد شاہ نے انہیں بالکل اپنے بچوں کی طرح پالا تھا اور انہیں کبھی کسی چیز کی کمی نا ہونے دی تھی

تیسرے نمبر پر ایوب شاہ کی پیاری بیٹی مدیحہ تھی جو انہیں جان سے پیاری تھی

وہ سب کی جان کا ٹکڑا تھی۔۔۔ وہ شاید بہت خوش نصیب تھی کہ اسے اتنا پیار کرنے والی فیملی ملی تھی یا پھر یوں کہہ لو کہ وہ بہت بد نصیب تھی جو اتنا پیار کرنے والے رشتوں کو چھوڑ کر چلی گئ

رات کے اندھیرے میں انکی عزت کی پرواہ کیے بغیر اپنی محبت کو انجام دینے چلی دی

ایوب شاہ کے سب سے چھوٹے بیٹے کا نام کبیر شاہ تھا جس کی ایک ہی بیٹی تھی۔۔۔ عشاء کبیر شاہ جو سب کی لاڈلی تھی جسے صرف ایک کام آتا تھا اور وہ تھا کام بگاڑنا

عشاء پانچ سال کی تھی جب اس کے باپ کا قتل کر دیا گیا تھا

احمد شاہ نے بہت کوشش کی تھی قاتل کو ڈھونڈنے کی مگر نا ڈھونڈ پائے

★★★

ماہم اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے بال سنوار رہی تھی جب ماہ روش اندر داخل ہوئی

آج تمہاری منگنی نہیں نکاح ہے۔۔۔

ماہ روش نے اندر داخل ہوتے ہی ماہم کے سر پر بم پھوڑا

یہ سنتے ہی ماہم کی تو جیسے سانسیں ایک پل کو رک گئی تھیں

یہ کیا کہہ رہی ہو ماہ۔۔۔۔

وہ ماہ روش کی طرف پلٹتے بے یقینی سے کہنے لگی

وہی جو تم نے سنا۔۔۔۔

آج تمہارا ارحم کے ساتھ نکاح ہے

ماہ روش نے سپاٹ لہجے میں کہا

مگر میں نے تمہیں بتایا تھا نا۔۔میں یہ شادی نہیں کر سکتی

ماہم نے پریشانی سے کہا

کس کے لیے ہاں۔۔۔۔اس لڑکے کے لیے جس کو اس بات کا اندازہ ہی نہیں تھا کہ تمہارا رشتہ پہلے سے طے ہے

وہ جو تم سے محبت کا دعوے دار تو تھا مگر تمہارے لیے اب تک رشتہ نا لا سکا۔۔۔۔

ماہ روش نے شدید غصے میں کہا

ماہ اس کے گھر والے نہیں مان رہے تھے اس نے انہیں منانے کی بہت کوشش کی ہے

ماہم نے جلدی سے کہا

جہاں گھر والے نا مان رہے ہوں تو سمجھ جانا چاہیے وہاں پر دل بھر چکا ہے

لڑکوں کے لیے اپنے گھر والوں کو منانا مشکل نہیں ہوتا ماہم۔۔۔۔

اگر وہ واقعی تم سے سچی محبت کرتا تو اپنے گھر والوں کو رشتے کے لیے بھیج چکا ہوتا

ماہ روش نے اسے سمجھانا چاہا

مگر ماہ وہ کہہ رہا ہے وہ منا لے گا اپنے گھر والوں کو

ماہم اب بھی وہی کھڑی تھی

کب؟

ماہ روش کو اپنی بہن پر افسوس ہوا کہ اتنا سمجھانے کے بعد بھی اسے کچھ سمجھ نا آئی

اس کی بات پر ماہم سر جھکا گئی

جانتی ہو نا مجھے ڈاکٹر بننے کا کتنا شوق تھا مگر کئی سال پہلے کی گئی کسی کی غلطی کی وجہ سے میں اپنا خواب پورا نا کر سکی

ماہ روش تلخی سے مسکرائی

خیر چھوڑو تمہاری بات کرتے ہیں

اس نے گہرا سانس بھرا

ضامن نے تمہیں میڈیکل میں ایڈمیشن دلوانے کے لیے کتنی کوشش کی۔۔۔ یاد ہے نا؟ کہ بھول گئی؟

میں نہیں چاہتی کہ اسے اپنے فیصلے پر پچھتانا پڑے

میں نہیں چاہتی کہ کل کو تمہاری وجہ سے ہمارے خاندان کی کسی لڑکی کو اپنے خوابوں کو دل میں دبانا پڑے

ماہ روش نے تلخ مسکراہٹ لیے کہا

ماہ میں ایک ایسے انسان کے ساتھ کیسے زندگی گزار سکتی ہوں جس سے مجھے محبت ہی نا ہو

ماہم جلدی سے بولی

محبت سے زیادہ عزت مائنے رکھتی ہے ماہم

اور اب کی بار ماہم لاجواب ہوئی تھی

اور ویسے بھی ارحم بہت محبت کرتا ہے تم سے مجھے یقین ہے وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا

ماہ روش کو پورا یقین تھا کہ اس کی بہن کے لیے ارحم سے اچھا کوئی ہو ہی نہیں سکتا

کتنی عجیب بات ہے ناماہ اگر کوئی لڑکا کسی سے محبت کا اظہار کرے تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا لیکن اگر کوئی لڑکی کسی سے محبت کا اظہار کر دے تو وہ بے باک کہلاتی ہے

ماہم کی آنکھوں میں پانی بھر آیا

کیونکہ ہمارا معاشرہ ہی ایسا ہے۔ یہاں پر صرف مردوں کا راج چلتا ہے۔۔ انہی کی سنی جاتی ہے۔ عورتوں پر صرف حکم چلایا جاتا ہے

دور کتنا ہی بدل جائے مگر ہمارے معاشرے کی سوچ نہیں بدل سکتی

ماہ روش سے اپنی بہن کی یہ حالت دیکھی نہیں جارہی تھی اس نے اپنی بہن کو ہمیشہ بہت پیار دیا تھا اسکی ہر خواہش پوری کی تھی۔۔ مگر وہ اسکی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتی تھی

تمہیں ہمارے مرے ہوئے ماں باپ کا واسطہ نکاح میں کسی قسم کا کوئی ڈرامہ نا کرنا

ماہ روش نے آخری بات کہی اور وہاں سے چلی گئی

ماہم خاموش سی آکر بیڈ پر بیٹھی

اب بولنے کو رہ ہی کیا گیا تھا؟ اس سے آگے بھی کچھ تھا کیا؟

آنسوؤں روانی سے اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔ دل پر شاید بوجھ سا ہو گیا تھا کیا کہہ گئی ماہ روش کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی بس سمجھ آرہا تھا تو اتنا کہ وہ اسے اس کے مرے ہوئے ماں باپ کا واسطہ دے گئی تھی۔۔۔ اب تو ساری بات ہی ختم ہو گئی تھی

اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کی زندگی کسی موڑ پر آکر رک گئی ہو۔۔۔۔ ہر راستہ بند ہو چکا تھا۔۔۔ ایک آخری امید بھی ختم ہو چکی تھی

صفیہ عشاء سے کہو جلدی باہر آئے۔۔۔ میں گاڑی میں اسکا انتظار کر رہا ہوں

ذوہان مصروف سے انداز میں ملازمہ سے کہتا باہر نکلا

وہ اس وقت گاڑی میں بیٹھا عشاء کا انتظار کر رہا تھا جب وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی

ذوہان بغیر اس کی طرف دیکھے گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا جب اچانک ہی اس کی نظر عشاء پر پڑی تو گاڑی اسٹارٹ کرتے اس کے ہاتھ رکے

یہ تم اس طرح باہر جاؤ گی؟

ذوہان نے اسکا حلیہ دیکھتے ہوئے کہا جو اسی حلیے میں باہر نکل آئی تھی جیسے وہ گھر میں کھڑی تھی مگر زوہان کا اشارہ اس کے نیٹ کے ڈوپٹے کی طرف تھا جو اس نے بس تھوڑا سا ہی سر پر ٹکا رکھا تھا

کیوں؟ کیا ہوا؟

عشاء نے نا سمجھی سے پوچھا

جاؤ جا کر یہ ڈوپٹہ بدل کر آؤ۔۔۔

کیونکہ میں تمہیں اسطرح تو بالکل بھی باہر لے کر نہیں جا سکتا

ذوہان نے سنجیدگی سے کہا

کیوں؟ اسطرح کا کیا مطلب ہے میں تو ایسے ہی باہر جاتی ہوں۔۔۔

عشاء نے جواب دیا

عشرت بیگم نے اسے بہت روکا تھا کہ اب وہ بڑی ہو گئی ہے اسطرح باہر نا نکلا کرے مگر وہ سنتی ہی نہیں تھی ہر بار اسے الگ سے کہنا پڑتا تھا کہ چادر بھی لینی ہے

اگر میرے ساتھ جانا ہے تو بدل کر آؤ اسے۔۔۔

اور کیا کہا ہے تم نے کہ اسطرح ہی باہر جاتی ہو۔ آج کے بعد اگر میں نے تمہیں اس حلیے میں باہر جاتا دیکھ لیا تو دوبارہ کہیں جانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا

ذوہان نے سخت لہجے میں باور کروایا

تمہارے ساتھ جانا ہی کون چاہتا ہے ؟

وہ خاصی بدمزہ ہوئی

وہ اس سے کہنا تو چاہتی تھی کہ اسے اس کا باپ بننے کی ضرورت نہیں ہے مگر خاموشی سے گاڑی سے اتر گئی

اس کی مجبوری نا ہوتی تو اس انسان کے ساتھ تو کبھی بھی نا جاتی

سمجھتا کیا ہے خود کو؟ کزن ہے تو کزن بن کر رہے باپ بننے کی کوشش کیوں کر رہا ہے ؟

وہ غصے سے بھری ہوئی تھی

اللہ جی یہ سب بھی ہونا تھا میرے ساتھ۔۔۔ چلو گھر والوں کا تو ٹھیک ہے اب اسکا بھی برداشت کرنا پڑے گا

وہ اندر جاتے ہوئے خود سے ہی کہے جا رہی تھی

تھوڑی دیر بعد اسے عشاء باہر آتی دکھائی دی

اس نے ڈوپٹہ ویسے ہی کر رکھا تھا مگر اب کندھوں پر بڑی سی چادر ڈال رکھی تھی

اس کے چہرے سے ناراضگی اور غصے کے تاثرات واضح جھلک رہے تھے جسے دیکھتے ذوہان ہلکا سا مسکرایا۔۔ وہ اسے اس وقت بہت کیوٹ لگ رہی تھی

جیسے ہی وہ گاڑی میں آکر بیٹھی ذوہان بولا

مجھے لگتا ہے یہ چادر سر کو ڈھانپنے کے لیے بنائی گئی ہے

عشاء نے ایک قہر آلود نگاہ اس پر ڈالی اور اپنا نیٹ کا دوپٹہ کھینچ کر اتارا

اس نے وہ ڈوپٹہ پچھلی سیٹ پر پھینکا اور چادر سر پر اوڑھ لی

ذوہان اس کے ایک ایک عمل کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اپنی ہسی پر قابو پاتے وہ گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا

★★★

وہ لوگ لاؤنج میں داخل ہوئے تو عشرت بیگم جو ملازموں کو کام سمجھا رہی تھیں ان کے پاس آئیں

ارے واہ آج تو میری بیٹی نے جلدی شاپنگ کر لی

عشرت بیگم آنکھوں میں شرارت لیے بولیں۔۔ انکو معلوم تھا کہ اس کی جلدی شاپنگ کرنے کے پیچھے کیا وجہ ہے

عشاء کچھ نا بولی بس اپنی ماں کی طرف گھور کر دیکھا

عشرت بیگم سمجھ گئی تھیں کہ کیا ہوا ہو گا

عشاء نے آج مال میں بہت کم وقت لگایا تھا حالانکہ وہ تو اپنی شاپنگ میں بہت وقت لگاتی تھی

وجہ صاف ظاہر تھی کہ وہ اس شخص کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزارنا چاہتی تھی

چچی جان ایک گلاس پانی کا بھجوائیں

وہ عشرت بیگم سے کہتا پاکٹ سے موبائل نکالتا صوفے پر بیٹھا

جاؤ عشاء بھائی کے لیے پانی لاؤ

عشرت بیگم نے اپنی بیٹی سے کہا

میں ؟

اس نے حیرت سے پوچھا

کوئی اور عشاء ہے یہاں ؟

عشرت بیگم نے اسی کے انداز میں جواب دیا

اپنی ماں کی بات پر اس نے ہاتھ میں پکڑے شاپنگ بیگ وہی پٹخے اور کچن سے پانی لینے چلی گئی

سارے موڈ کا ستیاناس کر دیا اس بندے نے

ہائے اس سے تو اچھا تھا میں زویا اور زریام کے ساتھ چلی جاتی

اس نے دائیاں ہاتھ ماتھے پر مارا

اسے یہ خیال پہلے کیوں نا آیا؟

وہ اپنی سوچوں میں گم ہاتھ میں پانی کا گلاس لیے آرہی تھی جب وہ راستے میں پڑے شاپنگ بیگز

کی وجہ سے لڑکھڑائی

صد اشکر کہ وہ گرنے سے بچ گئی

یہ تو معمول تھا اس کا یوں گرتے پڑتے رہنا اور چیزیں توڑنا

اس نے دیکھا کہ گلاس تو اس کے ہاتھ میں ہے لیکن اس میں پانی نہیں ہے

لو جی ہو گیا کام

وہ بڑبڑائی

اس نے سامنے دیکھا جہاں ذوہان ایک ہاتھ سے اپنے چہرے پر آیا پانی صاف کر رہا تھا اور

دوسرے ہاتھ سے موبائل پر سے پانی چھڑک رہا تھا

اور انتہائی غصے سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا

اندھی ہو گئی ہو دیکھ کر نہیں چل سکتی؟

اللہ نے یہ دو آنکھیں کس لیے دی ہیں؟

ذوہان نے شدید غصے میں کہا۔۔۔اسے گیلے کپڑوں سے سخت الجھن ہوتی تھی

تم جیسے لوگوں کو دیکھنے سے گریز کرنے کے لیے

وہ بڑبڑائی لیکن ذوہان اسکی بڑبڑاہٹ اچھے سے سن چکا تھا

عشرت بیگم خاموشی سے یہ سب دیکھ رہی تھیں

یہ تم نے جان بوجھ کر کیا ہے نا؟

ذوہان نے پوچھا

نہیں۔۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔۔

میں بھلا آپ پر پانی کیوں گراؤں گی؟

پانی بھی بھلا کوئی گرانے کی چیز ہے؟ اگر مجھے آپ پر کچھ گرانا ہی تھا تو میں چائے یا کافی۔۔۔ ایسا کچھ گراتی ناں

اس نے بغیر کسی شرمندگی کے ڈھٹائی سے کہا

تمیز نام کی کوئی چیز ہے تمہارے اندر؟ بڑوں سے کس طرح بات کرتے ہیں معلوم نہیں ہے؟

ذوہان کا غصہ پہلے ہی کم نہیں ہو رہا تھا اور اوپر سے وہ اسے اور غصہ دلا رہی تھی

بڑوں کو تو جیسے چھوٹوں سے بات کرنے کی بہت تمیز ہے

عشاء بھی برابری کے جواب دے رہی تھی

عشاء تمیز بھول گئی ہو کیا؟ سوری کرو ذوہان سے۔۔۔ اب کی بار عشرت بیگم بولی

واقعی عشاء بدتمیزی تو بہت کر گئی تھی اس سے

مگر ممی۔۔۔۔

رہنے دیں چچی جان اسکا سوری نہیں چاہیے مجھے آپ بس اسے تھوڑی سی تمیز سکھا دیں

ذوہان نے کہا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

سنا آپ نے کیا کہہ کر گیا ہے وہ؟

عشاء نے اپنی ماں کے قریب آتے کہا

سہی تو کہہ کر گیا ہے شاید میری ہی تربیت میں کمی رہ گئی تھی جو تم اتنی بدتمیز ہو

عشرت بیگم کو سچ میں اپنی بیٹی پر افسوس ہوا تھا

تمہیں ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا بڑا ہے وہ تم سے

عشرت بیگم نے کہا

ممی اگر بڑا ہے تو وہ جو مرضی چاہے کرے۔۔۔

بس کردو عشاء ایسا بھی کیا کہہ دیا اس نے تمہیں

عشرت بیگم نے اس کی بات کاٹتے قدرے اونچی آواز میں سخت لہجے میں کہا

ان کے لہجے پر عشاء کی آنکھوں میں پانی بھر آیا

وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں بند ہوئی

اندر آکر پہلے اس نے دروازہ ناک کیا اور پھر چلتی ہوئی سٹڈی ٹیبل تک پہنچی

وہاں سے اس نے لیپ ٹاپ اٹھا کر بیڈ پر رکھا وہ واپس سٹڈی ٹیبل تک آئی اور دراز سے ہیڈ فون نکالا

وہ بیڈ پر آکر بیٹھی۔۔لیپ ٹاپ اٹھا کر گود میں رکھا اور ہیڈ فون کو لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کیا

ہیڈ فون لگانے کے بعد اس نے آنکھیں بند کرتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی اور نیم دراز ہو کر مزے سے گانے سننے لگی

نہیں نہیں رونا کسے تھا وہ تو بس باہر موجود لوگوں کو اس بات کا احساس دلانا چاہتی تھی کہ وہ ان سے ناراض ہے اور شدید غصے میں اور کچھ بھی کر سکتی ہے

کیا ڈیٹیل ہے؟

سحر اس وقت آفس میں بیٹھی تھی۔۔فائل ہاتھ میں پکڑے اس نے عارب سے سوال کیا

میم شاہ کمپنی والوں کی طرف سے کافی کالز آرہی ہیں۔۔صاف ظاہر ہے کہ انہیں ہمارے ساتھ کانٹریکٹ کرنے کی اشد ضرورت ہے

عارب نے اسے بتایا

ہممممم۔۔۔سحر نے فائل کے صفحے پلٹے

میم انکے ساتھ میٹنگ رکھنی ہے یا نہیں؟

نہیں ابھی رکو۔۔۔

ابھی انہیں تھوڑی اور کوشش کر لینے دو

جب زین آجائے گا تو وہ خود ان کے ساتھ میٹنگ کے لیے جائے گا

سحر نے فائل بند کر کے ٹیبل پر پھینکی

اسکا مطلب ہم انکے ساتھ کانٹریکٹ کریں گے؟

مگر میم کتنی ہی کمپنیاں ہمارے ساتھ کام کرنا چاہتی ہیں تو پھر آپ یہ کانٹریکٹ شاہ کمپنی کو ہی

کیوں دینا چاہتی ہیں؟

عارب نے آنکھوں میں الجھن لیے سوال کیا

سمجھ جاؤ گے عارب۔۔۔

سب سمجھ جاؤ گے۔۔۔

وقت آنے دو سب سمجھ جاؤ گے۔۔۔

سحر نے گہری سانس بھری اور کرسی سے اٹھی

میم زین سر کے بارے میں کچھ معلوم ہوا؟

وہ باہر نکلنے ہی لگی تھی جب عارب نے پوچھا

جلد ہی سب کھل کر سامنے آجائے گا

فکر مت کرو۔۔۔

اس نے بغیر پلٹے جواب دیا اور باہر نکل گئی

★★★

عشاء بیٹا دروازہ کھولو

عشرت بیگم کب سے عشاء کے کمرے کا دروازہ بجا رہی تھیں مگر وہ دروازہ کھول ہی نہیں رہی تھی

کھولتی بھی کیسے اسے کون سا معلوم تھا کہ باہر کیا ہو رہا ہے

ذوہان تیار ہو کر سیڑھیاں اترتا نیچے آ رہا تھا

سفید کلر کا کرتا شلوار پہنے براؤن کلر کی شال کندھوں پر ڈالے، بال نفاست سے جیل سے سیٹ کیے وہ بے حد پیارا لگ رہا تھا

اس نے دیکھا کہ عشرت بیگم عشاء کے کمرے کے باہر پریشان سی کھڑی ہیں تو وہ عشرت بیگم کے پاس آنے لگا

صفیہ عشاء کے کمرے کی چابیاں لاؤ۔۔۔

عشرت بیگم نے ملازمہ کو آواز دی

کیا ہوا چچی جان سب خیریت ہے ؟

ذوہان نے عشرت بیگم کے پاس آتے ہوتے پوچھا

ہاں بیٹا سب ٹھیک ہے۔۔۔ وہ عشاء اپنے کمرے کا دروازہ نہیں کھول رہی

عشرت بیگم نے پریشانی سے کہا

کب سے ؟

ذوہان نے دروازے کا ہینڈل گھمایا

دوپہر سے ہی۔۔۔

کیز کہاں ہیں اس روم کی ؟

ذوہان مسلسل دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا

صفیہ کو لینے بھیجا ہے میں نے۔۔۔

ایک تو یہ لڑکی بھی نا باہر مہمان رہے ہیں مجھے ادھر بھی جانا ہے اور اسکا ڈرامہ الگ سے شروع ہو گیا

عشرت بیگم نے دبے دبے غصے میں کہا

ذوہان ان کی طرف مڑا

آپ جائیں میں دیکھ لیتا ہوں

لیکن بیٹا غصہ نہیں کرنا اس پہ جانتے ہو نا اسے۔۔۔۔۔۔گھر مہمانوں سے بھرا پڑا ہے اس نے خوا مخواہ کا ہنگامہ کر دینا ہے

ڈونٹ وری میں آرام سے سمجھاؤں گا اسے

عشرت بیگم کی فکرمندی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے یقین دہانی کروائی

ٹھیک ہے۔۔۔

عشرت بیگم وہاں سے گئی ہی تھیں جب ملازمہ چابیاں لے کر آئی

یہ چابیاں۔۔۔۔

ملازمہ نے چابیاں اسکی جانب بڑھائی

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔تم جاؤ

ذوہان دروازہ کھولنے لگا جبکہ ملازمہ وہاں سے جا چکی تھی

جیسے ہی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اندر کا منظر دیکھ کر ٹھٹھک کر رہ گیا

ہر طرف کشن پھیلے ہوئے تھے۔۔۔ڈریسنگ پر کوئی چیز سلیقے سے نا پڑی تھی۔۔۔سٹڈی ٹیبل پر سب بکھرا ہوا تھا

اس نے دیکھا نے کہ وہ خود کو مکمل طور پر کمفرٹر میں چھپائے لیٹی ہوئی تھی

عشاء اٹھو جلدی سے۔۔۔

باہر سب مہمان آ چکے ہیں۔۔۔۔ تقریب شروع ہونے کو ہے

ذوہان نے آرام سے کہا

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔

آپ جائیں یہاں سے۔۔۔ عشاء کی ناراضگی بھری آواز اسے سنائی دی

اسکی آواز نم تھی شاید رونے کی وجہ سے

ذوہان کو خود پر غصہ آرہا تھا "تو کیا وہ دوپہر سے رو رہی ہے؟"

ناوہ اسے کچھ کہتا اور نا یہ سب ہوتا۔۔۔ وہ تو ہے ہی پاگل مجھے ہی خاموش ہو جانا چاہیے تھا

عشاء میں کہہ رہا ہوں اٹھ جاؤ اور تیار ہو کر باہر آؤ

میں نے کہا نا مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔ آپ جائیں یہاں سے۔۔۔ عشاء کی آواز بلند تھی

اچھا ایم۔ سوری

ذوہان نے اسکا موڈ اچھا کرنے کے لیے کہا

نہیں چاہیے آپ کا سوری۔۔۔ وہ تو ماننے کو تیار ہی نا تھی

عشاء اٹھ رہی ہو یا اپنے طریقے سے اٹھاؤں۔۔۔ اور یہ ہٹاؤ۔۔۔

ذوہان آگے بڑھ کر اس کے چہرے سے کمفرٹر ہٹانے ہی لگا تھا جب وہ جلدی سے بولی

میں آرہی ہوں آپ جائیں یہاں سے۔۔۔

اس کی آواز پر وہ رکا اور بغیر کوئی جواب دیے وہاں سے چلا گیا

دروازہ بند ہونے کی آواز پر عشاء نے جلدی سے چہرے سے کمفرٹر ہٹایا

وہ بیڈ سے نیچے اتری اور لیپ ٹاپ اور ہیڈ فون اٹھا کر ٹیبل پر رکھا

وہ تو شکر تھا کہ کسی خیال کے تحت اس نے لیپ ٹاپ اور ہیڈ فون کمفرٹر کے نیچے چھپا دیا اور خود سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی

ورنہ اگر ذوہان اسے اسطرح دیکھ لیتا تو کیا کرتا سوچتے ہی اس نے جھرجھری لی

وہ جلدی سے باتھ روم میں بند ہو گئی اب اسے تیار بھی تو ہونا تھا

★★★

وہ آئینے کے سامنے تیار کھڑی تھی

پرپل کلر کی پاؤں تک آتی میکسی پہنے، ساتھ ہلکا سا جیولری سیٹ پہنے، لائٹ میک اپ کیے وہ کوئی آسمان سے اتری پری ہی لگ رہی تھی

اس نے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور اسے کندھے پر سیٹ کرنے لگی

خود پر ایک آخری نظر ڈالتے وہ اب دروازے کی جانب بڑھی

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا سامنے زویا کو کھڑا پایا جو شاید اندر آنے کے لیے دروازہ کھولنے ہی لگی تھی

عشاء کیا ہوا تمہیں؟

آنٹی بتا رہی تھیں کہ تم ان سے ناراض ہو اور نکاح میں بھی نہیں آنا چاہتی۔۔۔اور ہماری پروفامنس کا کیا؟

اس کے لیے تو تم نے ہمیں ایگزیمز میں بھی سکون نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔زویا نے خفگی سے کہا

ہو گیا تمہارا؟اب چلو۔۔۔۔

میں پہلے ہی بہت لیٹ ہوں۔۔۔اس کی باتوں کا جواب دیے بغیر عشاء نے کہا

وہ دونوں وہاں سے باہر کی جانب چلنے لگیں جہاں نکاح کی تیاریاں کی گئی تھیں

ویسے یار بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔زویا نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہااور ساتھ ہی اسے کہنی ماری تو وہ مسکرائی

وہ تو میں ہوں۔۔۔

اس میں کوئی شک ہے۔۔۔اس نے آگے آئے بال ایک سٹائل سے پیچھے کیے اور اِترا کر کہا

زویا کہاں رہ گئی تھی تم؟

زریام ان کو دیکھتا ان کے پاس آتے ہوئے کہنے لگا

تمہیں عشاء کو بلانے بھیجا تھا ناں۔۔۔ کہاں ہے وہ؟

کہاں ہے وہ اور یہ خوبصورت سی محترمہ کون ہیں؟

زریام نے عشاء کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا

زررررری۔۔۔عشاء نے "ر" پر زور دیتے ہوئے کہا

اوہ عشاء۔۔۔یہ تم ہو۔۔۔زریام نے سر پر ہاتھ مارا

عشاء نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور زریام کی جانب بڑھی جیسے ابھی اس کے بال نوچ ڈالے

زریام نے جلدی سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے

کیا کر رہی ہو؟ بال خراب ہو جائیں گے میرے۔۔۔

وہ مسکرا کر کہتا عشاء کو اور غصہ دلا گیا

پھر سے شروع ہو گیا تم دونوں کا۔۔۔انہیں لڑتا دیکھ زویا بولی

میں نے نہیں۔۔۔اس نے شروع کیا ہے

عشاء نے زریام کی طرف اشارہ کرتے غصے سے کہا

جلدی چلو نکاح شروع ہونے ہی والا ہے

اس سے پہلے کہ زریام کچھ کہتا زویا انہیں لے کر آگے بڑھی

ویسے تیار ہو تم لوگ۔۔۔اپنی پرفارمنس دکھانے کے لیے؟

عشاء نے دونوں ہی جانب دیکھتے آنکھوں میں چمک لیے کہا

ہم ایکشن کے لیے تو تیار ہیں مگر اس کے بعد کے ریکشن کے لیے بالکل تیار نہیں ہیں

زریام نے استہزایہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا

تم بس ایکشن کے بارے میں سوچو۔۔۔ریکشن کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے

عشاء نے کہا تو دونوں نے سر کو خم دیا

★★★

پری۔۔۔۔

یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہو؟

سحر نے پریشے کے پاس آتے ہوئے کہا جو لان میں اداس سی بیٹھی تھی

کچھ نہیں سحر۔۔۔بس زین بھائی کی بہت یاد آ رہی ہے۔۔۔پری نے اداسی سے جواب دیا

ارے میری گڑیا اس بات پر اداس ہے؟سحر نے اس کے گرد باہیں پھیلائی

جبکہ اس کے گڑیا کہنے پر پریشے کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے کیونکہ زین ہی اسے صرف گڑیا کہا کرتا تھا

ارے ارے۔۔۔۔سحر نے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا

رو کیوں رہی ہو پگلی؟

کہا ہے نا میں نے اس کا ایک ماہ کا کانٹریکٹ ہے جیسے ہی وہ ختم ہو گا وہ واپس پاکستان آ جائے گا

اچھا ٹھیک ہے آپ میری بات کروائیں ان سے۔۔۔پری نے آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا

وہ بہت بزی ہوتا ہے۔۔۔اس کے پاس وقت نہیں ہوتا

سحر نے اس سے نظریں چرائی

آپ جھوٹ بول رہی ہیں۔۔۔۔

کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ بھائی نے کام کی وجہ سے مجھ سے بات نا کی ہو۔۔۔

کہاں ہیں وہ؟ بتائیں مجھے۔۔۔پریشے کی آواز تھوڑی اونچی تھی

نہیں پری میری بس اس سے تھوڑی دیر بات ہوئی تھی اس نے کہا وہ جلد پاکستان آجائے گا۔۔۔ تمہارے بارے میں بھی پوچھ رہا تھا۔۔ کہہ رہا تھا میری گڑیا کا خیال رکھنا اور اس سے کہنا کہ اداس نہیں ہونا میں کام کی مصروفیات کی وجہ سے اس سے بات نہیں کر پا رہا۔۔۔

پریشے بغیر کوئی جواب دیے خاموشی سے اٹھ کر اندر چلی گئ

پریشان تو سحر بھی بہت تھی زین کو لے کر لیکن پریشے کچھ زیادہ ہی اداس تھی۔۔اسے کچھ بھی کر کے زین کو جلدی بچانا تھا اور اسے صحیح سلامت واپس لانا تھا۔۔۔اسے جو بھی کرنا تھا جلد ہی کرنا تھا۔۔۔وہ جو کرنے جا رہی تھی اس کے بعد تو شاید وہ اپنی ہی نظروں میں گر جاتی لیکن اسے زین کو ہر حال میں واپس لانا تھا وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی اور پھر اس سے پریشے کی حالت بھی تو نہیں دیکھی جا رہی تھی۔۔۔ جس طرح پریشے اس سے پانچ سال دور رہی تھی اب اس کی تھوڑی سی بھی دوری پر تڑپ جاتی تھی۔۔۔۔وہ زین کے معاملے میں کچھ زیادہ ہی پوزیسو ہو گئ تھی

★★★

ماہ روش عشاء اور زویا ماہم کو لیے سٹیج کی طرف آ رہی تھیں

ارحم جو زریام سے باتیں کر رہا تھا اچانک ہی اس کی نظر ماہم پر پڑی اور پلٹنا بھول گئ

زریام کو ارحم کو دیکھ کر مسکرایا جو بنا پلک جھپکائے ماہم کو دیکھ رہا تھا اور وہاں سے اٹھ گیا

اس نے لائٹ پنک کلر کا برائیڈل ڈریس پہن رکھا تھا، ہیوی جیولری کے ساتھ برائیڈل میک اپ کرر کھا تھا۔ دوپٹے کو سر پر اچھی طرح سیٹ کیے وہ اس وقت وا قع ارحم کو خود میں کھونے پر مجبور کر رہی تھی

"تیرے حسن کی میں کیا ہی تعریف کروں؟"

"میں جب جب تجھے دیکھتا ہوں میری دنیا ٹھہر سی جاتی ہے"

جب وہ سٹیج تک پہنچی تو زریام جو صوفے کے پیچھے کھڑا تھا ارحم کے کندھے پر ہاتھ رکھا

ارحم نے ہڑبڑا کر اس کی طرف دیکھا

زریام نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے دونوں ہونٹ آپس میں دبائے اور ماہم کی طرف اشارہ کیا

ارحم جلدی سے کھڑا ہوا اور ماہم کے پاس پہنچا

ارحم نے ماہم کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا جسے اس نے خاموشی سے تھام لیا

اس نے ماہم کو اوپر چڑھنے میں مدد دی

اسے صوفے پر بیٹھانے کے بعد وہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

زویا سٹیج سے نیچے اترنے لگی تھی جب وہ لڑکھڑائی

اس سے پہلے کہ وہ گرتی زریام نے اسے بازو سے پکڑ کر گرنے سے بچایا

دیکھ کر زویا۔۔۔ کون کہتا ہے اتنی اونچی ہیل پہنو، پہلے خود کو تو سنبھالنا سیکھو پھر یہ ہیوی ڈریس پہننا۔۔۔ وہ غصے سے کہنے لگا تھا لیکن اس نے دیکھا کہ زویا کی آنکھوں میں پانی بھر آیا ہے

کیا ہوا؟

زریام نے پریشانی سے پوچھا

میرا پاؤں۔۔۔ بہت درد ہو رہا ہے

زریام نے اسے پکڑ کر قریب پڑی کرسی پر بیٹھایا اور خود نیچے بیٹھا

اس سے پہلے کہ وہ اس کی ہیل کی سٹریپ کھولتا زویا جلدی سے بولی

زری یہ کیا کر رہے ہو؟ اٹھو یہاں سے۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اسے زریام کا یوں اس کے

قدموں میں بیٹھ کر ہیل کی سٹرپ کھولنا بہت برا لگا تھا

زریام وہاں سے کھڑا ہوا

اٹھو ہاسپٹل چلتے ہیں۔۔۔ زریام نے سہارا دینے کے لیے ہاتھ بڑھایا

نہیں میں ٹھیک ہوں اب۔۔۔

اچھا پھر چلو گھر چلتے ہیں

میں نے کہانا میں ٹھیک ہوں

کیا ہوا تم دونوں کو؟

عشاء انکے پاس آتے ہوئے گویا ہوئی

کچھ نہیں یار بس تھوڑا سا پاؤں مڑ گیا تھا لیکن اب ٹھیک ہوں۔۔ زویا نے جواب دیا

کیسے ہوا؟

عشاء بھی فکر مند سی نیچے بیٹھنے ہی لگی تھی جب زویا بولی

کیا ہے پاگل ہو تم دونوں؟ میں نے کہانا میں ٹھیک ہوں۔۔۔ زویا نے قدرے جھنجھلا کر کہا

تمہیں پتہ ہے نا ہم تینوں میں سے تکلیف کسی ایک کو بھی ہو درد سب کو ہوتا ہے

عشاء نے خفگی سے کہا تھا

یہ کیسی فلاسفی ہے؟ زویا ہنسی

کب بھی ان میں سے کسی ایک کو کچھ ہوتا تو واقعی باقی دونوں تڑپ جاتے تھے۔۔۔ ایک

دوسرے کی تکلیف ان سے برداشت نا ہوتی تھی

زویا ضد نہیں کرو۔۔۔ ہمیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے

میں گاڑی نکالتا ہوں تم اسے لے کر باہر آؤ

زریام عشاء سے کہتا جانے لگا

زری مجھے کہیں نہیں جانا اور تم دونوں نے ابھی مجھے اپنی پرفارمینس بھی تو دیکھانی ہے

زویا نے اسے روکا

نہیں زویا۔۔۔ تمہارے بغیر نہیں

عشاء نے جلدی سے کہا

یار یہ تو کوئی بات نا ہوئی۔۔۔ ہم نے کتنی پریکٹس کی تھی اس کے لیے۔۔ زویا نے گندا سا منہ بنایا

مگر زویا۔۔۔

بس کردو زری۔۔۔ اور جاؤ اپنی اپنی پوزیشن لو

زویا نے دبے دبے غصے میں کہا تو وہ دونوں خاموش ہو گئے

ماہم وسیم شاہ ولد وسیم شاہ آپکا نکاح ارحم ملک ولد منیر ملک کے ساتھ باعوض بیس لاکھ حق مہر

پڑھایا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟

قبول ہے۔۔۔

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ماہم بولی

کیا آپ کو قبول ہے؟

قبول ہے۔۔۔ ماہم کا سانس جیسے رکنے کو تھا

کیا آپکو قبول ہے؟

اس نے تیسری بار رضامندی دی۔۔۔ بس اتنی سی تو بات تھی لیکن ماہم وسیم شاہ کی آنکھیں

ویران کیوں ہو گئی تھیں؟

آج وہ ماہم وسیم شاہ سے ماہم ارحم ملک بن گئی تھی

بس یہ تین بول۔۔۔

ان تین بول نے ماہم وسیم شاہ کی زندگی پلٹ کر رکھ دی تھی

یہ صرف تین بول تھوڑی تھے۔۔۔ یہ تو ذمیداری تھی۔۔۔ یہ تو بوجھ تھا اس پر۔۔۔ احساس تھا کہ وہ اب کسی اور کی ہو چکی ہے۔۔۔ کسی اور کی ملکیت ہے

کیا تھا اس کے پاس؟

اس کے پاس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کچھ نا تھا۔۔۔ جیسا بھی تھا لیکن اب یہ سچ تھا کہ اسکی ہر سانس پر۔۔۔ اسکی زندگی پر صرف ارحم ملک کا حق تھا

کیا آج اس نے خود کو کھو دیا تھا؟ کیا ارحم اسے یقین دلا پائے گا کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے؟ وہ اسے خود کو دوبارہ تلاش کرنے پر مجبور کر سکے گا؟ وہ اسے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر پائے گا؟

نہیں محبت تو ایک خوبصورت جزبہ ہے۔۔۔ ایک خوبصورت احساس جو ہر انسان کے اندر پایا جاتا ہے۔۔۔ جو انسان کی روح میں بسا ہوتا ہے۔۔۔ کوئی کسی کو خود سے محبت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا

اور پھر اللہ کی مرضی کے آگے تو کسی کی نہیں چلتی

وہ جو چاہے کرتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، وہ ہمیشہ اپنے بندوں کے لیے صحیح فیصلہ کرتا ہے، کبھی ان کے ساتھ کچھ غلط نہ نہیں ہونے دیتا

لوگوں کو چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ کریں کیونکہ وہ بہتر لے کر بہترین سے نوازتا ہے

جس کے نصیب میں جو لکھا ہوا سے وہی ملتا ہے، ہر کوئی اپنے نصیب کا پاتا ہے۔۔۔

ارحم کے نصیب میں اس کی محبت لکھی تھی اس کی محبت کا ساتھ لکھا تھا سو وہ اسے مل گئی

"نصیب کا لکھا تو پھر کوئی نہیں بدل سکتا"

★★★

چاروں طرف اندھیرا چھا گیا اور دو لوگوں پر لائٹ پڑتی دکھائی دی

اس وقت لائٹ صرف عشاء اور زریام کے وجود پر تھی اور ساتھ ہی میوزک کا شور پھیلنا شروع ہوا

سب لوگ حیرانی سے یہ سب دیکھ رہے تھے

وہ دونوں چلتے ہوئے ماہم کے پاس پہنچے اور اس کے ارد گرد بیٹھ گئے

"بنو، کی مہندی کیا کہنا"

"بنو، کا جوڑا کیا کہنا"

"بنو، لگے ہے پھولوں کا گہنا"

"بنو، کی آنکھیں کجراری"

"بنو، لگے سب سے پیاری"

"بنو، پہ جاؤں میں واری واری"

زریام اٹھا اور سٹیج پر جا کر ڈانس شروع کیا

"بنو کی سہیلی، ریشم کی ڈوری"

"چھپ چھپ کر شرمائے دیکھے چوری چوری"

"یہ مانے یا نا مانے میں تو اس پہ مر گیا"

زریام نے دونوں ہاتھ سینے پر رکھتے سر کو پیچھے ڈھلکایا

"یہ لڑکی ہائے اللہ، ہائے ہائے رے اللہ"

"یہ لڑکی ہائے اللہ، ہائے ہائے رے اللہ"

زریام نے عشاء کی طرف اشارہ کرتے سٹیپ کیے

"بابل کی گلیاں، نا چھوڑ کے جانا"

"پاگل دیوانا، اس کو سمجھانا"

عشاء اٹھی اور زریام کے پاس آکر اس نے بھی ڈانس شروع کیا

"بابل کی گلیاں، نا چھوڑ کے جانا"

"پاگل دیوانا، اس کو سمجھانا"

"دیکھو جی دیکھو، یہ تو میرے پیچھے پڑ گیا"

وہ چلتی ہوئی تھوڑا آگے ہوئی اور زریام کی طرف اشارہ کرتے سٹیپ کرنے لگی

"یہ لڑکا ہائے اللہ، ہائے ہائے رے اللہ"

"لب کہیں نا کہیں، بولتی ہے نظر"

"پیار نہیں چھپتا یار چھپانے سے"

"پیار نہیں چھپتا یار چھپانے سے"

زریام عشاء کے گرد گھوم رہا تھا

"ہاں۔۔۔روپ گھونگھٹ میں ہو، تو سوہانا لگے"

وہ ماہم کے پاس گئی اور اس کے سر پر گھونگھٹ گرایا

"بات نہیں بنتی، یار بتانے سے"

"یہ دل کی باتیں دل ہی جانے، یا جانے خدا"

"یہ لڑکی ہائے اللہ، ہائے ہائے رے اللہ"

"یہ لڑکا ہائے اللہ، ہائے ہائے رے اللہ"

"مانگنے سے کبھی ہاتھ ملتا نہیں"

"جوڑیاں بنتی ہیں پہلے سے سب کی"

"جوڑیاں بنتی ہیں پہلے سے سب کی"

عشاء ایک ادا سے چلتی ہوئی اس سے تھوڑا دور جانے لگی جب زریام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا تو وہ زور سے اس کے ساتھ جا کے ٹکرائی

اور یہی ذوہان نے پہلو بدلا تھا۔۔ہاتھ میں پکڑے ڈرنک کے گلاس پر دباؤ دیا تو کانچ ٹوٹ کر اس کے ہاتھ میں پیوست ہو گیا۔۔ لیکن اس کی تکلیف اس کانچ کی تکلیف سے کافی زیادہ تھی اس کا دل کر رہا تھا ان دونوں کو زندہ زمین میں گاڑھ دے۔ لیکن وہ یوں سب کے سامنے تماشہ کر کے بات کو مزید نہیں بڑھانا چاہتا تھا

"ہو لے کے بارات گھر، تیرے آؤں گا میں"

"میری نہیں یہ تو مرضی ہے رب کی"

"ارے جا رے جا یوں جھوٹی موٹی باتیں نا بنا"

وہ دونوں ساتھ ساتھ سٹیپ کرنے لگے تھے

"بنو کی سہیلی، ریشم کی ڈوری"

"چھپ چھپ کر شرمائے دیکھے چوری چوری"

"بابل کی گلیاں نا چھڈ کے جانا"

"پاگل دیوانا اس کو سمجھانا"

"یہ مانے یا نا مانے میں تو اس پہ مر گیا"

"یہ لڑکی۔۔یہ لڑکی ہائے اللہ ہائے ہائے رے اللہ"

"یہ لڑکا ہائے اللہ ہائے ہائے رے اللہ"

"یہ لڑکی ہائے اللہ ہائے ہائے رے اللہ"

جیسے ہی میوزک بند ہوا ہر طرف تالیوں اور ہوٹینگ کی آواز گونجنے لگی۔۔ سارے خاندان والے منہ کھولے یہ سب دیکھ رہے تھے

عشرت بیگم حیران وپریشان کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھیں۔۔ انہیں اپنی بیٹی سے ہر چیز کی امید تھی

اس سب میں ایک زوہان تھا جو پر تپش نظروں سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان دونوں کو جان سے مار ڈالے مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا

اگر کچھ بولتا بھی تو کس حق سے بولتا۔۔۔ رشتہ ہی کیا تھا اس کا عشاء سے۔۔۔ صرف کزن کا۔۔۔

وہ خاموشی سے وہاں سے چلا گیا۔۔ اس نے سوچا کہ وہ اب پورے حق سے عشاء کو روکے گا

وہ اب عشاء کے معاملے میں تب ہی بولے گا جب وہ اس پر پورا پورا حق رکھتا ہو گا

"تجھ پر میرا کوئی اختیار تو نہیں ہے مگر"

"زہر لگتے ہیں مجھے تیرے چاہنے والے"

وہ دونوں زویا کے ارد گرد آکر بیٹھے

واہ یار۔۔۔ کمال کر دیا تم لوگوں نے۔۔۔

زویا نے عشاء کے ساتھ تالی ماری

سو گائیز تیار ہو تم ریکشن کے لیے

عشاء نے جیسے انہیں خطرے کی اطلاع دینا چاہی

تب ہی عشرت بیگم وہاں پر پہنچی اور غصے سے کہا

عشاء۔۔۔۔ کیا تھا یہ سب ؟

ممی ڈانس تھا۔۔۔۔

اس نے چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت طاری کرتے ہوئے کہا

اس کے انداز پر زویا اور زریام کو بے اختیار ہنسی آئی لیکن ضبط کر گئے

چچی جان آپ کو مسز حزیفہ ڈھونڈ رہی تھیں

ماہ روش نے وہاں پہنچ کر سچویشن سنبھالنی چاہی

غصے بھری ایک نظر ان تینوں پر ڈال کر عشرت بیگم وہاں سے چلی گئی

ان کے جاتے ہی عشاء نے سکون کا سانس بھرا کیونکہ وہ جانتی تھی اب اس کی ماں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرے گی۔۔وہ جو کہتی تھیں بس موقع پر کہتی تھیں

انکے جانے کے بعد ماہ روش ان کے پاس بیٹھی

پہلے تو یہ بتاؤ کہ یہ کس کا پلان تھا؟

ماہ روش کے سوال پر ان دونوں نے عشاء کی طرف اشارہ کیا

پتہ تھا مجھے ایسے خیالات صرف اسی کے ہو سکتے ہیں

تم لوگوں کے تو ایگزیمز تھے نا؟

تو پھر یہ سب کب کیا تم لوگوں نے؟

ماہ روش نے آنکھیں چھوٹی کرتے پوچھا

وہ ماہ آپی جب میں ایگزیمز میں ان کے پاس جاتی تھی تب ہم نے ریہرسل کی تھی

عشاء نے جواب دیا

اچھا جب تم ان کے پاس کمبائن سٹڈی کے لیے جاتی تھی؟

ماہ روش کی بات پر عشاء سر جھکا گئی

ارے نہیں نہیں وہ شرمندہ نہیں تھی وہ تو بس اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کر رہی تھی

چلو اسکا تو چلتا ہے لیکن تم دونوں بھی اپنے ایگزیمز کی پرواہ کیے بغیر اس کا ساتھ دینے لگے

ماہ روش کا رخ اب زویا اور زریام کی طرف تھا

ہم کیا کہتے اس نے کونسا ہماری سننی تھی

زریام نے جواب دیا

ویسے زریام تمہیں اتنی اچھی ڈانس آتی ہے مجھے معلوم نہیں تھا

ماہ روش اپنی حیرت چھپا نا سکی

ابھی تو آپ کو بہت کچھ معلوم نہیں ہے کہ ہمیں کیا کیا آتا ہے۔۔

زویا نے سٹائل سے کہا

لیکن تم سب کو پتہ ہے نا سارے خاندان والے کس طرح یہ سب دیکھ رہے تھے؟

کیا سوچ رہے ہوں گے وہ؟ ماہ روش نے فکر مندی سے کہا

آپی جسکی جتنی سوچ ہوتی ہے وہ اتنا ہی سوچتے ہیں۔۔۔

اب گھٹیا سوچ والے لوگ گھٹیا ہی سوچیں گے ناں۔۔۔ عشاء جلدی سے بولی

اسکا مطلب تم ہمارے گھر والوں کو بھی گھٹیا کہہ رہی ہو؟

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔ ماہ روش کی بات پر عشاء نے ہڑبڑا کر کہا

میں ذوہان کا کہہ رہی ہوں وہ بھی بہت غصے سے یہ سب دیکھ رہا تھا

وہ تو شکر ہے تایا ابو اور ضامن وہاں موجود نہیں تھے لیکن ذوہان بہت غصے میں گھر سے نکلا ہے

عشاء کو تھوڑا سا ڈر لگا تو سہی لیکن پھر سوچنے لگی "میں اس سے کیوں دروں؟"

★★★

ضامن زین گروپ آف انڈسٹریز کے ساتھ کانٹریکٹ تھا نا تمہارا؟

کیا بنا اسکا؟ احمد شاہ نے ناشتے کی ٹیبل پر ضامن سے سوال کیا

وہ۔۔۔۔

بابا۔۔۔

احمد شاہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

ہاں۔۔۔

احمد شاہ بولے

نہیں ہوا۔۔۔۔

ضامن نے جواب دیا

نہیں ہوا۔۔۔۔

مگر کیوں؟

احمد شاہ کے سوال پر ضامن کو بے ساختہ وہ نیلی آنکھیں یاد آئی تھیں

ایک ضروری کام تھا مجھے۔۔۔ میں میٹنگ میں نہیں پہنچ سکا۔۔۔

ضامن نے نظریں چرائی

ایسا کیا ضروری کام تھا تمہیں جو تم نے یہ ڈیل ہاتھ سے جانے دی

احمد شاہ نے دبے دبے غصے میں کہا

ذوہان آرام سے کھاتے ہوئے مزے سے یہ سین دیکھ رہا تھا

کتنا ضروری تھا ہماری کمپنی کے لیے یہ کانٹریکٹ۔۔۔۔

مجھے تم سے اس قسم کی غیر ذمیدارانہ حرکت کی امید نا تھی

احمد شاہ اسے سنا کر وہاں سے چلے گئے

کیا فائدہ بھائی اپنا خود کا بزنس ہونے کا؟

ذوہان معنی خیزی سے مسکرایا۔۔ ضامن اسے گھورتا وہاں سے چلا گیا

★★★

ارحم ہاسپٹل کے لیے ہی نکلا تھا جب پتہ نہیں کیوں اس نے اپنی گاڑی کا رخ شاہ ہاؤس کی طرف کر لیا۔اس کا دل ماہم کو ایک نظر دیکھنے کے لیے بے چین ہو رہا تھا

جب وہ شاہ ہاؤس پہنچا تو سب کو کھانے کی میز پر پایا۔اس وقت وہاں صرف عشرت بیگم،ماہم اور عشاء تھی۔۔۔باقی سب جا چکے تھے

ارے ارحم بیٹا۔۔۔۔

عشرت بیگم اپنی جگہ سے اٹھیں ارحم نے سر نیچے کیا تو انہوں نے اسے پیار دیا

خیریت ہے؟اتنی صبح صبح کیسے آنا ہوا؟

وہ۔۔۔آنٹی میں۔۔۔

ارحم جواب ماہم کی ہی طرف دیکھ رہا تھا عشرت بیگم کی بات پر گڑ بڑا کر رہ گیا

میں آپ کی خیریت معلوم کرنے آیا تھا۔۔

ارحم کو کچھ سمجھ نا آیا تو اس نے بہانا بنایا

لیکن بیٹا میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔

اچھا آپ ٹھیک ہیں؟

ہاں۔۔۔انہوں نے لاپرواہی سے جواب دیا

ماہی تمہارے شوہر کو تو بہانا بھی بنانا نہیں آتا۔۔۔۔۔سیدھی طرح کہے نا اپنی خوبصورت سی بیوی کو دیکھنے کا دل کر رہا تھا اسی لیے چلا آیا

عشاء جو ماہم کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھی ماہم کی طرف جھکتے ہوئے شرارت سے کہا

عشاء کی بات پر ماہم نے اسے گھوری سے نوازا

ارحم آؤ بیٹھو ناشتہ کرو۔۔۔

عشرت بیگم نے کہا

نہیں آنٹی میں ناشتہ کر کے گھر سے نکلا تھا

وہ مسلسل ماہم کی طرف دیکھ رہا تھا جو اسے مکمل طور پر اگنور کیے ہوئے تھی

اچھا میں چلتی ہوں۔۔۔ماہم کھڑی ہوئی اور اپنا بیگ اٹھانے لگی

میں چھوڑ دیتا ہوں آپ کو۔۔۔

ارحم جلدی سے بولا تھا

نہیں۔۔۔۔

بہت شکریہ آپکا میں چلی جاؤں گی

ماہم نے بے رخی سے کہا

آپ کا ہاسپٹل میرے راستے میں ہی آئے گا میں چھوڑ دوں گا۔۔۔ارحم نے دوبارہ کہا

ماہم ارحم کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔

عشرت بیگم نے کہا۔۔وہ سمجھ گئی تھیں کہ ارحم صبح صبح وہاں کس وجہ سے آیا ہے اس لیے انہوں نے ماہم کو ارحم کے ساتھ جانے کو کہا

عشرت بیگم کے کہنے پر اسے ارحم کے ساتھ جانا ہی پڑا

میرے ڈرائیور بننے کی کوشش کر رہے ہو؟

ماہم نے اسکے ساتھ باہر نکلتے ہوئے کہا

میں تو آپ کا شوہر بننے کی کوشش کر رہا ہوں

اس نے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا

ماہم کو بیٹھا کر وہ اپنی جگہ پر آ کر بیٹھا

مجھے ایمپریس کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟

میں آپ کو ایمپریس کر کے کیا کروں گا آپ تو آل ریڈی میرے نکاح میں ہیں۔۔۔اس نے گاڑی باہر نکالتے ہوئے مسکراہٹ دباتے کہا

یعنی میری جگہ اگر کوئی اور ہوتی تو تم کوشش کرتے ؟اس نے پھر سے سوال کیا

نہیں مجھے کوشش کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔۔۔لڑکیاں خود بخود ہی مجھ سے ایمپریس ہو جاتی ہیں۔۔۔

ارحم نے مسکراہٹ دباتے کہا

کافی خوش فہمی ہے تمہیں۔۔۔۔

اس کی بات پر ارحم ہلکا سا مسکرایا

وہ کب سے اسے تم کہہ کر بلا رہی تھی مگر ارحم کو اسکا تم کہنا بہت اچھا لگ رہا تھا

باقی کے راستے ان کے درمیان خاموشی رہی

اسنے گاڑی ماہم کے ہاسپٹل کے باہر روکی

شام کو میں ہی لینے آؤں گا۔۔۔ماہم گاڑی سے اترنے ہی لگی تھی جب اس نے کہا

میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

کہتے ہی وہ گاڑی سے اتر کر اندر جانے لگی

میں لینے آؤں گا۔۔۔

ارحم نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے اسے پیچھے سے آواز دی

وہ بغیر پلٹے یا اسے کوئی جواب دیے ہاسپٹل میں داخل ہو گئی

ارحم مسکراتے ہوئے وہاں سے جانے لگا

ماہ روش نے اسے ماہم کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ماہم کے رشتے کی بنیاد جھوٹ پر ہو

ارحم کو بھی ماہم کے ماضی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ماہم کے دل میں وہ مقام پا ہی لے گا جس کا وہ حقدار ہے

★★★

شام ہونے کو تھی وہ اس وقت ایک گلی میں چلتا ہوا جا رہا تھا

اس نے بلیو جینز پر وائٹ ٹی شرٹ پہن رکھی تھی

وہ بالکل عام سے حلیے میں تھا مگر عام سے ہلیے میں بھی وہ بہت پیار الگ رہا تھا

وہ اس گلی سے ہوتا ہوا ایک دوسری گلی میں داخل ہوا

اسی طرح وہ کافی گلیوں سے ہوتا ہوا ایک جگہ پہنچا

یہاں پر جگہ جگہ کافی سبزی کی ریڑھیاں لگی ہوئی تھی۔۔ذوہان نے مشکوک سے انداز میں چاروں طرف دیکھا اور ایک سبزی فروش کے پاس پہنچا

ذوہان نے ہاتھ میں دبایا اپنا کارڈ اسطرح اسے دیکھایا جیسے کہ وہ سبزی دیکھ رہا ہو

اے۔ایس۔پی۔ذوہان شاہ۔۔۔

ذوہان ہلکا سا بولا

کیا خبر ہے؟ سامنے سے ایک ادھیڑ عمر شخص بولا

جیسے ہم نے سوچا تھا بالکل ویسا ہی ہے وہ لڑکا اس کے لیے بہت ضروری ہے

ہمیں لگتا تھا کہ اس کا کوئی رشتہ نہیں ہے تو اسکی کوئی کمزوری نہیں ہے

لیکن نہیں۔۔۔

وہ لڑکا ہی اسکی کمزوری بنے گا۔۔ذوہان نے ادھر اُدھر دیکھتے محتاط انداز میں کہا

اس لڑکے نے منہ کھولا؟

سامنے موجود شخص نے سوال کیا

نہیں سر۔۔۔

مجھے نہیں لگتا کہ وہ اتنی آسانی سے ہمیں کچھ بتائے گا

آلو کیسے دیے؟

انکے پاس سے ایک آدمی گزرا تو ذوہان نے بات بدلی

پندرہ دن ہو گئے ہیں اے۔ایس۔پی۔ذوہان شاہ

میں جانتا ہوں سر۔۔۔وہ میرے پیچھے آئی تھی۔۔۔ذوہان نے گہرا سانس بھرتے کہا

اسے آپ کے بارے میں کچھ معلوم تو نہیں ہے؟

پیاز نوے روپے اور ٹماٹر چالیس۔۔۔

انکے پاس کچھ لوگ گزرے تھے۔۔ذوہان نے محتاط انداز میں ادھر اُدھر دیکھا

مجھے لگتا ہے وہ میرے بارے میں سب جان چکی ہے۔۔ذوہان نے کہا

تو پھر تو یہ بہت خطرناک ثابت ہو گا۔۔۔اس کے ہاتھ آپ کی کوئی کمزوری نہیں لگنی چاہیے

سامنے سے فکر مندی سے کہا گیا تھا

نہیں سر ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔میری کمزوری تو صرف میری فیملی ہے اور وہ اس تک کبھی نہیں پہنچ پائے گی۔۔۔

ذوہان نے یقین دہانی کروائی

لیکن مجھے لگتا ہے کہ آپ کو اس کیس سے برطرف ہو جانا چاہیے۔۔۔یہ سب کے لیے ہی فائدہ مند ثابت ہو گا۔۔۔

سامنے موجود آفیسر نے اسے حکم دیا۔۔وہ لوگ ڈیڈلی اینجلز گینگ کو پکڑنے کے اتنے نزدیک پہنچ چکے تھے ایسے میں وہ کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتے تھے۔۔۔وہ لوگ کسی قسم کا کوئی رزک نہیں لے سکتے تھے

نہیں سر میں اب اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا یہ کیس اب میں ہی سولو کروں گا

زوہان نے پر اعتماد ہو کر کہا

ٹھیک ہے اے۔ایس۔پی زوہان شاہ لیکن یاد رکھیئے گا غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے

★★★

ارحم اس وقت ماہم کے ہاسپٹل کے باہر کھڑا مسلسل اسے کالز کر رہا تھا لیکن وہ کالز ریسیو ہی نہیں کر رہی تھی

وہ آج ہاسپٹل سے جلدی چلا آیا تھا اسے لگا کہیں ماہم واقع اکیلی نا چلی جائے

دوسری طرف وہ جو گھر کے لیے نکلنے ہی والی تھی ارحم کی کال دیکھ کر واپس اپنے کیبین میں آ کر بیٹھی۔۔۔موبائل ٹیبل پر رکھ کے اب وہ کال بند ہونے کا انتظار کرنے لگی

ارحم نے ایک آخری بار کوشش کی اور اب کی بار ماہم نے اس پر ترس کھاتے ہوئے کال اٹھا ہی لی

جی۔۔۔

ماہم بے رخی سے بولی

ماہم کہاں ہیں آپ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں؟

ارحم اب اندر ہاسپٹل میں داخل ہو رہا تھا

میں تو گھر پر ہوں۔۔۔

اس نے جلدی سے کہا

کیا آپ گھر پہنچ گئی ہیں؟

ارحم اب اندر ماہم کے کیبین کی طرف ہی جا رہا تھا جب ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی کھڑی ہوئی

سر آپ کہاں جا رہے ہیں؟آپ کے پاس اپوائنٹمنٹ ہے؟

ارحم نے موبائل پر ہاتھ رکھ کیا تا کہ آواز دوسری جانب نا جا سکے

اس نے اپنی جیب سے کارڈ نکالا اور ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی کی طرف بڑھایا

مجھے ڈاکٹر ماہم نے خود بلایا ہے

اس کے کارڈ پر ڈاکٹر ارحم ملک لکھا دیکھ اس لڑکی نے اسے جانے دیا

ہاں میں گھر پر ہوں۔۔۔

دروازے پر دستک ہوئی تو ماہم نے موبائل پر ہاتھ رکھا اور ہلکی سی آواز میں کہا

یس۔۔۔۔

ارحم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو وہ کرسی سے ایسے اچھلی جیسے کوئی جن دیکھ لیا ہو

ڈاکٹر صاحبہ میری بیوی بھی اسی ہاسپٹل میں کام کرتی ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ وہ گھر پہنچ چکی ہیں مگر وہ گھر پر موجود نہیں ہیں۔۔ کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ وہ کہاں ہیں؟

ارحم نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا

ماہم تو بغیر پلک جھپکائے حیرانی سے اسے یک ٹک دیکھے جا رہی تھی

کیا آپ لوگوں کے ہاں مہمانوں کو بٹھانے کا رواج نہیں ہے؟

ارحم نے سوال کیا

یہاں پر مہمان نہیں مریض آتے ہیں۔۔۔ وہ واپس کرسی پر بیٹھی اور فائل الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی جبکہ گھبراہٹ کے مارے ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی

اچھا تو مریض سمجھ کر ہی بیٹھنے کا کہہ دیں

ارحم نے مسکراہٹ دباتے کہا

ہاں لیکن آپ تو بالکل ٹھیک لگ رہی ہیں

ماہم نے بغیر اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اس کے آپ کہنے پر ارحم مسکرایا۔۔۔

وہ کبھی اسے تم کہتی تھی تو کبھی آپ

مرض عشق میں مبتلا ہوں جو نا مجھ سے چھپایا جاتا ہے اور نا ہی کسی کو دکھایا جاتا ہے

اس نے سنجیدگی سے کہا اور خود ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا

اس کی بات پر ماہم نے پہلو بدلا اسکا یہاں بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا اس کا بس چلتا تو وہ وہاں سے غائب ہو جاتی

اب آپ چلیں گی میرے ساتھ یا نہیں؟

ارحم کا ارادہ مزید اسے تنگ کرنے کا نا تھا

ماہم نے جلدی سے اپنا بیگ اٹھایا اور اس کے جانے سے پہلے ہی باہر کی جانب لپکی۔۔۔

ارحم تو اسکی سپیڈ دیکھ کر رہ گیا

★★★

ارحم اسے دروازے پر ہی چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا

وہ سیدھا اپنے کمرے میں آئی اور بیگ کندھے سے اتار کر بیڈ پر پھینکا اور خود بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹی

اس کا موبائل بجا تو اس نے اٹھ کر بیگ سے موبائل نکالا لیکن موبائل پر نمبر دیکھ کر وہ ساکت رہ گئی

آنسوؤں کا ایک پھندا اس کے گلے میں اٹکا

اسنے فوراً کال کاٹ دی مگر بار بار کال آنے پر اس نے کال ریسیو کی مگر بولی کچھ نہیں

ہیلو۔۔۔

ماہم۔۔ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ کل تمہاری منگنی نہیں بلکہ نکاح تھا

دوسری طرف سے رایان کی فکرمند سی آواز ابھری

اگر بتا دیتی تو کیا کر لیتے تم؟

اس نے اپنے آنسوؤں پر ضبط کرتے کہا

میں کچھ بھی کرتا لیکن تمہارا نکاح نا ہونے دیتا

اور تم یہ کیسے کرتے؟

اپنے گھر والوں کو تو تم منا نہیں پائے

کافی دیر سے ضبط کیے ہوئے آنسو آخر بہنے ہی لگے تھے

ماہم میں نے کہا تھا نا کہ میں انہیں منالوں گا تم ایک بار اپنے گھر والوں کو منع تو کرتی

میں نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اس نے آنسوؤں صاف کرنے کے لیے اپنے گال رگڑے

ماہم تم ارحم سے طلاق لو میں تم سے نکاح کرنے کے لیے تیار ہوں

ریان نے کہا

اور میں ایسا کیوں کروں؟

میں اب کسی اور کے نکاح میں ہوں ریان۔۔۔ کسی اور کی بیوی ہوں۔۔۔ بہتر ہو گا اب تم مجھ سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نا رکھو

ماہم نے سپاٹ لہجے میں کہا

نہیں ماہم میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر

رایان نے بے بسی سے کہا

کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا۔۔۔۔

اگر ایسا ہوتا تو آج شاہ ہاؤس میں ماتم منایا جا رہا ہوتا

ماہم نے کہا اور کال کھٹاک سے بند کر دی

اس نے موبائل بیڈ پر اچھالا اور تکیے پر سر رکھ کر رونے لگی

ماہی تم رو رہی ہو؟

عشاء جو بغیر ناک کیے اندر داخل ہو گئی تھی ماہم کو روتے دیکھ پریشانی سے سوال کیا

ن۔ن۔ نہیں تو۔۔۔

ماہم نے جلدی جلدی اپنے آنسو صاف کیے

یہ تمہارے چہرے پر جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ تم رو رہی تھی

عشاء نے اسکے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو مکمل بھیگا ہوا تھا رونے کی وجہ سے اور آنکھیں بھی سرخ ہو رہی تھیں

وہ۔۔۔

میرے سر میں درد ہے۔۔۔ ماہم نے بہانا بنایا

میں مان ہی نہیں سکتی کہ ایک ڈاکٹر اور سر درد کی وجہ سے روئے۔ عشاء نے نفی میں سر ہلایا

بتاؤ کیا بات ہے؟ عشاء اس کے پاس بیڈ پر بیٹھی

کوئی بات نہیں ہے اور تم سے کس نے کہہ دیا کہ ڈاکٹر سر درد کی وجہ سے رو نہیں سکتے

ماہم نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

بات کو نا بدلو۔۔۔

جلدی بتاؤ کیوں رو رہی تھی؟ عشاء نے کہا

کچھ نہیں۔۔۔

تو تم نہیں بتا رہی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔

اچھا ابھی تو میں تم سے ناراض بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ اب تو تم پرائی ہونے والی ہو کیا پتہ شادی کے بعد مجھے بھول ہی جاؤ

عشاء کے انداز پر ماہم بے ساختہ ہنس دی

تم تو ہماری جان ہو تمہیں کوئی بھول سکتا ہے؟

ماہم نے عشاء کو گلے لگایا تو عشاء مسکرائی

★★★

ماہم کے نکاح میں میری ایک دور کی کزن نے عشاء کو دیکھا تھا۔ عشاء اسے بہت اچھی لگی ہے وہ اپنے بیٹے کہ لیے عشاء کا رشتہ لینا چاہتی ہیں

اس وقت سب لاؤنج میں موجود تھے سوائے عشاء کے جب عشرت بیگم نے کہا

ابھی جلدی ہی کیا ہے؟ ابھی تو وہ پڑھ رہی ہے۔۔

احمد شاہ نے جواب دیا

وہ صرف ابھی منگنی کرنا چاہتی ہیں شادی تو تب ہی کریں گی جب ہم چاہیں گے۔۔۔ عشرت بیگم نے جواب دیا

اچھا۔۔۔

سب نے ہی انکی بات تحمل سے سنی تھی سوائے ذوہان کے جس کی آنکھوں میں سرخی پھیلنے لگی تھی

وہ کل شام کو آنا چاہ رہی ہیں۔۔۔ عشرت بیگم نے اطلاع دی

ٹھیک ہے آپ بلا لیں انہیں ہم مل لیں گے۔۔۔ احمد شاہ نے جواب دیا

لڑکا کیا کرتا ہے؟

ضامن نے سوال کیا

لڑکا یونیورسٹی میں پڑھتا ہے۔۔۔سوفٹویئرا نجینئرنگ کررہاہے۔۔۔آخری سال چل رہاہے اسکا یونی میں

عشرت بیگم نے ساری ڈیٹیل دی

ٹھیک ہے میں اپنی طرف سے چھان بین کروالوں گا

ضامن نے کہا

آپ انہیں منع کردیں۔۔۔

ذوہان بولا توسب نے ہی حیرانی سے اسکی طرف دیکھا

جی؟ عشرت بیگم نے کہا

میں نے کہاآپ انہیں منع کردیں۔۔۔انہیں یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے

ذوہان نے سپاٹ تاثر لیے کہا

ذوہان کیا کہہ رہے ہو تم۔

رشتہ تو لڑکے والے لے کر آتے ہیں اب ہم تھوڑی ناوہاں جاسکتے ہیں؟

اب کی بار ماہم نے بات میں حصہ ڈالا

ایک تو اتناپڑھا لکھا ہونے کے باوجود ہمارے خاندان کی ساری لڑکیاں پاگل ہیں

اس نے افسوس سے سر نفی میں ہلایا

کہنا کیاچاہتے ہو تم؟

ماہم کے ماتھے پر بل پڑے

دیکھیں میں گھما پھرا کر بات کرنے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔صاف اور سیدھی بات کرتا ہوں۔۔۔

میں عشاء سے شادی کرناچاہتا ہوں۔۔۔۔

اوراب کی بار واقعی سب کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھیں

وہ سب بغیر پلک چھپکائے اسے دیکھنے لگے

کیا ہوا؟ آپ سب ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے میں نے شادی کی نہیں بلکہ کسی لڑکی کو بھگانے کی بات کردی ہو

ان کی نظروں سے کنفیوز ہوتے ذوہان نے کہا

بیٹا آج دوپہر میں کچھ الٹا سیدھا کھالیا تھا جو ایسی باتیں کررہے ہو؟ عشرت بیگم نے کہا

کیسی باتیں؟

ذوہان نے نا سمجھی سے کہا

شادی کی۔۔۔

ماہم بولی

تو کیا میں شادی کی بات نہیں کرسکتا؟

کرسکتے ہو لیکن عشاء سے۔۔۔۔

کیوں عشاء میں کیا کمی ہے

وہ دونوں ایسے بات کررہے تھے جیسے ان کے پاس کوئی بڑے موجود ہی نا ہوں

ذوہان مجھے لگتا ہے تمہیں آرام کی ضرورت ہے

ضامن بولا

ارے آپ لوگ مجھے سیریس کیوں نہیں لے رہے میں سچ میں عشاء سے شادی کرنا چاہتا ہوں

ذوہان نے قدرے جھنجھلا کر کہا

نہیں ہوسکتی۔۔۔

ماہم بولی

کیوں؟

ذوہان نے آئیبرو اچکایا

کیونکہ وہ تم سے آٹھ سال چھوٹی ہے۔

اب کی بار ضامن بولا

اس سے کیا ہوتا ہے؟

اس نے پر سکون انداز میں پیچھے صوفے سے ٹیک لگائی

وہ لوگ اب تک ایسے ہی بات کر رہے تھے جیسے ان کے درمیان کوئی بڑے موجود ہی نا ہوں

اس سے بہت کچھ ہوتا ہے

ضامن نے کہا

آپ کیوں بول رہے ہیں؟

زوہان نے چہرے پر دنیا جہاں کی بے زاریت طاری کرتے ہوئے کہا

عشاء کا بھائی ہونے کے ناطے یہ میرا فرض بنتا ہے کہ میں اسکا رشتہ اچھی جگہ کرواؤں

زبردستی کے رشتے جوڑنے کی ضرورت نہیں ہے

ذوہان استہزایہ انداز میں گویا ہوا

زبردستی کے رشتے تو تم جوڑ رہے ہو۔۔۔

ضامن نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

مجھے لگتا ہے ہم لوگ بھی یہاں موجود ہیں۔۔۔

عشرت بیگم نے ان کے کہا جو مکمل طور پر ان کی موجودگی کو اگنور کیے ہوئے تھے

ہاں آپ بتائیں۔۔۔۔

ذوہان نے رخ انکی طرف موڑا

بہت ہو گیا مزاق چلو اب سب سونے جاؤ

احمد شاہ نے اٹھتے ہوئے کہا

سب وہاں سے اٹھ کر اپنے کمروں کی جانب جانے لگے۔۔۔ جبکہ ذوہان تو منہ کھولے انہیں جاتا ہوا دیکھنے لگا

تو انکو لگتا ہے میں مزاق کر رہا ہوں؟

ایسے مزاق کون کرتا ہے یار؟اس نے خاصہ بدمزہ ہو کر ہاتھ صوفے پر مارا

★★★

ضامن اس وقت آفس میں بیٹھا کوئی فائل ریڈ کر رہا تھا جب اس نے اچانک ہی فائل بند کر کے ٹیبل پر پٹخی

اس نے کرسی سے ٹیک لگائی اور ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرنے لگا

اسکا کام میں بالکل بھی دل نہیں لگ رہا تھا۔ آج کتنے ہی دن ہو گئے تھے ضامن کی اس لڑکی سے ملاقات ہوئے لیکن وہ اس کے ذہن سے نکلنے کو تیار ہی نہیں تھی

ضامن نے اسے ڈھونڈنے کی بھی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ اسے کہیں نہیں ملی تھی

★★★

اگلی صبح زریام شاہ ہاؤس میں داخل ہو رہا تھا جب ذوہان کو باہر نکلتے دیکھا

ذوہان بھائی عشاء گھر پر ہے؟

زریام نے سوال کیا

ظاہری سی بات ہے اتنی صبح وہ گھر پر ہی ہو گی

اس نے سنجیدگی سے کہا

کہاں ہے وہ؟

وہ جانے ہی لگا تھا جب زریام نے دوبارہ اس سے بات کرنے کی کوشش کی

زریام اس سے بات کرنے کی بہت کوشش کرتا تھا مگر ذوہان نے کبھی اسے سیدھے منہ کسی بات کا جواب نا دیا تھا شاید اس کے پیچھے وجہ عشاء اور زریام کی دوستی تھی جو اسے بالکل بھی پسند نہیں تھی

وہ اس کی طرف پلٹا

میں اس کا پرسنل گارڈ تو ہوں نہیں جو اس کے پل پل کی خبر رکھوں

غصے سے کہتا وہ وہاں سے چلا گیا

سامنے سے ہی اسے ضامن آتا دکھائی دیا

انہیں کیا ہوا ہے؟

زریام نے ذوہان کی پشت کو دیکھتے کہا جو اب گاڑی کی جانب جا رہا تھا

کہیں انکا بریک اپ تو نہیں ہو گیا؟ زریام کو شبہ ہوا

نہیں اسکا پیچ اپ نہیں ہو رہا

ضامن نے کہا تو ان دونوں کا قہقہہ بے ساختہ تھا

خیر تم بتاؤ کیسے آنا ہوا؟

ضامن شاید جلدی میں تھا

کیوں میں یہاں نہیں آسکتا؟

آسکتے ہو لیکن اتنی صبح تو کسی کام سے ہی آئے ہو گے ناں

ہاں عشاء سے پریکٹیکل کی نوٹ بک لینی ہے۔۔ میرا آج پریکٹیکل ہے اور میری نوٹ بک اس کے پاس ہے

زریام نے تفصیل بیان کی

اچھا۔۔۔۔

وہ اندر رہے۔۔۔ضامن اس سے کہتا اپنے راستے چل دیا جبکہ زریام بھی اندر داخل ہوا

★★★

ارحم نے دروازہ نوک کیا تو ماہم نے اندر آنے کی اجازت دی

اس کو دیکھ کر ماہم کا تو موڈ ہی خراب ہو گیا

آپ کو کوئی کام نہیں ہے جو دوبارہ یہاں آ گئے ہیں؟

اس نے بے زاریت سے پوچھا

کام کے سلسلے میں ہی آیا ہوں یہاں

ارحم اس کے برابر والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا کیونکہ اس نے تو بیٹھنے کا کہنا نہیں تھا

خیر سے یہاں کیا کام پڑ گیا آپ کو؟

دراصل یہ ہاسپٹل ہے تو یہاں لوگوں کو کیا کام پڑ سکتا ہے؟

اس نے جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کر دیا

آپ کا علاج یہاں نہیں ہے۔۔۔میں آپ کو کسی اچھے سیکیٹرسٹ کا نمبر دے دیتی ہوں

وہ بے نیازی سے کہتی فائلز اٹھا کر ریڈ کرنے لگی

لیکن میرا علاج تو یہی ہے۔۔۔

اس نے مسکراہٹ دباتے کہا

چاہتے کیا ہیں آپ؟اس نے جھٹکے سے فائل بند کی

تمہارے دل پر حکومت کرنا چاہتا ہوں۔۔۔پرسکون سا جواب ملا

حکومت ہی کرنی ہے تو جاؤ جا کے الیکشنز میں حصہ لو۔۔۔یہ میرا دل ہے کوئی۔۔۔

ماہم ابھی بول ہی رہی تھی جب ارحم اس کی بات کے درمیان میں ہی بولنے لگا

میرا دل تو آپ نے چرالیا اب اپنی باری آنے پر آپ کو مسئلہ ہو رہا ہے

غلط الزام نہیں لگاؤ مجھ پر۔۔۔اور اپنے دل کو قابو میں رکھنا تھا نا۔۔ماہم کو تو پتہ نہیں غصہ کس بات پر تھا

میرا دل تو ہمیشہ میرے قابو میں ہی رہتا ہے مگر جب یہ آپ کو دیکھتا ہے تو قابو سے باہر ہونے لگتا ہے۔۔۔

ارحم نے مسکراتے ہوئے کہا

کوئی دو نمبر بچھڑے ہوئے عاشق لگ رہے ہو

اسنے بےزاری سے کہا

دیکھیے گا ماہم ارحم ملک ایک دن آئے گا جب آپ خود مجھ سے محبت کا اظہار کریں گی

اسنے آنکھوں میں چمک لیے کہا

میں اپنے حصے کی محبت کر چکی ہوں

اسکی بات پر ارحم نے مٹھیاں بھینچی۔۔۔وہ کتنی کوشش کر رہا تھا اسے خود کی طرف متوجہ کرنے کی۔۔۔اسے کتنا وقت دے رہا تھا مگر وہ اب بھی وہیں کھڑی تھی

چائے نہیں پلائیں گی؟اس دن بھی آپ نے چائے نہیں پوچھی تھی

ارحم نے بات بدلی وہ اس ٹاپک پر بات کر کے خود کو غصہ نہیں دلانا چاہتا تھا

ڈاکٹر رضا نے منع کیا ہے بن بلائے مہمانوں سے چائے نہیں پوچھتے

اس نے دوبارہ سے فائل اٹھائی

لیکن اس دن تو آپ نے کہا تھا کہ یہاں پر مہمان نہیں مریض آتے ہیں

ہاں وہی۔۔۔

جو بھی ہے۔۔۔میں اب اپنے سینئر کا کہا تو نہیں ٹال سکتی ناں

آیئے ڈاکٹر رضا۔۔۔

ارحم کھڑا ہوا

ڈاکٹر رضا کا نام سنتے ہی ماہم کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا

وہ اس وقت ڈاکٹر رضا کے کیبن میں بیٹھے تھے جب ڈاکٹر رضا اندر داخل ہوئے

ڈاکٹر ماہم مجھ سے کہہ رہی تھیں

وہ میں ان سے کہہ رہی تھی کہ چائے پی کر جایئے گا

ماہم نے جلدی سے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا

میں چلتی ہوں میری ڈیوٹی ہے۔۔۔وہ لمحہ ضائع کیے بغیر وہاں سے نکلی

ڈاکٹر رضا ارحم کی جانب آئے اور اسے ملے

آپ کا بہت شکریہ ڈاکٹر ارحم آپ میرے بلانے پر آئے۔۔۔انہوں نے باتوں کا سلسلہ شروع کیا

یہ مٹھائی کس خوشی میں؟

عشاء نے مٹھائی کے ڈبے سے رس گلہ اٹھایا اور صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھی

یہ۔۔۔۔۔

ماہم نے مٹھائی کی طرف اشارہ کیا

یہ تمہارا رشتہ طے ہونے کی خوشی میں۔۔اس نے شرارت سے کہا

سچی۔۔۔۔وہ سیدھی ہوئی

کون ہے وہ خوش نصیب؟ یا پھر میری ممی کے سٹائل میں کہیں تو کون ہے وہ بدنصیب؟

عشاء نے مٹھائی کا بائٹ لیا

ذوہان۔۔۔

اس نے آرام سے جواب دیا

اس کی بات سنتے ہی مٹھائی کا ٹکڑا عشاء کے حلق میں پھنسا اور وہ بری طرح کھانسنے لگی

ماہم نے گلاس میں پانی ڈال کر اسے پکڑایا

کیا ہوا؟

ماہم نے بغور اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا

کتنی کڑوی مٹھائی ہے؟ کون سی بیکری سے منگوائی ہے؟ نام بتاؤ میں کمپلین کروں گی

اس نے رس گلہ واپس ڈبے میں پھینکا

اس کی بات پر ماہم کا قہقہہ گونجا

ماہی کتنا گھٹیا مذاق تھا نا یہ۔۔۔ اگر مجھے ہارٹ اٹیک آجاتا تو۔۔۔ ابھی میری عمر ہی کیا ہے؟ اس نے ماہم کی ہنسی دیکھتے ہوئے کہا

کس نے کہہ دیا یہ مذاق ہے؟ وہ سنجیدہ ہوئی

یہ مٹھائی میری دوست نے دی تھی مجھے اور رہی بات تمہارے رشتے کی تو وہ ذوہان سے ہونے کا پورا پورا چانس ہے

ماہم ہاتھ صاف کرتے کھڑی ہوئی

کیا کہہ رہی ہو؟

عشاء نے سوچا جبکہ وہ اسکی طرف سمائل پاس کرتے وہاں سے چلی گئی

عشاء بیٹھی اس کی بات کا مطلب سمجھ رہی تھی جب اچانک ہی وہ اٹھی اور گھر سے باہر نکلنے لگی

گھر سے باہر نکلتے ہی اس کی نظر کچھ لڑکوں پر پڑی اس کی آنکھوں میں چمک بھر گئی اور وہ بھاگتے ہوئے خانزادہ مینشن میں داخل ہوئی

اوئے میں کیتھرائن کہاں چل دی؟

داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے اسکی زریام سے زبردست ٹکر ہوتے ہوتے بچی

زری تمہیں پتہ ہے۔۔۔

اس کی بات کو اگنور کرتے عشاء نے کہا

نہیں پتہ۔۔۔

زریام باہر جانے لگا جب عشاء اس کے سامنے آئی

ارے سنو گے تو پتہ چلے گا نا

ہاں سناؤ۔۔۔۔

باہر لڑکے کرکٹ کھیل رہے ہیں اسکا مطلب ہے کہ انہیں کھیلنے کی اجازت مل گئی

نا کرو یار کھیلنے دو انہیں۔۔۔اس کے ارادے سمجھتے زریام نے کہا

ایسے کیسے ابھی تو پچھلا حساب بھی چکتا کرنا ہے ان کی جرات کیسے ہوئی میری شکایت لگانے کی۔۔۔آؤ نا تم۔۔۔

عشاء اس کے بازو سے پکڑ کر زبردستی باہر لے جانے لگی

نہیں مجھے نہیں آنا عشاء۔۔۔اس نے اپنا بازو چھڑوایا

ڈر کیوں رہے ہو؟

میں نہیں ڈرتا کسی سے۔۔۔

ایسی بات ہے تو آؤ نا پھر۔۔۔میں نے زویا کو ٹیکسٹ کر دیا ہے وہ بھی آتی ہی ہو گی

وہ تینوں ان لڑکوں کے پاس آئے جو کھیل رہے تھے

تم لوگ آج ہمارے بغیر کھیل رہے ہو؟

عشاء نے ایک لڑکے کے ہاتھ سے بیٹ لیا

چلو شاباش گھر جاؤ۔۔۔لڑکیوں کا یہاں کوئی کام نہیں ہے۔۔۔ایک لڑکا آگے آیا

تم کون ہو؟پہلے تو کبھی نہیں دیکھا تمہیں یہاں۔۔۔۔نئے آئے ہو؟

عشاء نے اسے سر تا پیر دیکھتے ہوئے کہا

اور کس کی اتنی جرات ہوئی میرے گھر والوں کو یہ بتانے کی کہ میں یہاں کرکٹ کھیلتی ہوں؟

عشاء نے سب پر ایک غصے بھری نگاہ ڈال کر کہا

میں نے کہا تھا۔۔۔

اسی لڑکے نے جواب دیا عمر میں وہ سولہ سترہ سالہ لگتا تھا

نئے نئے ہو نا اس لیے معاف کر رہی ہوں۔آئیندہ سے خیال رکھنا۔۔۔عشاء نے احسان کرنے کے انداز میں کہا

تم ہو کون مجھ پر احسان کرنے والی؟

وہ غصے سے آگے بڑھنے ہی لگا تھا جب زریام نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اسکا رخ اپنی طرف موڑا

زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔۔زریام نے وارن کیا

اگر اتنی ہمت ہے تم میں تو اکیلے میدان میں آؤ نا یوں لڑکوں کا سہارا کیوں لے رہی ہو؟آخر ہو تو ایک لڑکی ہی نا

عشاء کی طرف دیکھتے ہوئے وہ تنزیہ مسکرایا

زریام نے اسے اسکے کالر سے پکڑا ہی تھا جب عشاء نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

جانے دو زری بچہ ہے۔۔۔۔

اس سب میں زویا سکون سے ہاتھ باندھے کھڑی یہ تماشہ دیکھ رہی تھی

ابھی پتہ چل جائے گا کہ کون بچہ ہے اور کون بڑا۔۔۔۔اس لڑکے نے کہا

چلو عشاء گھر جاؤ۔۔۔ معاملہ سنگین ہوتا دیکھ زریام بولا

کیوں ڈر گئے ہو؟ وہ لڑکا استہزائیہ انداز میں بولا

زری تم پیچھے ہٹو۔۔۔ عشاء نے اسے پیچھے کیا

بتاؤ تم کیا کرنا ہے؟ عشاء نے اس لڑکے سے کہا

ایک میچ لگاتے ہیں۔۔۔ تین بالز کھیلیں گے جس نے ایک بھی بال کھیل لی وہ ونر ہوگا۔۔اور میرا وعدہ ہے تم سے اگر تم جیت گئی تو دوبارہ کبھی بلے کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا

اس نے شرط سامنے رکھی۔۔ سب لڑکے افسوس سے اسے دیکھنے لگے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عشاء کتنا اچھا کھیل لیتی ہے

منظور ہے۔۔۔ عشاء نے شرط ایکسیپٹ کرتے ہوئے کہا

ٹیل۔۔۔ عشاء بولی

انہوں نے سکہ اچھالا

ہیڈ۔۔۔۔ سب لڑکوں کا شور گونجا

ٹاس تو تم ہار ہی گئی ہو اب میچ ہارنے کے لیے بھی تیار رہو

دیکھتے ہیں۔۔۔ عشاء نے ہاتھ میں پکڑی بال گھماتے ہوئے کہا

زری ٹینشن نا لو وہ جیت جائے گی

زویا نے زریام سے کہا جو پریشانی سے یہ سب دیکھ رہا تھا

میں اس وجہ سے پریشان نہیں ہوں بلکہ میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ جب اس کے گھر والوں کو معلوم ہوگا کہ وہ اسطرح گھر سے باہر نکل کر کرکٹ کھیلتی ہیں۔۔۔ اور ہم بھی اِس میں اُس کے ساتھ ہوتے ہیں تو سوچو وہ کیا کریں گے؟ زریام نے کہا تھا

بعد میں سوچوں گی ابھی میچ دیکھنے دو مجھے۔۔۔۔ زویا نے لاپرواہی سے کہا

میں بھی کس سے کہہ رہا ہوں تم بھی تو اسی کی کاپی ہو۔۔۔زریام نے گہرا سانس بھرا

عشاء نے بھاگتے ہوئے بال پھینکی تو بال وکٹ لے اڑی

زویا خوشی سے چیخی

بس تھوڑا سا اور اونچا۔۔۔

پھر ہمارے گھر والے ضرور باہر نکل آئیں گے۔۔۔زریام نے کہا تو زویا نے اسے گھورا

اسی طرح دوسری اور پھر تیسری بال۔۔۔

عشاء نے اس لڑکے کی طرف سمائل پاس کی جیسے جتانا چاہ رہی ہو کہ وہ جیت گئی ہے

ابھی تم جیتی نہیں ہو اگر یہ میچ میں نہیں جیت سکا تو جیتو گی تو تم بھی نہیں

وہ لڑکا تو کسی طرح ہار ہی نہیں مان رہا تھا

ایک بال نہیں۔۔۔۔

بلکہ تین میں سے اگر کوئی ایک بھی مس کر دی تو خود اپنے گھر والوں کو بتاؤں گی کہ میں یہاں کھیلتی ہوں

عشاء نے کہا

اس کی بات سن کر زویا اور زریام نے پریشانی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا

اس لڑکے نے بال پھینکی تو بال عشاء کے بلے سے ٹکرا کر ہوا میں غائب ہو گئی۔۔۔اس نے ایک لڑکے کی جانب اشارہ کیا تو اُس نے اِس کی جانب دوسری بال پھینکی۔اور اسی طرح دوسری بال بھی ہوا میں غائب ہو گئی

ابھی بھی ایک موقع ہے میرے پاس۔۔۔اس لڑکے نے ہانپتے ہوئے کہا

بیسٹ آف لک۔۔۔عشاء نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اس نے تیسری بال پھینکی تو یہ گئی بال جبار انکل کی کھڑکی کا شیشہ توڑتے ہوئے انکے گھر۔۔۔اور یہی ان تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

پچھلی بار بھی عشاء نے جبار انکل کی کھڑکی کا شیشہ توڑ دیا تھا۔۔۔اور کسی نے اسکا نام لے لیا تھا کہ اس نے توڑا ہے۔۔۔اور پھر انکا کھیلنا بند ہو گیا تھا

شکایت عشاء کے گھر تک گئی تھی کہ وہ باہر کرکٹ کھیلتی ہے مگر عشرت بیگم نے یہ کہتے ہوئے ٹال دیا تھا کہ ان کی بیٹی کچھ بھی کر سکتی ہے لیکن یوں باہر کھیلنے نہیں جا سکتی

عشاء نے جلدی سے بیٹ نیچے پھینکا اور اپنے گھر کی جانب بڑھی

"یاد رکھنا اب کبھی بلے کو ہاتھ نہیں لگاؤ گے تم" جاتے جاتے وہ اس لڑکے کو یاد دلانا نا بھولی تھی

وہ شاہ ہاؤس میں داخل ہوئی تو زریام اور زویا بھی اس کے پیچھے آئے

ارے واہ میری چیمپئن آج تو مزہ آ گیا۔۔۔زویا آکسائیڈ سی اس کے گلے لگ گئی

یہ آخری بار تھا۔۔۔زریام بولا

زری ہر بار ہی آخری بار ہوتا ہے۔۔۔زویا نے کہا

یہ جو کبھی کبھی تمہاری غیرت جاگتی ہے نا اسے کسی دن میں نے ہمیشہ کے لیے سلا دینا ہے۔۔۔

عشاء نے نارمل سے انداز میں زریام سے کہا

کاش۔۔۔۔

کاش میری تم لوگوں سے بچپن کی دوستی نا ہوتی چلو تم دونوں میری عزت تو کرتی جیسے ذوہان بھائی اور ضامن بھائی کی کرتی ہو

زریام نے حسرت سے کہا

کیا فائدہ ایسی عزت کا جو صرف منہ پر کی جائے

عشاء دل کھول کر ہنسی

چلو منہ پر ہی سہی۔۔۔عزت تو کرتے نا۔۔۔

پیٹھ پیچھے تو بادشاہوں کے بھی گلے ہوتے ہیں۔۔۔زریام نے سٹائل سے کہا

زری تم نے کیسے کہہ دیا یہ؟

زویا چلائی تو دونوں نے ہی پریشانی سے اسے دیکھا

تم نے اتنی گہری بات کیسے کر دی؟ کچھ تو خیال کیا ہوتا اگر میں اس میں ڈوب جاتی تو؟

زویا کے انداز پر عشاء کا قہقہہ بے ساختہ تھا

زریام زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگا

ویسے عشاء ایک تمہارا کزن ہے اور ایک میرا جو ہمیں کبھی سکون سے جینے نہیں دیں گے

یہ تو ہر کام میں ہمارے ساتھ ہوتا ہے پھر بھی ایسے کرتا ہے۔عشاء نے اسے جواب دیتے کہا

اللہ جی تھوڑا سا منگیتر ہی دے دیتے جو میری ساری خواہشات ہی پوری کر دیتا

زویا نے اوپر کی جانب دیکھتے ہوئے دہائی دی

ارے زویا صبر کرو تھوڑا سا نہیں بلکہ پورا کا پورا ملے گا۔عشاء نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بے نیازی سے کہا

کاش میری بچپن میں کوئی منگنی ہو جاتی

ہاں ویسے کتنا اچھا ہوتا نا تمہاری منگنی زریام کے ساتھ ہو جاتی۔۔۔عشاء نے آنکھوں میں چمک لیے کہا

اوئے مجھے کسی سے کوئی منگنی نہیں کرنی میرے لیے تو کوئی شہزادی آئے گی۔۔۔زریام کو تو منگنی کا سن کر برا ہی لگ گیا تھا

ابے او عقل سے عاری انسان لڑکوں کے لیے شہزادیاں نہیں آتی بلکہ لڑکیوں کے لئے شہزادے آتے ہیں۔۔۔عشاء نے اس کی تصیح کروائی

ہاں لیکن میرے لیے تو شہزادی ہی آئے گی

کیا پتہ تم خود کسی کے خوابوں کے شہزادے ہو۔۔۔زویا نے بے ساختہ کہا لیکن اسکی آواز اتنی مدھم تھی کہ اسے وہ دونوں سن نا پائے

ہاں پھر وہ ہمارے زریام کو اپنے ساتھ لے جائے گی۔۔۔عشاء نے اسکا مزاق اڑایا

ویسے عشاء یہ ذوہان بھائی کو کیا ہوا ہے؟آج صبح کافی غصے میں تھے۔۔۔زریام نے اس کی بات اگنور کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ ان لڑکیوں سے نہیں جیت سکتا تھا

ذوہان کا نام سنتے ہی عشاء چلائی

یاد آیا میں تمہارے پاس کس لیے آئی تھی

پتہ ہے ہمیں۔۔۔کھیلنے کے لیے بلانے آئی تھی۔۔۔زویا نے کہا

نہیں۔۔۔۔

میں تم لوگوں کو یہ بتانے آئی تھی کہ ذوہان بھائی مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔عشاء نے جلدی سے کہا

بالکل بھی ہنسی نہیں آئی۔۔۔۔زریام بولا

میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔مزاق نہیں ہے یہ

پھر تو یہ بہت خوشی کی بات ہے۔۔۔۔زویا نے مسکرا کر کہا تو عشاء نے اسے گھورا

ذوہان بھائی کو تم میں کیا نظر آگیا۔۔۔زریام استہزایہ انداز میں بولا

کیوں؟

کیا کمی ہے مجھ میں؟اسے خود بھی سمجھ نا آئی کہ اس نے ایسا کیوں کیا

بیچارے ذوہان بھائی۔۔۔۔زریام نے آہ بھری

بیچارہ نہیں ہے وہ۔۔۔سچ کہتے ہیں کزن کو جتنا مرضی بھائی بول لو پھر بھی ایک مرتبہ رشتہ ضرور بھجواتا ہے۔یہ بھی نا سوچا کہ میں اس سے کتنی چھوٹی ہوں۔ایک نمبر کا بدتمیز انسان ہے۔اس سڑے ہوئے انسان سے شادی کرے گا بھی کون؟ جاہل کہیں کا

عشاء بولنا شروع ہوئی تو رکنے کا نام ہی نا کیا

ذوہان بھائی آپ۔۔۔۔

زریام بولا تو عشاء کی چلتی زبان کو بریک لگی۔۔۔دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا

پیچھے سے زریام اور زویا کا قہقہہ گونجا

وہ غصے سے واپس انکی طرف مڑی لیکن وہ دونوں باہر کی طرف بھاگے

بچ کر کہاں جاؤ گے؟ ساتھ والا ہی گھر ہے تمہارا۔۔۔۔۔

چھوڑوں گی نہیں تم لوگوں کو۔۔۔

عشاء نے بلند آواز میں قدرے غصے سے کہا

★★★

رات کا اندھیرا ہر سو پھیلا ہوا تھا۔۔۔چاروں طرف ویرانی چھائی تھی

سڑک پر ایک گاڑی فل سپیڈ میں جا رہی تھی جب ایک لڑکی کو سامنے کھڑا دیکھ کر گاڑی جھٹکے سے رکی

گاڑی کی ہیڈ لائٹس اس لڑکی کے وجود پر پڑ رہی تھیں۔۔۔وہ لڑکی بالکل اسی حلیے میں تھی جس حلیے میں اسکی ڈیڈلی اینجل کے طور پر پہچان ہوتی تھی۔

بلیک کلر کی پینٹ شرٹ پہنے، ساتھ ہی بلیک کلر کی جیکٹ پہنے، بلیک کلر کا ماسک لگائے، اور بلیک ہیٹ جو آنکھوں پر جھکا رکھی تھی۔۔۔وہ آرام سے کھڑی تھی

اس آدمی کا اسے دیکھ کر سانس رکنے کو تھا ماتھے پر پسینہ نمودار ہونے لگا

سامنے وہ سڑک پر نظریں جمائے کھڑی تھی۔۔۔اس آدمی نے اپنے ماتھے پر سے پسینہ صاف کیا

اور خود میں تمام تر ہمت جمع کرتا گاڑی سے نیچے اترا

اس نے گاڑی سے نیچے اتر کر وہاں سے بھاگنا چاہا

کوشش بھی مت کرنا۔۔۔

اینجل کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو اس کے قدم وہی جم گئے

کیا لگا تھا تمہیں کسی لڑکی کی زندگی برباد کر کے تم آسانی سے رہ لوگے ؟ وہ اس کے قریب آنے لگی تھی

اس آدمی نے تھوک نگلا

ہاں میں اسی لڑکی کی بات کر رہی ہوں جس کے ساتھ تم نے زیادتی کی اور اس نے اپنی عزت کے چھن جانے کے غم سے خودکشی کر لی

اگر وہ مر گئی ہے تو جینے کا حق تو تمہیں بھی نہیں ہے

اینجل نے ہاتھ میں پکڑے خنجر کی نوک اس آدمی کی کن پٹی پر رکھی

اس آدمی کا سانس رکنے کو تھا۔۔پورا چہرہ پسینے سے بھیگ چکا تھا

ن۔ن۔نہیں۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔مجھے معاف کر دو میں آج کے بعد کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھوں گا

اس نے اینجل سے اپنی زندگی کی بھیک مانگی

معاف کر دوں تمہیں ؟

وہ اب چاقو کی نوک اس آدمی کے گال پر پھیر رہی تھی

ٹھیک ہے تمہاری زندگی بخشی میں نے۔۔۔اینجل نے اس آدمی کے کالر سے پکڑ کر جھٹکا دیا

کیا کہہ رہے تھے تم آج کے بعد تم کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھو گے۔۔۔تو میں تمہاری یہ آنکھیں نکال دیتی ہوں تاکہ آج کے بعد تم کسی بھی لڑکی پر گندی نظر نا ڈال سکو میں تمہارے یہ ہاتھ کاٹ دیتی ہوں تاکہ تم اپنے ان غلیظ ہاتھوں سے کسی لڑکی کو بھی چھونا سکو

اینجل سکون سے کھڑی اسے یہ سب کہہ رہی تھی

نہیں ایسا مت کرو پلیز

اینجل نے چاقو اس کی دائیں آنکھ میں گاڑھ دیا۔۔اور یہی اس آدمی کی چیخوں کی آواز گونجی جسے سن کر اینجل مسکرائی۔۔۔اس نے دیکھتے ہی دیکھتے اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دی۔۔۔اینجل نے بے درری سے اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دیے

وہ آدمی تکلیف کی شدت کی وجہ سے نیچے گرا اور بے ہوش ہو گیا

اینجل گھٹنوں کے بل اس کے پاس نیچے بیٹھی اور اس کے کپڑوں سے چاقو پر لگا خون صاف کرنے لگی

بہت بے رحم ہو میں، مجھ سے رحم کی امید کبھی مت رکھنا

وہ وہاں سے اٹھی اور پل میں کہیں غائب ہو گئی

پیچھے وہ آدمی سڑک پر بے سدھ پڑا تھا۔۔۔سڑک پر خون پھیلتا جا رہا تھا

اسلام علیکم آنٹی۔۔۔

عشاء نے عالیہ بیگم سے کہا

وعلیکم السلام کیسی ہو عشاء؟

میں ٹھیک ہوں آنٹی آپ کیسی ہیں؟

الحمدللہ میں بھی ٹھیک ہوں۔۔عافیہ بیگم نے مسکرا کر کہا

آنٹی زریام اور زویا نظر نہیں آرہے۔۔۔ کہاں ہیں وہ؟ عشاء نے نظریں چاروں طرف دوڑاتے پوچھا

وہ دونوں ابھی تک اپنے کمروں سے نہیں نکلے میں نے ملازمہ کو بھیجا ہے بلانے کے لیے عافیہ بیگم نے جواب دیا

ابھی تک نہیں اٹھے؟ بارہ بج گئے ہیں۔۔ عشاء نے چہرے پر حیرت لاتے ہوئے کہا

چچی جان ایک گلاس فریش جوس کا بنوا دیں۔۔۔ زریام سیڑھیاں اترتا نیچے آرہا تھا جب عالیہ بیگم سے کہنے لگا

اور تم صبح صبح۔۔۔ گھر پر سکون نہیں تھا جو یہاں آگئی؟

صبح نہیں ہے بیٹا بارہ بج گئے ہیں۔۔۔ عالیہ بیگم نے زریام سے کہا

جی گیارہ بج گئے ہیں آدھا دن تو گزر بھی گیا۔۔۔ عشاء نے بات میں حصہ ڈالا

یہ بارہ کیا آج پہلی دفعہ بجے ہیں؟ کب سے سن رہا ہوں بارہ بج گئے ہیں۔۔۔ زریام نے تنگ آتے کہا

زری تمہاری آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں اور حلقے بھی پڑ رہے ہیں۔ عشاء نے پریشانی سے کہا

زریام نے آگے بڑھ کر لاؤنج میں لگے شیشے میں شکل دیکھی۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں ہے۔۔۔ زریام نے کہا

آنٹی مجھے لگتا ہے انکا نیٹ بند کروانا پڑے گا۔۔ رات دیر تک یہ جاگتے رہتے ہیں اس طرح تو یہ بیمار پڑ جائیں گے۔۔۔ عشاء نے عافیہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

زویا بھی سیڑھیاں اترتی نیچے آنے لگی

رات کو بھی میں نے دیکھا کہ تم تین بجے تک آنلائن تھے اتنی دیر تک جاگو گے تو آنکھوں کے گرد ہلکے تو پڑیں گے ہی۔۔ عشاء نے فکر مندی سے کہا

مجھے یہ بتاؤ تم تین بجے آنلائن کیوں تھی؟زویا نے پوچھا

وہ۔۔۔

وہ میں تہجد پڑھنے کے لیے اٹھی تھی۔۔عشاء کو اس کے اسطرح پوچھنے پر کچھ سمجھ نا آیا تو اس نے جھوٹ بول دیا

اچھا تہجد آنلائن بھی پڑھی جاتی ہے۔۔۔زویا ہنسی

غلط کیا زویا بہت ہمدردی ہو رہی ہے نا تمہیں کزن سے۔۔۔اب یہ ہمدردی تمہیں مہنگی پڑے گی۔۔۔اب زریام کے ساتھ تم بھی مزہ چکھو

زویا میں نے تم سے کہا تھا نا کہ موبائل کم چلایا کرو۔۔۔تمہاری آئی سائیڈ پہلے ہی ویک ہیں اگر چشمہ لگ گیا تو کیسی لگو گی تم؟

عشاء کی توپوں کا رخ اب زویا کی طرف تھا

زویا نے اپنی ماں کی طرف دیکھا جو قہر آلود نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں

مما میں تو نہیں۔۔۔۔

آنے دو تمہارے باپ کو بتاتی ہوں میں۔۔۔عالیہ بیگم نے دھمکی دی تو زویا خاموش ہو گئی

اور زریام تم یہ ریش ڈرائیونگ کرنا بند کر دو۔۔۔عشاء نے زریام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میں۔۔۔۔۔

ریش ڈرائیونگ کرتا ہوں؟زریام کو تو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ عشاء اس سے کون سے بدلے لے رہی ہے

ہاں۔۔۔۔

اور آنٹی آپ کو پتہ ہے اس دن تو ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا۔۔۔اگر خدانخواستہ اسے کچھ ہو جائے تو آپ اس کے ماں باپ کو کیا منہ دکھائیں گیں؟

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے جارہی ہے بس وہ چاہتی تھی کہ انہیں سخت سے سخت سزا ملے

کس نے ؟زریام نے حیرت سے پوچھا

زریام بھائی بھابھی تمہیں میرے بھروسے پاکستان چھوڑ کر گئے ہیں اور تم یہ حرکتیں کرتے پھرتے ہو

عالیہ بیگم نے بے یقینی سے زریام سے کہا

چچی جان یہ جھوٹ ہے۔بکواس ہے۔۔۔میں نے کبھی چالیس کی سپیڈ سے اوپر گاڑی نہیں چلائی

توبہ ہے بھئی اتنا بڑا جھوٹ۔۔۔زویا بڑبڑائی

میں انہیں کال کر کے سب بتاتی ہوں۔۔۔عافیہ بیگم نے زریام کی طرف دیکھتے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

نہیں چچی جان۔۔۔زریام فوراً بولا

ٹھیک ہے پھر تم دونوں اپنی موبائل فون،لیپ ٹاپ اور جتنے بھی گیجٹس ہیں تم لوگوں کے پاس مجھے دے دو۔ایک ہفتے تک تم ان چیزوں کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤ گے

یہ سزا ہے تم لوگوں کی۔۔عافیہ بیگم نے حکم سنایا

مما۔۔۔چچی جان۔۔۔وہ دونوں ایک ساتھ چینخے

اور زریام تم اپنی گاڑی کی چابیاں بھی مجھے دو۔۔۔

نہیں چچی جان ایسی سزا کون دیتا ہے ؟

میں دیتی ہوں بیٹا کیونکہ آج کل کے بچوں کے لیے یہی سزا بیسٹ ہے۔۔۔اور اگر تم یہ سب نہیں کرو گے تو میں کینیڈا کال کر رہی ہوں

نہیں۔۔۔مجھے منظور ہے

کینیڈا کا نام سنتے ہی زریام نے فوراً کہا

عافیہ بیگم کے جانے کے بعد ان دونوں نے قہر آلود نگاہ عشاء پر ڈالی جو سر جھکائے ہسنے میں مصروف تھی

★★★

پلیز میرا سر سے ملنا بہت ضروری ہے

سحر مسلسل سیکیٹری سے کہہ رہی تھی مگر وہ اسے اندر جانے نہیں دے رہی تھی

میرے لیے یہ جاب بہت ضروری ہے۔۔اس نے دوبارہ کہا

وہ اب آفس کی جانب بڑھ رہی تھی اور مہک مسلسل اس کے پیچھے اسے روک رہی تھی

آپ ایسے نہیں مانیں گی لگتا ہے مجھے گارڈ کو بلانا ہی پڑے گا۔۔۔مہک نے دھمکی دی

ضامن آفس میں بیٹھا گلاس وال سے یہ سب دیکھ رہا تھا اس لڑکی کی پشت اس کی طرف تھی

اس نے مہک کو کال ملائی۔۔۔

کیا پرابلم ہے؟

سر یہ لڑکی آپ سے ملنا چاہتی ہے

ٹھیک ہے آنے دو۔۔اس نے کہہ کر کال بند کر دی

جاؤ سر بلا رہے ہیں۔۔۔مہک سائیڈ ہو گئی

مے آئی کم ان۔۔۔

یس۔۔۔

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی ضامن نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسکی جانب دیکھا

اس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ سب ہے۔کیا وہ سچ میں اس کے سامنے کھڑی تھی؟

آپ۔۔۔وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا

سر میں انٹرویو کے لیے آئی ہوں۔۔۔سحر نے جلدی سے کہا

جی۔۔۔آئیں بیٹھیں۔۔۔ضامن نے کرسی کی طرف اشارہ کیا

تو کیا اسکو یاد نہیں تھا کہ ہم پہلے بھی مل چکے ہیں۔۔۔اس نے سوچا

سر میرے لیے یہ جاب بہت ضروری ہے

دراصل۔۔۔سحر نے بات شروع کی

آپ کل سے آسکتی ہیں۔۔۔ضامن نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا

لیکن سر۔۔۔انٹرویو۔۔۔وہ حیران ہوئی

اس کی ضرورت نہیں ہے ہمیں ویسے بھی ورکرز کی ضرورت ہے۔۔۔ضامن نے سنبھل کر جواب دیا

مگر آپ مجھے ایسے کیسے جاب پر رکھ سکتے ہیں آپ نے تو میرے ڈاکومنٹس بھی نہیں دیکھے سحر نے کہا

آپ اپنی فائل مجھے دیں میں دیکھ لیتا ہوں

ضامن نے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا تو سحر نے اسے فائل تھمائی

★★★

جی کہیں کیا بات ہے؟ماہم فون کان سے لگائے بولی

مسلمانوں پر سلام فرض ہے۔۔۔ارحم نے کہا

وعلیکم السلام اب جلدی بولو۔۔۔ماہم نے جواب دیا جبکہ ارحم صرف گہرا سانس بھر کر رہ گیا

کل شام کو ڈنر پر جانا چاہتا ہوں۔۔۔ارحم مدعے پر آیا

تو جاؤ کس نے روکا ہے۔۔۔ماہم نے بے زاریت سے جواب دیا

پ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔۔

میں لڑکوں کے ساتھ ڈیٹ پر نہیں جاتی

ماہم نے انکار کیا

میں بھی لڑکیوں کے ساتھ ڈیٹ پر نہیں جاتا

ارحم نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے میں بھی لڑکی ہی ہوں

نہیں تم میری بیوی ہو

اسکی بات پر ماہم کا منہ کھلا۔۔ماہ کونسا انسان میرے متھے مار دیا اس نے دل ہی دل میں ماہ روش کو کوسا

میں کل شام کو بزی ہوں۔۔ماہم نے بات ختم کرنا چاہی

میں لینے آجاؤں گا۔۔۔ارحم نے کہا اور کال کھٹاک سے بند کر دی

عجیب پاگل انسان ہے اگر اپنی مرضی ہی چلانی تھی تو مجھ سے کیوں پوچھا

ماہم نے موبائل کو گھورا

زری کیا ہوا؟

ابھی سے تمہارا یہ حال ہے پورا ہفتہ کیسے گزارا کرو گے۔۔۔زویا نے زریام کے پاس پہنچتے کہا

زریام لاؤنج میں نیچے بیٹھا تھا دونوں بازو ٹیبل پر رکھے اوپر سر رکھا ہوا تھا

رات کے گیارہ بج گئے تھے مگر اسے نیند ہی نہیں آرہی تھی۔ نیند تو خیر زویا کو بھی نہیں آرہی تھی

زویامیں سوچ رہا ہوں کہ پورا ہفتہ کیسے گزرے گا ہمارا۔۔سچ میں یہ موبائل فون کے بغیر ایسے لگ رہا ہے جیسے وٹامن کی کمی ہو گئی ہو

زریام نے کہا تو زویا بے ساختہ ہنس دی

آؤ تمہاری وٹامن کی کمی پوری کروں۔۔زویا نے مسکراہٹ دباتے کہا

مطلب۔۔زریام نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

مطلب یہ کہ چلو باہر چلتے ہیں آئسکریم کھا کر آتے ہیں

زویا جلے پر نمک مت چھڑکو۔۔۔زریام نے واپس ٹیبل پر سر رکھا

ارے یار تمہاری گاڑی کی چابیاں لائی ہوں مما کے کمرے سے۔۔۔

زویا نے کہا تو زریام بے اختیار کھڑا ہوا

زویا نے چابیاں اسکے سامنے لہرائی

یہ کیسے لائی تم؟ چچی جان کو پتہ لگا نا تو شامت آجانی ہے

نہیں لگے گا پتہ وہ سو گئی ہیں۔۔ چلو ہم باہر چلتے ہیں

گارڈ بتا دے گا انہیں۔۔۔زریام اداس ہوا

نہیں بتائے گا میں اس سے بات کرلوں گی

او میڈم اسے تنخواہ تم نہیں تمہاری ماں دیتی ہے

ہاں میں بھی اسی ماں کی بیٹی ہوں۔۔۔کوئی فرق نہیں ہے۔۔۔

اب چلو بھی۔۔۔زویا اسکو بازو سے پکڑ کر باہر کی جانب جانے لگی

★★★

وہ دونوں اس وقت واپس آرہے تھے جب انکی گاڑی کے سامنے دو بائیکس آکر رکیں جن پر چار لوگ سوار تھے

یہ کون ہیں؟

زویا نے ڈرتے ہوئے کہا

میرے رشتے دار ہیں کافی دن سے ملاقات نہیں ہوئی نا تو ملنے آئے ہیں۔۔۔زریام نے اسے سنائی

اچھا تو پھر جا کر مل لیتے۔۔کم از کم وہ اب یہاں تو نا آتے۔۔زویا نے بھی اسی کے انداز میں کہا

زویا یہ وقت ہے لڑنے کا نظر نہیں آرہا چور ہیں۔۔۔زریام نے غصے سے کہا

ان میں سے ایک چور نے انہیں گن دکھا کر باہر نکلنے کو کہا

زریام گاڑی کا دروازہ کھولنے ہی لگا تھا جب زویا نے جلدی سے اسکا بازو پکڑا

نہیں باہر مت جانا زری۔۔۔تم نے نیوز میں نہیں سنا ایسے لوگ سب کچھ چھین کر مار کر پھینک جاتے ہیں۔۔۔ڈر زویا کے چہرے سے واضح جھلک رہا تھا

او کم آن زویا جانے دو مجھے۔۔۔اگر میں باہر نا بھی گیا تب بھی وہ ہمیں مار ہی دیں گے۔۔۔پھپھی کے بیٹے تو ہیں نہیں میرے جو بغیر واردات کے جانے دیں گے

زریام اس سے بازو چھڑواتا باہر نکلا

جیسے ہی وہ باہر نکلا ایک چور نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر گن رکھی

جو کچھ بھی ہے نکال دو

زریام نے ہاتھ اوپر کیے اور اپنا ولٹ نکال کر انہیں دیا

اس میں تو صرف ڈھائی سو روپے ہیں۔۔۔دوسرے چور نے بے یقینی سے کہا

کیوں بے۔۔۔رات کے اس پہر لڑکی کو لے کر گھوم رہے ہو اور پیسے تمہارے پاس صرف ڈھائی سو روپے ہیں؟

پہلے والے چور نے کہا

کون یہ ؟زریام نے گاڑی میں بیٹھی زویا کی طرف اشارہ کیا

یہ تو میری بہن ہے۔۔زریام نے بتیس کے بتیس دانت نکالتے ہوئے کہا

بہن ہے تمہاری ؟پہلا چور بولا

ہم کیسے یقین کر لیں ؟دوسرے چور نے کہا

تو نا کرو یقین میں نے آپ کو یقین دلا کر کیا کرنا ہے ؟زریام نے پر سکون سے انداز میں کہا

پروف کرو کہ یہ بہن ہے تمہاری۔۔۔پہلے چور نے کہا

کیسے ؟

بے فام دکھاؤ۔۔۔دوسرے چور نے مشورہ دیا

کیا کہہ رہے ہو بھئی اب ہم ہر جگہ بے فام ساتھ لے کر گھومیں گے ؟

زیادہ ہوشیاری نہیں۔۔تیسرا چور آگے آیا اور زریام کو گن دکھائی۔۔۔ان میں سے گن صرف

پہلے اور تیسرے چور کے پاس تھی

اور تم لوگ ایسے کیوں بات کر رہے ہو جیسے تمہارے ماموں کا بیٹا ہو ؟

اس چور نے باقی کے چوروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

گن دکھا کر کسے ڈرا رہے ہو ؟ڈرتا تو میں کسی کے باپ سے بھی نہیں ہوں۔۔۔سوائے اپنے باپ

کے

زریام نے اینڈ میں مظلومانہ شکل بنائی

تم لوگ تو بعد میں مارو گے مجھے لیکن اگر اسے پتہ چل گیا کہ میں اس وقت گھر سے باہر نکلا ہوں

تو وہ پہلے مجھے مروا دے گا

کیا اتنا ظالم ہے تمہارا باپ ؟

پہلے چور نے تیسرے چور کو پیچھے کرتے زریام سے پوچھا

ارے صرف ظالم۔۔۔

خود تو کینیڈا رہتا ہے اپنی بیوی کے ساتھ اور یہاں پاکستان میں ہر وقت مجھ پر نظر رکھواتا ہے۔۔

کبھی اگر غلطی سے بھی کوئی غلطی ہو جائے تو پاکٹ منی بند کر دینا، موبائل فون ضبط کر لینا، گاڑی کی چابیاں لے لینا، گھر میں قید کر دینا اور نا جانے کیسی کیسی سزائیں دیتا ہے

زریام تو انہیں ایسے سب بتا رہا تھا جیسے وہ واقعی اسکی پھپھی کے بیٹے ہوں

بیوی مطلب اس نے دوسری شادی کر رکھی ہے اور تمہیں بھی اپنے ساتھ نہیں رکھتا

دوسرا چور آگے ہوا اور کہنے لگا

ارے نہیں بیوی مطلب میری ماں اور میں تو پاکستان میں اس لیے رہتا ہوں کیونکہ مجھے اپنے ملک سے بہت پیار ہے

اپنے ملک سے پیار ہے یا پھر یوں کہہ لو کہ تم ان کے ساتھ رہنا نہیں چاہتے۔۔ کیونکہ وہاں پر تم یہ سب جو نہیں کر سکتے۔۔۔ طرح طرح کی پابندیاں جو لگ جاتی ہیں تم پر

زویا اس وقت گاڑی سے باہر نکلی ہی تھی کہ زریام کی بات پر بول پڑی

اور تمہاری بہن بھی تمہارے ساتھ رہتی ہے؟ پہلے چور نے پوچھا

کون سی بہن؟ کیسی بہن؟ کس کی بہن؟

زویا کو تو زریام کی بہن کہلوانے پر غصہ ہی آ گیا تھا

تم۔۔۔۔۔

اسکی بہن۔۔۔۔ کیا نہیں ہو؟

اس نے کہا تم اس کی بہن ہو۔۔۔ دوسرا چور بولا

میں اسکی کزن ہوں۔۔۔ زویا نے بتایا

ہاں تو کزن بھی بہن ہی ہوتی ہے۔۔ زریام نے کہا

ایک منٹ یہ کوئی ٹاک شو چل رہا ہے یہاں ؟

ہم چور ہیں اور واردات کرنے آئے ہیں۔۔۔ تیسرے چور نے انہیں یاد دلانا چاہا

لیکن ان بیچارے بچوں کے پاس تو کچھ نہیں ہے

پہلے والے چور کو تو واقعی زریام کے ساتھ بہت ہمدردی ہو رہی تھی

اپنے موبائل اور گاڑی کی چابیاں دو۔۔۔ تیسرے چور نے کہا

لو جی۔۔۔ موبائل آپ سے پہلے ہی ہم سے کوئی چھین چکا ہے اور گاڑی کی چابیاں ہم خود چوری کر کے لائے ہیں۔۔۔ زریام نے اداسی سے کہا

کیا کہہ رہے ہو؟ دوسرا چور حیران ہوا

گھر والوں نے چھین لیے موبائل۔۔۔ زویا نے کہا

گاڑی کی چابیاں دو۔۔۔ تیسرا چور خالی ہاتھ جانا نہیں چاہتا تھا

چور بھیا اتنی رات گئے ہم اکیلے بچے کہاں جائیں گے ؟ زویا رونی شکل بنا کر بولی

اتنی رات گئے اکیلے بچوں کو گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے تھا۔۔ تیسرے چور نے زویا کے انداز میں کہا تو زویا نے منہ کے مختلف ڈیزائن بنائے

اگر میں آپ کو گاڑی کی چابیاں دے بھی دوں تو میرا باپ کل تک گاڑی واپس ڈھونڈ لے گا۔۔۔ اور پھر نا یہ تمہاری رہے گی اور نا میری۔۔۔ یوں سمجھ لو تمہارے ہاتھ تو ویسے بھی نہیں آئے گی اور میرے ہاتھ سے بھی جائے گی۔۔ زریام نے سنجیدگی سے کہا

ویسے یہ بچہ کہہ تو ٹھیک رہا ہے۔۔ دیکھو ہے بھی تو کتنا پیارا بچہ۔ اس کے ساتھ میں ایسا ظلم نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ پہلے چور نے مخالفت کرتے ہوئے کہا

تم لوگ گھر جاؤ اور دھیان سے جانا۔۔ اور اتنی رات گئے باہر نا نکلا کرو حالات بہت خراب ہیں۔۔ دوسرے چور نے انہیں نصیحت کی

پہلا اور دوسرا چور باقی کے دونوں چوروں کو اپنے ساتھ لے گئے

ان کے جاتے ہی زریام گھٹنوں پر ہاتھ رکھے گہرے سانس بھرنے لگا

شکر ہے بچ گئے۔۔۔زویا نے کہا

دیکھ رہی ہو زویا آج کل کے چوروں میں بھی اخلاق بچا ہے اور ایک ہمارے گھر والے ہیں۔۔۔

زریام نے استہزایہ انداز میں کہا اور نفی میں سر ہلایا

اب جلدی چلو گھر۔۔۔

یہاں سے تو بچ گئے ہیں لیکن اگر گھر والوں کو ہماری غیر موجودگی کا شک ہو گیا تو وہاں سے نہیں بچ پائیں گے

زویا نے کہا تو وہ گاڑی میں بیٹھا

وہ دونوں اس وقت چوروں کی طرح اپنے ہی گھر میں گھس رہے تھے

یہ دن بھی آنے تھے اپنے ہی گھر میں چوروں کی طرح داخل ہو رہے ہیں ہم۔زریام اداسی سے بولا

چور داخلی دروازے سے تھوڑی آتے ہیں۔زویا نے اس کی اداسی دیکھتے اسے تسلی کروائی

پورے گھر میں اندھیرا چھایا تھا۔زریام اور زویا دبے پاؤں اپنے کمروں کی طرف جا رہے تھے۔

وہ ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھ رہے تھے کہ کہیں کوئی آواز نا پیدا ہو جائے اور اس کی وجہ سے کوئی جاگ نا جائے

انہوں نے ابھی سیڑھیوں پر پہلا قدم ہی رکھا تھا جب ہر طرف روشنی چھا گئی اور اس روشنی کو دیکھتے ہوئے ان کے قدم وہی جم گئے۔ دونوں نے ایک
دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے گلا تر کیا اب یہ روشنی ان کی زندگی میں کتنا اندھیرا پیدا کرے گی وہ تو صرف خدا ہی جانتا تھا

کیا آپ لوگ بتانا پسند کریں گے کہ آدھی رات کو
کہاں آوارہ گردی کرنے گئے تھے؟

انہیں اپنے پیچھے سے عافیہ بیگم کی آواز سُنائی
دی مگر ان سے پلٹا نا گیا
وہ دونوں بت بنے وہی پر کھڑے تھے زویا نے زریام کے ہاتھ پر ہاتھ مارا جیسے کہ کہنا چاہ رہی ہو اگر
بچنا چاہتے ہو تو جلدی سے کوئی بہانہ سوچو
زریام نے تھوک نگلا
یہ بھی عجیب فیملی تھی ہر طرح کی آزادی دینے کے باوجود بھی ان پر طرح طرح کی پابندیاں عائد تھیں شاید انکی بھلائی کے لیے۔ ان کی فیملی والوں کو یہ ڈر تھا کہ اتنی آزادی کی وجہ سے کہیں ہمارے بچے بگڑ نا جائیں لیکن "بھلا جتنے وہ بگڑ چکے تھے اس سے زیادہ بھی کوئی بگڑ نا ہوتا ہے"
ویسے تو ہمارے گھر والے جو کرتے ہیں ہماری بھلائی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی کرتے ہیں لیکن بہت زیادہ پابندیوں کے درمیان بھی انسان پھر ہر اس کام کو کرنے کی خواہش رکھتا ہے جس سے اسے روکا جائے

آخران دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں عافیہ بیگم سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی تھیں

وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔ہم۔۔۔۔۔۔۔

زویا کو کوئی بہانہ ہی نہیں سوجھ رہا تھا سہی کہتے ہیں جب انسان مصیبت میں پھنسا ہو تو دماغ واقع

ہی کام کرنا چھوڑ جاتا ہے

مما عشاء نے بلایا تھا۔اسے ضروری کام تھا ہم سے

اس لیے اس کے گھر گئے تھے ہم۔۔۔کچھ سمجھ آنے پر زویا نے پر جوش انداز میں کہنا

شروع کیا لیکن آخر میں زویا کی آواز مدھم ہوتی گئی کیونکہ اسے اپنی ماں کے تاثرات دیکھتے اندازہ

ہو رہا تھا کہ اس کی بات یقین کرنے کے قابل نہیں

ہے

اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔عافیہ بیگم نے آئیبرو اچکایا

تو ایک گھر سے دوسرے گھر میں جانے کے لیے گاڑی

کی ضرورت پڑتی ہے

وہ بالکل نارمل اندر میں ان دونوں سے مخاطب تھیں لیکن انکا یہ نارمل انداز ہی ان دونوں کے

گلے

سوکھنے پر مجبور کر رہے تھے

ہم ڈاکٹر کے پاس گئے تھے

زریام تیزی سے بولا

او کے بیٹا اور کچھ۔۔۔عافیہ بیگم نے اب باقاعدہ زریام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

زریام انکی بات پر سر جھکا گیا اب اور کیا بہانا کر

اب اور کونسا جھوٹ بولتے ویسے بھی عافیہ بیگم نے کون سا کچھ کہنا تھا بس خالی خولی دھمکیاں دے کر چلے جانا تھا

کیا کرنے گئے تھے ڈاکٹر کے پاس؟

تھوڑی دیر بعد عافیہ بیگم ان کو ایسے ہی سر جھکائے کھڑا دیکھ پھر سے بولیں

عافیہ بیگم کی آواز پر ان کے اندر ایک امید سی جاگی جیسے ان کی بات پر یقین کر لیا گیا ہو

زویا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی

زریام جلدی سے بولا اس کی آواز زویا کی سماعتوں میں پڑی تو اس نے ماتھے پر بل ڈالے زریام کی طرف دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کہ میری طبیعت کب خراب تھی؟ زریام نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں سمجھنے کا اشارہ کیا

عافیہ بیگم ان کی ایک ایک حرکت کو غور سے

دیکھ رہی تھیں

ج۔ج۔جی مما میری طبیعت خراب تھی

زویا نے زریام کو گھورتے ہوئے دانت کچکچاتے ہوتا کہا۔" یہ سہی ہے بھئی کتنی آسانی سے مجھے پھنسا دیا

"

کیا ہوا تمہیں؟

عافیہ بیگم ان کا ایک نیا بہانہ سنتی پھر سے بولی

سر میں درد تھا

انڈائجسٹوں ہو گئی تھی

دونوں نے بے زاریت سے بولا لیکن ایک دوسرے کی آواز اپنی سماعتوں میں پڑتے ان کی زبان کو یکدم بریک لگی

دونوں نے افسوس سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا" پتہ نہیں یہ لڑکیوں کو ہر وقت صرف سر درد ہی کیوں یاد آتا ہے حالانکہ سر درد میں مبتلا تو یہ ہمیں کرتی ہیں" زریام سوچ کر رہ گیا

اب سیدھی طرح بتادو میرے پاس سے گاڑی کی چابیاں کس نے لی ورنہ زویا تمہارے بابا اندر سو رہے ہیں انکو جگانے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا

عافیہ بیگم کے لہجے میں سختی در آئی۔ کوئی پاگل بھی ہوتا تو سمجھ جاتا کہ وہ اتنی دیر سے بے بنیاد بہانے بنا رہے ہیں

زویا نے۔۔۔۔۔

زریام نے پر سکون سے انداز میں زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا زویا نے بے یقین نظروں سے اسے دیکھا جو سارا ملبہ اس پر ڈال رہا تھا

گاڑی ڈرائیو کس نے کی تھی؟

ایک اور سوال کیا گیا

آف کورس زری نے کی تھی۔اب مجھے تو چلانی آتی نہیں ہے۔زویا بھی زریام کی اپنے لیے سازش کو دیکھ کر بھرپور انداز سے لڑائی میں حصہ لینا چاہتی تھی

سدھر جاؤ تم لوگ۔میں کہہ رہی وقت رہتے سدھر جاؤ ورنہ اگر میں نے سدھارا نا تو بہت اچھے سے سدھاروں گی

عافیہ بیگم نے سختی سے کہا

"یہ کام اگر آپ کر سکتی تو بہت پہلے ہی کر چکی ہوتیں" زریام ہلکی سی آواز میں بڑبڑایا جس کو صرف زویا ہی سن پائی تھی کیونکہ وہ اس کے
بالکل قریب کھڑی تھی

انہیں پتہ تھا کہ عافیہ بیگم نے کچھ کہنا تو ہے نہیں بس خوامخواہ اپنا روب قائم رکھنے کی کوشش کر رہی ہیں
اور تم لوگوں کی سزا میں ایک اور ہفتے کا اضافہ
کر دیا گیا ہے
عافیہ بیگم کہہ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگیں انہیں جاتا دیکھ زویا نے جلدی سے سوال کیا
لیکن کیوں؟
میرا بچہ اب یہ بھی میں ہی بتاؤ؟
عافیہ بیگم کے انداز پر زویا خاموش ہو گئی
زویا نے ایک قہر آلود نظر زریام پر ڈالی جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ بیٹا تم بچ کہ دیکھانا میرا وقت بھی آئے گا
غصے سے اس کی جانب دیکھتی اب وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی
سر درد کی میڈیسن کھا لینا
زریام تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اس کے پاس پہنچا اور اس کے کان کے پاس کہا
تمہیں تو میں دیکھ لوں گی۔ زویا نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے دانت کچکچاتے ہوئے کہا

روز تو دیکھتی ہو اور کتنا دیکھو گی

سیڑھیاں ختم ہوتے ہی زریام جلدی سے اس کے سامنے آئے اور دل جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے باہیں پھیلاتے ہوئے کہا

تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کچھ اٹھا کے اس کے سر میں دے مارے لیکن کیا فایدہ اسے تکلیف دے کر آخر درد بھی تو خود سہنا تھا پھر۔ وہ کچھ بھی برداشت کر لے لیکن زریام خان کو تکلیف تو کبھی نا دے۔ وہ پیر پٹختی وہاں سے جانے لگی جب زریام نے اسے بازو سے پکڑ کر اسکا رخ دوسری جانب کیا

اُدھر جانا ہے۔ یہاں میرا کمرہ ہے

وہ ہنوز مسکراتا ہوا اسے اور آگ لگا گیا

زویا نے اسے گھوری سے نوازا اور غصے سے اپنے کمرے کی طرف جانے لگی

★★★

اینجل یہ لو۔ مقدار کا خیال رکھنا۔ جتنی زیادہ مقدار ہو گی نشہ اتنی جلدی ہی اپنا اثر دکھائے گا

عارب نے ایک چھوٹی سی شیشی اسکی جانب بڑھائی

ٹھیک ہے۔

اس نے شیشی لے کر اپنے پرس میں ڈالی

لیکن تم کرنا کیا چاہتی ہو؟

عارب کا انداز مشکوک تھا آخر وہ ایسا کیا کرنے جا رہی تھی جس کے بارے میں وہ اس سے چھپا رہی تھی انہوں نے تو کبھی ایک دوسرے سے کچھ نہیں چھپایا تھا تو آج ایسا کیا تھا جو وہ اسے بتانا نہیں چاہتی تھی

تم یوں سمجھ لو کہ یہ زین کی رہائی کا سبب بنے گا۔اینجل نے اسے ٹالنا چاہا یعنی وہ اسے اپنے پلین کا حصہ نہیں بنانا چاہتی تھی

اور مجھے خبر ملی ہے وہ زین کو کورٹ لے کر جائیں گے۔عارب کو پتہ تھا اگر اینجل اسے نہیں بتانا چاہ رہی تو وہ کچھ بھی کر لے وہ اسے نہیں بتائے گی اسی لیے اس نے سر جھٹک کر بات بدلی

کیوں تمہیں یاد نہیں ہے کیا کہ یہ کیس انڈر کور ہے وہ اسے کھلم کھلا کبھی نہیں چلائیں گے وہ بس ہمیں گمراہ کرنا چاہتے ہیں اور کچھ نہیں۔اینجل کو لمحہ نہیں لگا تھا ان کی سازش کو سمجھنے میں اس نے پرسکون تاثر کے ساتھ عارب کو جواب دیا

بالکل میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔وہ بس ہمیں گمراہ کرنا چاہتے ہیں اور کچھ نہیں

کیونکہ وہ یہ تو جانتے ہیں کہ اگر اسے جیل بھیجیں گے تو وہ کسی نا کسی طرح رہا ہو ہی جائے گا۔

عارب بھی فوراً بات کی تہہ تک پہنچتا اینجل کی ہاں میں ہاں ملا گیا

وہ پرانی چال دوبارہ آزما رہے ہیں انہیں معلوم نہیں ہے کیا ایک ہی دفعہ بچھائے گئے جال میں بار بار کوئی نہیں پھنستا۔اینجل ذوہان شاہ کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے تنزیہ ہنسی

یہ سارے پولیس والے ایسے ہی بے وقوف ہوتے ہیں یا پھر میرا کزن کچھ اسپیشل ہے

تو تم کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہو؟ عارب کو اس کے ارادے خطرناک لگ رہے تھے

وہی جو وہ چاہتے ہیں

وہ بالکل پر سکون تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ ہر کام آسانی سے کر سکتی ہے اور ذوہان شاہ تو اسے بالکل بھی نہیں روک سکتا

مطلب ہم ان کے پیچھے جائیں گے ؟

عارب نے اس کی سوچ کے مطابق اندازہ لگاتے ہوئے کہا

ہم نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صرف میں جاؤں گی

اینجل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے سنجیدگی سے کہا

مگر میں تمہیں اکیلے نہیں جانے دوں گا۔ عارب کو اسکی پریشانی لاحق ہوئی بھلا وہ کیسے اسے اکیلے جانے دے سکتا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ وہاں سے آسانی سے نکل جائے گی مگر پھر بھی اسکا دل تیار نا اسے اکیلے بھیجنے کے لیے

یہی صحیح ہے عارب۔

پہلے ہی زین انکی گرفت میں ہے اب میں تمہاری جان خطرے میں نہیں ڈال سکتی

سحر نے سپاٹ تاثر لیے اپنا آخری فیصلہ سنایا اور اب اس نے فیصلہ سنا دیا تھا تو مطلب عارب کے لیے مزید کوشش کرنا بے کار تھی

میں آفس جا رہی ہوں۔ تم سب سنبھال لوگے نا جب تک زین نہیں آجاتا۔

اینجل نے اسے نظروں کے حصار میں رکھتے پوچھا

تم بالکل بے فکر ہو کر اپنا کام کرو میں سب دیکھ لوں گا۔ عارب نے اسے یقین دلاتے ہوئے مسکرا کر کہا تو اینجل نے ہاں میں سر ہلا یا

آج میرا وہاں پہلا دن ہے اور ساتھ ہی انکی بربادی کا بھی۔ آج سے احمد شاہ کی بربادی کی شروعات ہو گی۔ اب بدلے کا وقت ہوا چلتا ہے۔ احمد شاہ کے کیے گئے گناہوں کی سزا اس کے

بیٹوں کو ملے گی اس کے لیے اس سے زیادہ تکلیف دہ بات اور کوئی نہیں ہو گی کہ اس کے بیٹے اس کی آنکھوں کے سامنے مریں اور جوان بیٹوں کے جنازے کو کندھا دیتے ہوئے ان کا بوڑھا باپ تو ویسے ہی مر جائے گا لیکن ابھی نہیں ابھی میں انہیں تڑپانا چاہتی ہوں

تا کہ میرے اندر جلتی ہوئی آگ بجھ سکے۔

وہ ایک ایک لفظ سفاکی سے ادا کرتی وہاں سے جانے لگی تھی

عارب پریشانی سے اس کی پیٹھ کو دیکھتا رہا کتنی دیر اس کی نظروں نے اینجل کا تعاقب کیا تھا جب تک کہ وہ نظروں سے اوجھل نا ہو گئی تھی

وہ جانتا تھا کہ اینجل نے کس ازیت میں اپنی زندگی گزاری ہے اور اس کے مجرموں کو عبرت ناک موت دینے کے لیے وہ پیچھے بالکل نہیں ہٹے گا اس کے پاس بھی تو یہی کچھ رشتے ہی تھے اینجل زین اور پریشے کے علاوہ اس کا اس دنیا میں کوئی رشتہ نا تھا لیکن اچھا تھا خون کے رشتے سے تو احساس کے رشتے بہتر ہوئے ہیں خون کے رشتے تو ہمیشہ انسان کو تکلیف ہی دیتے ہیں

وہ رشتے جنہیں انسان ایک احساس کے ساتھ اپنی زندگی میں شامل کرے وہ کبھی اسے تنہا نہیں ہونے دیتے

وہ اپنی زندگی سے بالکل بھی ناخوش نہیں تھا بلکہ وہ تو اپنے رب کا بہت شکر گزار تھا جس نے اسے اتنے اچھے لوگوں سے ملوایا جن سے اس کا خون کا نہیں بلکہ دل کا رشتہ تھا

★★★

میری کزن کی کال آئی تھی وہ آج آنا چاہ رہی ہیں۔ کیا اجازت دے دوں؟

اس وقت سب لوگ صبح کے ناشتے کے لیے اکٹھے تھے جب عشرت بیگم نے سب کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا

میں نے آپ لوگوں سے کہا تھا نا اس رشتے کو دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا ذوہان فوراً سے بولا

میں عشاء سے شادی کرنا چاہتا ہوں وہ بالکل سنجیدگی سے بات کر رہا تھا

تو تم مزاق نہیں کر رہے تھے ؟رائٹ

ماہم نے چہرے پر دنیا جہاں کی حیرت سجاتے کہا۔یہ بات سب کے لیے بہت حیرانی کا باعث تھی کیونکہ آج تک ان دونوں نے ایک دوسرے سے بات تک نا کی تھی اور اگر کبھی بات ہوتی تو سوائے لڑائی کے کچھ نا ہوتی تو شادی کرنا یہ تو واقعی سب کے ہوش اڑا چکی وہ سب تو سمجھے تھے کہ شاید وہ مزاق کر رہا ہے لیکن انہوں نے یہ نا سوچا کہ اتنی سنجیدہ طبیعت کا مالک انسان آج مزاق کیسے کر رہا ہے

آج سے پہلے کوئی مزاق کیا ہے میں نے جو آج کروں گا۔وہاں کے چہروں کو بغور دیکھتا سنجیدگی سے بات کر رہا تھا جو آج پھر سے اسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے کوئی جرم کر کے فرار ہو کر آیا ہو

آج سے پہلے تو تم نے شادی کی بات بھی نہیں کی تھی۔ضامن نے اس کی بات کو سمجھتے ہوئے اسے تنگ کرنے کی غرض سے مسکراہٹ دباتے کہا

ایک تو آپ لوگ پتہ نہیں چاہتے کیا ہیں۔جب شادی نہیں کر رہا تھا تو بھی مسئلہ تھا اب جب کرنا چاہتا ہوں تب بھی مسئلہ ہے

اس نے انتہائی بدمزہ ہو کر کہا حد ہوتی ہے بھی ویسے تو ہر روز یہی سننے کو ملتا تھا کہ شادی کر لو اب عمر ہو گئی ہے شادی کی

تم سیریس ہو ؟احمد شاہ نے تصدیق کرنا چاہی

اس کا مطلب تھا کہ وہ ذوہان کی بات مان چکے ہیں مانتے بھی کیسے نہ اس خاندان کا تو اصول تھا مردوں کا فیصلہ ماننا اور عورتوں پر تھوپنا

جی بابا۔اس نے اپنا رخ احمد شاہ کی طرف کرتے اپنا سر ہاں میں ہلاتے کہا

دیکھو بیٹا میں بھلے عشاء کی ماں ہوں لیکن میرا مشورہ تمہارے لیے یہ ہے کہ کسی اچھی لڑکی سے شادی کرو کسی میچور اور سمجھدار لڑکی سے۔عشاء کے ساتھ تمہاری نہیں گزرے گی۔

عشرت بیگم نے صورتحال کو سمجھتے ہوئے ذوہان کو سمجھانا چاہا

اممیچور رہے تو کیا ہوا وقت کے ساتھ میچور ہو جائے گی اور پھر آپ کے پاس ہی رہے گی آپ سمجھائیں گی نا اسے۔ذوہان نے ان کی پریشانی کا حل دیا

ماہم کو اپنے خاندان والوں پر افسوس ہو رہا تھا کیسے ذوہان کی بات پر کسی نے ریکٹ نہیں کیا سب خوشی خوشی مان گئے اور اگر یہی بات کوئی لڑکی کر دیتی تو قیامت آجاتی تھی۔

وہ زخمی سا مسکرائی

ایسا نہیں تھا کہ وہ ذوہان کی خوشی میں خوش نہیں تھی۔وہ بہت خوش تھی اس کے لیے لیکن اسے افسوس ہو رہا تھا کاش ان کے خاندان میں لڑکیوں کی بھی ایسے ہی سنی جاتی

ہمممم۔۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔آپ کیا کہتی ہیں؟احمد شاہ نے حامی بھرتے ہوئے عشرت بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا حالانکہ وہ انکا جواب جانتے تھے مگر پھر بھی ان سے پوچھنا ضروری سمجھا آخر عشاء ان کی اکلوتی بیٹی جو تھی

مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟میرے لیے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو گی کہ میری بیٹی ہمیشہ میرے پاس رہے گی۔عشرت بیگم نے مسکراتے ہوئے حامی بھر لی۔

خوشی ان کے چہرے سے واضح جھلک رہی تھی لیکن وہ پریشان بھی تھیں کہ آگے کیا ہوگا جب عشاء کو اس بات کا پتہ چلے گا تو وہ کیا کرے گی؟

کرنا کیا ہے ویسے بھی شادی تو اسے کرنی ہے اور بھی گھر والوں کی رضامندی سے تو ذوہان سے بہتر اور کوئی ہو سکتا ہے کیا۔انہوں نے خود کو تسلی کروائی

لیکن پہلے ضامن کی شادی ہو گی۔ضامن بڑا ہے تو ہماری روایات کے مطابق پہلے اسی کی شادی ہو گی

احمد شاہ کی بات پر ضامن بے ساختہ مسکرایا کیونکہ اس کے بھائی کا چہرہ دیکھنے لائق تھا

اس کا مطلب ہے میری شادی نہیں ہو گی کیونکہ ضامن بھائی کو دیکھ کر لگتا تو نہیں ہے کہ یہ شادی کریں گے ان کی عمر میں تو لوگوں کے سات آٹھ بچے ہو جاتے ہیں۔۔۔۔

ضامن کھانسا اور ذوہان کو گھوری سے نوازا

سب کی عجیب و غریب نظریں خود پر پا کے اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔سب بے یقین نظروں سے اسے دیکھے جا رہے تھے آج سے پہلے تو اس نے کبھی ایسی بات نا کی تھی بلکہ بالکل ہی کوئی بات نا کی تھی ایسا لگتا تھا کہ اس سے بات کرنے کے لیے بھی پہلے اپوائنٹمنٹ لینا پڑے گا لیکن آج۔۔۔آج تو اس کی چلتی زبان کو بریک ہی نہیں لگ رہی تھی

خیر آپ انہیں چھوڑیں بابا۔۔۔۔

اسے اگنور کرتے ہوئے احمد شاہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے عشرت بیگم سے کہنے لگے

آپ ضامن کے لیے کوئی اچھی سی لڑکی تلاش کریں

عشاء بھی ابھی اندر داخل ہوئی اور ضامن کی شادی کا سن کر اس کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی

وہ اس بات سے انجان کے دراصل ضامن کی شادی اس لیے جلدی کرنی ہے تاکہ اس کے بعد اس کی اور ذوہان کی شادی کی جا سکے

وہ ایسی ہی تھی کسی بات کو سیریس نا لینے والی اس نے ماہم کی بات کو بھی سیریس نہیں لیا تھا بلکہ ایک مزاق سمجھا تھا کیونکہ ماہم جانتی تھی کہ وہ ذوہان سے کتنا چڑتی ہے اسی لیے ماہم نے اسے تنگ کرنے کے لیے ایسا کہا ہو گا

سب نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور عشرت بیگم نے غصے سے کیونکہ وہ کبھی ٹائم پر کھانے کے لیے نہیں پہنچتی تھی وہ اپنی ماں کو سرے سے نظر انداز کرتی پر جوش سی ماہم کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر بیٹھی۔ کیا بات ہو رہی؟ اسنے ماہم کی طرف جھکتے ہوئے کہا

ششششش۔۔۔۔ماہم اس طرح بولی کہ جیسے وہ کوئی ضروری بات سننے سے رہ نا جائے۔اس کے جواب پر عشاء بھی کندھے جھٹکتی سیدھی ہو کر بیٹھی

اپنے باپ کی بات سنتے ہی ضامن کی مسکراہٹ اچانک تھمی تھی۔ کہیں کسی کو کھو دینے کا ڈر لاحق ہوا تھا ایک عجیب سا احساس تھا جو اسے اندر تک پریشان کر رہا تھا کیوں بے ساختہ اس لڑکی کا چہرہ اس کے سامنے لہرایا تھا وہ نیلی آنکھیں یاد آئی تھیں

بابا مجھے ابھی شادی نہیں کرنی آپ ذوہان کی شادی کر دیں۔۔ یہ چھوٹا بڑا ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا دنیا اتنی آگے نکل چکی ہے اور آپ ابھی بھی اپنی اسی پرانی سوچ میں ڈوبے ہیں

ضامن خود کے تاثرات نارمل کرتا اپنے باپ کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگا

زمانہ بدلنے پر میں اپنے اتنے سالوں سے چلتی آئی روایات کو بدل دوں

اور تم نے چار جماعتیں اس لیے پڑھی ہیں تاکہ باپ کے سامنے زبان چلا سکو

انہوں نے ضامن کو گھوری سے نوازتے ہوئے کہا

سب اپنے ہونٹ دبائے اپنی مسکراہٹ کو ضبط کرنے کی ناکام کوشش میں تھے

بابا یہ چار جماعتیں تو آپ نے بھی پڑھی تھیں تو کیا آپ بھی اپنے باپ کے سامنے زبان چلاتے تھے؟

ضامن بالکل بالکل آرام سے کہتا اپنے باپ کو اور غصہ دلا گیا تھا

بکواس بند کرو بد تمیز جاہل بے شرم اولاد۔۔۔ ہم میں سے کسی کی اتنی ہمت نا تھی کہ اپنے باپ کے سامنے بول سکیں

احمد شاہ شدید غصے سے ضامن کو گھورتے ہوئے کہا

تو پھر بابا آپ ان کے سامنے اشاروں سے بات کرتے تھے کیونکہ آپ ہی کہہ رہے ہیں کہ آپ کی اپنے باپ ک سامنے بولنے کی ہمت نا تھی

ضامن اپنی مسکراہٹ دباتا بالکل بھولا بننے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے اپنے باپ سے ہم کلام تھا

بس یہاں سب کے ضبط کی انتہا تھی۔ڈرائنگ روم میں ایک ساتھ سب کا زوردار قہقہہ گونجا تھا

جس کے بدلے میں احمد شاہ نے انہیں گھورا تو وہ سب اپنی ہسی پر کنٹرول کرتے سیریس ہوئے

بہت شرم کا مقام ہے تمہارے لیے۔۔۔ جانے کون سا وقت تھا جب تم جیسی گندی اولاد میرے پلے پڑی تھی؟

وہ ایک تیکھی نظر اس پر ڈالتے وہاں سے کھڑے ہوئے

میرے خیال سے رات کے کوئی گیارہ بجے کا وقت تھا۔ضامن نے سوچنے کے انداز سے کہتے ہوئے عشرت بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے تصدیق چاہی کہ وہ صحیح کہہ رہا ہے جس پر عشرت بیگم نے بھی ہاں میں سر ہلاتے اسے داد دی تھی جبکہ احمد شاہ گہرا سانس بھر کر رہ گئے

بہت جلدی تھی اس دنیا میں آنے کی۔

تھوڑا سا انتظار نہیں ہو سکتا تھا آپ سے

ضامن نے گاڑی کا دروازہ کھولا ہی تھا جب اسے اپنے پیچھے سے ذوہان کی آواز سنائی دی

مطلب ؟اس نے دروازہ بند کیا اور ذوہان کی طرف مڑا

مطلب یہ کہ اب آپ کی وجہ سے میری شادی اٹک گئی ہے کیونکہ آپ بڑے ہیں پہلے آپ کی شادی ہو گی۔ذوہان نے چہرے پر دنیا و جہاں کی بیزاری سجاتے کہا

اوہ تو تم جلدی آجاتے۔اتنی دیر کیوں کر دی ؟اسکی بات کو سمجھتے ہوئے ضامن نے مسکراہٹ دباتے کہا

کیونکہ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے۔ذوہان نے جل کر کہا

پکے جہنمی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے بڑے بھائی کو شیطان کہہ رہے ہو

ضامن نے زور زور سے بے یقینی سے نفی میں سر ہلایا

میں نے ایسا کب کہا؟

آپ خود اپنے لیے یہ الفاظ استعمال کر رہے ہیں

اس کے اتنے معصومانہ انداز پر ایک پل کے لیے تو ضامن کو بھی شک ہونے لگا تھا کہ اسکا بھائی اتنا معصوم ہے ؟

اب کی بار ضامن مسکرا دیا اور نفی میں سر ہلانے لگا اسے اپنے بھائی کا یہ روپ کبھی کبھی ہی دیکھنے کو ملتا تھا جب وہ اس کے سامنے زبان چلاتا ہوا اسے بے حد اچھا لگتا تھا

جانتے ہو تم اس دنیا کے پہلے انسان ہو جس کا ایٹیٹیوڈ میں برداشت کرتا ہوں۔ضامن نے اپنے چہرے کے خوشگوار تاثرات کو چھپاتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

جی۔۔۔۔۔۔جانتا ہوں پہلا بھی اور آخری بھی ذوہان

نے بھی مسکرا کر کہا

نہیں صرف پہلے ہو۔آخری نہیں ہو

ضامن سنجیدگی سے کہتا پیچھے ہوا

آخری کون ہے پھر؟ذوہان نے آنکھیں چھوٹی کرتے مشکوک انداز میں پوچھا

ہے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو گی

میری بیوی۔۔۔۔ضامن نے بالکل نارمل انداز میں ذوہان سے کہا جس پر ذوہان نے دائیاں آئیبرو اچکایا

ضامن نے ہاتھ میں باندھی گھڑی پر وقت دیکھا۔آج وہ اس کے سامنے ہو گی یہ خیال بھی کتنا دلکش تھا۔اس کا دل کر رہا تھا وہ جلدی سے بس آفس پہنچ جائے اور اسے دیکھ سکے۔ایک بار پھر اسے وہ نیلی آنکھیں یاد آئیں

وہ تو تب ہو گی جب آپ کی شادی ہو گی

ذوہان تنزیہ لہجے میں کہتا دل کھول کر ہنسا

تو تمہیں کیا لگتا ہے میں شادی نہیں کروں گا؟

وہ جو تصورات میں کھو گیا تھا اسکی آواز پر واپس ہوش میں آیا

اس زندگی میں تو مجھے ایسے کوئی تاثرات نظر نہیں آرہے۔اب تو عمر ہو گئی آپ کی۔وہ مسکراہٹ دباتے اپنے بھائی پر تنز کی بوچھاڑ کر رہا تھا

اوہیلو صرف دو سال ہی بڑا ہوں تم سے

ضامن نے اسے یاد دلایا

دو سال بھی بہت ہوتے ہیں۔دو سالوں میں کیا سے کیا نہیں ہو جاتا

اس نے ہاتھ جھلا کر ایسے کہا جیسا کہ اس دنیا کا

واحد سمجھدار انسان ہو

اچھا اب سائیڈ ہٹو مجھے دیر ہو رہی ہے

ضامن گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا

یہ اپنے کام کا روب مجھ پر نہیں جھاڑا کریں۔ایسا لگتا ہے دنیا کے سارے کام ہی آپ کرتے ہیں۔

ذوہان کو برا لگا تھا۔ابھی اس کی بات پوری ہی نا ہوئی تھی اور اس کا بھائی کام کی وجہ سے بات

ادھوری چھوڑ کر جا رہا تھا

ذوہان مت الجھو یار۔۔۔۔۔۔۔۔

اور تمہیں کیا جاب سے نکال دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کتنا روکا تھا میں نے تمہیں کہ جب اپنا بزنس ہے تو جاب کرنے کی کیا ضرورت ہے مگر تم نے

کہاں سنی تھی

ضامن اپنے اندازے لگاتا ہوا فکر مند لہجے میں گویا ہوا

اووو وبھائی واپس آجائیں

ذوہان نے اس کے سامنے اپنا ہاتھ لہرایا

کوئی نی نکالا مجھے جاب سے میں بس جا ہی رہا تھا

گڈ۔اب خود بھی جاؤ اور مجھے بھی جانے دو

ضامن کہتے ہی گاڑی میں بیٹھ گیا جب کہ ذوہان نے کندھے جھٹکے اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

آجاؤ

دروازہ نوک ہونے پر عافیہ بیگم نے اندر آنے کی اجازت دی

زویا جلدی سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوتے ہی عافیہ بیگم کے پاس بیڈ پر جا کے بیٹھی

اس کی یوں اچانک افتاد پر عافیہ بیگم نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا

مما تھوڑی دیر کے لئے موبائل دے دیں نا ایک بہت ضروری کام کرنا ہے۔اس نے ضروری پر زور دیتے

ہوئے کہا

کیوں بیٹا پاکستان کے معاشی نظام کی ساری زمیداری تم پر ہے۔عافیہ بیگم جو موبائل میں مصروف تھیں موبائل سے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا

مما پہلے اسے تو بند کریں۔اس نے عافیہ بیگم کے موبائل کی طرف اشارہ کیا تو انہوں نے موبائل بند کر کے ایک سائیڈ رکھا

آپ کہتی ہیں نا ہر وقت فضول کام کرتی ہو۔کچھ کرنا نہیں آتا۔بس کام بگاڑنے کا پتہ ہے

تو میں یہ کہہ رہی تھی آج سے آدھا گھنٹہ پورا آدھا گھنٹہ کچن میں آپ سے کھانا بنانا سیکھوں گی۔

اس نے آدھے پر زور دیتے ہوئے کہا

بیٹا اس کرم نوازی کی ضرورت نہیں ہے۔میں تمہاری بہت بہت شکر گزار ہوں جو تم نے میرے لیے اتنا سوچا اپنی پڑھائی پر دھیان دو۔ سنجیدگی سے کہتے انہوں نے دوبارہ سے موبائل اٹھایا

مزید کوشش مت کرو۔ جاؤ یہاں سے۔ وہ دوبارہ سے بولنے ہی لگی تھی جب عافیہ بیگم نے اسے حکم سنایا عافیہ بیگم نے کہا تو وہ اٹھ کر باہر چلی گئی

رابعہ دوپہر کا کھانا بنا رہی ہو؟

زویا نے کچن میں داخل ہوتے ملازمہ سے پوچھا

ہاں جی۔ آپ کو کچھ چاہیے؟

ملازمہ نے جواب دیا

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے۔

میں کچھ مدد کروا دوں؟ زویا نے پر سکون انداز میں کہا ورنہ وہ تو کھاتی بھی شاید مشکل سے ٹائم نکال کے تھی

جی؟ ملازمہ حیران ہوئی۔ کیا اس نے غلط سن لیا تھا؟

میں یہ سلاد کاٹ دیتی ہوں۔ تم اکیلی کتنا ہی کام کرو گی چلو تمہاری مدد ہی ہو جائے گی زویا ٹیبل کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی اور سلاد بنانے کے لیے ایک کھیرا اٹھایا

زریام جو وہاں سے گزر رہا تھا اسے کچن میں بیٹھا دیکھ کر حیران ہوا اور اس کے پاس آیا

کیا میری آنکھیں صحیح دیکھ رہی ہیں؟ زریام نے

اپنی آنکھیں مسلیں جیسے تصدیق چاہ رہا ہو وہ غلط تو نہیں دیکھ رہا

کیوں نظر آنا بند ہو گیا ہے؟ کسی آئی سپیشلسٹ کے پاس لے کر جاؤں؟ زویا نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا رات والا واقعہ وہ کہاں بھولی تھی اور بھولتی بھی کیسے جب تک وہ اپنا بدلا نا کے لیتی

نہیں تمہاری مہربانی۔ زریام نے فریزر سے پانی کی بوتل نکالی

یہ تمہیں کاٹنے آتے ہیں؟ ماشاءاللہ؟

زریام نے ایسے کہا جیسے کہ وہ بہت مشکل ترین کام کر رہی ہو اور اسے کہیں نظر ہی نا لگ جائے

اس نے چھری بھی سہی سے نا پکڑ رکھی تھی یقیناً اگر وہ اس طرح سے کاٹنے کی کوشش کرتی تو

سبزی تو نا کاٹ سکتی لیکن اپنا ہاتھ ضرور کاٹ لیتی

زویا نے اسے جواب دینا ضروری نا سمجھا۔اس نے بند گوبھی کا سٹا اٹھایا اور اس سے پتے الگ

کرنے لگی تقریباً جب سبزی کی ٹوکری میں ساری بند گوبھی ختم ہو گئی تو اس نے ملازمہ کو مخاطب

کیا

رابعہ یہ کیسی سبزی منگوائی ہے تم نے دیکھو اس کے اندر سے کچھ بھی نہیں نکلا۔

رابعہ نے حیرت سے پیچھے مڑ کر دیکھا۔جیسے ہی اس نے پیچھے دیکھا تو اس کے اوسان خطا ہوئے

سبزی کی ٹوکری میں جتنی بھی بند گوبھی پڑی تھی وہ اب پتوں کی صورت میں پوری ٹیبل پر

پھیلی ہوئی تھی

یہ آپ نے کیا کیا؟ وہ تقریباً چلائی تھی

یہ اچھا تھا بھئی وہ اسکی مدد کروانے آئی تھی یا پھر اس کا کام بڑھانے؟

کیا کیا میں نے؟ ایک تو اس میں سے کچھ نکلا نہیں ہے اوپر سے تم ایسے دیکھ رہی ہو جیسے اس کے

اندر کچھ نا نکلنے میں میرا قصور ہو۔دیکھ کر سبزی نہیں لا سکتے تم لوگ۔

زریام آرام سے بیٹھا یہ سب دیکھ رہا تھا

سبزی بالکل ٹھیک تھی۔یہ بند گوبھی تھی اس کے اندر سے کچھ نہیں نکلتا یہ ایسے ہی کاٹنی پڑتی

ہے پتوں کی صورت میں ملازمہ نے اس کے نالج میں

اضافہ کیا

پوری سچویشن کو سمجھنے کے بعد زریام کا زوردار

قہقہہ کچن میں گونجا

اچھاااااا۔۔۔زویا اپنا سر کھجانے لگی۔یہ تو گڑ بڑ کر دی تم نے زویا مما کو منانا تھا مزید غصہ نہیں دلانا تھا۔اس نے دل ہی دل میں خود کو سو صلواتوں سے نوزا

حیرت کی بات ہے جب کھاتے ہیں تب پتہ نہیں چلتا کہ آخر یہ ہے کیا چیز۔ملازمہ بڑبڑائی

کچھ کہا تم نے ؟زویا نے اس کی طرف دیکھا

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو کچھ سنائی دیا۔ملازمہ نے جلدی سے جواب دیا

تم خود کو پریشان مت کرو زویا۔کچھ دنوں میں ہماری کلاسز شروع ہونے والی ہیں خود ہی واپس کر دیں گی سب۔زریام اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا گلاس میں پانی ڈال کر اس کے سامنے رکھا

زویا نے آرام سے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد زریام بولا "زویا کیا تم بھی وہی سوچ رہی ہو جو میں سوچ رہا ہوں ؟

زریام سوچنے والے انداز میں زویا سے مخاطب ہوا

ہاں زری یہ خیال ہمیں پہلے کیوں نا آیا؟زویا بھی

جیسے کسی گہری سوچ میں ڈوبی اسے جواب دے رہی تھی

اب مزہ آگے گا۔دوستی میں ہر چیز بانٹنی پڑتی ہے تو یہ سزا بھی بانٹنی پڑے گی

وہ دونوں جلدی سے کھڑے ہوتے لاؤنج کی طرف بھاگے

★★★

زریام نے لینڈ لائن سے عشاء کے نمبر پر کال ملائی

ہیلو دوسری طرف سے عشاء کی آواز سنائی دی

جلدی سے اپنا لیپ ٹاپ اور موبائل لے کر یہاں پہنچو۔زریام نے سنجیدگی سے اسے حکم سنایا

کیوں؟عشاء کو کچھ گڑبڑ لگی

کیونکہ جو رائتہ تم پھیلا کر گئی ہو اب اسے صاف کرنے کی باری ہے۔زریام نے زویا کو آنکھ

مارتے کہا

پاگل سمجھا ہے مجھے۔عشاء اسکی بات سمجھتے

ہوئے جلدی سے بولی

وہ کیا ہے نا تم ضرورت سے زیادہ ہوشیار ہو اور اتنی ہوشیاری بھی اچھی نہیں ہوتی

دو منٹ میں یہاں پہنچو اور دھیان سے آنا کوئی دیکھ نا لے۔اگر تم نا آئی تو پھر ہم آرہے ہیں

تمہاری ممی کے پاس۔اور ہم آکر کیا کریں گے یہ تو تم سمجھ ہی گئی ہو گی زریام مسکراہٹ دباتے

مزے

سے کہہ رہا تھا

اس نے ایک ساتھ ساری بات اسے سنائی۔دوسری طرف سے کوئی جواب نا ملا جسکو دیکھتے زریام

نے مسکراتے ہوئے کال بند کردی

جیسی کرنی ویسی بھرنی۔۔۔زویا نے پرجوش انداز میں زریام کے ساتھ تالی ماری

ہاں اب یہ لے کر سٹور روم میں رکھوا دینا اچھا ہے کچھ دن ہم ان شیطانی چیزوں سے بچے رہیں

گے

زریام کی بات پر زویا نے تابعداری سے سر کو خم دیا

★★★

آپ کو سارا کام سمجھ آگیا ہے مس سحر؟

ضامن نے لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے سحر سے پوچھ رہا تھا وہ اس وقت بالکل بھی اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا

جی سر۔آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا

سحر نے جواب دیا

مس مہک نے کچھ فائلز کاپی کرنے کے لیے دی ہیں۔میں وہ رات کو یا پھر کل صبح آپ کو میل کردوں گی۔کیونکہ آج رات کو تو پارٹی میں جانا ہو گا۔

سحر اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے آخری الفاظ پر زور دیتے کہنے لگی

آپ پارٹی میں آئیں گی؟ضامن کے چہرے کا رنگ فق سے اڑا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بزنس پارٹیز کیسی ہوئی ہیں بھلا اسے یہ کیسے گوارا ہوتا کہ سحر اس پارٹی میں شامل ہو

مجھے آنا ہی پڑے گا کیونکہ اب میں بھی تو اس کمپنی کا حصہ ہوں۔اس کے چہرے کی اڑتی ہوائیوں سے وہ محفوظ ہو رہی تھی ابھی سے بس ہو گئی ابھی سے تھوڑی ضامن شاہ ابھی تو شروعات ہوئی ہے

اس پارٹی کے لیے تو وہ یہ سب کر رہی تھی۔اگر پارٹی پر نا جائے تو اسکا کام کیسے ہو گا

کچھ بہت ایمپارٹنٹ فائلز کاپی کرنی ہیں۔مجھے رات بارہ بجے سے پہلے چاہیں۔تھوڑی دیر کچھ سوچنے کے بعد ضامن بولا کیونکہ اس کے لحاظ سے یہ سحر کی فرسٹ جاب تھی تو اسے کام کا کوئی ایکسپرینس نہیں ہو گا اور اگر وہ کمپیوٹر چلانے میں مہارت رکھتی بھی ہو تو بھی اتنی فائلز کاپی کرنے تک کم از کم پارٹی کا ٹائم تو نکل ہی جائے گا

جی سر میں کر دوں گی۔سحر نے تابعداری سے ہاں میں سحر ہلا کر اسے جواب دیا۔اس کے لیے یہ کون سا مشکل کام تھا

اور جب تک یہ کام ہو نا جائے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ضامن نے حکم سنایا

رائٹ سر

وہ اپنے سر کو ہلکی سی جنبش دیتی وہاں سے اٹھ کر باہر جانے لگی

★★★

گاڑی میں ڈرائیو کروں گی

ارحم اس وقت ماہم کو ڈنر کے لیے لینے آیا تھا ماہم کا کوئی ارادہ تو نہیں تھا اس کے ساتھ جانے کا لیکن عشرت بیگم کے کہنے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی جانے کے لیے تیار ہو گئی

آپ کو چلانی آتی ہے؟ ارحم نے حیرانی سے پوچھا

ہاں۔ یک لفظی جواب ملا

لیکن آپ کو کیسے چلانی آسکتی ہے؟ ارحم کو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ ماہم جو کہہ رہی ہے وہ سچ ہے کیونکہ آج تک تو اس فیملی کی کوئی لڑکی اکیلے باہر تک نا گئی تھی تو اسے گاڑی کیسے چلانی آسکتی ہے۔ ارحم ان کی فیملی کے بارے میں سب جانتا تھا اور جہاں تک اس کے علم میں تھا شاہ فیملی کی کسی لڑکی کو اتنی آزادی تو نا دی گئی تھی کہ وہ گاڑی چلائیں اور پھر اگر اسے چلانی آتی بھی تھی تو اس نے سیکھی کہاں سے تھی

چابی دو چلا کے دیکھاتی ہوں۔ اس نے سنجیدگی سے کہتے چابی لینے کی غرض سے ہاتھ آگے بڑھایا

نہیں۔۔۔

ارحم نے جس ہاتھ میں چابی پکڑ رکھی تھی اسے پیچھے کیا

میں جانتا ہوں کہ آپ مجھے پسند نہیں کرتی لیکن اب آپ مجھے اتنی بڑی سزا تو نہیں دے سکتی۔

آخر مزاجی خدا ہوں آپکا اسے لگ رہا تھا کہ ماہم کو گاڑی چلانی نہیں آتی وہ بس اس پر اپنا غصہ نکالنا چاہ رہی ہے لیکن ایسا بھی کیا غصہ کہ انسان کی جان ہی لے لی جائے اور وہ بھی دوسروں کی جان بچانے والے ڈاکٹر کی

چابی دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماہم نے بیزاری سے دانت پیستے ہوئے کہا

میں کہہ رہا ہوں رخصتی سے پہلے نہیں مروں گا

ارحم چابی دینے کو تیار ہی نا تھا

تم ٹینشن نا لو اتنی جلدی نہیں مرنے والے۔اتنے اچھے نصیب نہیں ہیں میرے۔ماہم نے گہرا سانس بھر کر پرسکون انداز میں جواب دیا

نصیب ہی تو بہت اچھے ہیں آپ کے جو میں آپ کو ملا۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا جو کہ ماہم کو زہر لگ رہا تھا

نہیں دو گے؟ جیسا کہ آخری بار پوچھا گیا تھا

نہیں۔۔۔۔۔ارحم بھی اپنے فیصلے پر ڈٹا ہوا تھا

ٹھیک ہے پھر اکیلے جاؤ میں نہیں آرہی تمہارے ساتھ۔ماہم نے آخری چال آزمائی کیونکہ اب تو ارحم نے مان ہی جانا تھا۔وہ اندر جانے کے لئے پلٹنے لگی جب ارحم نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

اچھا رکو نا۔۔۔۔۔

ماہم پلٹی اور جتاتی نظروں سے اس کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو اب کرو منع

سچ میں چلانی آتی ہے نا؟اس نے دوبارہ تصدیق کرنی چاہی کیونکہ اس کی بات اعتبار کرنے کے قابل ہی نا تھی

ماہم نے صرف ہاں میں سر ہلایا۔یہ لو لیکن دھیان سے چلانا۔ارحم نے چابی اس کے جانب بڑھائی

ماہم نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تو ارحم بھی دوسری جانب آکر پیسنجر سیٹ پر بیٹھا گاڑی میں بیٹھ کر وہ سیٹ بیلٹ لگانے لگا کیونکہ وہ ماہم کی ڈرائیونگ کی وجہ سے اپنی زندگی پر رسک نہیں لے سکتا تھا

تمہیں میری ڈرائیونگ پر شک ہے۔اسے سیٹ بیلٹ لگاتا دیکھ ماہم نے آنکھیں چھوٹی کرتے

پوچھا

یہ سیفٹی کے لیے ہے ارحم نے ائیر واچکاتے جواب دیا

تم سیو ہو یہ لگانے کی ضرورت نہیں ہے

عجیب لڑکی تھی بھئی اب اس میں بھی اسے مسئلہ ہو رہا تھا ارحم نے تنگ آکر سیٹ بیلڈ چھوڑ دیا

زریام کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑے بالکنی میں داخل ہوا۔یہاں سے شاہ ہاؤس کا سارا منظر واضح

ہوتا تھا۔بے ساختہ اس کی نظریں پورچ کی طرف اٹھیں جہاں اسے ارحم کی گاڑی دیکھائی دے

رہی تھی اس نے دیکھا کہ ماہم ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی گاڑی باہر نکال رہی تھی

اس نے کافی کا مگ ٹیبل پر رکھا اور اپنی آنکھیں مسلیں۔جیسے کہ سب واضح کرنا چاہ رہا ہو اسے

اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آرہا تھا اسے لگا کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔

یہ حال صرف اسکا نہیں ارحم کا بھی تھا اور اگر کوئی اور دیکھتا تو اسکا بھی ہوتا

یہ شاہ فیملی کی لڑکیاں کچھ زیادہ تیز اور چالاک ہیں یا میں کچھ زیادہ معصوم اور شریف ہوں

زریام کو اپنے لب ہلتے محسوس ہوئے

دیکھو زری لڑکیاں ہوتے ہوئے بھی یہ وہ سب کام کر لیتی ہیں جس کی انکے گھر والوں نے

اجازت نہیں دے رکھی واہ کیا بات ہے۔زریام واقع امپریس ہوا تھا

اورمزے کی بات تو یہ ہے کہ کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ کیا کیا کرتی ہیں وہ مسکرایا تھا

خیر مجھے کیا؟اس نے کندھے جھٹکے اور واپس کافی کا مگ اٹھایا

★★★

رنگ برنگی روشنی میں ہلکے ہلکے میوزیک کا شور جاری تھا

رکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سحر نے ویٹر کو روکا۔اس نے ویٹر کے ہاتھ میں کچھ پیسے تھمائے۔ویٹر نے ادھر اُدھر دیکھا اور بات سمجھتے ہوئے پیسے پکڑ کر جیب میں ڈال لیے۔ سحر نے ان میں سے ایک گلاس میں کچھ ڈالا اور ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا

یہ اس آدمی کو دینا ہے۔یاد رکھنا غلطی نہیں ہونی چاہیے۔اس نے ٹرے میں سے ڈرنک کا گلاس اٹھایا اور ویٹر کو جانے کا اشارہ کیا

ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے جانے لگا

بربادی مبارک ہو ضامن شاہ

اس نے گلاس منہ سے لگایا

★★★

آپ غلط سائیڈ پر جا رہی ہیں

ارحم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو غلط سائیڈ پر گاڑی چلا رہی تھی

مجھے مت سکھاؤ۔چپ کر کے بیٹھے رہو

ماہم نے قدرے غصے سے کہا

کتنی عجیب بات تھی نا وہ لڑکی جو کسی سے زیادہ بولتی نہیں تھی وہ بھی اس وجہ سے کہ کہیں اس کی بات سے کوئی دکھی نا ہو جائے وہ ارحم کو کیسے جلی کٹی سناتی تھی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتی تھی لیکن ناپسندی میں بھی وہ اس سے کتنی دیر باتیں کرتی تھی شاید ہی اس نے رایان سے کبھی کی ہوں

اور وہ تو رایان کے ساتھ بات کرنے کے بھی لفظوں کا صحیح سے چناؤ کرتی تھی کہ کہیں اسے کوئی بات بری نا لگ جائے لیکن ارحم کے معاملے میں ایسا نا تھا ماہم خود بھی اس کا اعتراف کرتی تھی کہ ارحم کو کبھی بھی اس کی کوئی بات بری نہیں لگ سکتی

سامنے موجود ٹریفک کنٹرولر پولیس آفیسر کو دیکھ کر ارحم نے زور سے آنکھیں میچی آج پہلی دفعہ اسے سڑکوں پر زلیل وخوار ہونا پڑتا

یہ کیا کر رہی ہیں آپ ؟۔روک دینی تھی نا گاڑی

اب اس کی حرکت کی وجہ سے وہ لوگ کوئی کرمنل ہی نا بن جائیں کیونکہ غلط سائیڈ پر ڈرائیونگ کرنے کی وجہ سے ایک آفیسر نے انہیں رکنے کا اشارہ کیا لیکن ماہم نے گاڑی روکنے کے بجائے اس کی سپیڈ بڑھائی

ارحم نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں پولیس کی گاڑی انکی گاڑی کو فولو کرنے لگی تھی

آپ کا لائسنس کہاں ہے ؟ارحم نے پوچھا

میرے پاس لائسنس نہیں ہے

ماہم نے سرسری سے انداز میں جواب دیا

لائسنس نہیں ہے آپ کے پاس اور گاڑی چلانے کا بہت شوق ہے

ارحم اس پر غصہ کرنے کی کوشش تو بہت کر رہا تھا مگر کر نہیں پارہا۔وہ بالکل نارمل انداز میں بات کر رہا تھا

تمہارا لائسنس کہاں ہے ؟ارحم کی بات کو اگنور کرتے اس نے سوال کیا

محترمہ گاڑی میں نہیں آپ ڈرائیو کر رہی ہیں

گاڑی کے پیپرز نکالو۔ماہم نے کہا

گاڑی کے پیپرز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ سوچنے لگا

وہ اس وقت گاڑی میں موجود نہیں ہیں۔شاید گھر

یہ اچھا ہے بھئی جب ایک مصیبت آرہی ہو باقی سب کو بھی انوائیٹیشن دے کر آتی ہے

گھر پر کیا رہے ہیں۔ تم بھی گھر پر ہی رہ جاتے۔ایک منٹ یہ گاڑی ہے تو تمہاری ہی نا۔کہیں کوئی چوری۔۔۔۔۔ماہم اس کی بات کاٹتے غصے سے گویا ہوئی وہ اپنی غلطی کے باوجود بھی اس پر چلا رہی تھی

استغفراللہ یہاں بھی آپ کو میں ہی غلط لگ رہا ہوں ارحم نے افسوس سے نفی میں سر ہلاتے کہا دونوں نے ایک نظر پیچھے دیکھا۔"ریڈی"ماہم نے کہا تو دونوں نے ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر سیٹ بیلٹ باندھا۔ماہم نے گاڑی کی سپیڈ خطرناک حد تک بڑھائی اور گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی

★★★

وہ اس وقت کسی آدمی سے محو گفتگو تھا جو شاید اس کا بزنس پارٹنر تھا جب ویٹر اس کے پاس آیا۔ ٹرے میں صرف دو گلاس ہی رکھے تھے

ضامن نے ایک گلاس اٹھایا

سحر دور کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔کام ہونے کے بعد ویٹر نے اسے اشارہ کیا تو اس نے سکون کا سانس بھرا

اس آدمی سے ایسکیوز کرتا وہ وہاں سے مڑا ہی تھا جب ایک لڑکی سے ٹکرایا اور لڑکی کے ہاتھ میں پکڑے گئے گلاس میں موجود کول ڈرنک اس کے کپڑوں پر داغ کر گئی

اس نے ایک نظر اپنے کپڑوں پر ڈالی اور پھر سامنے موجود لڑکی پر لیکن اس لڑکی پر نظریں پڑتے ہی وہ ساکت رہ گیا

مس سحر آپ یہاں ؟اس نے بے یقینی سے کہا

اس نے بلیک کلر کی چمکیلی ستاروں والی ساڑھی پہن رکھی تھی۔ بالوں کو جھوڑے میں مقید رکھا ہوا تھا۔ڈارک ریڈ کلر کی لیپسٹک لگائی ہوئی تھی وہ اس وقت اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ وہاں موجود سب لوگوں کی توجہ کا مرکز بن رہی تھی

نیلی آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھیں جنہیں اس نے بہت مشکل سے کھول رکھا تھا۔ وہ اس وقت ضامن کو نشے کے زیر اثر لگ رہی تھی۔ وہ گرنے لگی تھی جب ضامن نے اسے سہارا دیا

آپ سے میں نے منع کیا تھا نا کہ یہاں نہیں آنا؟ اسکی آنکھوں میں سرخی پیدا ہونے لگی تھی اور پھر وہ تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ یہاں پر آکر یہ سب۔۔۔ مطلب وہ نشے میں تھی۔۔۔

وہ خود بھی سوچ رہا تھا کہ اسے اتنا غصہ آ کیوں رہا ہے لیکن وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لڑکی کو کوئی اور دیکھتا

وہ سب مسکرا رہی تھی اور بار بار آنکھیں جھپک رہی تھی ضامن کو اس کی ایسی حالت پر بہت غصہ آ رہا تھا لیکن ضبط کر گیا اور پھر اس وقت سب کی نظروں کا مرکز بھی وہی بنے ہوئے تھے

وہ اسے لے کر وہاں سے نکلا۔۔۔ اپنی گاڑی کے پاس پہنچتے اس نے گاڑی ان لاک کی اور اسے پیسنجر سیٹ بیٹھایا اور واپس آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

وہ سوچنے لگا تھا کہ اسے لے کر کہاں جائے۔ سحر کی جتنی ڈیٹیل اس کے پاس تھی اس کے مطابق اس کا اپنا کوئی گھر نہیں تھا وہ ایک ہاسٹل میں رہتی تھی اور اس وقت جب وہ نشے کے زیر اثر تھی اسے ہاسپٹل چھوڑنا بالکل بھی ٹھیک نہیں تھا

اس نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا جو نیم بے ہوشی کی حالت میں شاید منہ کچھ بڑبڑا رہی تھی کچھ سوچتے ہوئے اس نے گاڑی کا رخ فارم ہاؤس کی طرف کیا

ماہم آپ نے سگنل توڑ دیا۔ارحم حیرت کی انتہا پر تھا نا جانے وہ کون سے بدلے لے رہی تھی آج اس کی یوں سڑک پر سب کے سامنے بے عزتی کر وا کے۔آج تو میری عزت کا کچرا ہو کر ہی رہے گا ڈاکٹر ارحم ملک آج سے تمہارا نام کر منلز لسٹ میں شامل ہونے والا ہے۔ارحم نے سوچا

ماہم آپ سگنل پہ سگنل توڑے جا رہی ہیں میری بہت عزت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم ابھی بول ہی رہا تھا جب ماہم اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی بول پڑی

چپ کرو تم۔۔۔۔۔۔۔۔

کب سے بولے جا رہے ہو میری تم سے زیادہ عزت ہے

ماہم درشتگی سے کہتی گاڑی کی سپیڈ اور بڑھا گئی

ارحم کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ پاگل لڑکی آخر کرنا کیا چاہ رہی ہے اسے یہ سب کر کے کیا ہی حاصل ہو جانا ہے شاید وہ ارحم کو زیادہ سے زیادہ غصہ دلانے کی کوشش کر رہی تھی جس کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہو رہا تھا اس کے چہرے پر تو غصے کا ایک عنصر بھی موجود نا تھا

★★★

ایسے سیریل دیکھتی ہی کیوں ہو جن کو دیکھ کر رونا پڑے؟

زریام نے زویا کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا جو رات کے وقت لاؤنج میں ٹی وی پر نظریں جمائے بیٹھی تھی اور روئے جا رہی تھی

ٹی وی کی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی اس کا چہرہ مسلسل رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا اور پورا بھیگا ہوا تھا اور ناک بھی بہہ رہی تھی۔اس نے ٹشو اٹھایا اور ناک صاف کی اپنے آنسو پونچھنے کے بعد اس نے گہرا سانس بھرا جیسے خود کو ریلیکس کرنا چاہ رہی ہو

بس مجھے اچھا لگتا ہے۔کیسے اگر کسی کو ان کی

محبت نا ملے تو وہ

at the endمر جاتے ہیں

How filmyزریام تنزیہ ہنسا

زری میں سوچتی ہوں کہ اگر کبھی میرے ساتھ ایسا ہوا تو کیا میں بھی مر پاؤں گی

زویا نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا وہ بس جیسے کسی گہری سوچ میں ڈوبی بولے جا رہی تھی

اور تمہیں پتہ ہے میں نے آج تک جتنے بھی ایسے سیریل دیکھے ہیں ان میں اینڈ پر ہیروئن مر جاتی ہے اور تمہیں پتہ ہے مجھے ٹوٹے ہوئے لوگوں سے بہت لگاؤ ہے میں سمجھتی ہوں کہ ہم محبت کرتے ہیں اور اپنے پسندیدہ شخص کا ساتھ مل جانے پر خوش ہو جاتے ہیں اور ہمیں کسی چیز کی حسرت نہیں رہتی کتنی اچھی فیلنگ ہوتی ہوں گی ناوہ کتنا اچھا احساس ہوتا ہو گا نا کہ ہم نے جسے چاہا اسے حاصل کر لیا

لیکن اگر ہمیں وہ نا ملے جس کا ساتھ ہم اپنی زندگی میں چاہتے ہیں تو۔۔۔ تو پھر ہم کیا کریں؟ ہم کیوں روتے ہیں؟ کیوں ایسا لگتا ہے جیسے دل کٹ کر رہ گیا ہو؟ کیوں ایک پل کے لیے بھی چین نصیب نہیں ہوتا ہمیں؟ ہم انسان ایسے کیوں ہیں؟

مجھے ہمیشہ ایسے لوگوں سے بہت چاہت ہوئی ہے جو پیار میں ٹوٹتے ہیں اور کبھی کبھی تو میرا دل کرتا ہے اسے محسوس کرنے کا میں بھی جاننا چاہتی ہوں کہ کیسا ہوتا ہے یہ احساس کہ جسے آپ جان سے زیادہ پیار کرتے وہ آپکا نہیں ہے۔۔ کیسا محسوس ہوتا ہو گا یہ جان کر کہ جس کے بنا آپ زندگی جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتے اب آپ کو اس کے بغیر ہی ساری زندگی گزارنی ہے؟

وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولے جا رہی تھی جب زریام ہکا بکا سا اسے سن رہا تھا اور سوچ بھی رہا تھا کہ ایک دم میں اس میں معلم کی روح کہاں سے آ گئی

کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟ زریام سچ میں پریشان ہوا تھا اس نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چیک کرنا چاہا کہ وہ ٹھیک تو ہے نا

زری ہر بات مزاق نہیں ہوتی۔ کبھی کبھار انسان کو سیریس بھی ہو جانا چاہیے۔ زویا نے غصے سے اس کا ہاتھ ہٹایا

اچھا جی نہیں کر رہا مزاق لیکن تم پہلے جا کر منہ دھو کر آؤ۔ قسم سے مجھے بہت ہسی آرہی ہے۔

زریام بات کے درمیان میں ہی ہنس پڑا

تم نا۔۔۔۔ زویا کا دل کیا کہ وہ اپنے بال نوچ لے۔۔

مطلب وہ اس کی اتنی سنجیدگی سے کی ہوئی باتوں کو بھی مزاق سمجھ رہا تھا

وہ غصے سے پیر پٹختی وہاں سے اٹھ کر جانے لگی جب کہ پیچھے سے زریام کا قہقہہ گونجا وہ اب ریموٹ اٹھا کر چینل بدلنے لگا تھا

اس کو ساتھ لیے وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تھوڑا سا دروازہ کھول کر وہ بغیر لائٹ جلائے اندر داخل ہوا تھا جبکہ اس کے آگے بڑھتے ہی دروازہ شاید کسی کا پیر لگنے کی وجہ سے بند ہو چکا تھا

ضامن نے اسے آکر بیڈ پر لٹایا جو مسلسل کچھ نا کچھ بڑبڑا رہی تھی وہ واپس پیچھے ہٹنے ہی لگا تھا جب اس نے کوٹ سے پکڑ کر اپنی اور کھینچا وہ رک تو گیا تھا مگر وہ اس کے کھینچنے پر بھی اپنا بیلنس برقرار رکھے ہوئے تھا

تم مجھے یہاں قید کر کے رکھ رہے ہو مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے دیکھو مجھے چھوڑ دو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے وہ معصومیت سے آنکھوں میں خوف سجائے اسے کہنے لگی

کتنا معصومانہ انداز تھا اور اسکا یوں بار بار آنکھیں جھپکنا وہ تو اس کی آنکھوں میں کھو ہی جاتا تھا اس کے لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ رینگی تھی اسے لگ رہا تھا کہ وہ اسے یہاں پر قید کر کے رکھے گا

لیکن اسکا سر کیوں بھاری ہو رہا تھا؟ وہ تو ڈر گز نہیں لیتا تھا پھر ایسے کیوں معلوم ہو رہا تھا جیسے نشہ اس پر اپنا اثر چھوڑ رہا ہو

وہ خاموشی سے سنجیدہ تاثر لیے اس کی گرفت سے خود کو آزاد کروانے لگا جس میں فوراً ہی کامیاب ہو گیا تھا

وہ وہاں سے باہر جانے کی غرض سے اٹھا تھا جب اسے سب دندھلا دندھلا نظر آنے لگا تھا شدید چکر آنے کی وجہ سے کھڑا رہنا بھی محال ہو چکا تھا

لیکن وہ خود کو سنبھالتا ابھی کچھ قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ بے ہوشی کی دوا نے اثر دیکھا تھا اور وہی بیڈ پر گرا

جیسے ہی وہ بیڈ پر گرا سحر جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور وہاں سے کھڑی ہوئی۔

دروازے تک پہنچ کر اس نے ہینڈل گھمایا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ وہ بار بار کوشش کرنے لگی لیکن دروازہ نہیں کھل رہا تھا وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ دروازہ کیوں نہیں کھل رہا تھا

میں تو تمہیں ایک اچھا انسان سمجھتی تھی لیکن تم بھی باقی سب کی طرح نکلے۔ وہ واپس پلٹی خود کے بارے میں کچھ بھی نا سوچتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئی

تو کیا تم ایک اچھی لڑکی ہو؟ اسے اپنے اندر کہیں سے آواز آئی

تم جو کرنے والی ہو اچھی لڑکیاں کبھی ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ اسکا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا

میں ک۔ کچھ غلط نہیں کر رہی اور اگر کر بھی رہی ہوں تو یہ بہت ضروری ہے۔ کسی کی زندگی کا سوال ہے۔ زین کو کچھ ہوا تو اسکے ساتھ ساتھ پریشے کی زندگی بھی ختم ہو جائے گی۔ میں بس ایک بہن کو اسکا بھائی واپس دلانا چاہتی ہوں

میں اس معصوم لڑکی کو انصاف دلانا چاہتی ہو جس نے اپنی ساری زندگی یتیموں کی طرح گزاری، جس نے چھوٹی سی عمر میں اپنے ماں باپ کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھا۔ جس کے پاس اس دنیا میں نام کا بھی کوئی رشتہ نہیں بچا تھا اگر تھا تو صرف ان لوگوں کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

مگر یہی بات تو مجھے تکلیف دیتی ہے کہ میرا ان لوگوں کے ساتھ کوئی رشتہ ہے۔ آخر اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ ہی نکلے۔ وہ خود پر کتنا ہی ضبط کر لے لیکن اس کی یہ بے بسی اس کی زندگی کے گزرے بیس سال اسے رونے پر مجبور کر دیتے تھے۔ وہ کتنی ہی مضبوط کیوں نا ہو جزبات سے عاجز تو نہیں تھی اور پھر اس نے جس طرح زندگی گزاری تھی وہ تو واقعی تکلیف کا باعث تھی

کوئی نہیں جانتا کہ میں نے کس طرح زندگی گزاری ہے۔ میری پاس کوئی ایسا رشتہ نہیں تھا جو مجھے تحفظ دیتا۔ میں بھی تو ہر رات روتی تھی کہ شاید کوئی میرا پاس بھی ایسا ہوتا جو میرے آنسو صاف کرتا آنسو تیزی سے اس کی آنکھوں سے بہتے اس کے گال بھگونے لگے تھے

جانتے ہو میرا ساتھ جو کچھ بھی ہوا اس کے زمیداد صرف اور صرف تم لوگ ہو۔ وہ صوفے پر ایک کونے پر بیٹھی

تم لوگوں نے میری پوری زندگی چھین لی مجھ سے۔ کوئی امید نہیں رہی تھی میرے اندر جینے کی اگر میں آج زندہ ہوں تو صرف اس وجہ سے کہ میں تم لوگوں کو اس حال میں دیکھنا چاہتی ہوں جس حال میں نے اپنی زندگی گزاری۔ تم لوگوں کو تڑپتے دیکھنا چاہتی ہوں تاکہ مجھے سکون مل سکے میں تم لوگوں کو اس مقام پر لا کے کھڑا کروں گی کہ خود سے بھی نظریں نہیں ملا پاؤ گے

اس نے بے دردی سے اپنے گال رگڑے "میں غلط نہیں ہوں۔ میں غلط نہیں ہوں" وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔ "تم بالکل بھی غلط نہیں ہو سحرا نکے ساتھ وہی ہو گا جس کے یہ لوگ مستحق ہیں" وہ گہرے گہرے سانس بھرتے خود کو پر سکون کرنے لگی

وہ پیچھے صوفے سے سر ٹکا کے آنکھیں مونڈھ گئی

سامنے سے آتے ٹرک میں انکی گاڑی کا بری طرح ایکسیڈنٹ ہونے ہی والا تھا جب ماہم نے جلدی سے سٹیرنگ گھمایا ساتھ ہی بریک پر پاؤں رکھا۔اور گاڑی جھٹکا کھا کر رکی۔ سیٹ بیلڈ کی وجہ سے اسکا سر سٹیرنگ پر لگتے لگتے بچا۔

جس طرح وہ خطرناک ڈرائیونگ کر رہی تھی اور وہ لوگ اب تک سیو بھی تھے ارحم واقع مان گیا تھا کہ اسے ڈرائیونگ ایکسپرینس ہے

دونوں نے آنکھیں زور سے میچی۔ خوف کے مارے دل زوروں سے ڈھڑک رہا تھا خاموشی کے باعث انہیں احساس ہوا کہ وہ بچ گئے ہیں تو انہوں نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولیں۔ اب دونوں نے پریشانی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لے کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا

اب تو کوئی راستہ بھی نا بچا تھا وہ لوگ ایک طرف سے بچ کر دوسری طرف پھنسنے والے تھے۔

ماہم جلدی سے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگی مگر اب اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے ماتھے پر ہلکا ہلکا پسینہ بھی نمودار ہو رہا تھا

جو بھی تھا آخر تھی تو وہ ایک لڑکی ہی ارحم کو نیچا دیکھانے کے لیے وہ کیا کر گئی تھی اسے اب احساس ہو رہا تھا وہ تو اسے غصہ دلانے کے لیے کر رہی تھی لیکن اب اسے احساس ہوا وہ کیا کر رہی تھی

پولیس کی گاڑی ان کی گاڑی کے سامنے آکر رکی تو ماہم نے گلا تر کیا۔یہ خبر تو اب گھر پر بھی جائے گی۔اس نے پریشانی سے سوچا

آخر ایک لڑکی کا پولیس اسٹیشن جانا کیسا ہوتا ہے؟لوگ کیا سوچتے ہیں اس کے بارے میں؟اور اوپر سے ساری غلطی بھی اس کی تھی

وہ دونوں گاڑی سے باہر نکلے۔"اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو"

انہوں نے ان دونوں کو گن پوائنٹ پر لیا جیسے کہ کوئی بہت بڑے کریمنلز کوئی جرم کر کے فرار ہونا چاہ رہے ہوں اور پولیس سے بچتے پھر رہے ہوں

کیا بھی تو انہوں نے ایسا ہی تھا ان کی حرکت سے تو واضح ہو رہا تھا کہ وہ کرمنلز ہیں

ایک پولیس اہلکار ارحم کے پاس آکر ہتھ کڑی لگانے لگا وہ خاموش رہا کچھ بھی نا بولا

شاید ان کے ساتھ کوئی لیڈی کانسٹیبل بھی تھی جو کہ ماہم کو بھی ہتھ کڑی لگانے کا ارادہ رکھتی تھی

میں آپ لوگوں کے ساتھ چلوں گا لیکن یہ محترمہ نہیں۔ارحم نے ان کے ارادے بھانپتے جلدی سے کہا

آپ سے کسی نے صلاح نہیں مانگی۔پولیس اہلکار نے اسے آنکھیں دکھائی

★★★

انہیں پولیس اسٹیشن لایا گیا تھا۔

سر انہوں نے ڈرائیونگ رولز توڑے ہیں،غلط سائیڈ گاڑی چلائی کتنے ہی سگنل توڑے اور ان کی وجہ سے بہت سے ایکسڈیٹ ہونے کا خدشہ تھا مگر خدا کا شکر ہے کسی کا جانی نقصان نہیں ہوا۔

پولیس اہلکار نے آگاہی دی

لیکن اے۔ایس۔پی کو تو ارحم کو دیکھتے ہی جھٹکا لگا۔وہ جلدی سے کرسی سے اٹھا اور اس کی جانب بڑھا جس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں

ارحم یار تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تونے کب سے جرم کرنے شروع کر دیے۔وہ پولیس اہلکار سے چابی لے کر ہتھ کڑی کھولنے لگا

جب سے تو پولیس آفیسر بنا۔ارحم ماہم کا غصہ اس پر نکالنے کا ارادہ رکھتا تھا

ایف۔آئی۔آر کاٹ دی۔۔زیان نے کانسٹیبل سے پوچھا

جی سر انہوں نے جو کیا وہ جرم میں شامل ہوتا ہے اور ہم نے ایک نہیں بلکہ۔۔۔۔کانسٹیبل کو معلوم ہو چکا تھا یہ لوگ ان کے جاننے والے ہیں

کانسٹیبل کی بات پورے ہونے سے پہلے ہی زیان کا زوردار قہقہہ گونجا تھا جسے دیکھتے ارحم نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔ہر وقت اس کی سنتا آیا تھا زہر لگتے ہیں مجھے یہ کورٹ کچہری اور تھانے۔۔اس کی ہنسی تو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی جس کو دیکھ اب ماہم کو بھی غصہ آنے لگا تھا وہ ان کا مزاق اڑا رہا تھا

ان دونوں کے تاثرات دیکھتے وہ اپنی ہنسی پر ضبط کرتا ہتھکڑی نکال کر ٹیبل پر رکھ گیا

یہ کون ہے ؟انداز مشکوک تھا

بھابھی ہے تمہاری۔ارحم نے بتایا

مطلب تم نے شادی کر لی؟شرم آنی چاہیے تمہیں بچپن کے دوست کو بھول گئے تم۔مطلب میرے بغیر ہی۔۔۔۔

اسے تو اچھا خاصا شاک لگا تھا

مجھے تمہارا خیال نہیں آیا۔پر سکون انداز تھا

مسٹر ارحم ملک ابھی تم میرے رحم و کرم پر ہو۔زیادہ دماغ خراب کیا تو حوالات کی سیر کروا دوں گا۔زیان نے اسے واضح الفاظ میں دھمکی دی

اس نے ماہم کی ہتھکڑی کھولنے کے لیے چابی ارحم کو دی تھی

ضرور شوق سے کرواؤ اگر کروا سکتے ہو تو۔

لیکن یہ بات بھی یاد رکھنا میں ایک ڈاکٹر ہوں اور ڈاکٹر اگر کسی کو زندگی دینا جانتا ہے تو چھیننا بھی جانتا ہے

ارحم نے ماہم کے ہاتھ سے ہتھ کڑی نکال کر زیان کو تھمائی

تجھے شرم نہیں آئے گی اپنے دوست کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے

ویسے شکر ہے تو نے اپنے ارادوں کی آگاہی کر دی اب تو میں کبھی بھول کے بھی تمہارے ہاسپٹل نہیں آؤں گا۔زایان نے چہرے پر مصنوعی ڈر سجاتے کہا

بھابھی کو گھر بھجوانا ہے تو بھجوادو تمہارا ابھی لمبا پروسیس ہے۔اس نے ارحم کو آنکھ ونک کی

شٹ۔اپ۔۔۔۔۔۔۔

جو کرنا ہے جلدی کرو اور ہمیں جانے دو۔

ارحم نے اسے آنکھیں دکھائیں

یار اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی۔پہلی بار آئے ہو میرے غریب خانے پر چائے وائے پی کر جاؤ۔زیان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کے مسکراتے ہوئے کہا جسے ارحم نے فوراً ہی جھٹک دیا

تو بکواس نا کر جو کرنا ہے جلدی کر۔ارحم نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا

★★★

آج میں آپ کی وجہ سے پہلی بار پولیس اسٹیشن آیا۔وہ لوگ اس وقت راہداری سے گزر رہے تھے جب ارحم نے ماہم کو مخاطب کیا

ہاں میرا تو جیسے روز کا آنا جانا ہے یہاں۔ماہم بھی اس کی طرف دیکھتے تنزیہ گویا ہوئی

جیسی تمہاری حرکتیں ہیں لگتا تو ایسے ہی ہے۔وہ بے تاثر سا کہہ رہا تھا ماہم کی صحبت کا اثر اس پر بھی ہونے لگا تھا کبھی آپ کہنا تو کبھی تم۔

اور جو دوست بنا رکھے ہیں یہاں۔وہ کیا ہیں؟ماہم نے آئیبرو اچکایا

وہ میرا بچپن کا دوست تھا۔ارحم نے غلط فہمی دور کی

پوری دنیا گھوما ہوں میں لیکن آج تک پولیس اسٹیشن نہیں آیا تھا۔ارحم کو جیسے پولیس اسٹیشن آنا کچھ زیادہ ہی برا لگتا تھا

اوہہہہ۔۔۔۔۔پھر تو تمہیں میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے آج میری وجہ سے تم یہاں بھی آ گئے۔

ماہم نے نہایت پر جوش انداز میں کہا

۔

میں نے سوچا پوری دنیا گھومی ہے میرے شوہر نے لیکن یہاں کی سیر نہیں کی تو کیوں نا اسے یہاں کی بھی سیر کروا دوں۔کوئی اور جگہ ہوتی تو ارحم اسکے شوہر کہنے پر نا جانے کتنا ہی خوش ہوتا لیکن اس نے ماہم کی بات پر دھیان ہی نا دیا یہ کمبخت غصہ بھی انسان کا دماغ مفلوج کر دیتا ہے اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی ختم کر دیتا ہے

یہ سیر کبھی نہیں بھولوں گا میں۔وہ گاڑی تک پہنچے۔ارحم نے گاڑی ان لاک کی

کیا ہے بھئی مرد ہو کر ایسے ریکٹ کیوں کر رہے ہو؟ماہم نے قدرے جھنجھلا کر کہا اسے اس انسان کی سمجھ نہیں آتی تھی یا شاید وہ اسے سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی

کیونکہ مجھے یہ جگہ اچھی نہیں لگتی اور پھر میں یہاں پر آیا بھی تو مجرم بن کر ہوں۔ارحم نے اداسی سے جواب دیا

لوگ یہاں پر مجرم بن کر ہی آتے ہیں۔تمہیں کیا دلہا بن کر آنا تھا؟ماہم نے تنز کیا

میں بھی کس دیوار میں سر پھوڑ رہا ہوں؟آج سے پہلے کبھی اتنی بے عزتی نہیں ہوئی میری۔

ارحم چاہ کر بھی غصہ نہیں کر پا رہا تھا وہ بالکل اطمینان سے بات کر رہا تھا

تمہاری عزت بھی ہے؟ماہم نے مصنوعی حیران ہوتے سوال کیا

نہیں میرا بھلا عزت سے کیا تعلق۔۔۔۔۔۔

ایک تم ہی ہو جو میری عزت نہیں کرتی ورنہ۔۔۔ارحم نے گہرا سانس بھرا

تھوڑی تو عزت کر لو آخر مزاجی خدا ہوں تمہارا وہ پھر سے آس لیے گویا ہوا

بس ہو گیا روب شروع پتہ تھا مجھے۔۔۔۔۔

وہ تو نا آؤ دیکھتی نا تاؤ بس ہو گئی شروع اس پر چلانا

چلیں۔۔۔۔۔

ماہم ابھی بول رہی تھی جب ارحم بلند آواز میں کہتا گاڑی میں بیٹھا اس لڑکی نے اپنی غلطی تو مانی نہیں تھی خواہ مخواہ اس سے بحث کر کے کیا فائدہ۔ویسے بھی اتنی رات ہو چکی تھی اسے اب ماہم کو گھر بھی چھوڑنا تھا۔ڈنر تو خراب ہو ہی چکا تھا

★★★

زویا ایک ہاتھ میں کافی کا مگ پکڑے اور دوسرے ہاتھ میں موبائل پکڑے لان میں داخل ہوئی اور مگ ٹیبل پر رکھ کر کرسی پر بیٹھی۔آج تو اسے کچھ زیادہ ہی بے چینی ہو رہی تھی۔

پتہ نہیں کوئی عجیب سا ڈر لگا ہوا تھا

زویا آؤ کھیلتے ہیں۔زریام ٹینس ریکیٹ لے کر باہر آیا اور زویا سے مخاطب ہوا

نہیں زری میرا موڈ نہیں ہے۔وہ جو موبائل میں مصروف تھی گندا سا منہ بناتے کہنے لگی

موڈ خراب ہونے میں ابھی ٹائم ہے میڈم۔دس بجنے دو پھر ویسے بھی موڈ خراب ہونے ہی والا ہے۔زریام نے اسے زبردستی کھڑا کر کے ریکٹ پکڑایا

زویا کیسے بول سکتی تھی آج کا دن۔ دس بجنے کے بارے میں سوچ کر اس کا دل زور زور سے دھک دھک کرنے لگا تھا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آج دس بجیں ہی نا؟ زویا نے سوچا

زریام کی ضد پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی کھیلنے کے لیے تیار ہو گئی

منحوسو تم لوگ ادھر کھیل رہے ہو پتہ بھی ہے آج کیا ہے؟ عشاء ان کے پاس پہنچی سختی سے گویا ہوئی

جی پتہ ہے۔ زریام نے جواب دیا

تمہیں ٹینشن نہیں ہو رہی؟ عشاء نے پوچھا

میں کیوں ٹینشن لینے لگا۔ ٹینشن لینے کی ضرورت تو تم جیسے سٹوڈنٹس کو ہے۔ زریام کھیلتے ہوئے اسے جواب بھی دے رہا تھا

بند کرو یہ اور تھوڑی سی دعا مانگ لو اور زویا میرا موبائل کہاں ہے؟ بہت یاد آرہی ہے اس کی کب سے شکل نہیں دیکھی میں نے

میں تو تم لوگوں کو سبق سکھانا چاہ رہی تھی لیکن یہاں تو مجھے ہی سبق مل گیا۔ عشاء نے مسکینوں والی شکل بنائی جس پر ان دونوں کا قہقہہ گونجا

زریام اور زویا کو تو اچھا بدلہ مل گیا تھا

ٹیبل پر پڑا ہے لیکن صرف شکل ہی دیکھنی ہے

زویا نے زریام کو رکنے کا اشارہ کیا کیونکہ اسکا سانس پھولنے لگا تھا

یہ تو تمہارا موبائل ہے۔ عشاء نے موبائل اٹھایا تھا اور یہ تو اون ہی نہیں ہو رہا۔ عشاء بار بار کوشش کر رہی تھی لیکن سکرین اون ہی نہیں ہو رہی تھی

کیا ہوا ہے؟ ادھر دکھاؤ۔ زویا نے اس سے موبائل لیا اور کوشش کرنے لگی

یار یہ بالکل ٹھیک تھا پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے؟ زویا پریشان ہوئی

ادھر لاؤ میں دیکھتا ہوں؟ زریام نے موبائل لینا چاہا

تم لوگ رہنے دو۔ایک اکلوتا موبائل تھا میرے پاس ممی نے دوسرا لے کر بھی نہیں دینا زویا نے غصے سے ہاتھ پیچھے کیا اور سکرین پر انگلیاں چلانے لگی

یار میں دیکھتی ہو۔عشاء نے کہا

وہ سکرین پر انگلیاں چلا رہی تھی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا

اے ایس پی زیان سکندر سپیکنگ۔انہیں موبائل سے آواز آئی شاید بار بار پریس کرنے سے کال چلی گئی تھی

اور اب اور تیزی سے انگلیاں چلانے لگی تھی

آپ کہاں سے ہیں اور کیا مدد چاہیے؟انہیں موبائل کے اندر سے آواز سنائی دی۔زویا نے اب جب اسے تھوڑا ڈر لگا تھا موبائل زریام کی طرف اچھالا تھا لیکن بولنے سے منع کیا

زریام نے موبائل پکڑ لیا اور ایک ہاتھ موبائل کے اوپر رکھا تاکہ سورج کی روشنی اسکے اوپر نا پڑے۔اسے تھوڑی تھوڑی سکرین دکھنے لگی۔زریام نے دیکھا کہ موبائل کی برائٹنیس زیرو تھی پہلے اس نے کال کاٹی پھر موبائل کی برائٹنیس بڑھائی تو سب واضح نظر آنے لگا

میں نے کہا بھی تھا مجھے دیکھاؤ لیکن تم لڑکیاں پتہ نہیں خود کو سمجھتی کیا ہو۔

برائٹنس زیرو تھی اسکی۔زریام نے موبائل پھینکنے کے انداز سے زویا کو پکڑایا

زری پولیس والوں کو بے وقوف بنانے پر کونسا کیس ہو سکتا ہے؟اسکی بات کو اگنور کرتے اس نے سوچنے کے انداز سے تھوڑی کے نیچے انگلی رکھی اور زریام سے پوچھا

مجھے کیا پتہ میں کونسا پولیس والا ہوں۔زریام نے بیزاری سے جواب دیا

تو اس پولیس والے کو کال کر کے پوچھو۔عشاء نے مشورہ دیا

کونسے ؟جو ابھی کال پر تھا۔زویا بولی تھی

نہیں جس کی سروسز ہمارے لیے چوبیس ہورز فری ہوتی ہیں۔عشاء نے انکا دھیان ذوہان کی طرف دلانا چاہا تھا

اس سے پوچھنا مطلب سکون سے چلتی ہوئی زندگی کو عذاب میں دھکیل دینے کے مترادف ہے۔

ویسے بھی مجھے تو وہ ایسے دیکھتا ہے جیسے میں اسکی لوسٹوری کا ویلن ہوں

زریام نے دل کی بھڑاس نکالی

زری تم ان کی لوسٹوری کے ویلن تو تب ہوگے جب انکی کوئی لوسٹوری ہو گی۔عشاء نے اسے تسلی کروائی

ہاں سہی کہہ رہی ہو ایسے بندوں کی لوسٹوریاں بن ہی نا جائیں۔زریام کو بھی آج دل کی بھڑاس نکالنے کا موقع ملا تھا

اب کیا کریں؟ کیا ہم جیل جائیں گے ؟وہ ہمارا نمبر ٹریس کرلیں گے پھر اس کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا تو ان کی بات سن ہی نہیں رہی تھی وہ تو اپنی ہی سوچوں میں کھوئی ہوئی تھی ممی سے پہلے ہی عجیب و غریب سزائیں ملتی رہتی تھیں اور اب۔۔۔۔۔اس نے جھرجھری لی

پھر اچانک ہی زویا نے موبائل سے سم نکالی اور توڑ دی

یہ تم نے کیا کیا؟اس کی حرکت پر عشاء کا منہ کھلا رہ گیا

بعد میں نکلوالیں گے نا۔زویا نے تسلی کروائی

تمہیں ڈر نہیں لگ رہا؟زویا نے زریام سے پوچھا جو آرام سے بیٹھا اس کی لائی ہوئی کافی کا مگ اٹھا رہا تھا

ڈر کر کیا کرنا ہے؟ جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا۔ میرے ڈرنے یا نا ڈرنے سے جو مصیبت آنی ہے وہ ٹل تھوڑی جائے گی۔ زریام نے آرام سے جواب دیتا کافی کا گھونٹ بھرا

ہاں کہہ تو سہی رہا ہے۔ جو بھی ہے یہ بندہ تھوڑا سا سمجھدار ہے۔ عشاء بولی

اوہو وو یہ ٹھنڈی ہے۔ اس نے بدمزہ ہو کر کافی واپس رکھی

تمہیں کسی نے سکھایا نہیں ہے کسی کی چیز کو بغیر اجازت نہیں اٹھاتے۔ زویا نے اسے شرم دلانی چاہی

میرے ماں باپ تو یہاں تھے نہیں تو کون سکھاتا؟ اس نے بھی بے شرمی سے کہا

جھوٹ نا بولو انہیں کچھ سال ہی ہوئے ہیں کینیڈا شفٹ ہوئے اس سے پہلے تو یہی تھے۔ زویا نے اسے آنکھیں دکھائی

★★★

اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولی تھیں۔ خود کو کسی انجان جگہ پا کر وہ سیدھی ہوئی لیکن پھر کچھ یاد آنے پر وہ اپنا سر دبانے لگی تھی جس میں درد کی شدید لہر دوڑ رہی تھی وہ اسی طرح صوفے پر سر ٹکائے سو گئی تھی وہ تو شکر تھا کہ وہ ضامن کے جاگنے سے پہلے ہی جاگ گئی ورنہ اس کی اتنی محنت رائیگاں جاتی۔ صوفے پر سر ٹکا کر سونے کی وجہ سے گردن میں بھی درد کی ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں

وہ خود کے درد کو نظرانداز کرتے وہاں سے کھڑی ہوئی اور دروازے کی طرف بڑھنے لگی اس نے دیکھا کہ ضامن بھی نیند سے بیدار ہو رہا تھا اس نے جلدی سے اپنا کام کرنا چاہا

وہ دروازے کے پاس پہنچتے ہی زور زور سے دروازہ بجانے لگی اور چلانے لگی

ک۔ ک۔ کوئی ہے یہاں؟ سحر کی آواز نے ضامن کو اس کی طرف متوجہ کیا۔ خود کو بیڈ پر لیٹا پا کر اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔ وہ جلدی سے وہاں سے کھڑا ہوا

اسے رات کا منظر یاد کرنا چاہا مگر کچھ یاد نہیں آرہا تھا وہ سحر کو بیڈ پر لیٹا کر واپس جانا چاہتا تھا مگر اس کے بعد اس کے ساتھ کیا ہوا۔۔اس کا دماغ مفلوج ہونے لگا تھا

مس سحر آپ؟ میں یہاں کیسے؟ ضامن کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی اور ساتھ ڈر بھی تھا

اسے اپنے پاس آتا دیکھ وہ دروازہ اور زور سے بجانے لگی جب ضامن نے اس کے پاس آکر اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔ کیا کر رہی آپ؟

چھوڑ مجھے۔ سحر نے اپنا ہاتھ چھڑوایا

دور رہو۔۔اس نے انگلی اٹھا کر وارن کیا

باہر موجود لوگ شاید یہ شور سن چکے تھے۔انہیں باہر سے کسی کی آواز آئی

اندر کوئی ہے۔اس کمرے کی چابیاں لاؤ

کوئی ہے۔کھولو جلدی۔ سحر پھر سے چلانا شروع ہو چکی تھی

ضامن تو پریشانی سے کھڑا سچویشن سمجھنے کی

کوشش کر رہا تھا۔وہ جو سمجھ رہا تھا اللہ نا کرے ایسا کچھ ہوا ہو۔۔ نہیں محبت کی پہلی شرط عزت ہوتی ہے اور وہ اپنے ہاتھوں سے اس کی عزت کو برباد نہیں کر سکتا تھا۔وہ خود سے بھی نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا تھا۔ قسمت نے کس مقام پر لا کھڑا کیا تھا اسے۔وہ شرمندگی کے احساس سے جیسے زمین میں دھنستا چلا جا رہا تھا

سحر آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔اس نے سحر کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن سحر وہاں سے تھوڑی دور ہٹی

اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو زمین پر نہیں بلکہ ضامن کے دل پر گر رہے تھے

آپ میری بات تو سنیں۔ضامن نے ایک ہی جست میں اسے بازو سے پکڑا لیکن وہ خود کو چھڑوانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی۔۔۔کیسے برداشت کر سکتا تھا وہ ان کی آنکھوں میں خود کے لیے نفرت جن آنکھوں کو دیکھتے اسکا کہیں اور دیکھنے کو دل ہی نہیں کرتا تھا۔اس نے آج سے پہلے شاید ہی خود کو کبھی اتنا کمزور اور بے بس محسوس کیا ہو

میں نے کہا چھوڑو۔۔وہ مسلسل آنسو بہاتی اس کی گرفت سے آزادی چاہ رہی تھی

آپ ایک دفعہ میری بات تو سنیں مجھے وضاحت کا موقع تو دیں۔اسے تکلیف ہو رہی تھی

کیا وضاحت دو گے ہاں۔۔۔وہ چلائی تھی تو وہ کیا سمجھتی تھی کہ میں نے اس کی حالت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے۔۔ضامن کو سوچنا بھی گناہ لگ رہا تھا

اتنے میں دروازہ کھلا اور احمد شاہ یہ منظر دیکھ کر وہی کے وہی رہ گئے اور یہی ضامن بھی پریشان ہوا تھا احمد شاہ کا وہ بیٹا جو انکا فخر تھا آج کسی لڑکی کے ساتھ زبردستی کرتا پایا گیا تھا ان کے لیے یہ بات نا قابل یقین تھی وہ لڑکی مسلسل خود کو اس کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی اور آخر ضامن نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا وہ روتی ہوئی دو قدم دور ہوئی تھی

ضامن تم۔۔۔۔۔۔

احمد شاہ نے بے یقینی سے کہا

بابا۔۔۔۔۔وہ آگے بڑھا لیکن احمد شاہ کی نظریں تو اس لڑکی پر ٹکی تھیں جو کہ مسلسل آنسو بہائے جا رہی تھی انکا بیٹا ایسی حرکت کر سکتا ہے یہ انکے لیے ڈوب مرنے کا مقام تھا

★★★

وہ تینوں اس وقت الگ الگ صوفے پر بیٹھے تھے

ضامن تم ایسا کر سکتے ہو؟

احمد شاہ نے افسوس سے کہا

بابا میں نے کچھ نہیں کیا۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ ضامن جلدی سے بولا بابا کچھ غلط نہیں کیا میں نے وہ اپنی وضاحت دینا چاہتا تھا لیکن اس کے پاس الفاظ ہی نا تھے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے

سحر سر جھکائے بیٹھی تھی۔ آج اسے خود سے گھن آرہی تھی آج اس نے کتنا بڑا جھوٹ بولا تھا اور یہ صرف جھوٹ تھوڑی تھا اس نے تو خود اپنے ہاتھوں سے اپنی عزت کی دھجیاں بکھیری تھیں۔ پاک دامن ہوتے ہوئے بھی خود اپنے کردار پر داغ لگادیا تھا جو اب کبھی مٹ نہیں سکتا تھا یہ بدلے کی آگ بھی کتنی خطرناک ہوتی ہے جب تک اگلے انسان کو جلا کر راکھ نا کردے ٹھنڈی نہیں ہوتی اور سحر تو انکے ساتھ ساتھ خود کو بھی اس آگ میں جھونک رہی تھی۔

لیکن وہ پریشان نہیں تھی۔ اسکے پاس کونسا کوئی پہچان تھی جو وہ دنیا کے سامنے کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہ رہتی کون جانتا تھا اسے؟ کوئی بھی تو نہیں۔ اسے پرواہ نہیں تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے وہ بس اپنا بدلہ چاہتی تھی

ضامن نے ساری بات تفصیل سے بتائی

بابا کچھ نہیں ہوا کل رات۔ مجھے جلدی میں یہ یاد ہی نہیں رہا کہ اس کمرے کا لاک خراب تھا اور میں وہاں سے جانے لگا تھا لیکن پھر اس کے بعد کیا ہوا میں وہاں کیسے موجود تھا مجھے کچھ یاد نہیں۔

احمد شاہ نے ایک نظر اس خوبصورت سی لڑکی پر ڈالی جس سے پتہ نہیں کیوں انہیں اپنائیت ہو رہی تھی۔ جیسے وہ ان کی اپنی ہی بیٹی ہو

جو غلطی تم نے کی ہے اس کو سدھارو گے بھی تم خود۔ میں نے نکاح خواہ کو بلایا ہے تم دونوں کا نکاح ہوگا احمد شاہ نے ان دونوں کو نظروں کے حصار میں رکھتے ہوئے اپنا فیصلہ سنایا

لیکن بابا۔۔۔۔۔

ضامن اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل تو کرنا چاہتا تھا مگر پورے مان اور عزت کے ساتھ اس طرح نہیں یوں وہ اس کا گہنگار بن کر اس کے ساتھ ساری زندگی کیسے گزارتا۔ وہ تو اسے عزت دینا چاہتا تھا مگر وہ اپنی محبت کی عزت کی خود سے ہی حفاظت نہیں کر پایا تھا وہ اب اس لڑکی سے کیسے نظریں ملائے گا ان آنکھوں میں کیسے خود کے لیے بے اعتباری برداشت کرے گا

ضامن تم اس لڑکی سے نکاح کرو گے ابھی اور اسی وقت۔ احمد شاہ نے فیصلہ سنایا

سحر سر جھکائے خاموشی سے بیٹھی رہی۔ وہ کچھ بولتی بھی کیسے سب کچھ تو اس کے پلین کے مطابق ہو رہا تھا

★★★

زریام نیچے بیٹھا ٹیبل پر رکھے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا رہا تھا اور زویا اور عشاء اس کے پیچھے صوفے پر بیٹھی لیپ ٹاپ کی سکرین کو نظروں کے حصار میں رکھے ہوئے تھیں

پریشے جہانزیب چوہدری۔۔۔۔۔۔۔عشاء نے لیپ ٹاپ پر دیکھتے ہوئے نام پڑھا اور پھر پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی

میں کیوں ٹینشن لینے لگا ٹینشن لینے کی ضرورت تو تم جیسے سٹوڈنٹس کو ہے۔ عشاء اس کے کہے گئے لفظ دہرانے لگی اور ہنستی گئی

میں نے کہا بھی تھا تھوڑی سی ٹینشن لے لو۔ اتنا اوور کانفیڈنس بھی اچھا نہیں ہوتا۔

زریام کی شکل تو واقعی دیکھنے لائق تھی۔ وہ تو اتنے صدمے میں تھا کہ ان کی جلی کٹی باتوں کا جواب بھی نہیں دے رہا تھا

کیا کرتے رہے ہو زریام سارا سال۔۔۔۔۔۔۔۔عشاء کی ہنسی کو تو بریک ہی نہیں لگ رہی تھی جبکہ زویا کی تو سانسوں کو بریک لگی ہوئی تھی اپنے رزلٹ کے بارے میں سوچ کر۔ اب پتہ نہیں زریام کتنی دیر سوگ منائے گا اور انکا رزلٹ بھی نکالے گا

زویا فرسٹ ائیر میں یہ لڑکی سکینڈ آئی تھی نا۔عشاء نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے تھوڑی سی اور آگ لگانا چاہی

اس کو کہتے ہیں امپر وومنٹ۔دیکھو آج یہ تم کو پیچھے چھوڑ کر فرسٹ پر آگئی

زویا نے بھی لقمہ دیا

تم لوگ اپنی زبان بند کرو ورنہ۔۔زریام نے غصے سے پیچھے دیکھا

چل میرے بھائی اب اور کتنی دیر سوگ منائے گا ہم غریبوں کا رزلٹ بھی نکال دے پتہ تو چلے کہ ہم پاس بھی ہوئے ہیں یا نہیں۔عشاء نے اس کے غصے کو دیکھتے ہوئے اسے ریلیکس کرتے ہوئے کہا

اس میں دیکھنے کی کیا ضرورت ہے میں کہہ رہا ہوں ٹائم ویسٹ نہیں کرتے تم ویسے ہی فیل ہو۔

زریام واپس لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلانے لگا لیکن اب وہ غصے میں تھا

کیا آیا؟عشاء نے اس کے کندھے سے لیپ ٹاپ پر پر جھانکتے ہوئے سوال کیا

ارے عشاء تم پاس ہو گئی۔مجھے تو بالکل بھی امید نہیں تھی۔میں نے تو اپنا مائنڈ سیٹ بھی کر لیا تھا کہ تم فیل ہو۔زریام پیچھے مڑے بغیر تنزیہ بولا کیونکہ وہ صرف پورے پورے پر سنٹ لے کر پاس ہوئی تھی اگر اس کے کم ایک پرسنٹ بھی ہوتا تو وہ فیل تھی

یااللہ تیرا شکر۔اس نے ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کیا ٹینشن تو اسے ہوتی ہی نہیں تھی بس یقین ہوتا تھا کہ اللہ پاس کر دے گا اور کمال کی قسمت تھی کہ وہ پاس بھی ہو جاتی تھی۔میں اب جا کر شکرانے کے بیس نفل ادا کروں گی

جتنا تمہیں ملا ہے اس حساب سے سو نفل بھی کم ہیں۔۔زریام زویا کا رزلٹ نکالتے ہوئے عشاء سے گویا ہوا زویا تو ڈر کے مارے جیسے بے ہوش ہونے کو تھی

زریام نے رول نمبر ڈالا۔

رزلٹ دیکھنے کے بعد اس نے ویپ سائٹ ری لوڈ کی

کیا ہوا؟ زویا نے پریشانی سے پوچھا

رول نمبر تو تمہارا ہی ہے لیکن۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔زویا کی سانس جیسے رکنے کو تھی

صرف پاسنگ مارکس۔زریام کی حیرانگی کم ہی نہیں ہو رہی تھی

زویا کی سانس جیسے بحال ہوئی تھی پاس ہونے کا سن کر۔

یار زویا تم تو دن رات پڑھتی تھی تو پھر یہ پاسنگ مارکس۔۔۔ان بلیوایبل۔زریام پیچھے مڑا اور زویا سے کہنے لگا

کیا مسئلہ ہوا ہو گا چلو پیپر چیکنگ کے لیے چلتے ہیں۔زریام تو جانے کے ارادے سے کھڑا ابھی ہو گا

ن۔ن۔نہیں اس کی کیا ضرورت ہے۔زویا نے جلدی سے کہا

ارے چھوڑو پاس ہونا بھی بہت ہوتا ہے۔ہر حال میں خوش رہنا چاہیے لیکن ایک تم ہو جس نے سیکنڈ آنے پر بھی کریلے جیسی شکل بنا رکھی ہے

عشاء نے کہا اور زویا نے اسے زبردستی کھینچ کر واپس بیٹھایا اور ویسے بھی اتنی جلدی پیپر چیکنگ کے لیے نہیں ملیں گے عشاء نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا

چلو یار میں چلتی ہوں گھر والوں کو نیوز دے کر آتی ہوں کہ میں پاس ہو گئی۔عشاء خوشی سے اچھلتی ہوئی اب اپنے گھر کی جانب چل دی تھی

★★★

یہ کون ہیں ؟عشاء لاؤنج میں داخل ہوئی تو اپنی ماں کے ساتھ ایک لڑکی کو بیٹھے دیکھا تو سوال کر بیٹھی

بھابھی ہے تمہاری۔احمد شاہ نے جواب دیا لیکن ان سب کے چہرے کے رنگ کیوں اڑے ہوئے تھے وہ سوچ میں مبتلا ہوئی

کیاااااا؟ذوہان بھائی نے شادی کرلی۔عشاء خوشی سے چلائی

کب ؟کہاں ؟کیسے ؟

لیکن کورٹ میرج کرنے کی کیا ضرورت تھی۔چلو وہ جیسے بھی تھے لیکن ہمارے بھی کچھ ارمان تھے انکی شادی کو لے کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا یہ ضامن کی بیوی ہے۔احمد شاہ نے جلدی سے اسکی اصلاح کی جو نا جانے کون کون سے اندازے لگائے جا رہی تھی

ضامن بھائی کی بیوی ہیں۔لیکن انہوں نے کورٹ میرج کیوں کی ؟عشاء کو یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ جس کی بھی بیوی ہے لیکن اس نے کورٹ میرج کیوں کی۔بندہ سیدھی طرح شادی بھی تو کر سکتا ہے

بیٹا بھابھی کو ضامن کے کمرے میں لے کر جاؤ

عشرت بیگم نے اس کے سوالات کو دیکھتے ہوئے کہا

اوہ۔سوری سوری۔آپ آئیں۔عشاء کو لگا زیادہ سوالات کرنے کی وجہ سے اسکی اپنی ماں سے عزت افزائی ہو جانی ہے اور وہ بھی اس لڑکی کے سامنے اسی لیے وہ سحر کو لے کر اوپر جانے لگی

آپ کا نام کیا ہے ؟عشاء اسے ساتھ لیے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی

سحر۔۔۔۔۔۔۔۔

سحر حیات۔اس نے جواب دیا

آپ مجھ سے اتنی بڑی تو نہیں ہیں تو کیا میں آپ کو آپ کے نام سے بلا لیا کروں؟ عشاء نے ایک نظر اسے دیکھا

ضرور۔ کیوں نہیں؟ اس نے مسکرا کر کہا

وہ اسے لیے ایک کمرے میں داخل ہوئی تھی یہ ضامن بھائی کا کمرہ ہے۔ سوری میرا مطلب آپکا کمرہ ہے۔ عشاء نے اندر داخل ہوتے کہا لیکن سحر نے کوئی جواب نا دیا

آپ کو کچھ ضرورت ہو تو مجھے بلا لیجئے گا۔ یہ لوگ ضرورت سے زیادہ اپنائیت کا اظہار کر رہے تھے اور سحر کو نفرت تھی جھوٹی ہمدردیوں کی آج جب انکا اپنا بیٹا ان کی نظر میں غلط نکلا تو وہ اچھا بننے کے ڈرامے کر رہے ہیں۔ وہ تنزیہ ہسی

ہممممم۔ سحر کے جواب پر وہ اسے وہاں چھوڑے باہر چلی گئی

سارا دن اس نے بے چینی میں یہاں سے وہاں گزار دیا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ واپس جا کر سحر کا سامنا کیسے کرے گا کس طرح ان آنکھوں میں دوبارہ دیکھے گا وہ جب گھر آیا تو رات کے دو بج رہے تھے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو سحر کو صوفے پر سویا پایا۔ شرمندگی کے احساس سے نگاہیں پھیرتا ہوا وہ فریش ہونے کی غرض سے واش روم میں بند ہو گیا

تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا تو بے ساختہ اس کی نظریں اس صوفے پر سوئی لڑکی پر گئی جو بالکل دنیا سے بے خبر سو رہی تھی۔ وہ بیڈ پر بیٹھا اور کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر وہ اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا

باہر آ کر کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر جیسے وہ خود کی بے چینی دور کرنا چاہ رہا تھا لیکن کیسی بے چینی تھی جو ختم ہونے کے بجائے اور بڑھ رہی

تھی اس نے سگریٹ جلائی اور کش لیا آج وہ سارا دن سگریٹ ہی تو پھونکتا رہا تھا ذوہان جو اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑا کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا اچانک ہی اس کی نظر ضامن پر پڑی جو کہ یکہ بعد دیگری سگریٹ پیے جا رہا تھا وہ فوراً سے کمرے سے باہر نکلا تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا وہ باہر کی جانب بڑھ رہا تھا

بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے کب سے سگریٹ پینی شروع کر دی۔ ذوہان اس کے پاس آتے ہوئے گویا لیکن ضامن نے نا تو کوئی جواب دیا تھا اور نا ہی اپنے کام کو چھوڑا تھا۔۔ اسے چپ دیکھتا ہوا وہ پھر سے بولا۔۔۔

بھائی

آج سے۔ اسنے جواب دے ہی دیا

مطلب اب یہ سلسلہ چلتا رہے گا؟

گھر میں سب کو معلوم ہو چکا تھا کہ ضامن کی شادی کس طرح ہوئی ہے اور ذوہان کو پتہ تھا کہ وہ اس وقت کس تکلیف سے دوچار ہو گا اسے اپنے بھائی پر پورا یقین تھا کہ وہ ایسا کچھ نہیں کر سکتا لیکن وہ ایک لڑکی کو بھی نہیں جھٹلا سکتا تھا آخر کون ایسی لڑکی ہو گی جو اپنے آپ کو خود ہی تماشہ بنائے گی وہ بری طرح الجھ چکا تھا وہ کس پر یقین کرے اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی لیکن اب جس پر یقین کرتا جو ہو چکا تھا اسے صحیح تو نہیں کیا جا سکتا تھا شاید یہی قسمت میں لکھا تھا

شاید۔ یک لفظی جواب دیا

آپ ایسے کیوں کر رہے ہیں۔ کیا اسطرح سب ٹھیک ہو جائے گا؟ ٹینشن لینے سے یا نشہ وغیرہ کرنے سے اگر انسان کی زندگی کی پریشانیاں ختم ہو جانی تھی تو آج سب کی زندگی پر سکون ہوتی۔

وہ تھوڑی سختی سے گویا ہوا تھا

تو کیا کروں ؟اس نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلا

جو ہو گیا ہے اسے بدلا تو نہیں جا سکتا لیکن غلط فہمی دور کرنے کی کوشش تو کی جا سکتی ہے۔ذوہان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ اس وقت اسے ڈپریشن سے نکالنے کی پوری کوشش کر رہا تھا

مطلب ؟اس نے دوسرا سگریٹ جلایا

مطلب اب آپ لوگ اپنے درمیان کی غلط فہمی کو دور کر کے نارمل میاں بیوی کی طرح رہیں۔

ذوہان نے اس کے ہاتھ سے سگریٹ لے کر دور پھینکا

اتنا آسان ہے یہ ؟

کچھ مشکل نہیں ہوتا۔ہم بس اسے مشکل بناتے ہیں

اب چھوڑیں جو ہوا سو ہوا

حقیقت تو یہ ہے کہ اب آپکا ان کے ساتھ رشتہ ہے اور اس رشتے کو آپ اچھے سے نبھائیں

اس کا چھوٹا بھائی اسے سمجھانے کی پوری کوشش کر رہا تھا اور کافی حد تک شاید وہ کامیاب بھی ہو رہا تھا ضامن کچھ نہیں بولا تھا اسی طرح خاموش بیٹھا تھا بھائی۔۔۔ذوہان نے دوبارہ سے پکارا

تم جاؤ ذوہان۔۔وہ شاید اس وقت اکیلا رہنا چاہتا تھا

لیکن۔۔وہ کچھ بول رہا تھا جب ضامن نے بات کاٹی

اندر جاؤ۔۔اس کے سختی سے کہنے پر وہ اٹھ کر اندر چلا گیا

ذوہان اس بات کے بالکل خلاف تھا کہ اگر کوئی پریشان ہے تو اسے اکیلا چھوڑ دو خود ہی ٹھیک ہو جائے گا اس کا کہنا تھا کہ ہمیں اسے وقت دینا چاہیے اسے اس تکلیف سے باہر نکالنا چاہیے جس میں وہ دوچار ہے نا کہ اکیلے تکلیف سہنے کے لیے چھوڑ دینا چاہیے

لیکن آج وہ خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا تھا

★★★

زویا میرا بیگ تمہارے پاس ہے۔وہ کالج کے داخلی دروازے سے تھوڑا ہی دور تھیں جب عشاء نے اپنے پاس اپنا بیگ نا محسوس کرتے زویا سے پوچھا

وہ آج کالج اپنے کام کے سلسلے میں آئے تھے

نہیں مجھے کب دیا تم نے؟

یار مجھے لگتا ہے وہ سٹاف روم میں ہی رہ گیا میں لے کر آتی ہو۔عشاء اس سے کہتی سٹاف روم کے طرف بھاگی

مے آئی کم ان سر۔سٹاف روم میں پہنچ کر اس نے پرمیشن لی تھی

یس۔پروفیسر احمر نے اجازت دی

اسلام علیکم سر آپ یہاں۔عشاء نے پروفیسر احمر سے پوچھا جو کہ ان کے کالج کے آخری مہینے میں فزکس کے پروفیسر کے طور پر آئے تھے۔پروفیسر احمر کسی یونیورسٹی کے پروفیسر تھے لیکن ان کے فزکس کے پروفیسر کی ایک ماہ کی چھٹی کی وجہ سے انہیں بلوایا گیا تھا

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ہیں آپ؟انہوں نے ایک نظر عشاء کو دیکھا

الحمداللہ سر آپ کیسے ہیں؟اس نے خوشدلی سے جواب دیا تھا

میں بھی ٹھیک ہوں۔

ہاں تو میری سب سے نالائق سٹوڈنٹ پاس ہوگئ آپ؟پروفیسر احمر شاید کوئی کام کر رہے تھے اور ساتھ ہی عشاء کو تنگ کرنے کا بھی ارادہ رکھتے تھے

جی سر۔۔۔۔۔۔۔

عشاء یہ تیری بے عزتی نہیں ہو رہی۔اسے فیل ہوا تھا۔چلو خیر کونسا پہلی بار ہو رہی ہے۔اس نے خود کو تسلی دی۔ویسے بھی کہتے ہیں سٹوڈنٹس کی کوئی عزت نہیں ہوتی تو پھر بے عزتی کیسی؟

ارے واہ یہ تو بہت کمال ہو گیا۔پتہ ہے میری زندگی میں سب سے زیادہ حیران کن بات آپ کا پاس ہونا ہے۔انہوں نے لاپرواہی سے مسکراتے ہوئے کہا

آگے کا کیا ارادہ ہے؟

پروفیسر احمر نے سوال کیا

سر میں سوچ رہی ہوں پہلے بی ایس فزکس کر لوں اور پھر اس کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رہنے دیں وہ میں نے کر لیا ہے۔عشاء ابھی بول ہی رہی تھی جب پروفیسر احمر نے اس کی بات کاٹی

اچھا تو پھر وہ بتائیں جو آپ نے نہیں کیا۔ایک فرمابردار سٹوڈنٹ کی طرح عشاء نے کہا

میں نے شادی نہیں کی۔انداز بالکل نارمل تھا

اس کا مطلب ہے کہ میں شادی کروں؟عشاء نے ان کی بات سمجھتے کہا

عشاء کی بات پر پروفیسر احمر نے بے ساختہ سر اٹھا کر اسے دیکھا

ارے نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا۔وہ تو بوکھلا ہی گئے تھے

سر اس کی بھی بہت ٹرائی کی ہے مگر گھر والے مانتے ہی نہیں ہیں۔

عشاء نے کہا تو بہت ہلکی آواز میں لیکن پروفیسر احمر سن چکے تھے

آپ لوگ ہماری یونی میں ایڈمیشن لیں نا۔پروفیسر احمر نے اسے ایک نیا اور مفت مشورہ دیا

ایڈمیشن لے لیں۔ایک مہینہ آپ کے پاس پڑھنا اتنا مشکل تھا چار سال کون برداشت کرے گا آپ کو۔

عشاء نے دل ہی دل میں سوچا

جی ضرور سر۔اس نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی اور وہاں سے اپنا بیگ پکڑتے باہر بھاگی

★★★

کیا یار پورا گھنٹہ لگا دیا تونے۔عشاء گاڑی کا دروازہ کھولے اندر بیٹھی تو زویا اس پر برسی

بس یار پروفیسر احمر مل گئے تھے۔

وہ یہاں کیا کرنے آئے تھے؟زویا حیران ہوئی

اب مجھے کیا پتہ۔ کہہ رہے تھے ہماری یونی میں ایڈمیشن لیں۔ بھلا ہم پاگل ہو گئے ہیں جو انکی یونی میں ایڈمیشن لیں۔عشاء نے منہ بگاڑا

یار ویسے ہمیں لینا چاہیے؟زویا کو پروفیسر احمر اچھے لگتے تھے چاہے وہ کوئی سبجیکٹ نا پڑھتی تھی لیکن پروفیسر احمر کا پڑھانے کا انداز ہی ایسا تھا کہ اسے لیکچر خود ہی یاد ہو جاتا تھا

کیا؟عشاء نے آنکھیں چھوٹی کرتے پوچھا

ایڈمیشن۔۔زویا نے سمجھایا

ہاں تو لیں گے نا لیکن ان کی یونی میں نہیں

پہلے تو زری کسی اچھے سے ریسٹورنٹ چلو۔میرے پیٹ میں چوہے کود رہے ہیں۔عشاء نے رونی شکل بناتی زریام سے کہنے لگی جو ان کی باتوں سے بے نیاز گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا

ہاں لیکن سب اپنا اپنا بل خود دیں گے۔زریام نے مسکراہٹ دباتے کہا

مر کیسے رہے ہو۔بل ہی تو دینا کونسا دل گردا پھیپھڑا دینا ہے۔عشاء نے دبے دبے غصے میں کہا

دل گردا پھیپھڑا لے لو لیکن میں بل پھر بھی پے نہیں کروں گا۔زریام نے ٹرن لیا

تمہیں پتہ نہیں ہے جب لڑکیاں لڑکوں کے ساتھ ریسٹورنٹ جاتی ہیں تو بل لڑکے پے کرتے ہیں۔زویا نے غیرت دلانی چاہی

وہ عام طور پر ریسٹورنٹ نہیں جاتے۔ وہ ڈیٹ پر جاتے ہیں۔ میں تم لوگوں کو ڈیٹ پر تو لے کے جا نہیں رہا جو بل میں پے کروں۔ زریام نے ایسے کہا جیسے کہ اسکی معلومات میں اضافہ کر رہا ہو

اچھا تمہیں یاد ہے تم نے مجھ سے پانچ ہزار ادھار لیے تھے۔ عشاء نے ایکسائیڈ ہوتے کہا

اور تمہیں یاد ہے اس پانچ ہزار کے نام پر تم نے شاید بیس ہزار سے زیادہ مجھ سے لے لیے ہیں۔

زریام نے بھی اسی کے سٹائل میں کہا

ہاں تو واپس کر دوں گی نا۔ عشاء نے منہ کے مختلف ڈیزائن بنائے

اور خیر سے وہ دن کب آئے گا؟ اس نے تنزیہ مسکراتے ہوئے کہا

ارے بس کرو تم دونوں میں دوں گی پیسے

زویا نے کہا تو عشاء اور زریام نے اچانک اس کی طرف دیکھا

آگے دیکھو ایکسیڈنٹ کروانا ہے کیا؟ زویا نے زریام کی نظروں سے تنگ آتے کہا

تمہارے پاس پیسے ہیں؟ عشاء نے سوال کیا کیونکہ زویا اپنے پیسے لگا لے۔۔۔ کچھ ہضم نہیں ہوا تھا

ہاں تم لوگ چلو بس

ویسے یہ بات یقین کرنے کے لائق تو نہیں ہے لیکن چلو کر لیتے ہیں۔ زریام بھی حیران تھا کہ وہ پیسے دے گی

★★★

ملازمہ دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوئی۔ مگر کمرے میں کوئی موجود نہیں تھا۔ تب ہی اسے سحر بال سکھاتی ہوئی واش روم سے نکلتی نظر آئی۔

آپ کو بیگم صاحبہ نیچے بلا رہی ہیں۔۔ ملازمہ نے عشرت بیگم کا پیغام پہنچایا کیونکہ وہ ناشتے پر بھی نہیں آئی تھی

اور کسی نے دوبارہ کوشش ہی نا کی تھی اسے بلانے کی۔ضامن تو سب کے جاگنے سے پہلے ہی چلا گیا تھا۔۔سب کو یہی لگا تھا کہ وہ واپس ہی نہیں آیا

عشرت بیگم نے سحر کو بلوایا تھا تاکہ وہ اس سے بات کر سکے۔اسے سمجھائے تاکہ وہ جلد ہی اس گھر میں ایک فرد کی طرح رہنا شروع ہو جائے اس گھر کو اپنا گھر سمجھ کر باقی سب کی طرح رہے

اسلام علیکم۔۔۔وہ لاؤنج میں عشرت بیگم کے پاس آکر بیٹھی

وعلیکم السلام۔کیسی ہو میرا بچہ۔۔۔وہ نہایت پیار سے گویا ہوئی تھیں جس کا سحر پر ردی برابر بھی اثر نا ہوا تھا

میں ٹھیک ہوں؟اس نے بے تکلفی قائم رکھتے کہا

بیٹا اب تم اس گھر کا فرد ہو تو ایسے اجنبی بن کر نا رہو یہ تمہارا ہی گھر ہے اسی لیے اس گھر کو اور یہاں کے رہنے والوں کو اپنا سمجھو جتنی جلدی تم یہ سب کر لو گی سب کے لیے اتنی ہی بہتری ہو گی میں جانتی ہوں یہ اتنی جلدی نہیں ہو گا لیکن اب خود کو اس کے لیے تیار کر لو کیوں کہ اب یہی زندگی ہے تمہاری۔۔۔وہ پیار سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن سحر کو انکی کسی نصیحت میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا وہ یہاں رشتے داریاں نکالنے یا نبھانے نہیں آئی تھی وہ تو بس ایک مقصد کی خاطر آئی تھی تو کیوں سب کہ سامنے اچھا بننے میں اپنا وقت ضائع کرتی تھی

جی۔۔۔سپاٹ چہرے کے ساتھ اس نے جواب دیا

کیا کھاؤ گی میں تمہارے لیے ناشتہ بنواتی ہوں؟

کچھ نہیں بس ایک بلیک کافی

ٹھیک ہے میں بھجواتی اور ساتھ کچھ کھانے کو بھی بھجواتی ہوں۔وہ مسکراتے ہوئے کہتے وہاں سے جانے لگی

ایک منٹ میں ابھی آئی؟زویاہڑ بڑی میں کھڑی ہوئی

کہاں ؟اس کی جلدی دیکھتے ہوئے زریام نے پوچھا

میں بل پے کر کے آتی ہوں۔زویا نے کہا

رہنے دو میں دے دوں گا۔زریام نے روکا ویسے بھی ہر بار وہی دیتا تھا

نہیں میں دوں گی۔زویا بضد ہوئی

پھر ویٹر کو یہی بلالو۔زریام کو اسکا خود جانا تھوڑا عجیب لگا

میں آتی ہوں۔زویا کہتی جانے لگی

زریام اور عشاء وہی بیٹھے اسکا انتظار کرنے لگے

اچانک ہی کسی کی نظر ان پر پڑی۔عشاء نے لیمن کلر کا گھٹنوں تک آتا فراک پہن رکھا تھا اور سٹالر گلے میں لپیٹ رکھا تھا۔سارے بال پونی میں قید تھے سوائے ایک لٹ کے جو اس کے گال کو چھو رہے تھے

وہ زریام کے ساتھ بیٹھی اسکے موبائل پر کچھ دیکھ رہی تھی۔یہ منظر دیکھتے کسی کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ آج وہ اس لڑکی کی واقع عقل ٹھکانے لگا دے کتنی بار منع کیا تھا کہ ڈوپٹہ سر پر لینے کی چیز ہے مگر اسے کیوں سمجھ نہیں آتی تھی۔۔۔وہ اپنے کام کی وجہ سے وہاں تھا اور کام کو چھوڑ نہیں سکتا تھا اسی لیے وہاں سے چلا گیا

چلو چلیں۔زویا ادھر پہنچی تو وہ دونوں کھڑے ہوئے اور وہ تینوں باہر نکلنے لگے

★★★

زریام نے ایک جگہ گاڑی روکی۔تھوڑی دیر ویٹ کرو گے مجھے ایک کام ہے۔اس نے زویا اور عشاء کی طرف دیکھتے ہوئے جیسے اجازت طلب کرنی چاہی

نہیں۔۔۔

عشاء نے صاف منع کیا

یار میرا وولٹ کدھر ہے۔ وہ اب ڈیش بورڈ کھول کر چیزیں الٹ پلٹ کر رہا تھا

میرے پاس ہے۔ زویا نے اسکا وائلٹ اسکی طرف بڑھایا

تمہارے پاس کیسے ؟ ماتھے پر بل ڈالے پوچھا

گھر سے نکلنے سے پہلے تم نے ہی کہا تھا

"میں وولٹ بھول گیا کمرے میں پڑا ہے زویا تم لے آؤں گی ؟" زویا نے اس کی بات کو کیوٹ سے انداز میں دہراتے کہا

مطلب جو تم نے بل پے کیا تھا؟ زریام کو سب سمجھ آنے لگا تھا

ارے واہ بڑے سمجھدار ہو گئے ہو۔ زویا نے مسکرا کر کہا

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو پیسے ہی تھے کونسی تمہاری کوئی پرانی محبوبہ تھی جس کے چھوڑ جانے کا غم کھائے جا رہا ہو۔ زویا نے اسے خود کو گھورتا پا کر مسکرا کر کہا جبکہ عشاء کا چہرہ مسکراہٹ ضبط کرتے لال ہو چکا تھا

غم کیوں نا ہو حق حلال کی کمائی تھی میری

اس نے دبے دبے غصے میں کہا

تمہاری نہیں تمہارے باپ کی۔ عشاء نے اصلاح کی

جس کی بھی تھی۔ تھی تو حق حلال کی ہی نا۔ زریام نے عشاء کو گھورا

تم نے تو جیسے ان پیسوں سے مزاروں پر لنگر بٹوانے تھے۔ زویا تنزیہ گویا ہوئی

چلو کتنے رہ گئے ہیں کچھ اور کرنے کا سوچتے ہیں۔۔۔ عشاء نے اسے مزید تپانے کے لیے کہا

فاریور کائنڈ انفارمیشن وہ زین گروپ آف انڈسٹریز میرے سالے کی نہیں ہے۔ اس نے سڑک پار ایک بڑی سی بلڈنگ کی طرف اشارہ کرتے گھور کر کہا

شکل دیکھی ہے اپنی۔۔۔عشاء دل کھول کر ہنسی

جی دیکھی ہے ماشاءاللہ بہت خوب صورت ہے۔۔۔

ٹاپ ون بزنس مین ہے وہ تمہارا سالا کیوں بننے لگا؟ زویا کو کچھ زیادہ ہی برا لگ گیا تھا حالانکہ اس نے تو صرف کہا ہی تھا کونسا کہنے سے وہ اس کا سالہ بن گیا تھا

ہاں وہ بہت بڑا بزنس مین ہے میں تو جیسے لنڈا بازار میں سویٹر بیچتا ہوں۔۔۔اس نے جل کر کہا

بھئی برا لگا تھا وہ امیر ہے تو زریام خانزادہ کونسا غریب ہے

زری اپنی بات پر غور کرو۔۔۔۔شاید تم بھول رہے ہو کہ لنڈا بازار میں سویٹر بیچنا بھی ایک کام ہے اور افسوس تمہارے پاس وہ بھی نہیں ہے۔۔۔عشاء فرصت سے مزہ لیتے ہوتے کہہ رہی تھی

میرے پاس ڈگری ہے۔۔زریام نے آئبیرو آچکایا

صرف ایف۔ایس۔سی کی۔۔۔زویا نے بات میں حصہ ڈالا یہ دونوں لڑکیاں موقع پاتے اس کی خوف بے عزتی کرتی تھی وہ بے چارہ اکیلا انکا مقابلہ بھی نہیں کر سکتا تھا اور ویسے بھی تم یاد رکھو کہ پریشے سے تمہاری دشمنی ہے ایک نمبر سے بیٹ کیا ہے اس نے تمہیں

ناکر و یار وہ اس کی اپنی محنت تھی اب اس وجہ سے میں اس سے دشمنی پال لوں۔

میں تو اسے جانتا تک نہیں نا ہی کبھی دیکھا ہے

زریام نے گاڑی دوبارہ سٹارٹ کرتے نارمل انداز میں کہا

ویسے یار مجھے اس سے ملنے کا بہت شوق ہے۔اتنی کم ایج میں کتنی کامیابی کی ہے اس نے۔عشاء نے پرجوش انداز میں کہا

کس سے؟ پریشے سے؟ زریام نے آئبیرو اچکایا

نہیں اسکے بھائی سے۔عشاء نے تصدیق کی

ملنا تو میں بھی چاہتی ہوں لیکن پتہ نہیں وہ شوشل میڈیا پر کیوں نہیں آتا۔زویا نے بھی اپنی خواہش ظاہر کی تھی

شاید اسے پبلیسٹی پسند نا ہو۔عشاء نے اندازہ لگایا

ملوانے لے چلوں ؟۔انکی کانورزیشن پر زریام بولا

تم ملوا سکتے ہو ؟زویا ایکسائیڈ ہوئی

یااللہ یہ لڑکیاں مجھے پاگل کردیں گی۔زریام نے آہ بھری

★★★

کہاں سے آرہی ہو ؟وہ داخلی دروازے سے اندر کی طرف داخل ہو ہی رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے سے ذوہان کی آواز سنائی دی

اسے دیکھتے اس نے گلے سے سٹالر نکال کر سر پر کرنا چاہا

یہ صرف مجھے دیکھ کر نہیں لینا ہوتا۔

ذوہان نے اسے سٹالر سر پر لیتے دیکھ کہا کیونکہ ویسے تو اس نے کبھی سر پر دوپٹہ نہیں لیا لیکن جہاں بھی ذوہان کو دیکھتی تھی فوراً سر پر دوپٹہ لے لیتی تھی

ک۔کالج سے۔وہ اٹکتے ہوئے کہنے لگی جتنی بھی کوشش کرلے لیکن اس بندے سے ڈر تو لگتا تھا

مگر مجھے تو تم ریسٹورنٹ میں دیکھی تھی

کس کے ساتھ گئی تھی ؟اس کے لہجے میں سرد پن محسوس کرتے عشاء کا گلا سوکھا تھا

زویا اور زریام کے ساتھ۔اس نے وہاں بھی دیکھ لیا ایسا لگتا ہے اسے صرف میری جاسوسی کرنے کی جاب ملی ہوئی ہے۔عشاء ڈر بھی رہی تھی اور اپنا غصہ بھی نکال رہی تھی لیکن صرف سوچتے ہوئے

کیوں ڈرائیور مر گیا تھا؟ وہ غصے سے بولا اور اسکا یہی غصہ ہی ہوتا جو عشاء کو ڈرنے پر بھی مجبور کرتا ہے اور اس کے سامنے بولنے پر بھی

میں تو پہلے بھی ان کے ساتھ ہی جاتی ہوں۔ اس کے غصے کو دیکھتے عشاء نے آرام سے بات کی لیکن اب اس سے اور کنٹرول نہیں ہو رہا تھا اب اگر ذوہان کچھ اور کہتا تو شاید ہی وہ بد تمیزی کر جاتی

اب سے نہیں جاؤ گی اور جب گھر سے باہر نکلا کرو تو چادر لے کر نکلا کرو کتنی دفعہ سمجھانا پڑے گا۔ لاسٹ وارنگ ہے تمہارے پاس۔ اس نے غصے سے کہا

آپ ہوتے کون ہیں مجھے وارنگ دینے والے اور میں جو چاہے مرضی کروں آپ کو کوئی حق نہیں ہے میرے معاملے میں بولنے کا۔ عشاء بھی عادت کے مطابق اس کے یوں حکم چلانے پر بول ہی پڑی

میں صرف تمہاری اصلاح کر رہا ہوں۔

اس طرح بغیر ڈوپٹے کے باہر نکلنے والی لڑکیوں کو ماڈرن نہیں بے حیا کہتے ہیں۔ میں بس چاہتا ہوں تم پردے کا خیال کیا کرو کیونکہ لڑکیاں پردے میں ہی اچھی لگتی ہیں اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے اور یقین کرو عشاء دنیا کی سب سے زیادہ خوبصورت عورت وہ ہے جو اپنے رب کا حکم مانتے ہوئے خود کو پردے سے الگ نہیں کرتی ہوں کسی کے سامنے خود کو عیاں نہیں کرتی

پردے میں رہنے سے عورت کو خوبصورتی اور عزت واحترام دونوں ملتے ہیں بے پردہ رہ کر تم صرف اپنے گناہوں میں اضافہ کر رہی ہو اور کچھ نہیں۔ میں جانتا ہوں کوئی انسان پرفیکٹ نہیں ہوتا نا تم بالکل پرفیکٹ ہو اور نا ہی میں ہم روز کتنے ہی گناہ کرتے ہیں اور ہمیں پتہ بھی نہیں ہوتا

لیکن جو چیز ہمیں پتہ ہے جو ہمارے ہاتھ میں ہے ہم اسکا خیال تو رکھ سکتے ہیں نا۔۔ تمہیں نہیں لگتا کہ ہمیں اپنے گناہوں میں کمی کرنی چاہیے اتنی کہ ہمارے کندھے انکا بوجھ برداشت بھی کر پائیں

وہ غصے کا جتنا بھی تیز تھا لیکن پھر بھی وہ اپنے غصے پر قابو پانا جانتا تھا اس کے لہجہ کی نرمی ہی تھی جو عشاء کو کبھی کبھی یہ احساس دلاتی تھی کہ وہ اتنا بھی برا نہیں ہے

جس طرح اس نے سمجھایا تھا عشاء کو خود پر شرمندگی محسوس ہو رہی تھی آج پہلی بار وہ ذوہان کی کسی بات پر متفق تھی۔ وہ سہی تو کہہ رہا تھا اس طرح لوگ انکو عزت کی نگاہ سے تھوڑی دیکھتے ہیں اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ اب سے وہ جب بھی گھر سے باہر نکلے گی چادر میں ہی نکلے گی

وہ ہاں میں سر ہلاتی اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ ذوہان کو لگا وہ اس کی بات سمجھ گئی ہے وہ بھی مطمئن سا باہر کی جانب چل دیا

سڑک بالکل سنسان پڑی تھی۔ دور دور تک کوئی گاڑی یا بائیک نظر نہیں آ رہی تھی اور نا ہی کوئی انسان۔

گاڑی کے سامنے اچانک سے کوئی لڑکی نمودار ہوئی تو ذوہان نے گاڑی جھٹکے سے روکی

سامنے موجود لڑکی کو دیکھ کر اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی

وہ گاڑی سے باہر نکلا

ویسے مجھے معلوم نہیں تھا کہ اتنی جلدی مہمان نوازی کا موقع دیں گی آپ۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا

تو یعنی میں بالکل ٹھیک تھا وہ لڑکا تمہارے لیے بہت اہم ہے۔ شاید کوئی گہرا تعلق ہے تمہارا اس سے

وہ لوگ پچھلے چار سال سے اس کیس میں لگے تھے مگر کوئی کامیابی نا ہوئی تھی وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کے گینگ میں کتنے لوگ ہیں کسی کا آپس میں کوئی تعلق ہے یا نہیں کیونکہ آج تک وہ جہاں بھی گئے تھے اکھٹے نہیں گئے تھے وہ لوگ یہ جانتے تھے کہ ڈیڈلی اینجل ایک لڑکی ہے جس کی دہشت پورے شہر میں پھیلی ہے اس کے علاوہ انہیں صرف اتنا پتہ تھا کہ دو لڑکے ہیں جو بالکل اسی حلیے میں پائے جاتے ہیں جو بالکل اسی کی طرح لوگوں کو دردناک موت دینے کے بعد کہیں غائب ہو جاتے ہیں

اس سب میں انہیں ان تینوں کے درمیان کوئی لنک نظر نہیں آیا تھا انہیں نہیں لگتا تھا کہ ان تینوں کا آپس میں کوئی تعلق ہو سکتا ہے

تقریباً دو ماہ پہلے ذوہان کو یہ کیس ملا تھا جس میں وہ کافی محنت کر رہا تھا اور کافی حد تک کامیاب بھی ہو رہا تھا اب وہ اتنا تو جان گئے تھے کہ ان تینوں لوگوں کا آپس میں کوئی لنک تو ضرور ہے اور اب وہ اس کے سامنے تھی یعنی کیس سولو

اینجل نے کوئی جواب نا دیا وہ بس خاموشی سے کھڑی تھی

تب ہی اسے سائرن کی آواز سنائی دینے لگی۔ وہ لڑکی پکڑے جانے کے ڈر سے وہاں سے بھاگنے ہی لگی تھی جب ذوہان نے اسے گن پوائنٹ پر لیا

ڈونٹ مو۔ ذوہان اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا تھا اور اس لڑکی کے قدم وہی جم گئے آہستہ سے واپس مڑتے اس نے دونوں ہاتھ اوپر کیے

کتنی ہی پولیس کی گاڑیاں وہاں آکر رکیں۔

اس لڑکی کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا تھا فرار کا کوئی راستہ باقی نا رہا تھا

کیا لگا تمہیں ہر بار مجھ سے بچ نکلو گی۔ذوہان دو قدم آگے ہوا لیکن فون بجنے کی آواز پر وہی رگ گیا

اس نے موبائل کان سے لگایا

کیسے ہو اے۔ایس۔پی ذوہان شاہ؟ فون سے نمودار ہونے والی آواز جانی پہچانی تھی

پہچانا مجھے ؟دوسری طرف سے آواز گونجی

ذوہان نے ایک نظر سامنے موجود لڑکی پر ڈالی اور ایک نظر فون پر ڈالی۔اینجل ذوہان کو اپنی آواز سنائی دی اور اس کے پہچان جانے پر اینجل مسکرائی تھی

ذوہان نے ایک پولیس آفیسر کو نمبر ٹریس کرنے کا اشارہ کیا

کیا ہوا؟ لگتا ہے بہت بڑا شاک لگا تمہیں تب ہی تو بول ہی نہیں پا رہے۔اسے لگا جیسے وہ لڑکی اس پر ہنس رہی ہے۔سچ ہی تو لگا تھا وہ واقعی اس پر ہنس رہی تھی

تمہیں کیا لگتا ہے تم ایک ہی جال بار بار بچھاؤ گے اور میں اس میں پھسنے کے لیے تیار ہو جاؤں گی؟ذوہان نے بڑی امید لیے پولیس آفیسر کی طرف دیکھا جو لیب ٹاپ کھولے لوکیشن ٹریس کرنے کی کوشش کر رہا تھا

اس آفیسر نے نفی میں سر ہلایا۔یعنی وہ بتانا چاہ رہا تھا کہ لوکیشن ٹریس نہیں ہو رہی ذوہان نے زور سے آنکھیں میچی

نہیں ہو گا ٹریس۔خود کو مت تھکاؤ۔دوبارہ سے آواز آئی تھی جس پر وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

بہت جلد ملاقات ہو گی تم سے۔میری ایک بہت خاص چیز تمہارے پاس ہے خیال رکھنا اس کا۔ بس کچھ دن اور پھر تم خود اسے میرے حوالے کرو گے یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔

ذوہان کچھ نا بولا دوسری طرف سے آواز آنا بند ہو گئی یعنی کال ڈس کنیکٹ ہو گئی تھی

وہ اس پولیس آفیسر کے پاس آیا جو لوکیشن ٹریس کرنے کی کوشش کر رہا تھا

سر کوئی ایک لوکیشن نہیں ہے اس نمبر کی تقریباً ہزاروں لوکیشن معلوم ہو رہی ہیں۔ پولیس آفیسر نے اسے اطلاع دی

ذوہان نے غصے سے گاڑی کے بونٹ پر مکہ مارا تھا اور پھر اس لڑکی کی طرف بڑھنے لگا جو اب الٹے قدم لے رہی تھی

م۔م۔میں نے ک۔کچھ ن۔نہیں کیا۔م۔مجھے جانے دو پ۔پلیز

اس لڑکی نے ڈرتے ہوئے اپنی آنکھیں زور سے میچی

آنکھیں کھولو۔ذوہان کی آواز پر اس نے ڈرتے ہوئے آنکھیں کھولیں

کون ہیں آپ اور یہاں کیوں آئی تھیں ؟ذوہان نے سوال کیا

م۔مجھے ایک لڑکی نے ایسا ک۔کرنے کو کہا تھا ب۔بدلے میں اس نے م۔مجھے بہت سارے پ۔پ۔پیسے دیے۔میری ماں بیمار ہے اور میرے پاس ع۔علاج کے پیسے نہیں ہیں میں نہیں ج۔جانتی وہ لڑکی کون تھی لیکن م۔م۔مجھے یہ کرنا پڑا۔اس لڑکی نے ڈرتے ڈرتے اٹکتے لہجے میں سب بتایا

جانتی ہو اسے میرا مطلب ہے شکل دیکھی ہے اس کی ؟ سکیچ بنوا سکتی ہو اسکا؟ایک اور سوال کیا گیا تھا اور بہت امید لے کر کیا گیا تھا

نہیں میں نے اسکا چہرہ نہیں دیکھا۔

اس کے جواب پر ذوہان نے گہرا سانس بھرا اور بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

ٹھیک ہے۔ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو حفاظت سے گھر پہنچا دیا جائے گا لیکن اس سے پہلے کچھ کاروائی کرنی ہو گی

ذوہان اس لڑکی سے کہتا واپس مڑا

★★★

اُدھر کیا ہو رہا ہے؟زویا نے ایک جگہ بھیڑ دیکھی تو کہنے لگی

سینئر ریگنگ کر رہے ہیں۔زریام نے جواب دیا

آج ان کا یونی میں پہلا دن تھا

چلو ہم بھی چلتے ہیں۔عشاء ایکسائڈ سی بھیڑ کی طرف جانے لگی تھی جب زریام نے اسے روکا

کوئی ضرورت نہیں ہے

ایسے کیسے ضرورت نہیں ہے؟اس طرح کے کاموں میں تو اسے بہت مزہ آتا تھا وہ یہ مس تو نہیں کر سکتی تھی

بھیڑ کے اندر سے داخل ہوتے وہ ان کے پاس جانے لگی وہ دونوں بھی مجبوری میں اس کے پیچھے لپکے اب اسے اکیلا تو جانے نہیں دے سکتے تھے وہ وہاں پہنچے جہاں سینئر ایک لڑکی کو شاید کوئی ڈبہ کھولنے کے لیے کہہ رہے تھے

جب وہ نہیں کرنا چاہتی تو کوئی زبردستی ہے کیا؟عشاء نے غصے سے کہا

سب نے مڑ کر اسے دیکھا

کوئی زبردستی نہیں ہے اس کی جگہ تم کھول دو۔اس لڑکی نے آرام سے جواب دیا

میں کیوں کھولوں؟عشاء نے اسے گھورا

یہ ڈبہ کھولو اور اس کے اندر موجود چیز کو باہر نکالو اور تم چیخی یا ڈری تو تمہیں وہ کرنا ہوگا جو ہم کہیں گے

اس سینئر کی بات پر وہ سمجھ گئے کہ ڈبے میں ضرور کوئی گڑبڑ ہے

مثلاً زویا کے منہ سے بے ساختہ نکلا

ہماری یونی کے ایک پروفیسر کو آئی لو یو بولنا ہو گا اور وہ پروفیسر کون ہو گا یہ بھی ہم طے کریں گے۔ سامنے موجود سینئر نے کہا جبکہ ان تینوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی

دماغ تو نہیں خراب ہو گیا آپ کا؟ زریام نے بے ساختہ کہا

اگر میں شرط جیت گئی تو جو ٹارگٹ آپ مجھے دے رہی تھی وہ آپ کو کرنا ہو گا۔ بولیں منظور ہے؟

عشاء کی بات پر زریام نے اسے پیچھے کھینچا

ہر چیز ایک جیسی نہیں ہوتی عشاء۔ لگتا ہے تم ان کی بات کا مطلب سمجھی نہیں۔ زریام نے اس کے کان میں کہا

میں سمجھ گئی ہوں اور انہیں بھی اچھے سے سمجھاؤں گی۔ عشاء زریام سے کہتی اس سینئر کے سامنے آئی

شرطیں لگانا تو اس کا سب سے پسندیدہ مشغلہ تھا۔ وہ یہ موقع جانے تو نہیں دے سکتی تھی منظور ہے۔۔ اس لڑکی نے ہامی بھری تو عشاء کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری

سارے لڑکے لڑکیاں تماشائیوں کی طرح یہ دیکھ رہے تھے

عشاء نے دل میں بہت دعا کرتے کہ ڈبے میں کچھ ایسا ویسا نا ہو آرام سے وہ ڈبہ کھولا لیکن اس میں موجود چیز کو دیکھ کر اس کا دل گردہ پھیپھڑا سب اچھل کے باہر آنے کو تیار تھے

مگر اس کے چہرے پر پر سکون تاثر تھا۔ ہاتھ کانپنا شروع ہو رہے تھے جسے وہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی پسینہ بھی نمودار ہونا شروع ہونے لگا تھا اگر جلدی سے وہ یہ تماشہ ختم نا کرتی تو خود پر اور قابو نا پانے کی وجہ سے وہ ضرور شرط ہار جاتی

آخراس نے ہمت کرتے ڈبے سے کاکروچ نکالا اور سامنے موجود سینئر کے اوپر پھینک دی۔

ویسے تو اس کی حالت ایسی تھی کہ ابھی بے ہوش ہو جائے لیکن وہ اپنے تاثرات نارمل رکھے ہوئے تھی۔ شکل دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے کوئی فرق ہی نہیں پڑا

اس سینئر کی چینخیں پوری یونی میں گونج رہیں تھیں اور سب کھڑے مزے سے تماشہ دیکھ رہے تھے

اس سینئر کے ساتھ موجود لڑکے اور لڑکیاں لڑائی کی غرض سے ان تینوں کی طرف بڑھے لیکن وہ پروفیسر احمر کی آواز پر وہی رک گئے

کیا ہو رہا ہے یہاں ؟پروفیسر احمر نے غصے سے سوال کیا

سب پروفیسر احمر کی طرف متوجہ ہو چکے تھے اب کسی کا دھیان ان کی طرف نا تھا۔زریام موقع پا کر عشاء کا ہاتھ پکڑے یونی کی پچھلی سائیڈ جانے لگا جبکہ وہ تو بے جان سی اس کے ساتھ کھینچی چلی گئی

جیسے وہ یونی کی پچھلی سائیڈ پر آیا عشاء بے ہوش ہوتی اس کی باہوں میں جھول گئی

بچ گئی یا مر گئی ؟زویا پیچھے سے آئی

یار مجھے سمجھ نہیں آرہا میں اس سچویشن میں ہنسوں یا پریشان ہوں۔زریام نے زویا کی طرف دیکھتے بمشکل اپنی ہسی ضبط کرتے کہا

یار ہنس لیتے ہیں مجھ سے بھی اور کنٹرول نہیں ہو رہا۔اور وہ دونوں ہنس ہی دیے

میں نے کہا تھا نا اب مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا۔ بار بار رایان کی کال اگنور کرنے کے بعد آخر ماہم نے اٹھا ہی لی۔وہ تھوڑا سختی سے گویا ہوئی تھی تا کہ رایان دوبارہ کال نہ کرے

کتنا مشکل ہوتا اپنے پسندیدہ انسان کو اگنور کرنا یہ کوئی ماہم سے پوچھتا کس طرح اس نے اپنے دل پر پتھر رکھ کے اپنے جزباتوں کا گلا گھونٹ رکھا تھا

ارے میری جان ہمیشہ پیار سے بات کی ہے آپ کا یہ روپ تو دیکھا ہی نہیں۔ آپ کی ہر ادا جان لیوا ہے۔ رایان کی آواز اسے سنائی دی

رایان پلیز۔ ماہم نے بے بسی سے کہا کہاں برداشت ہو رہا تھا اس سے یہ سب

تمہیں اپنی محبت کا آخری تحفہ دینا چاہتا ہوں۔ اب اتنا تو حق ہے نا میرا تم پر کہ میں ایک آخری تحفہ دے سکوں۔ کیا نہیں لو گی؟ ماہم کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا تھا کیوں ایسا ہوتا ہے ہم جسے چاہتے ہیں وہ کیوں نصیب میں نہیں ہوتا؟ اس کی آنکھوں سے آنسوں بہنے کے لیے بے صبر ہو رہے تھے

ماہم نے موبائل رکھا تھوڑی دیر یونہی بیٹھی رہی اور پھر اپنے آنسو صاف کرتی خود کو پرسکون کر کے کھڑی ہو کر باہر جانے لگی وہ اس وقت ہاسپٹل میں موجود تھی۔ وہ دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ موبائل پر نوٹیفکیشن کی آواز سن کر وہ واپس پلٹی

اس نے موبائل اٹھا کر میسج چیک کیا اور موبائل پر میسج دیکھ کر اس کے قدموں سے تو جان ہی نکل گئی تھی سانسیں تھمنے کو تھیں ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے اسکی چلتی سانسیس روک لی ہوں وہ بے یقینی سے موبائل کی سکرین کو دیکھ رہی تھی اس کا گلہ سوکھنے لگا تھا کانپتے ہاتھوں سے اس نے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا

دوبارہ موبائل رنگ ہوا تو اس نے کانپتے ہاتھوں سے کال ریسیو کی

کیسا لگا تحفہ؟ امید ہے بہت پسند آیا ہو گا۔ رایان مسکراتے ہوئے گویا ہوا اور اس کو ماہم نے ابھی طرح محسوس کیا تھا ماہم کو تو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اس نے صحیح دیکھا ہے دل شدت سے

اس بات کی دعا کر رہا تھا کہ کاش یہ خواب ہو۔آنکھ کھلے اور سب ٹھیک ہو جائے لیکن یہ خواب نہیں تھا

کیا ہوا میری جان لگتا ہے تحفہ کچھ زیادہ پسند آگیا اس لیے تو شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ ہی نہیں بچے تمہارے پاس۔۔۔اور اب کی بار ماہم کی آنکھوں سے جو آنسو نکلے تھے وہ تو کوئی اور ہی جزبہ سے نکلے تھے۔

وقت بھی کیسی چیز ہے لمحہ بھر میں انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے تھوڑی دیر پہلے یہ لڑکی اس لڑکے کے نا ملنے پر رو رہی تھی اور اب یہ لڑکی اپنی محبت پر رو رہی تھی

ک۔ک۔کیا چاہتے ہو؟ماہم کو سمجھ آگیا تھا کہ یہ سب کس لیے ہے اسے لیے وہ فوراً مدعے پر آئی۔

اسے لگتا تھا کہ رایان بہت اچھا لڑکا ہے کیونکہ آج تک نا ہی اس نے ماہم سے کوئی پچر مانگی تھی اور نا ہی کبھی ملنے کے لیے فورس کیا تھا لیکن وہ بھی ویسا ہی نکلا کیوں ماہم؟کیوں اتنی بے وقوف ہو تم؟کیوں لوگوں کی پہچان نہیں ہے تمہیں؟آج واقعی اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا

لیکن غلطی تو اس کی اپنی ہی تھی نا کیوں وہ اپنے گھر والوں کے بھروسے کو توڑ کر کسی نامحرم سے محبت میں مبتلا ہوئی۔۔۔جزبات پر تو کسی کا اختیار نہیں ہوتا لیکن ہم محبت پر عزت کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے دل پر پہرے تو بٹھا سکتے ہیں نا

وہ تو دو سال کے ریلیشن میں صرف تین سے چار بار رایان سے ملی تھی تو یہ پچرز۔یہ کیسے لی اس نے؟اس کا مائنڈ ماؤف ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔یہ زندگی کس مقام پر لے آئی تھی اسے۔رایان اس طرح کی حرکت کرے گا اسے یقین نہیں ہو رہا تھا

تو یہ فوٹو شوٹ ہیں۔ تھی تو وہ فوٹو شوٹ لیکن اگر۔۔۔۔اگر گھر میں کسی کو معلوم ہو گیا تو اسے خود پر رونا آرہا تھا آخر یہ محبت جیسے جزبات کی لوگ توہین کیوں کرتے ہیں؟

لیکن اس میں اگر کسی کی کوئی غلطی تھی تو وہ صرف اور صرف ماہم کی تھے وہ مانتی تھی کہ اس کی اپنی غلطی تھی جس کی سزا اب اس کی عزت چھین کر دی جانے والی تھی

زیادہ کچھ نہیں میری جان بس تمہیں چاہتا ہوں۔ تمہیں اپنانا چاہتا ہوں۔اپنے شوہر سے طلاق لو اور مجھ سے شادی کر لو۔رایان سمجھ رہا تھا کہ اس وقت اس کی حالت کیسی ہو گی اور وہ بہت محفوظ ہو رہا تھا اس کی حالت سے

یہ ممکن نہیں ہے۔ماہم نے آج سے پہلے کبھی خود کو اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا آنسو روانی آنکھوں سے بہہ کر گال بھگونے لگے تھے وہ لڑکی جو اپنے گھر والوں کے سامنے یہ اظہار تک نا کر پائی کہ وہ کسی سے محبت کرتی ہے وہ یوں خود طلاق کیسے لے سکتی تھی اور اگر لے بھی لیتی تو کس کے بھروسے۔۔۔۔رایان کے۔۔۔۔کیا ثبوت تھا جو آج اسے بلیک میل کر رہا ہے کل وہ اسے اپنی عزت سونپے گا

ارے میری جان کچھ بھی ممکن ہے۔ان پکچرز کا تمہارے گھر والوں تک پہنچنا۔ تمہارے شوہر کے پاس پہنچنا اور۔۔۔۔۔۔۔۔

رایان پ۔پلیز یہ ڈلیٹ ک۔ک۔کر دو۔ت۔تم تو مجھ سے محبت کرتے ہو نا۔اور جس سے م۔م۔محبت کی جاتی ہے اس کی عزت یوں ا۔اچھالی نہیں جاتی۔ماہم کی سانسیں پھولنے لگی تھیں اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی

عزت کی بات تم جیسی لڑکیوں کو نہیں کرنی چاہیے

رایان کی بات نے ماہم کے دل پر چاقو کی طرح وار کیا تھا۔اسے لگا جیسے اس کا دل کٹ کر رہ گیا ہو کیا یہ وہی لڑکا تھا جو اس سے کہتا تھا کہ تمہاری عزت میری عزت ہے میں ہمیشہ اس کی حفاظت کروں گا

لفظوں کے تیر کبھی رائیگاں نہیں جاتے وہ سیدھا دل پر جا کر لگتے ہیں اور کبھی نا بھرنے والا زخم دے جاتے ہیں

اس وقت کہاں ہوتی ہے تمہاری عزت جب تم ایک نامحرم سے تعلق رکھتی ہو۔بس اپنی اور تزلیل اس سے برداشت نہیں ہونی تھی

رایان میں نے تم سے کوئی غلط تعلق نہیں رکھا یہ تو جذبات تھے اور کسی کے بھی دل میں پیدا ہو سکتے تھے لیکن شاید تم اس قابل نہیں تھے کہ میں تم سے محبت کرتی۔ماہم نے نم آواز سے چلاتے ہوئے کہا کہاں برداشت ہو رہا تھا کہ جس انسان سے محبت کرتی تھی۔۔۔کرتی تھی کیا مطلب۔۔۔کرتی ہے۔۔۔۔وہ اسے اس طرح دنیا کے سامنے تماشہ بنانا چاہتا ہے

ہاہاہاہاہا۔اس کی بات پر رایان کا قہقہہ بلند ہوا

بہت جلدی احساس ہو گیا تمہیں ماہم وسیم شاہ کہ میں تمہاری محبت کے قابل نہیں تھا

رایان پلیز۔۔۔ماہم نے ضبط سے آنکھیں میچی

نا میری جان ابھی نہیں۔ابھی تو شروعات ہوئی ہے ابھی سے ہار گئی تم۔تم تو بہت مضبوط تھی خیر میں تو تمہارا چاہنے والا ہوں۔تم سے بات نا کروں تمہیں دیکھوں نا تو دل بے چین رہتا ہے۔

رایان کو فون سے ماہم کی دبی دبی سسکیوں کی آواز سنائی دے رہی تھی جسے سن کر وہ جیسے سکون حاصل کر رہا تھا

جتنی میری بات مانو گی اتنا فائدہ ہو گا تمہارا۔

کال ڈس کنیکٹ ہو گئی تھی لیکن ماہم ابھی بھی فون کان سے لگائے اسی پوزیشن میں کھڑی تھی اب کیا بچہ تھا اس کے پاس؟ کچھ بھی تو نہیں۔۔۔لڑکیوں کے پاس سوائے عزت کے اور ہوتا ہی کیا ہے؟ اور آج اس کی عزت داؤ پر لگی تھی اور وہ بھی اس انسان کے ہاتھوں جس سے وہ بے پناہ محبت کرتی ہے۔اگر رایان شاہ کو معلوم ہو جائے کہ ماہم وسیم شاہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے تو خود پر رشک کرے۔۔۔۔۔لیکن وہ جانتا تھا کہ ماہم وسیم شاہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے اس کے باوجود وہ یہ سب کر رہا تھا

★★★

عشاء کو اپنے چہرے پر پانی کی بوندیں گرتی محسوس ہوئی تو اس نے آنکھیں کھولیں اور اوپر آسمان کی طرف دیکھا۔

وہ نیچے گھاس پر لیٹی ہوئی تھی اور دائیں بائیں زویا اور زریام بیٹھے تھے

میں مر گئی؟ کیا قبر ایسی ہوتی ہے؟ عشاء نے اوپر نیلے آسمان کی طرف دیکھتے کہا۔ لیکن میں نے تو سنا تھا کہ قبر میں اندھیرا ہوتا ہے یہاں پر سب نیلا نیلا کیسے؟

لو جی۔۔۔زریام نے ٹھنڈی سانس ہوا کے سپرد کی

زریام نے تھوڑا زیادہ پانی اس کے چہرے پر چھڑکا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھی

م۔میں زندہ ہوں؟ اس نے زریام اور زویا کی طرف دیکھا

بدقسمتی سے ہاں۔زویا بولی

فرشتے تو تمہاری روح قبض کرنا چاہتے تھے لیکن تم کچھ زیادہ ہی ڈھیٹھ ہو۔اب کی بار زریام بولا

میں زندہ ہوں۔عشاء سینے پر ہاتھ رکھے گہرے سانس بھرنے لگی

کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی جب برداشت ہی نہیں ہونا تھا؟زویا نے غصے سے کہا کتنی دیر سے وہ پریشان ہو رہے تھے اس کے لیے اور ابھی جو رائیتہ اس نے پھیلایا تھا اس کا حساب بھی تو باقی تھا

میں نے منع کیا تھا نا لیکن میں تو پاگل ہوں جاہل ہوں بے وقوف ہوں میری کوئی سنتا ہی کہاں ہے۔زریام کچھ زیادہ ہی غصے میں تھا

زری ہمیں پتہ ہے تم پاگل ہو جاہل ہو بے وقوف ہو تمہاری کوئی نہیں سنتا لیکن ابھی اس کی بات ہو رہی ہے۔زویا نے لاپرواہی سے کہا جبکہ زریام اسے دیکھ کر رہ گیا

چلو گھر چلیں آج کے لیکچر تو مس ہو ہی گئے ہیں۔

زریام نے عشاء کو گھورتے ہوئے کہا

ہاں ہاں پتہ ہے بڑے آئے تم پڑھا کو۔اب عشاء بھی بول ہی پڑی لیکن وہ دونوں اٹھ کر جانے لگے تھے جسے دیکھتے عشاء بھی اٹھی

اوئے لیکن پہلے سٹاف روم جانا ہے یاد ہے نا پروفیسر احمر نے بلوایا تھا؟۔زویا نے زریام کو یاد کروایا

ابے یار اب اس کی وجہ سے پہلے دن ہی بیزتی کروانی پڑے گی۔زریام صبر کا گھونٹ بھر کر رہ گیا

★★★

ضامن بیڈ پر لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا جب سحر کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔بغیر اس کی طرف دیکھے وہ واش روم میں بند ہو گئی

واش روم سے باہر نکلتے وہ بیڈ کے پاس آئی

اٹھیں یہاں سے۔۔۔

ضامن نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا

میں نے کہا اٹھیں۔اب کی بار آواز زرا اونچی تھی

ضامن لیپ ٹاپ بند کرتا وہاں سے اٹھا۔سب خیریت ہے؟وہ سوچ رہا تھا کہ ابھی تو ٹھیک تھی اچانک کیا ہو گیا

کل میں صوفے پر سوئی تھی تو آج آپ سوئیں گے۔

اس کی بات پر مسکراہٹ نے بے ساختہ ضامن کے لبوں کو چھوا

آپ سو سکتی ہیں یہاں؟میں سو جایا کروں گا صوفے پر۔ضامن نے مسکرا کر کہا

احسان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ایک دن آپ صوفے پر سوئیں گے اور ایک دن میں۔سحر کمفرٹر سیٹ کر رہی تھی

ضامن یونہی اسے دیکھتا رہا۔اس کی نظروں سے تنگ آکر سحر نے اسکی طرف دیکھا

جی؟

وہ ایک ایک قدم اس کی طرف بڑھانے لگا تھا جبکہ تاثرات سپاٹ تھے

سحر ایک ایک قدم پیچھے لینے لگی اور وہ دیوار کے ساتھ جا لگی

کون ہیں آپ؟ضامن نے دیوار پر اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھا

ج۔جی؟سحر گھبرا گئی

کون ہیں آپ؟آج تو بتا ہی دیں کون ہیں آپ؟میں ہر وقت کے بارے میں سوچتا ہوں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کون ہیں آپ؟۔آپ مجھے پاگل کر رہی ہیں؟سحر سانسیں روکے اسے سن رہی تھی

مجھے اتنا بے بس کیوں کر دیتی ہیں آپ؟کون ہیں آخر آپ جس سے میں چاہتے ہوئے بھی لاپرواہ نہیں ہو پاتا۔کیوں آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں؟سحر کی سانسیں واپس بحال ہوئیں

اچھا تو یہ مطلب تھا اس کا وہ تو نجانے کیا سمجھ بیٹھی تھی

مجھے نیند آرہی ہے۔وہ جلدی سے سائیڈ سے نکل کر بیڈ پر جا کر کمفرٹر اوڑھے سو گئی۔ضامن ہنوز اسی پوزیشن میں کھڑا رہا وہ کیسے سب ٹھیک کرے؟اس لڑکی کا بھروسہ دوبارہ جیتنا اتنا آسان نا تھا

★★★

زریام کلاس کی طرف ہی جا رہا تھا جب ایک لڑکی سے زوردار ٹکر ہوئی۔

اس سے پہلے کے وہ گرتی زریام نے اسے تھام لیا۔لڑکی کے ہاتھ میں پکڑی فائل سے پیپر نکل کر ہوا میں اڑنے لگے

اس نے زور سے آنکھیں میچ رکھی تھیں

میڈم آنکھیں کھول لیں آپ نہیں گری۔زریام کی آواز پر پریشے نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں

اس کی نظر سامنے موجود لڑکے پر پڑی اور اس کی پلکیں جیسے جھپکنا بھول گئی تھیں وہ تو جیسے بھول ہی گئی تھی کہ وہ کس حال میں کھڑی ہے وہ اسی حالت میں کھڑی یک ٹک وہ اسے دیکھے ہی جا رہی تھی اس نے بھوری آنکھوں میں جھانکا جو کہ مسکرا رہی تھیں اور وہ اس کی آنکھوں میں گم سی ہو رہی تھی

مجھے دیکھ لیا ہو تو کھڑی ہو جائیں ورنہ میں گرا دوں گا۔زریام نے اسے جھٹکا دیا

اہہہہہہ پریشے چلائی وہ گرنے ہی لگی تھی کہ اس نے دوبارہ تھام لیا

پریشے ہوش میں آتی جلدی سے کھڑی ہوئی اور اس کی طرف افسوس سے دیکھا جبکہ زریام اسکی طرف سمائل پاس کرتے وہاں سے چلا گیا

تھوڑی دیر تک پریشے کی نظروں نے اس کا تعاقب کیا لیکن پھر وہ نیچے بیٹھ کر پیپرز سمیٹنے لگی

کیسا انسان تھا؟ سوری تک نہیں بولا۔ پیپرز سمیٹتے ہوئے وہ تھوڑی دیر کہیں کھو گئی

ویسے موویز میں تو ایسا ہوتا ہے کہ لڑکا اگر لڑکی سے ٹکرائے اور لڑکی کا سامان گر جائے تو اس کا سامان سمیٹ کر دیتا ہے

آہ۔ہ۔ہ۔ہ۔پریشے کیا سوچ رہی ہو؟ وہ خود ہی اپنی سوچ سے جھنجھلائی

وہ لڑ

وہ لڑکا بے شک بہت پیارا تھا لیکن وہ شاید کچھ زیادہ ہی خاص تھا جو پریشے کو اپنی طرف اٹریکٹ کر رہا تھا

اسکی پرسنیلٹی، اسکا سٹائل، اسکا لہجہ، اسکی باتیں۔یا پھر اسکی سمائل۔ہاں کتنی پیاری تھی نا اسکی سمائل پریشے نے ایک ہی لمحہ کی ملاقات کے بعد اتنے سارے اندازے لگا لیے تھے

ایک عجیب قسم کی اٹریکشن تھی اس میں جو صرف پریشے کو ہی نہیں بلکہ سب کو ہی اپنی طرف اٹریکٹ کرتی تھی

صرف لڑکیاں ہی نہیں بلکہ لڑکے بھی اس سے دوستی کرنا چاہتے تھے جو کہ زویا کو بالکل بھی پسند نہیں ہوتا تھا

وہ اس کے بارے میں سوچ رہی تھی اور وہ شاید مسکرا بھی رہی تھی۔شاید نہیں وہ یقیناً مسکرا رہی تھی

یا اللہ میں مسکرا کیوں رہی ہوں؟ وہ خود سے تنگ آنے لگی

پریشے چلو بھی کلاس شروع ہونے والی ہے۔کنزل جو اس کے ساتھ ہی چل رہی تھی۔پریشے کو اپنے ساتھ نا پا کر واپس مڑی تو پریشے کو نیچے بیٹھا دیکھ کر اس کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی

یہ کون ہے؟ پریشے نے نا جانے کیوں زریام کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا

یہ۔۔۔کنزل نے زریام کی طرف اشارہ کیا

یاد ہے تمہیں ایک لڑکی کے ساتھ کالج میں لڑائی ہوئی تھی انہیں کے ساتھ ہے۔کل اچھی خاصی فلم چلائی تھی ان لوگوں نے لیکن تم نے وہ سین مس کر دیا۔

ان کا آج دوسرا دن تھا یونیورسٹی میں۔۔۔پریشے پہلے دن نہیں آئی تھی اسی لیے اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ لڑکا کون ہے ورنہ تو ایک دن میں ہی آدھی سے زیادہ یونیورسٹی میں عشاء کی حرکت کی وجہ سے مشہور ہو چکے تھے

بس یار میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔پریشے کھڑی ہوئی

نام کیا ہے اس کا؟پریشے کہ منہ سے بے ساختہ نکلا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ یہ کیوں پوچھ رہی ہے لیکن اس کا بہت دل کر رہا تھا اس لڑکے کے بارے میں جاننے کا

زریام خانزادہ۔انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں عشاء کھڑی تھی

عمر انیس سال۔ویسے لڑکیوں کی تو اٹھارہ سے اوپر نہیں جاتی البتہ یہ انیس کا ہے اور یقیناً اگلے سال بیس کا بھی ہو جائے گا اکلوتا ہے اور ابھی تک سنگل ہے۔میڈیکل میں پانچ سال لگیں گے پھر دو سال سٹیبل ہونے میں لگ جائیں گے تب تک یقیناً کوئی اس کا انتظار نہیں کرے گا ڈیفنس میں رہتا ہے سی بلاک میں مکان نمبر ایک سو چار۔خانزادہ مینشن کی پلیٹ پر بنگلا ہے

عشاء تو ایسے سب بتا رہی تھی جیسے زریام کا رشتہ کروانا ہو

ان دونوں کو خاموش دیکھ کر عشاء مسکراتے ہوئے وہاں سے چل دی عجیب پاگل لڑکی ہے کنزل کو اس کا رویہ کچھ زیادہ ہی برا لگا تھا اور پھر جس طریقے سے اس نے سب بتایا اور جو مطلب نکالتے بتایا وہ بہت کھٹک رہا تھا

چلو چھوڑو اسے ہم چلتے ہیں ورنہ لیٹ ہو جائیں گے پریشے اسے لیے آگے بڑھی

زری ایک لڑکی تمہارا نام پوچھ رہی تھی میں اتیج سے لے کر گھر کے ایڈریس تک سب بتا آئی۔

عشاء تو ایسے بتا رہی تھی جیسے کوئی کارنامہ کر دیا ہو

بس فون نمبر رہ گیا۔ عشاء اداس ہوئی

کیا مطلب کس کو بتا آئی ہو؟ زریام کے تو ہوش اڑے تھے

دعا دو گے مجھے فری میں ایک گلر فرینڈ مل گئی

شکریہ ادا مت کرنا۔ ایسے چھوٹے موٹے کام میں کرتی رہتی ہوں۔ ویسے مبارک ہو تمہیں اب تم سنگل نہیں رہے

عشاء تو مسکرا رہی تھی لیکن زویا کے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا

یار عشاء یہ کوئی طریقہ۔۔۔۔۔

اوہ کملی جی ناں پوچھدی۔۔۔ کیندی ہاں یاں کہ ناپوچھدی

اولبھدی بہانے پھردی۔۔۔۔۔ کدے کافی کدی چاہ پوچھدی

زریام کچھ کہنے ہی لگا تھا جب عشاء گنگنانے لگی

میں پھیرا اگنو ر ماردا کیوں کہ ٹوٹیا ہے دل یار دا

یار ہی نے جیرے سانجھی جاندے نے عشاء نے خود کو مہان محسوس کرتے بائیں پھیلائی

زریام حیران و پریشاں بیٹھا ایک نئی مووی کا ٹریلر دیکھ رہا تھا

بس کر دو عشاء ہر بات مزاق نہیں ہوتی۔ زویا غصے سے کہتی اٹھ کر چلی گئی

اسے کیا ہوا؟ زریام نے اسے غصے میں جاتے ہوئے دیکھ پوچھا

میں دیکھ کر آتی ہوں؟ عشاء بھی اس کے پیچھے جانے کے لیے کھڑی ہوئی لیکن دو قدم چلنے کے بعد بھاگ کر واپس زریام کے پاس آئی

یہ گانا پرفیکٹ میچ تھا لیکن ایک مسئلہ ہے یار تمہارا دل ٹوٹا ہوا نہیں ہے تو پھر ایسا کرو پہلے اپنا دل تڑواؤ اور پھر ہم یہی سے شروع کریں گے۔ عشاء اسے آنکھ مارتی زویا کے پیچھے جانے لگی جبکہ زریام نفی میں سر ہلا کر رہ گیا

زویا منہ بنائے بینچ پر بیٹھی تھی جب عشاء اس کے ساتھ آ کر بیٹھی

ایسے کیا دیکھ رہی ہو تمہارا ہی ہے۔ عشاء نے اس کے کندھے سے کندھا مس کیا

ک۔ کیا مطلب

زویا جو زریام کو ہی دیکھ رہی تھی جس کے پاس کچھ لڑکیاں کھڑی تھیں اور وہ بھی ایسے بات کر رہا تھا جیسے اس کے ماموں کی بیٹیاں ہوں اپنی چوری پکڑے جانے پر ہڑ بڑا کر بولی

تمہیں کیا لگتا ہے میں نہیں جانتی اس بارے میں۔ بچپن کی دوستی ہے میری تم سے چہرہ بھی پڑھ لیتی ہوں

اور وہ تاثرات تو واضح جھلک رہے ہوتے ہیں جو زریام کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھ کر تمہارے چہرے پر آتے ہیں۔ عشاء نے اس کے گرد باہیں پھیلاتے اس کی تھوڑی پر انگلی رکھتے اسکا چہرہ اپنی طرف موڑتے کہا

عشاء میں بہت کوشش کرتی ہوں اس سب سے نکلنے کی لیکن یہ میرے بس میں نہیں رہا یار۔ میں کیوں اس کے بارے میں سوچتی ہوں۔ اس کا کسی سے بات کرنا مجھے کیوں اچھا نہیں لگتا مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا ہے یار میں کیا کروں؟ مجھے ہر وقت ڈر لگا رہتا ہے۔ جب بھی وہ کسی لڑکی سے ہنس کر بات کرتا ہے تو دل میں خوف پیدا ہو جاتا ہے

زویا اپنے جذبات بتانے سے بھی ڈرتی تھی اور زریام کے کسی اور کے بارے میں جذبات جاننے سے بھی ڈرتی تھی

اگر وہ کسی سے۔۔۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے ایسا کچھ ہو گا ہر لڑکی کو تو وہ ایسے ٹریٹ کرتا ہے جیسے اس کی گرل فرینڈ ہو لیکن یار اسکا وہ ڈائیلوگ ساری لڑکیاں میری بہنیں ہیں

عشاء کے سٹائل پر زویا واقع ہنس دی

سٹوڈنٹس آپ لوگ یہ لیکچر اپنے رجسٹر پر کاپی کر لیں ابھی آپ لوگوں کی بکس کنفرم نہیں ہوئی تو آپ لوگ لیکچر کاپی کرتے رہیں گے۔ کیونکہ میں آپ لوگوں کے اتنے دن ضائع نہیں کر سکتا

پروفیسر احمر نے اطلاع دی

یار زویا تو نے بتایا کیوں نہیں کی پروفیسر احمر اس یونیورسٹی سے آئے تھے۔ وہ بیٹھے تو دو دو چیئرز چھوڑ کر تھے لیکن عشاء پرچی لکھ کر زویا کی طرف پھینک رہی تھی

وہ دور دور بھی اس لیے بیٹھے تھے کہ کیوں کہ زریام نے کہا تھا کلاس کے دوران کوئی مستی نہیں ہو گی۔ اب زریام کے ساتھ ایک یونیورسٹی میں پڑھنے کا یہ تو فائدہ ہو گا کہ وہ شاید پڑھنا شروع کر دیں

سارے کالج کو پتہ تھا لیکن ایک تم ہی تھی جو وہاں ہوتے ہوئے بھی وہاں موجود نہیں ہوتی تھی

زویا نے پرچی واپس پھینکی

مس عشاء۔ سٹینڈ اپ۔ پروفیسر احمر نے عشاء سے کہا۔ آپ نے کاپی کر لیا ہے تو دیکھائیں مجھے۔

ج۔ جی سر۔ عشاء نے گلا تر کیا

اب پروفیسر احمر اس کی طرف بڑھ رہے تھے جب زویا چلائی

سر۔۔۔

پروفیسر احمر نے پریشانی سے پیچھے دیکھا

کیا ہوا؟

سر تھرڈ پوائنٹ سمجھ نہیں آیا۔زویا نے زبردستی مسکراتے کہا

اتنی دیر میں زریام اپنا رجسٹر عشاء کو پکڑا چکا تھا آج انکا تھا تو دوسرا دن لیکن لیکچر میں پہلا دن تھا

اور پہلے دن ہی ان کی امیج بری طرح خراب ہونے والی تھی

اوکے۔وہ عشاء کی طرف بڑھے

اگر عشاء نے کبھی کوئی ٹیسٹ دیا ہوتا تو وہ اسکی رائیٹنگ پہچان جاتے

نا تو زریام اس سے پہلے انکا سٹوڈنٹ رہا تھا اور نا ہی عشاء نے انہیں کوئی ٹیسٹ دیا تھا جس کی وجہ

سے پروفیسر احمر کو بالکل بھی شک نا ہو پایا کہ وہ رائیٹنگ کس کی تھی

عشاء کا رجسٹر واپس رکھ کر وہ اب زریام کی طرف بڑھنے لگے تھے جسے دیکھ انکی سانسیں پھر سے

رکی تھیں کیونکہ پروفیسر احمر سے تو بچ جانا تھا لیکن اگر انکی وجہ سے زریام کی کلاس کے سامنے

بے عزتی ہو گئی تو زریام سے بچ پانا بالکل ناممکن تھا

سر۔۔۔

عشاء کی آواز پر پروفیسر احمر عشاء کی طرف مڑے تو زویا تو ساتھ بیٹھے لڑکے کا رجسٹر چھین کر

زریام کی طرف پھینکا

کچھ نہیں سر۔عشاء مسکرائی

کچھ گرنے کی آواز پر اب پروفیسر احمر نے زریام کی طرف دیکھا جو نیچے سے کچھ اٹھا رہا تھا

وہ سر۔۔۔رجسٹر گر گیا تھا۔زریام بولا

پوری کلاس ہونقوں کی طرح یہ دیکھ رہی تھی لیکن کوئی بول نہیں رہا تھا

پروفیسر احمر کو کوئی گڑبڑ لگ تو رہی تھی۔لیکن انہیں سمجھ نہیں آ رہا کہ آخر گڑبڑ ہے کیا

پریشے جو زریام کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔انکی حرکت بتانے کے لیے کھڑی ہوئی

سر۔۔۔۔

زریام نے اسکا ہاتھ پکڑا اور دباؤ دیا تو وہی جم گئی۔ دل دو سو کی سپیڈ سے دھڑکنے لگا تھا۔ اس نے زریام کی طرف دیکھا جو اسے آنکھوں سے وارن کر رہا تھا

زریام نے نفی میں سر ہلایا یعنی وہ اسے کچھ بھی بتانے سے روک رہا تھا

جی بیٹا۔ آپ کے ساتھ کیسا مسلہ ہو گیا۔ پروفیسر احمر کو کنفرم ہو گیا تھا کہ کوئی گڑبڑ ہے

وہ سر۔۔۔ میں کہہ رہی تھی تھرڈ پوائنٹ مجھے بھی سمجھ نہیں آیا۔ پریشے بولی تو زریام نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اس نے ایک نظر زریام کی طرف دیکھا تھا اس کے یوں ہاتھ چھوڑ دینے سے کیوں عجیب سا محسوس ہوا تھا۔ خور کے خیالات پر لعنت بھیجتی وہ واپس بیٹھی

چلیں پہلے تھرڈ پوائنٹ سمجھتے ہیں۔ پروفیسر احمر بورڈ کی طرف بڑھے

کلاس سے باہر نکل کر وہ اب پاگلوں کی طرح ہنس رہے تھے۔ یار آج بڑا مزہ پروفیسر احمر کو بے وقوف بنا دیا۔ کیا بات ہے۔ یار سچ میں پروفیسر احمر کو۔۔ ہاہاہاہاہا عشاء نے زویا کے ساتھ تالی ماری خوشی سے وہ پھولے نہیں سما رہی تھی

تم دونوں کی وجہ سے آج اگر میری بے عزتی ہو جاتی تو میں نے چھوڑنا نہیں تھا تم دونوں کو۔ سنا نہیں ہے فرسٹ امپریشن از لاسٹ امپریشن۔ زریام غصہ ہوا تھا اور کل بھی تو اچھی خاصی ہو گئی تھی ان لوگوں کی وہ بھی وائس پرنسپل سے اور آج پروفیسر احمر سے

چھوڑ تو تم ویسے بھی نہیں سکتے ہمیں۔ زویا نے سٹائل سے بال پیچھے کیے

ارے چھوڑو یار کینٹین چلتے ہیں۔ عشاء نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا

★★★

ٹیبل پر کتابیں بکھری پڑی تھی پاس ایک لیپ ٹاپ کھلا تھا۔ زریام نیچے بیٹھا کتابوں پر جھکا تھا۔ وہ اس وقت نوٹس بنا رہا تھا۔ کبھی بک میں سے پوائنٹس نکال رہا تھا تو کبھی لیپ ٹاپ سے۔

ٹیبل کی دوسری طرف عشاء اور زویا نیچے بیٹھی ٹیبل پر کہنی رکھے موبائل میں مصروف تھیں

یہ کہاں کا انصاف ہے میں زلیل وخوار ہو کر نوٹس بناؤں اور تم لوگ آرام سے انہیں استعمال کر لو؟ یا تو میری مدد کرواؤ یا پھر فیل ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ زریام نے ان دونوں سے کہا جو اپنی ہی دنیا میں گم تھیں

یہ تو ہر بار کا تھا۔۔۔ بھلے وہ ایک کالج میں نہیں پڑھتے تھے لیکن پھر بھی وہ زریام کے بنائے نوٹس استمال کرتے تھے

ایک زریام کے بنائے نوٹس ہی تو ہوتے تھے جو انہیں پاس ہونے میں مدد دیتے تھے ورنہ تو انہوں نے پکا فیل ہونا تھا

اب تمہارے ٹاپر ہونے کا کچھ فائدہ ہمیں بھی تو ہو۔ اور اگر تم ہمیں اپنے ہاتھوں سے نوٹس دینا نا چاہو تو بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے ہم خود تمہارے بیگ سے لے لیں گے

زویا نے موبائل سے نظریں ہٹائے بغیر لاپرواہی سے کہا

تو نا بناؤ نوٹس۔۔۔۔ کس نے کہا ہے کہ بناؤ۔۔۔۔۔ ابھی تو تین دن ہوئے ہیں یونی جاتے ہوئے اور تمہارا شروع بھی ہو گیا۔۔ عشاء نے موبائل بند کر کے رکھ دیا

عشاء کی نظر اچانک ہی سامنے پڑی جسے دیکھتے اس کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے تھے آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی تھی

زوئی۔۔۔ و۔ وہاں دیکھو۔۔ اس نے زویا کے بازو پر دباؤ دیا

اوئے۔۔۔ آرام سے درد ہو رہا ہے اور کیا دیکھوں زویا نے اپنے بازو کو رہائی دلائی

ا۔۔ا۔۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ جب دیکھو اس طرح گھورتے رہتے ہو۔ آنکھیں تو تمہاری چھوٹی سی ہیں لیکن جب بھی اس طرح گھورتے ہو لگتا ہے زندہ نگل جاؤ گے

عشاء کے چہرے سے ڈر واضح ظاہر تھا۔ وہ گھبرا تو رہی تھی لیکن کیوں؟۔۔۔۔ اور کس سے؟

ذوہان نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔وہ اسکی باتوں کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔جہاں تک اسے یاد تھا اسکی تو کب سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی عشاء سے۔۔۔تو پھر وہ کونسا غصہ نکال رہی تھی؟

انکی بات ہوتی بھی کہاں تھی بس کبھی کبھار اگر ذوہان کو وہ نظر آجاتی تو اسے کسی بات پر ٹوک دیتا تھا اور یہی بات عشاء کو زہر لگتی تھی کہ وہ اسے بات بات پر ٹوکتا کیوں ہے

ڈرتی نہیں ہوں میں تم سے۔جب دیکھو ڈرانے کی کوشش کرتے رہتے ہوں۔ہاں چلو تھوڑا سا ڈر لگتا ہے تم سے۔۔۔وہ تو اب سب کو ہی لگتا ہے میں اکیلی تھوڑی ہوں جو ڈرتی ہوں۔۔۔۔

عشاء ایسے ایکٹنگ کر رہی تھی جیسے اسے ذوہان کے قدموں میں کچھ ایسا نظر آرہا ہے جسے وہ دیکھ کر ڈر رہی ہے

زویا اور زریام بھی نا سمجھی سے یہ سب دیکھ رہے تھے کہ ابھی تو یہ ٹھیک تھی اچانک کیا ہو گیا اسے

زریام نے عشاء کی نظروں کا تعاقب کیا تو سامنے موجود شخص کو دیکھ کر اسے بے اختیار کھانسی کا دورہ پڑا

عشاء۔۔۔۔۔۔

زویا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا جسے اس نے غصے سے جھٹک دیا

ارے۔۔۔کیا ہے؟۔۔۔آج تو مجھے اس سے نمٹنے دو۔کب تک ڈر کے زندگی گزاروں گی؟ میں تمہیں کچھ کہتی نہیں ہوں تو اسکا مطلب یہ نہیں تم کچھ بھی کرو۔جس دن عشاء بدلہ لینے پر آئی نا تو تم بہت پچھتاؤ گے۔۔۔بس ایک ہاتھ کی مار ہو تم میری۔عشاء نے چٹکی بجائی

زریام اور زویا حیرت و پریشانی سے یہ سین دیکھ رہے تھے۔اب اس سین کے اینڈ پر عشاء کا بھی دی اینڈ ہونے ہی والا تھا

کچھ یاد آنے پر زویا جلدی سے کھڑی ہوئی

ذ۔ذوہان بھائی یہ آپ کو نہیں کہہ رہی وہ یونی میں سینئرز نے ریگنگ کی تھی۔عشاء ابھی تک اسی کے زیر اثر ہے۔

زویا نے عشاء کو ذوہان کے غصے سے بچانا چاہا۔

اس کو اس اثر سے باہر نکال لو ورنہ مجھے بتانا میں سیکیٹرسٹ سے اپوائنٹمنٹ لے لیتا ہوں

وہ ایک غصے بھری نظر ان پر ڈالتا خاموشی سے چلا گیا

اس کے جاتے ہی زویا نے سکون کا سانس بھرا اور واپس نیچے بیٹھی

یار تجھے وہ کاکروچ نظر آرہا تھا نا جو تم نے یونی میں سینئر پر پھینکا تھا؟۔۔۔۔

دونوں عشاء کے چہرے پر نظر جمائے ہوئے تھے جس پر پر سکون تاثر چھایا تھا

کچھ الگ قسم کی چمک تھی جو عشاء کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔جیسے کافی دن بعد دل کو سکون ملا تھا

تم دونوں کو کیا لگتا ہے کہ میری دیکھنے کی حس اتنی خراب ہو گئی ہے کہ مجھے ایک چھ فٹ کا آدمی کاکروچ نظر آرہا ہے۔

عشاء نے مسکراتے ہوئے واپس موبائل اٹھایا

زویا اور زریام سمجھ گئے تھے کہ یہ صرف ذوہان سے بدلہ لینے کی خاطر تھا۔اسے کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا وہ بس ذوہان کو اس کے لیے اپنے نیک خیالات سے آگاہ کرنا چاہتی تھی۔جو کر کے وہ بے انتہا خوش تھی ایسے جیسے کوئی مار کہ مار لیا ہو

زویا۔۔۔

پیچھے سے ذوہان کی آواز سنائی دی تو موبائل عشاء کے ہاتھ سے چھوٹا جسے اس نے زمین بوس ہونے سے پہلے ہی واپس تھام لیا

ج۔جی بھائی۔۔۔

۔زویا بھی ڈر گئی تھی کہ کہیں ذوہان نے سن تو نہیں لیا

تمہارا ٹیکس ملا تھا مجھے۔کیا کام تھا تمہیں؟

وہ بات تو زویا سے کر رہا تھا لیکن دیکھ عشاء کی جانب رہا تھا جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی اور بار بار سر سے سرکتہ ڈوپٹہ سیٹ کر رہی تھی

ذوہان سمجھ گیا تھا کہ عشاء نے یہ باتیں صرف اسے سنائی تھیں لیکن اب اس پاگل لڑکی سے الجھ کر کیا ہی کرنا تھا۔اگر وہ اسے کچھ کہتا تو وہ الٹا اس سے زیادہ چڑنے لگتی

تھوڑی دیر بعد آ جانا میرے پاس۔ذوہان نے کہا تو زویا نے ہاں میں سر ہلایا

بڑے ہی افسوس کی بات ہے عشاء۔زریام نے اسے اسکی حرکت کا احساس دلانا چاہا

تجھے اس سے کیا کام پڑ گیا؟۔زریام کی بات کو اگنور کرتے اس نے زویا سے سوال کیا

مجھے فورس جوائن کرنے کے لیے اپلائی کرنا ہے۔زویا کا تو بچپن سے ہی فورس جوائن کرنے کا خواب تھا

لو جی بس آپ کی کمی تھی۔ہماری فورس میں آپ جیسے لوگوں کی تو تلاش ہے۔آپ جیسے لوگوں کو تو وہ گھر سے بلانے آئیں گے

بلکہ نہیں آپ ایک مرتبہ جائیں تو سہی وہ آپ کو واپس ہی نہیں آنے دیں گے۔

کاکروچ سے ڈرنے والی لڑکیاں فورس جوائن کریں گی۔امپریسیو۔زریام دل کھول کر ہنسا

زریام بظاہر تو اپنا کام کر رہا تھا لیکن زویا سے طنز کرنے کا موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دے رہا تھا

تم تنز کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نا دینا۔۔۔زویا نے شکل بگاڑی

چلو فورس جوائن کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو کسی سے بھی ہیلپ لے لو یا خود کر لو اتنا بھی مشکل نہیں ہے۔اس بندے کی مدد کیوں لے رہی ہو؟

عشاء نے بھی اسے سنائی

کیوں اس بندے میں کیا خرابی ہے؟

زویا اور زریام نے ایک ساتھ کہا۔

چاہے وہ جیسا بھی تھا انہیں اچھا لگتا تھا۔بھلے وہ کبھی کبھار عشاء کے سامنے اسے برا کہہ بھی دیتے تھے لیکن صرف اپنا غصہ نکالنے کی خاطر۔اصل بات تو یہ تھی کہ ذوہان ان دونوں کا فیورٹ تھا

یار تم لوگوں نے کیا قسم کھا رکھی ہے جو انسان مجھے پسند نہیں ہو گا وہی تمہارا فیورٹ ہو گا

عشاء کو ان کی ذوہان کے لیے پسند خاصہ غصہ دلاتی تھی۔آخر وہ اس کے دوست ہوتے ہوئے ذوہان کی طرف داری کیوں کرتے تھے

اب تمہاری خاطر کیا ہم اپنی پسند بدل لیں۔

زریام نے تو سادہ سے لہجے میں کہا لیکن عشاء کو اسکی بات بری نہیں لگی تھی۔کیونکہ انہوں نے کبھی ایک دوسرے کی بات کا برا نا منایا تھا

موبائل بجنے کی آواز آئی

زویا میرا موبائل اٹھا کر دو۔

زریام نے زویا سے کہا کیونکہ اسکا موبائل زویا کے پیچھے پڑے صوفے پر پڑا تھا۔

زویا نے موبائل اٹھایا اور نمبر دیکھ کر اس کے چہرے پر پریشانی کی لہر دوڑی۔اسے سمجھ نا آیا کہ وہ خوش ہو یا پریشان

کیونکہ اتنے دن زریام کی ممی کی کال آئی تھی

تمہاری ممی کی کال ہے۔زویا نے جھجھکتے ہوتے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی زریام کال نہیں اٹھائے گا

اچھا واپس رکھ دو۔اس نے لاپرواہی سے جواب دیا

زریام بات کر لو۔کتنا وقت ہو گیا ہے تمہاری ان سے بات نہیں ہوئی۔زویا نے امید لیے کہا کہ شاید زریام کال اٹھا لے

کوئی بات نہیں جہاں اتنا وقت گزرا وہاں تھوڑا اور سہی۔اور ویسے بھی مجھے ابھی نوٹس بنانے ہیں۔زریام بات کرنے کے لیے بالکل بھی تیار نا تھا

عشاء نے موبائل جھپٹا اور کال اٹینڈ کر کے زریام کو پکڑا یا جس کے بدلے میں زریام نے اسے گھوری سے نوازا لیکن وہ عشاء تھی واپس گھور کر بات کرنے کا اشارہ کیا

زریام نے عشاء کو گھورتے ہوئے موبائل کان سے لگایا لیکن بولا نہیں

کیسے ہو بیٹا؟پیار سے پوچھا گیا تھا

جیسے پہلے ہوتا ہوں۔جزبات سے عاری لہجے میں سنجیدگی سے کہا گیا تھا

زریام میں نے سنا ہے تم بھابھی کو پریشان کر رہے ہو۔دیکھو بیٹا وہ جو کہتی ہیں اس میں تمہاری بھلائی۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی بول ہی رہی تھیں کہ زریام نے انکی بات کاٹی

مجھے لگتا ہے اس بات کو تقریباً دو ہفتے ہو چکے ہیں

وہ۔۔۔میرے پاس وقت نہیں تھا۔وہ شرمندہ ہوئی تھیں

ممی آپ اپنے کام کریں میرے لیے وقت نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔زریام نے بے زاری سے کہا

بیٹا کبھی تو اچھے سے بات کر لیا کرو میں جب بھی کال کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے پریشانی بھری آواز گونجی

پلیز یار آپ نا کیا کریں کال۔زریام نے جان چھڑوانی چاہی

زریام ماں ہوں میں تمہاری

انہیں برا لگ رہا تھا۔ایک ہی تو بیٹا تھا انکا اور اس نے بھی کبھی اچھے سے بات نہیں کی تھی

اوہ۔۔۔شکر ہے آپ نے یاد دلا دیا ورنہ مجھے لگا تھا میرے کوئی ماں باپ نہیں ہیں

پلیز ممی آپ کے پاس وقت نہیں ہوتا تو نا کیا کریں کال۔ویسے بھی مجھے اب کوئی فرق نہیں پڑتا

زریام نے کہا اور جھٹکے سے کال بند کر کے موبائل صوفے پر اچھالا جو کہ صوفے پر گرنے کے بجائے فرش پر گرا تھا

زویا نے موبائل اٹھایا۔۔۔۔۔سکرین پر کافی سکریچز آ چکے تھے

اوئے اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو؟۔۔اگر ٹوٹ گیا تو پھر نیا لینے کے لیے انہی سے کہنا پڑے گا۔

زویا نے خاصے غصے سے ڈپٹا تھا

مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی اللہ ان لوگوں کو اولاد دیتا ہی کیوں ہے جنہیں قدر ہی نا ہو اگر اچھے سے پرورش نہیں کر سکتے تو پیدا کیوں کرتے ہیں؟

صرف پیدا کرنا ہی کافی نہیں ہوتا انکی اچھے سے پرورش کرنا بھی والدین پر ایک زمیداری ہوتی ہے

زریام کی آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی تھی جسے دیکھتے زویا اور عشاء کا دل بے چین ہوا تھا

یہ لڑکا ہر وقت انکے چہرے پر مسکان لانے کی وجہ بنتا تھا لیکن جب یہ اداس ہوتا تھا تو ان کے لیے خاصی تکلیف کا باعث بنتا تھا

زویا اور عشاء کھڑی ہوئی اور اس کے دائیں بائیں آکر بیٹھیں۔۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے ہمارے لیے اس دنیا میں سب سے قیمتی کیا ہے؟ عشاء نے اس کے کندھے پر سر رکھا

ہاں۔۔۔۔۔۔وائی فائی۔۔۔زریام نے مسکراہٹ دباتے کہا

عشاء نے سر اٹھا کر خفگی سے اسے دیکھا اور اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ مارا

ارے پاگل۔۔۔۔۔۔

تم ہو۔۔۔۔۔۔اس نے واپس زریام کے کندھے پر سر رکھا

تم ہنستے ہوئے اچھے لگتے ہو اداس نا ہوا کرو۔ جب تم اداس ہوتے ہو تو ہمیں رونا آجاتا ہے۔

زویا نے اس کے کندھے پر سر رکھتے روہانسا ہوتے کہا

بس بس اتنا پیار نا جتاؤ ہضم نہیں ہوگا مجھ سے۔ زریام ہلکا سا مسکرایا تھا

بس اسی طرح ہمیشہ اپنے دانتوں کی نمائش کرتے رہا کرو۔ زویا نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

ہضم نہیں ہوگا تو ہاضمہ کی گولیاں منگوا دوں گی اور اب تم نے ٹینشن نہیں لینی ڈیر بیکاؤس عشاء از here

۔عشاء نے پرجوش انداز میں کہا

عشاء یہاں ہے اسی بات کی تو ٹینشن ہے۔ زریام نے سنجیدگی سے کہا تھا

عشاء نے خفگی سے اسے دیکھا۔۔ تم نا۔۔۔۔۔۔

تم پیار کے قابل ہی نہیں ہو۔ عشاء نے اس کے بازو پر مکہ مارا

یہ سب سمیٹو اور نکلو یہاں سے۔ عشاء وہاں سے کھڑی ہوئی اور صوفے پر بیٹھی

بھئی میری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔پہلے خود بلواتے ہیں اور پھر خود ہی نکال دیتے ہیں

۔۔۔چل بیٹا زریام اٹھ جا اور نکل یہاں سے۔۔۔زریام نے خاصی ناراضگی سے کہا

زریام اپنی بکس سمیٹنے لگا تھا

زری تم ناراض تو نہیں ہو گئے ؟۔۔۔۔۔

پلیز تم ناراض نا ہونا کیونکہ میں نے بالکل بھی نہیں منانا۔۔۔

عشاء کے انداز پر زویا کو بے اختیار ہنسی آئی جبکہ زریام ضبط کا سانس بھر کر رہ گیا

ویسے زویا تمہاری ماں تو بڑی دو نمبر نکلی۔۔۔۔۔ہمیں سزا بھی دے دی اور میرے ماں باپ

تک خبر بھی پہنچا دی۔

زریام اٹھ کر عشاء کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

ویسے تو زریام کو کوئی ڈر نا تھا کہ اس کی شکایت لگا دی جائے گی۔وہ بس چاہتا تھا کہ اس کے ماں

باپ کسی بھی وجہ سے اس سے رابطہ نا کیا کریں

شرم کرو میری ماں تمہاری چچی بھی لگتی ہے

زویا نے اسے شرم دلانی چاہی جسکا دور دور تک شرم سے کوئی واسطہ نا تھا

واٹ ایور۔اس نے عشاء کی گود سے کشن کھینچا تو عشاء نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

اور پاس پڑا کشن اٹھا کر اسے مارا

یہ آس پاس پڑے کشن نظر نہیں آ رہے۔۔۔۔۔

اس نے غصے کہا جبکہ زریام نے اسکی طرف مسکراہٹ پاس کی

ویسے یار وہ سینئر کالج نہیں آئی ابھی تو ہماری شرط پوری بھی نہیں ہوئی۔۔۔میں نے تو سر احمر

کے بارے میں کہنا تھا ویسے اگر یہ مزاق مزاق میں ہی سر احمر مان جاتے تو اس لڑکی کی تو لائف

سیٹ ہو جاتی اتنے ہینڈ سم ہیں اور اوپر روب اور پر سنیلٹی افففففففف۔۔۔۔سوائے غصے کے ان میں سب پر فیکٹ ہے

توبہ کرو یار ٹیچر ہیں وہ ہمارے اور پتہ بھی ہے تمہاری اس حرکت کی وجہ سے وہ لڑکی دو دن ہوسپٹلائزر ہی ہے اب بھی کچھ باقی ہے۔زریام کی بات پر عشاء کا دل خراش قہقہہ گونجا تھا

★★★

پریشے کیسی ہے؟

کیسی ہو سکتی ہے؟تم نے اتنا وقت لگا دیا ہے سحر۔۔۔ایک مہینہ پورا ہو گیا ہے۔تم خود تو اسکی کالز نہیں اٹھا رہی اور نا ہی مل رہی ہو

یہاں وہ مجھ سے سوال پر سوال کر رہی ہے۔جن کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

موبائل سے عارب کی پریشانی بھری آواز ابھری تھی

بس تھوڑا سا وقت اور چاہیے مجھے عارب تم تب تک اسے سنبھال لو۔

سحر پریشے سے بات نہیں کر رہی تھی کیونکہ وہ اب اس سے اور جھوٹ نہیں بول سکتی تھی۔اس نے تو پریشے کے فرسٹ آنے پر اسے وش بھی نہیں کیا تھا کیونکہ ایک تو اب اس کا یہاں سے نکلنا بھی مشکل تھا اور پھر وہ پریشے کے سوالات کی وجہ سے گھر ہی نہیں جا رہی تھی

اور کتنا وقت لو گی سحر۔جب تمہارے پاس آسان راستہ تھا تو مشکل راستہ کیوں چنا تم نے۔

عارب نے خاصی خفگی سے کہا ان کے لیے یہ کام مشکل نا تھا کہ وہ عشاء کو کیڈ نیپ کروا کے ذوہان سے عشاء کے بدلے زین کا مطالبہ کرتے

میں عشاء کو اس سب میں انبالوی نہیں کرنا چاہتی

میں اس کی مدد لوں گی لیکن اس طرح کے اسے پتہ بھی نا چلے

اس نے آرام سے جواب دیا

اور تمہیں کیا لگتا ہے ذوہان اتنا بے وقوف ہو گا کہ وہ تمہاری باتوں پر یقین کر لے گا

عارب تنزیہ ہنسا

مجھے لگتا نہیں ہے عارب وہ بے وقوف ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی محبت کے ہاتھوں تو بڑے بڑے بے بس ہو جاتے ہیں تو پھر یہ ذوہان شاہ کیا چیز ہے؟

اور ضامن کو کسی قسم کا شک تو نہیں ہوا تم پر

عارب کا انداز سے سحر کے لیے پریشانی جھلک رہی تھی

شک۔۔۔۔۔۔۔۔ہاہاہاہاہا۔

عارب حیران ہوا۔۔۔۔۔۔۔

آج پہلی بار سحر ہنسی تھی حالانکہ وہ تو صرف مسکراتی تھی وہ بھی بہت کم۔ لیکن پھر اچانک ہی اس کی مسکراہٹ تھمی

ک۔ کیا چاہتے ہو؟

عارب نے حیرانی سے موبائل کو دیکھا۔

ضامن دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا لیکن بغیر آہٹ کیے۔ سحر کی دروازے کی طرف پشت تھی

م۔ مجھے کیوں م۔ مارنا چ۔ چاہتے ہو؟ م۔ م۔ میں نے ت۔ تمہارا کیا ب۔ ب۔ بگاڑا ہے۔ خوف کے سبب وہ کانپ رہی تھی اور سہی سے بولا بھی نا جا رہا تھا

عارب اس کی یوں اچانک بات بدلنے کی وجہ سمجھ چکا تھا

آہہہہہہ۔۔۔۔ ضامن نے سحر کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چیخی

موبائل فرش پر الٹا گر چکا تھا

کیا ہوا آپ کو؟ آپ کس سے ڈر رہی ہیں؟

ضامن نے پریشانی سے اسے دیکھا جو بے حد کانپ رہی تھی اور آنکھوں سے آنسو بھی لگاتار بہنے لگے تھے

وہ۔وہ کہہ رہا تھام۔مجھے مار دے گا۔وہ خوف کے سبب وہ اس کے کوٹ کو مٹھیوں میں بھینچے اس کے کندھے پر سر ٹکا گئی تھی

ضامن اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اسے ریلیکس کرنے لگا

کون کہہ رہا تھا؟اس نے سحر کو ریلیکس کرتے ہوئے دھیمے سے لہجے میں پوچھا

وہ۔وہ۔۔۔۔

سحر کا سانس پھولنے لگا تھا

ضامن نے اسے بیڈ پر بیٹھایا اور خود نیچے سے موبائل اٹھایا اور کال لاگ چیک کرنے لگا

پ۔پ۔پانی۔۔۔سحر نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا جگ اٹھانا چاہا جو کہ اسکی بگڑی حالت کی وجہ سے اس سے اٹھایا نا گیا اور زمین بوس ہو کر چکنا چور ہو گیا

م۔میں لاتا ہوں۔وہ موبائل وہی پر رکھتا جلدی باہر نکلا

اس کے جاتے ہی سحر نے موبائل اٹھایا اور سکرین پر کچھ انگلیاں چلانے کے بعد وہی رکھ دیا

جب وہ واپس آیا تو سحر کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی۔اس نے سحر کو پانی پلایا

کون مار دے گا؟ضامن نے بغور اس کا چہرہ دیکھا جہاں پر ڈر کے تاثر ابھی بھی موجود تھے

وہ۔وہ فون پر ک۔کوئی تھا

اس نے اٹک کر کہا جیسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہو

ضامن نے اسکا موبائل اٹھایا اور کال لاگ چیک کی۔مگر یہاں تو سوائے ضامن کی کمپنی کی طرف سے اور کوئی کال نہیں تھی اور آج کی ڈیٹ کی تو کوئی بھی نہیں

یہاں تو کوئی کال نہیں ہے۔ضامن کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے

تو آپ کو کیا لگتا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں ؟اس کی آنکھوں میں خفگی تھی ایسا درد جیسے کسی کو جھوٹا کہنے پر جھلکتا ہے

نہیں۔میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔میں تو بس۔۔۔۔

ضامن نے اسکی آنکھوں میں خفگی دیکھ جلدی سے کہا

آپ کا وہی مطلب تھا۔آپ مجھے جھوٹا سمجھتے ہیں۔میں آپ سے اسطرح کا جھوٹ کیوں بولوں گی

وہ تقریباً چلائی تھی

نہیں۔۔میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی کیونکہ اگر کسی کی کال آتی تو یہاں نمبر موجود ہوتا

سحر کے لہجے کی پرواہ کرتے بغیر اس نے انتہائی پیار سے بات کی

یعنی میں جھوٹی ہوں

آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا۔نیلی آنکھیں جیسے دھندلا گئی تھیں۔بس ان آنکھوں میں آنسو ہی تو ضامن سے برداشت نہیں ہوتے تھے

میں اس نمبر کا سارا ڈیٹا نکلواتا ہوں۔پتہ لگ جائے گا کہ کس کی کال آئی تھی

اس کی بات پر سحر نے بے ساختہ خود کو کوسا۔کیا ضرورت تھی اتنی بحث کرنے کی۔۔۔مان لیتی نا۔۔اب کام اور بڑھا دیا تم نے۔۔۔اب ضامن کے ڈیٹا نکلوانے سے پہلے سحر کو نکلوانا تھا اور کلیئر بھی کروانا تھا

ضامن نے اپنا موبائل نکالا اور کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا

سحر نے جلدی سے اس کا ہاتھ تھاما

م۔مجھے شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

ضامن کے دل میں ہلچل مچی تھی۔یہ پہلی دفعہ تھا جب سحر نے اس کا ہاتھ تھاما تھا

غلط فہمی کو دور ہی کر رہا ہوں

سحر خاموش ہو گئی کیونکہ وہ جانتی تھی عارب سمجھ چکا ہو گا اور سب انتظام بھی کر چکا ہو گا

آپ آرام کریں۔۔۔میں اس کا پتہ لگا لوں گا۔۔۔اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے

میرے ہوتے ہوئے اپ کو کوئی بھی کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا

انداز پیار بھرا تھا۔۔

اس نے سحر کو لیٹایا اور کمفرٹر سیٹ کرنے لگا

یہ سحر کو اچھا کیوں لگ رہا تھا؟ کیوں ضامن کا خود کے لیے پریشان ہونا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔اس کا فکر کرنا اچھا لگ رہا تھا۔کیا وہ اپنا مقصد بھول رہی تھی؟ نہیں وہ ضامن شاہ کے لیے اپنے جذبات نہیں بدل سکتی تھی۔۔وہ اس سے نفرت کرتی تھی اور وہ اس جزبے کو کبھی کم نہیں ہونے دینا چاہتی تھی

وہ اپنا موبائل لیتا کمرے سے باہر نکل گیا تب ہی ملازمہ کانچ صاف کرنے کی غرض سے اندر داخل ہوئی سحر آنکھیں موندھ گئی

یقیناً اس کے بعد تم میرے بارے میں جاننا چاہو گے۔۔میں کون ہوں؟ کہاں سے آئی ہوں؟ اب تک کہاں رہتی تھی؟ کس کے پاس رہتی تھی؟ سب پتہ کروانے کی کوشش کرو گے۔۔۔میری پیدائش سے لے کر میری زندگی کے گزرے بیس سالوں کے بارے میں سب جاننا چاہو گے مگر مجھے تمہارے لیے بہت برا لگ رہا ہے افسوس کے تم کچھ بھی نہیں جان پاؤ گے۔۔۔الٹا زہنی اذیت کا شکار رہو گے۔۔۔

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اداس سی بیٹھی تھی۔ نیند تو جیسے کچھ دنوں سے ماہم سے روٹھ گئی تھی۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ زندگی اس سے کیسی آزمائش لے رہی ہے۔۔۔۔وہ نا جینے کے قابل رہی تھی اور نا ہی مرنے کے۔۔۔۔ایک لڑکی کے لیے اس سے زیادہ تکلیف دہ بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس کی عزت محفوظ نہیں ہے اور اس نے تو یہ سب اپنے ہاتھوں سے کیا تھا۔۔۔اس کی شرمندگی تو مرنے کے بعد بھی نہیں ختم ہو سکتی تھی۔۔یہ احساس ندامت تو کبھی ختم نہیں ہونے والی تھی

ارحم نے اس رات کے بعد نا اس سے بات کی تھی اور نا ہی ملنے آیا تھا۔ کیا اس کی غلطی اتنی بڑی تھی کہ وہ اس سے بات تک نہیں کرنا چاہتا تھا؟ بس اتنی محبت تھی ارحم ملک کو جو ایک غلطی پر ختم ہو گئی

ماہم تم تو یہی چاہتی تھی نا کہ وہ تم سے رابطہ نا کرے۔ تمہارے پاس نا آیا کرے تو پھر آج کیوں برا لگ رہا ہے اس کا اگنور کرنا۔

آج جب رایان نے تمہیں دھوکا دے دیا تو ارحم اچھا لگنے لگا۔۔۔ کیا اتنی خود غرض لڑکی ہو تم؟ اسکا ضمیر اسے بری طرح ملامت کر رہا تھا۔۔۔ماہم کا دل کر رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر روئے مگر اب تو آنکھوں سے پانی بھی خشک ہو چکا تھا

رایان سے محبت کرنا میرے بس میں نہیں تھا اور نا ہی ارحم سے محبت کرنا میرے بس میں ہے۔ لیکن یہ مرد سارے ایک جیسے ہوتے ہیں اس نے اپنی محبت کا مان نا رکھا اور خود اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کو رسوا کرنے لگا

اور یہ ایک غلطی پر پیچھے ہٹ گیا۔ ایسے ہوتی ہے محبت۔ محبت میں تو من چاہے شخص کی ہر غلطی کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے اس پر یقین کرنا پڑتا ہے

جہاں یہ سب نا ہو وہاں محبت کیسی؟

تو پھر ماہم وسیم شاہ کیوں تم چاہتی ہو کہ ارحم ملک تمہیں نظر انداز نا کرے ؟۔۔ کیا تمہیں یاد نہیں ہے کہ تم اس کے ساتھ کیا رویہ رکھتی ہو ؟ کس بنیاد پر تم ارحم ملک سے اچھے کی توقع رکھتی ہو ؟

اسکا ضمیر اسے احساس دلا رہی تھی کہ جو سلوک ہم دوسروں کے ساتھ رکھتے ہیں خود بھی اس کے لیے تیار رہنا چاہیے

تمہیں پتہ ہے محبت زندگی میں صرف ایک بار ہوتی ہے۔ایسے جزبات جو کسی ایک شخص کو دیکھ کر انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے

ماہم کھوئے کھوئے انداز میں کہنے لگی

محبت بار بار نہیں ہوتی۔۔۔۔اگر اب میں رایان کو بھول کر ارحم کا ساتھ قبول کر لوں اور کہوں کہ مجھے ارحم سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔تو نہیں ایسا نہیں ہوتا۔ہم اس انسان کو اپنی زندگی میں جگہ دے دیتے ہیں اور مان لیتے ہیں کہ ہم نے اس کے ساتھ ہی ساری زندگی گزارنی ہے ہم حقیقت کو اس لیے قبول کر لیتے ہیں کیونکہ ہمیں اس سے محبت نہیں ہوتی ہمیں اس کی عادت ہو جاتی ہے اس کا ساتھ اچھا لگنے لگتا ہے۔۔اور پھر ہم یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہمیں اس سے محبت ہو گئی ہے

آخری بات پر ماہم سر جھکا کر زخمی سا مسکرائی

تو تم نے ارحم ملک کو قبول کر لیا ہے ؟

ماہم نے بے ساختہ سامنے دیکھا جہاں کوئی نہیں تھا وہ تنہا تھی اکیلی تھی کوئی نہیں تھا اس کے ساتھ اندر کہیں کچھ ٹوٹا تھا

تھوڑی دیر تک وہ ایسے ہی بیٹھی رہی

دل تو بے چین ہو رہا تھا اس سے بات کرنے کو۔۔ لیکن کیوں ؟ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

ماہم نے موبائل اٹھایا اور ارحم کا نمبر نکالا۔اس نے بہت چاہا کہ کال ملائے لیکن نا ملا پائی اس نے موبائل واپس رکھ دیا

تھوڑی دیر بعد اس نے دوبارہ موبائل اٹھایا اور پھر سے ارحم کا نمبر نکالا اس میں کال کرنے کی ہمت نا تھی بہت کوشش کے بعد وہ میسج ٹائپ کرنے لگی

لیکن پھر اس نے ٹائپ کیا ہوا میسج کاٹ دیا۔کیسی بے بسی تھی بات کرنا بھی چاہتی تھی اور کر بھی نہیں پا رہی تھی

تقریباً آدھا گھنٹہ وہ یہ عمل دہراتی رہی میسج ٹائپ کرتی اور کاٹ دیتی

اچانک موبائل پر نمبر جگمگایا۔۔ماہم کی آنکھیں جیسے خوشی سے چمکیں تھیں اس نے پہلی بیل پر ہی کال اٹھالی

ارے واہ آج تو ماہم ارحم ملک میری کال کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔ارحم نے شوخ سے لہجے میں کہا

ن۔نہیں تو میں تو کوئی انتظار نہیں کر رہی تھی

چوری پکڑے جانے پر اس نے گھبرا کر کہا

اچھا تو پھر پہلی بیل پر کال اٹھانے کی کوئی خاص وجہ

ارحم کو اچھا لگا تھا کہ ماہم اس کی کال کا انتظار کر رہی تھی

میں تو بند کرنا چاہ رہی تھی لیکن غلطی سے ریسیو ہو گئی۔ماہم نے جھٹ سے بہانا بنایا

چلو آپ کہہ رہی ہیں تو یقین کر لیتا ہوں ورنہ ایسی غلطیاں مجھ سے تو کبھی نہیں ہوئیں۔۔۔۔

ارحم نے مسکراہٹ دباتے کہا جبکہ ماہم بے چینی سے اپنی انگلی دانتوں تلے دبانے لگی تھی

خیر چھوڑیں سب آپ یہ بتائیں کہ آدھے گھنٹے سے کیا ٹائپ کر رہی تھیں

ارحم نے شرارت سے کہا

ک۔ک۔کیا؟ماہم نے بوکھلا کر کہا

میں انتظار کرتا رہا کہ آپکا ٹیکسٹ کب موصول ہو گا

★★★

میں انتظار کرتا رہا کہ آپکا ٹیکسٹ کب موصول ہو گا لیکن پھر مجھے لگا زیادہ صبر کرنے کے چکر میں صبر کا پھل ہاتھ سے نکل ہی نا جائے

بات کے آخر میں ارحم ہنسا تھا

صبر کا پھل؟نا سمجھی سے پوچھا

ہاں کہتے ہیں جتنا صبر کرو اتنا پھل ملتا ہے اور اگر کچھ زیادہ صبر کر لو تو پھل ہاتھ سے نکل جاتا ہے

اگر میں زیادہ صبر کرتا تو آپ سے بات نا کر پاتا

ارحم کی بات پر ماہم کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھری تھی

میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا پھر آپ مسکرا کیوں رہی ہیں؟انداز سادہ تھا

ماہم کی مسکراہٹ تھمی تھی اس نے بے ساختہ پورے کمرے میں نظر دوڑائی

یہاں وہاں کیا دیکھ رہی ہیں؟کوئی کیمرہ نہیں لگوایا میں نے آپ کے کمرے میں۔۔۔۔

اس نے آرام سے بالکل نارمل انداز میں کہا تھا

م۔میں تو کہیں نہیں دیکھ رہی۔۔۔

آج پہلی بار ارحم سے بات کرتے ہوئے وہ گھبرا رہی تھی اور اسے اچھا بھی لگ رہا تھا

میں بزی تھا تو کال نہیں کر سکا۔۔۔۔میں مما کے ساتھ کچھ دنوں میں آپ کے گھر آؤں گا

مجھے کیوں بتا رہے ہو؟

کیونکہ آپ پریشان ہو رہی تھیں نا۔۔۔۔ماہم حیران ہوئی اس کو کیسے پتہ میں پریشان ہو رہی تھی

اب آپ سوچ رہی ہوں گی کہ مجھے کیسے پتہ آپ پریشان ہو رہی تھیں تو سنیں مجھے سب پتہ ہوتا ہے۔لہجہ شوخی بھرا تھا

آپ کو کوئی ضروری بات نہیں کرنی تو میں کال بند کر دوں۔۔۔۔ماہم نے پوچھا کیونکہ اسکا خود کال بند کرنے کا دل جو نہیں کر رہا تھا

کون آپ؟مشکوک انداز میں پوچھا

سوری میں بھول گئی تھی آپ کو زیادہ عزت راس نہیں آئے گی۔ماہم واپس روٹین پر آ رہی تھی

پھر سے آپ۔۔۔اب تو واقعی راس نہیں آ رہی۔۔خیال کیا کریں کہیں مجھے اپنے ہی ہاسپٹل میں ایڈمٹ ناہونا پڑ جائے

ارحم کے انداز پر ماہم کا قہقہہ گونجا تھا۔جب سے ارحم اس نے اس سے بات کرنا شروع کیا تھا آج پہلی بار وہ اس کے سامنے دل کھول کر ہنسی تھی

آپ ہنستی ہوئی بہت پیاری لگتی ہیں۔۔۔۔ارحم نے پھر سے ماہم کو سنجیدہ ہونے پر مجبور کر دیا تھا

مگر تم نے تو دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔اس کی مسکراہٹ سمٹی

میں محسوس کرتا ہوں۔۔۔۔

کیا کبھی کوئی الفاظ آپ کو اتنے اچھے بھی لگ سکتے ہیں؟کیوں اتنا اچھا لگا تھا؟وہ تو ارحم کے ساتھ رشتہ ہی نہیں رکھنا چاہ رہی تھی تو پھر کیوں وہ بے قابو ہو رہی تھی سہی کہتے ہیں محبت سے زیادہ خطرناک عادت ہوتی ہے۔۔۔یہ بھی بالکل ہی محبت کی طرح خود بخود ہی پیدا ہو جاتی ہے اور اسے ایسا کیوں لگ رہا تھا کہ اسے ارحم کی عادت ہونے لگی ہے

ارحم کی بات پر ماہم نے فوراً کال کاٹ دی

وہ کیا کر رہی تھی؟ وہ ارحم کی طرف قدم بڑھا رہی تھی لیکن کیا یہ سہی تھا؟ ارحم اس سے اچھی لڑکی ڈیزرو کرتا ہے۔۔۔اس کی غلطی اتنی بڑی تھی کہ وہ اب خود کو اچھی لڑکیوں میں شمار بھی نہیں کرنا چاہتی تھی

★★★

آپ کہیں جا رہی ہیں؟ ضامن اٹھا تو سحر کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے تیار ہوتا پایا

ہاں۔۔۔آفس جا رہی ہوں۔۔۔

سنجیدگی سے جواب دیا گیا تھا

مگر کیوں؟۔۔۔وہ اٹھا اور اس کے پاس آنے لگا

کیوں سے آپکا کیا مطلب ہے؟ پہلے ہی بہت چھٹیاں کر لی ہیں۔۔۔

وہ کچھ قدموں کی دوری پر کھڑا آئینے میں اسکا عکس دیکھ رہا تھا

آپ کو آفس جانے کی ضرورت نہیں ہے

ضامن نے آئینے میں اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا

کیوں؟ آپ کی کمپنی کو تو ورکرز کی ضرورت تھی نا۔آئینے میں پیچھے کھڑے شخص کو گھورتے ہوئے پوچھا

تھی۔۔۔۔اب نہیں ہے۔۔۔ویسے بھی آپ کی کولیفیکیش بھی پوری نہیں ہے اور کوئی جاب ایکسپرینس بھی نہیں ہے۔۔ضامن نے بات ختم کرنا چاہی لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ بات ختم کرنا اتنا آسان نہیں ہے

سحر اس کی طرف پلٹی اور اسے دیکھے گئی

ضامن نے آئیبرو اچکایا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کیا دیکھ رہی ہو؟

اچانک سحر نے اسکی شرٹ سے پکڑا اور جھٹکے سے کھینچ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔

ایک ہاتھ سے اس نے کالر جکڑ رکھا تھا اور دوسرا ہاتھ گردن پر تھا۔ وہ تو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھے جا رہا تھا اسے لگ رہا تھا کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے لیکن یہ خواب نہیں تھا

پہلے تو آپ کو میری کولیفیکیشن سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔انفیکٹ آپ نے بغیر انٹرویو کے مجھے جاب پر رکھ لیا تھا۔

آنکھوں میں غصہ جھلک رہا تھا

ضامن زرد چہرہ لیے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔وہ تو اس وقت حیرت کی انتہا پر تھا۔۔۔۔اسے لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے جو رات کو ڈر رہی تھی۔۔۔۔۔۔جو رات کو رو رہی تھی۔۔۔۔۔ جو کچھ بولتی نہیں تھی۔۔۔۔ہر وقت اداس رہتی تھی لیکن اس وقت ایک چیز کا اضافہ تھا اس لڑکی کی آنکھوں میں اور وہ تھی ضامن شاہ کے لیے نفرت جو کہ شاید اتنی زیادہ تھی کہ آنکھوں سے واضح جھلک رہی تھی اور کچھ دیر کے لیے تو اس نے نظریں پھیر لیں وہ جانتا تھا یہ نفرت کس وجہ سے تھی اور ہوتی بھی کیوں نا؟اس کے دل میں درد سا اٹھا تھا گزرے دنوں کے بارے میں سوچ کر سب ٹھیک ہونے کے بجائے اور بگڑ رہا تھا جن آنکھوں میں اسکا جہان بستہ تھا ان آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھی نہیں جا رہی تھی

ہمارے خاندان کی لڑکیاں جاب نہیں کرتی

بغیر اس کی طرف دیکھے۔۔۔اور ویسے بھی ضامن کے پاس سحر کے سوال کا کوئی جواب نا تھا کیا کہتا کہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر جاب دی تھی؟

مگر ماہم تو کرتی ہے

گرفت ڈھیلی ہوتی جا رہی تھی

اس کے لیے بھی بہت محنت کی تھی ہم سب نے اور خاص کر ارحم نے۔۔۔آج اگر وہ جاب کرتی ہے تو اس کے پیچھے وجہ صرف ارحم ہے

ضامن نے وضاحت کی

تو پھر ضامن شاہ آپ بھی اپنی بیوی کے لیے تھوڑی سی محنت کر لیں۔۔۔

سحر نے مسکراتے ہوئے کہا کچھ دیر والی نفرت غصہ ناراضگی سب ختم ہو گئی تھی اب ان آنکھوں میں کوئی تاثر باقی نا رہا تھا کیا تھی یہ لڑکی؟

کتنے روپ تھے اس لڑکی کے۔۔۔ضامن تو سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ وہ لڑکی ہے کیا چیز۔۔۔

کبھی تو اتنی معصوم بن جاتی تھی اور کبھی۔۔۔۔

سحر نے اسے چھوڑا اور تھوڑا دور ہوئی سوری۔۔۔اس کے لیے۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے واپس ڈریسنگ ٹیبل پر پہنچی۔

★★★

پریشے ہاتھ میں باندھی گھڑی پر وقت دیکھتی تقریباً بھاگتی ہوئی کلاس کی طرف جا رہی تھی۔جب اسے پرفیوم کی خوشبو اپنے بالکل پاس محسوس ہوئی جسے محسوس کرتے اسکے قدم پتھر ہوئے تھے۔۔۔یہ خوشبو وہ کیسے بھول سکتی تھی

وہ لڑکا تو اس کے پاس سے گزر گیا تھا لیکن وہ وہی کھڑی رہ گئی۔اب ایسا لگ رہا تھا کہ آگے بڑھنے کی ہمت ہی نا رہی تھی۔اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا تھا؟اس لڑکے کو دیکھ کر دل میں عجیب جزبات پیدا ہونے لگے تھے۔۔۔۔جزبات بھی ایسے کہ

اسے دیکھنے کے بعد اس کا دل اتنی زور سے کیوں دھڑکنا شروع کر دیتا تھا؟وہ کانپنے کیوں لگتی تھی؟چہرے پر پسینہ کیوں نمودار ہونے لگتا تھا؟کیا ہو رہا تھا یہ؟اس سے بات کرنے کا دل تو کرتا تھا مگر جب وہ آس پاس بھی ہوتا تھا وہاں پر رکنا محال ہو جاتا تھا

پریشے کلاس شروع ہو گئی ہو گی۔۔۔وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلتی کلاس کی طرف چلنے لگی۔۔۔

دروازے سے تھوڑا دور ہی وہ رک گئی اندر جانے کا دل نہیں کر رہا تھا

کیا ہو رہا ہے ؟پریشے اس کی وجہ سے پڑھائی چھوڑ دو گی کیا؟ کیا ہوا وہ اس کلاس میں موجود ہے تم اس کی طرف دیکھنا ہی نا۔۔ تم اسے نظر انداز بھی تو کر سکتی ہو نا اس نے ارادہ کیا۔۔۔۔

لیکن یہ تو نا ممکن تھا کہ وہ اس کے سامنے ہو اور پریشے اسے دیکھے نا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کلاس میں داخل ہونے ہی والی تھی جب وہ دروازے میں ہی رک گئی۔۔۔

کلاس شروع ہو چکی تھی اور آج پہلی دفعہ پریشے کی بھی کلاس لگنے والی تھی

مے۔آئی۔کم۔ان۔سر۔۔۔۔

کلاس میں موجود سب سٹوڈنٹس نے اس لڑکی کی طرف دیکھا

پروفیسر احمر جو کلاس شروع کر چکے تھے اس کی طرف دیکھا

You are three minutes late and I don't want students who are even one second late in my class

آپ تین منٹ لیٹ ہیں اور مجھے اپنی کلاس میں ایک سیکنڈ لیٹ والے سٹوڈنٹس بھی نہیں چاہئیں

پروفیسر احمر نے اس لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے سختی سے کہا جو چہرہ جھکائے شرمندہ سی کھڑی تھی

اس کی شرمندگی محسوس کرتے پروفیسر احمر بولے

پریشے جہانزیب آپ اندر آسکتی ہیں۔ لیکن آئیندہ سے وقت پر پہنچنا ہے اگر آپ جیسے سٹوڈنٹس اس طرح کریں گے تو باقیوں سے میں کیا ہی امید رکھوں۔

پروفیسر احمر بہت زیادہ غصہ تھے

پریشے جہانزیب۔۔۔ عشاء زویا اور زریام ایک ساتھ بولے تو سب نے ہی انکی طرف دیکھا

وہ۔۔وہ۔۔ہم۔۔۔

سب کی نظریں خود پر محسوس کر کے وہ گھبرا کر رہ گئے

Now don't waste any more time and pay attention to the lecture۔

اب مزید وقت ضائع نا کریں اور لیکچر پر دھیان دیں۔پروفیسر احمر بورڈ کی طرف بڑھے

پریشے بھی کلاس میں داخل ہوئی

یار یہ پریشے جہانزیب چوہدری ہے ؟عشاء نے سرگوشی کی

اس کے ساتھ میری پہلی ملاقات کوئی اچھی نہیں گزری۔۔۔عشاء بولی

میری بھی۔۔۔۔۔۔زریام بھی پریشے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

تو نے کیا کر دیا؟عشاء نے زریام کی طرف دیکھا

بتانے کے قابل نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

خیر بتانے کے قابل تو میرا بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ تم لوگ جہاں بھی جاتے ہو وہاں پر دشمنیاں پالنی ضروری ہوتی ہیں ؟زویا نے ڈپٹا

کون ڈیسٹربس پیدا کر رہا ہے ؟

پروفیسر احمر کی آواز پر وہ تینوں سیدھے ہوئے

ٹاپک کے حوالے سے کسی کا کوئی سوال ؟پروفیسر احمر نے بورڈ مارکل بند کر کے ٹیبل پر رکھا

Sir I have a question for you but this question is not related to topic but depends on human life

سر میرا ایک سوال ہے آپ سے لیکن یہ سوال ٹاپک کے حوالے سے نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی پر منحصر ہے

پریشے کھڑی ہوتی پروفیسر احمر سے کہنے لگی

Yes, any question you have, we are not here to give book information only, any of you can ask any kind of question without hesitation۔

جی کہیں کیا سوال ہے آپکا ہم لوگ یہاں پر صرف کتابی معلومات دینے کے لیے نہیں ہیں آپ میں سے کوئی بھی کسی بھی قسم کا سوال کرنا چاہے بغیر جھجھکے کر سکتے ہیں

پروفیسر احمر بالکل ایک پروفیشنل انداز میں کہا تو پریشے نے ہاں میں سر ہلایا

سر میرا سوال یہ ہے ہماری زندگی میں بعض دفعہ ایک ایسا انسان آتا ہے جس کو ہم جانتے تک نہیں ہیں لیکن پھر بھی ہمیں اس سے وابستگی ہونے لگتی ہے اس سے ایک کنیکشن فیل ہونے لگتا ہے

کہیں بھی ان کی موجودگی کا احساس ہو جاتا ہے بار بار انہیں دیکھنے کی خواہش دل میں جاگتی ہے دل کرتا ہے کہ آپ ان سے مل کر اپنے سارے جزبات شئیر کر دیں لیکن جب وہ آپکے سامنے ہوتے ہیں تو آپ سے نظر اٹھا کر دیکھا بھی نہیں جاتا

ان کی موجودگی میں ہم اپنے دل پر قابو کھو دیتے ہیں ہماری حالت غیر ہونے لگتی ہے

کیوں ہوتا ہے ایسے سر یہ کیسی فیلنگز ہیں جو انسان کو ذہنی ازیت کا شکار بنا دیتے ہیں

پریشے بھی بغیر جھجھکے سوال کر گئی۔ وہ ایسی ہی تھی جو بات اسے پریشان کرتی تھی وہ سامنے والے سے کہہ دیتی تھی۔ اس کی عادت تھی کہ جس بات کا جواب اسے چاہیے وہ بس چاہیے اور پھر سامنے کوئی بھی ہو اسے فرق نہیں پڑتا تھا

پوری کلاس میں عجیب سی خاموشی چھاگئی تھی پریشے کے سوال کے بعد

وہ سب سنجیدگی سے اسے سن رہے

Wow sir madam's words shook the atrium

ventricles and all the walls of my heart۔

It was a great joke of the day

واہ سر میڈم کی بات نے تو میرے دل کے ایٹریم وینٹریکلز اور سارے والز تک ہلا کر رکھ دیے

یہ آج کے دن کا بہت اچھا مزاق تھا

زریام بغیر اپنی جگہ سے اٹھے تنزیہ لہجے میں گویا ہوا

No sir, this was a very good question of the day, we

also want to know about it۔

Please answer

نہیں سر یہ آج کے دن کا بہت اچھا سوال تھا ہمیں بھی جاننا ہے اس بارے میں۔۔۔

پلیز آپ جواب دیں

ساری کلاس پریشے کے سوال سے متفق لگ رہی تھی

What is the point of asking, we all know that it is a

natural feelings

اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے ہم سب ہی جانتے ہیں کہ یہ ایک فطری جزبہ ہے

زریام کی بات پر پریشے نے بے ساختہ اسے دیکھا تھا کیونکہ لہجہ تنز بھرا تھا یعنی وہ اس کی انسلٹ کر رہا تھا

But then we want clarification on that

لیکن پھر بھی ہم اس پر وضاحت چاہتے ہیں

اس لڑکی بولی تھی

?Do you want to know the answer

زریام آپ کو جواب جاننا ہے؟

پروفیسر احمر جو لب بھینچے سب کی سن رہے تھے زریام سے کہنے لگے

?What is worth knowing about it

اس میں جاننے لائق ہے ہی کیا؟

زریام نے جواب دینے کے بجائے سوال کر دیا

Well you can go

ٹھیک ہے آپ جا سکتے ہیں

پروفیسر احمر نے سنجیدگی سے کہا

?Yes sir

جی سر؟

Just skip class

بس کلاس چھوڑ دیں

پروفیسر احمر نے اسے باہر کا راستہ دکھایا

وہ بھی خاموشی سے اٹھتا چلا گیا اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس بارے میں جاننے کی

ابھی وہ کلاس سے چار قدم ہی دور گیا تھا کہ پتہ نہیں کیا سوچتے وہ واپس پلٹا

اسے سننا چاہیے تھا۔۔۔اس کے اندر سے آواز آئی

لیکن پھر سامنے سے دوسرے پروفیسر کو آتے دیکھ وہ اپنے راستے چل دیا کیوں کہ پروفیسر احمر کا لیکچر تو اینڈ ہو چکا تھا اب اس لڑکی کے بے مقصد سوال کا جواب کل پر چھوڑ دیا جانا تھا۔۔۔

حالانکہ جس کا کوئی جواب تھا ہی نہیں

زندگی میں اکثر ایسے لوگ مل جاتے ہیں جو ہمیں بہت خاص لگنے لگتے ہیں آپ کو پوری دنیا کا ساتھ بھی مل جائے نا لیکن اس ایک انسان کی کمی پوری نہیں ہو سکتی

اکثر ہمیں خود بھی پتہ نہیں ہوتا کہ کیوں کسی شخص سے ہمیں اٹریکشن ہو رہی ہے اور یہ ہمیں بہت حد تک ڈسٹرب کرنے کی کوشش کرتی ہے اس انسان کو سوچنے کی وجہ سے ہم بری طرح الجھ جاتے ہیں ہم عجیب سی کشمکش میں ہوتے ہیں بھلا کوئی انسان یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو کسی اور پر صرف کرے

لیکن نہیں ہم کرتے ہیں

کلاس میں موجود تمام سٹوڈنٹس پروفیسر احمر کو نہایت غور سے سن رہے تھے

لیکن سر کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم خود پر قابو کر لیں اور اس انسان کو نا سوچنے میں کامیاب ہو جائیں۔

پریشے نے ایک اور سوال پیش کیا تھا

بالکل ممکن ہے لیکن یہ بہت مشکل ہوتا ہے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگ بالکل بھی اس سے باہر نہیں نکل سکتے

سر پھر ایسی سچویشن میں کیا کرنا چاہیے

اب کی بار زویا بولی تھی آخر وہ بھی تو اسی کیفیت میں مبتلا تھی

فرسٹ

آپ کو اپنے دل کی بات کر دینی چاہیے کیونکہ اگر اس کے بعد آپ کو ٹھکرا بھی دیا جائے گا تب بھی آپ کم اذیت کا شکار ہو گے لیکن اگر آپ اظہار نہیں کرتے تو ساری زندگی آپ اس چیز سے خود کو باہر نہیں نکال پائیں گے کہ کاش میں اپنے دل کی بات کہہ دیتا اور میری قسمت آج کچھ اور ہوتی

پروفیسر احمر کی بات پر پریشے نے خود سے عہد کر لیا تھا کہ وہ اپنے جزبات ضرور بیان کرے گی کیونکہ وہ اپنی قسمت آزمانا چاہتی تھی

سیکنڈ

اگر آپ اپنی محبت کا اظہار کر دیں اور اگلا انسان آپ کے بارے میں ویسی فیلنگز نا رکھتا ہو تو ہو سکتا ہے وہ انسان آپ کی محبت کا مزاق بنا دے۔ بس اس سچویشن تک نہیں پہنچنا چاہیے جب آپ کسی کے لیے اپنی زندگی کو نا جینا چاہیں

اور اب کی بار زویا نے خود سے عہد کر لیا کہ وہ اپنے جزبات کبھی بیان نہیں کرے گی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اس کے جزبات کا مزاق بنا دے

وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ زریام کو اپنے جزبات بتا کر اتنے سالوں کی دوستی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے

لیکن بیٹا اس میں ایک چیز بہت ایمپارٹنٹ ہے اور وہ ہے self respect کچھ لوگ اپنے دل میں ایسی فیلنگز محسوس کر کے خاموش ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کے لیے self respect ایمپارٹنٹ ہوتی ہے۔۔۔ وہ محبت سے پہلے خود کی ذات کو ترجیح دیتے ہیں

سر آپ کو کیا لگتا ہے کہ محبت میں self respect کو ایمپارٹنس دینی چاہیے

بالکل دینی چاہیے

دیکھو بیٹا ویسے تو یہاں پر سب لوگ ہی ایسے بیٹھے ہیں جو ہائی کلاس سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ان میں بھی کچھ ایسے ہوں کہ جو بہت محنت کے بعد یہاں پہنچے ہوں گے

لیکن ہم اپنے سوال کی طرف آتے ہیں۔۔۔۔

چلیں ہم ایک مڈل کلاس لڑکی کی example لیتے ہیں جس کی family بہت strict ہو

یعنی اگر وہ لڑکی کسی سے محبت میں مبتلا ہو جائے اور اپنے جزبات بیان کرنا چاہے تو اس کے لیے

بہت سی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں

آپ لوگ جس family سے تعلق رکھتے ہیں کوئی آپ سے کچھ نہیں پوچھے گا کہ یہ تم کیا کر

دیا کسی لڑکے سے محبت میں مبتلا کیسے ہو گئی؟

لیکن اس لڑکی سے پوچھا جائے گا اور نا صرف پوچھا جائے گا بلکہ ذلیل و رسوا بھی کیا جائے گا

سر مڈل کلاس لڑکیوں کو محبت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے؟۔۔۔۔

اور اس کے علاوہ سر یہ مسئلہ صرف مڈل کلاس فیمیلیز کا نہیں ہے بلکہ ہم میں سے بھی بہت سے

لوگ یہاں ایسے موجود ہیں جن کی فیملی میں لڑکوں کو فیصلے کا حق دیا جاتا ہے اور لڑکیوں کو قبول

کرنے کا مشورہ۔۔۔ بلکہ نہیں۔۔۔ مشورہ نہیں حکم۔۔۔

حکم دیا جاتا ہے سر

عشاء کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا

حق ہے۔۔۔۔ محبت کرنا غلط نہیں ہے اسکا حق سب کو ہے

اور آپ کی دوسری بات۔۔۔ بیٹا اب میں اس میں وضاحت نہیں دے سکتا کیونکہ ہر انسان

اپنی الگ سوچ رکھتا ہے

ہمارا سوال۔۔۔

وہ دوبارہ اپنے موضوع سے ہٹ رہے تھے جب پروفیسر احمر واپس سے انکا دھیان انکے موضوع

پر دلانے لگے

دیکھیں اگر وہ لڑکی اپنی فیلنگز کا اظہار اگلے انسان کے سامنے نا کرے تو وہ صرف تکلیف میں رہے گی

لیکن اگر وہ اظہار کر دے تو برباد ہو جائے گی

اب نا وہ اپنی فیملی کے سامنے سب بیان کر پائے گی اور نا ہی اس انسان سے غافل رہ پائے گی وہ دونوں طرف سے بری طرح پھنس جائے گی

کیونکہ قدم سوچ سمجھ کر بڑھائے جاتے ہیں اور اگر ایک دفعہ آپ قدم بڑھا لیں تو واپس پلٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے

تو آپ کو نہیں لگتا کہ ایسے میں اسے اپنی ذات کے بارے میں سوچنا چاہیے نا کہ محبت کے بارے میں ؟

یعنی ہمیں self respect کو importance دینی چاہیے

پھر تو سر یہ موضوع کسی مقام پر نہیں پہنچتا

پریشے پھر سے بولی تھی

بالکل صحیح کہا آپ نے یہ موضوع کسی مقام پر نہیں پہنچ سکتا

جیسے کہ ابھی زریام نے کہا تھا یہ ایک نیچرل فیلنگز ہیں اس پر انسان کا کوئی اختیار نہیں ہوتا اور اس کا کوئی جواب نہیں ہے کیونکہ یہ نیچرل ہے ہر انسان میں پایا جاتا ہے

کچھ انسان ہوتے ہیں جو اس پر کنٹرول کر جاتے ہیں اور کچھ نہیں کر پاتے اور اس پر کنٹرول پتہ ہے کیا ہوتا ہے اپنے اندر پیدا ہونے والے جزبات کو قبول نا کرنا اور مسلسل اگنور کرنا

اور اپنی محبت سے دستبردار ہونے والے شخص بظاہر تو خود کو سنبھال لیتے ہوں گے لیکن وہ اندر سے ٹوٹ جاتے ہیں۔۔۔ وہ اپنی ذہنی تکلیف کبھی کم نہیں کر پاتے۔۔۔ پھر ساری عمر کی اذیت انکا مقدر بن جاتی ہے

پروفیسر احمر نے اپنی بات کا اختتام کیا لیکن اتنی بحث کے بعد بھی جواب تو کسی کو نہیں ملا تھا

انہوں نے وقت دیکھا اور پھر دروازے میں جہاں دوسرے پروفیسر ہاتھ باندھے دروازے سے ٹیک لگائے دلچسپی سے سب دیکھ اور سن رہے تھے

سوری آپ کے لیکچر کے پینتیس منٹ کے لیے میں نے۔۔۔آپ مجھ سے کہہ دیتے نا۔۔۔

پروفیسر احمر تھوڑے شرمندہ ہوئے تھے

کوئی بات نہیں اتنے سیریس موضوع پر بات ہو رہی تھی میں نے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا

وہ پینتیس منٹ سے باہر کھڑے ان کی ڈسکشن سن رہے تھے

سب اپنی بات میں اس قدر گم تھے کہ کسی کا دھیان ان کی طرف نا گیا تھا

آپ کل میرے لیکچر میں سے پینتیس منٹ لے سکتے ہیں

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

اب آپ مجھے کلاس لینے دیں گے یا پھر جو وقت بچ گیا وہ بھی ضائع کرنا ہے

سامنے سے مسکرا کر کہا گیا تھا اور پروفیسر احمر بھی مسکراتے ہوئے اپنی چیزیں اٹھاتے کلاس سے باہر نکل گئے

یار زری یہ کیا حرکت تھی؟ وہ آرام سے کینٹین میں بیٹھا تھا جب عشاء اس کے پاس آتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔عشاء اور زویا اکھٹے آئی تھیں اور اس کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ گئیں

کیا؟

تم نے کلاس میں جو کہا وہ کیا تھا؟

میں نے بس ایک بات کی تھی۔۔اچھی خاصی فنرکس کی کلاس کو اس لڑکی نے لو کلاس میں کنورٹ کر دیا تھا۔ بات کے اختتام پر وہ ہنسا تھا

لیکن پھر بھی تمہیں کچھ نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔زویا نے کہا

کیوں ؟زریام نے اس کی طرف دیکھا

کیونکہ کوئی جو مرضی کہے سنے یا کرے ہمیں کوئی حق نہیں ہے کسی کے معاملے میں بولنے کا۔۔۔ہمیں اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے۔۔زویا نے کہا تھا

اگر کوئی چاہتا ہے کہ کوئی ان کے معاملے میں نا بولے تو پبلک میں annocumentنا کیا کریں کیونکہ اگر پبلک میں بولیں گے تو لوگ اعتراض لے کر سامنے تو آئیں گے

زریام کو اپنی کہی بات پر کوئی شرمندگی نا تھی اس نے پر سکون سے انداز میں زویا کی بولتی بند کر دی

وہ دونوں اسے دیکھتیں رہیں جو کہ سکون سے اپنا موبائل چلا رہا تھا

معافی مانگی چاہیے۔۔۔۔تھوڑی دیر بعد عشاء بولی

ایسکیوزمی۔۔۔زریام نے بے ساختہ اسے دیکھا

تمہیں پریشے سے معافی مانگی چاہیے

صلاح دینے کے لیے بہت شکریہ۔۔۔وہ واپس اپنے موبائل میں متوجہ ہو چکا تھا

صلاح نہیں دے رہی حکم دے رہی ہوں۔عشاء نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھینا تھا

حکم۔۔۔۔زریام نے آئیبرو اچکایا

ہاں اب دوستی میں اتنا تو ہوتا ہے کہ آپ اگلے انسان سے اپنی بات منوانے کا حق رکھتے ہوں۔۔۔۔عشاء نے کندھے اچکائے

زریام لاجواب ہوا تھا لیکن وہ معافی نہیں مانگ سکتا تھا

میں معافی نہیں مانگوں گا اور ویسے بھی ایسا کچھ نہیں کہا تھا کہ اب اس سے معافیاں مانگتا پھروں۔۔۔ماحول اتنا سیریس ہو گیا تھا۔۔۔میں تو بس ماحول نارمل کر رہا تھا۔۔۔اتنا سیریس تو کوئی آئی۔سی۔یو۔میں نہیں ہوتا جتنا اس لڑکی کی بات سن کے سب ہو گئے تھے

اس نے واپس اپنا موبائل عشاء سے لے لیا تھا

زریام اٹھو تم۔۔۔زویا کھڑی ہوئی اور ساتھ ہی اسے کھڑے ہونے کا اشارہ کیا

کیا؟؟؟؟؟

تم چلو۔۔۔پریشے سے معافی مانگنے۔۔۔

دیکھو معافی مانگنے سے تمہارا قد چھوٹا نہیں ہو جائے گا وہی چھ فٹ ہی رہے گا۔۔۔زویا نے زبردستی اسے کھڑا کیا اور باہر نکلنے لگی

جاؤ۔۔۔وہ لوگ تھوڑا دور کھڑے پریشے کو دیکھتے کہنے لگے جو کہ ہاتھ میں کتابیں پکڑے سیڑھیوں پر بیٹھی تھی

نہیں یار میں معافی نہیں مانگ سکتا۔۔۔زریام معافی مانگنے کے لیے تیار نہیں تھا

اوئے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

اللہ بھی ایسے انسانوں کو پسند کرتا ہے جو اپنی غلطی مان کر معافی مانگنے کو ترجیح دیتے ہیں

عشاء نے کہا تھا

اب جاؤ بھی۔۔۔ان دونوں نے اسے تھوڑا آگے دھکیلا

وہ غصے سے پیچھے مڑا تھا۔۔۔مجھ سے نہیں ہو گا۔۔زریام واپس جانے لگا جب وہ دونوں اس کے سامنے آئیں۔۔۔زریام نے بے بسی بھری ایک نگاہ ان پر ڈالی یعنی آج یہ لڑکیاں اسے نہیں جانے دیں گی جب تک کہ وہ معافی نا مانگ لے

ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کرتا وہ پریشے کی طرف بڑھنے لگا

پریشے سیڑھیوں پر بیٹھی ہاتھ میں کتابیں لیے ان لوگوں پر ہی نظریں جمائے بیٹھی تھی اسے اپنے پاس آتا دیکھ جلدی سے کتاب کھول کر پڑھنے لگی۔۔۔ جیسے جیسے زریام کے قدم بڑھ رہے تھے ویسے ہی پریشے کے دل کی دھڑکنیں بڑھ رہی

پری تم یہاں بیٹھی ہو میں پوری یونی میں ڈھونڈ کر آگئی۔۔ کنزل اس کے پاس آئی تو پریشے کو تھوڑا سکون محسوس ہوا

کنزل اس کے ساتھ بیٹھی

مانا کہ تم ٹیلنٹڈ ہو لیکن اتنی زیادہ ہو یہ پتہ نہیں تھا

پریشے آگے آئے بال کان کے پیچھے اڑسنے لگی

ک۔ کیا مطلب؟ وہ کانپنا شروع ہو چکی تھی اسے اپنے پاس آتا دیکھ کر۔۔۔ کیوں ہو رہا تھا یہ؟ وہ بری طرح الجھ رہی تھی

میڈم الٹی کتاب پر بھی پڑھ لیتی ہو۔۔۔ کمال ہے۔۔۔۔۔۔ مجھ سے تو سیدھی پکڑ کے نہیں پڑھی جاتی۔۔۔۔۔۔

کنزل نے مسکراتے ہوئے اس کی کتاب سیدھی کی

یہ تو۔۔۔۔۔ پریشے ہڑبڑا کر رہ گئی

پری تمہارے ساتھ کچھ ہوا ہے نا۔۔۔ تم بہت بدلی ہوئی لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔ آج تم کلاس سے بھی لیٹ تھی۔۔۔ یونیورسٹی تو تم ٹائم پر پہنچی تھی پھر کہاں رہ گئی تھی؟ تم نے تو کبھی اپنی پڑھائی کے معاملے میں کمپرومائز نہیں کیا۔۔۔۔۔۔

ک۔ ک۔ کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔ وہ دراصل۔۔۔۔۔

پریشے کو کوئی بات سمجھ ہی نہیں آرہی تھی

کتنے سوال کرتی ہو تم کنزل۔۔۔ تمہاری باتوں میں تو میں بھول ہی گئی مجھے لائبریری جانا تھا پریشے بیگ اٹھاتی کھڑی ہوئی۔۔۔۔ ویسے بھی وہ زریام کے ساتھ بات نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ فوراً پہچان جاتا کہ پریشے کن جزبات کا شکار ہے

لیکن پھر وہ دوبارہ کنزل کے پاس بیٹھ گئی یہ سوچتے ہوئے کہ شاید اگر وہ وہاں سے چلی جائے تو وہ اس کے پیچھے آسکتا ہے مگر یہاں کنزل اس کے پاس بیٹھی ہو گی تو وہ تھوڑا نارمل رہے گی

"یار اس دن اس لڑکی نے تو کہا تھا کہ وہ میڈیکل کا سٹوڈنٹ ہے پھر وہ ہماری کلاس میں کیا کر رہا تھا؟

★★★

یار اس دن اس لڑکی نے تو کہا تھا کہ وہ میڈیکل کا سٹوڈنٹ ہے پھر وہ ہماری کلاس میں کیا کر رہا تھا؟" ویسے بھی پریشے کو یہ سوال بہت تنگ کر رہا تھا کہ وہ ان کی کلاس میں کیوں ہوتا ہے؟ اسی لیے کنزل سے پوچھ بیٹھی

کون؟۔۔

وہی جس کے بارے میں میں نے تم سے پوچھا تھا اور اس کی دوست سارا بائیوڈیٹا دے گئی تھی۔

وہ محتاط انداز میں پوچھ رہی تھی کہ کہیں کنزل کو اس کے جزبات کے بارے میں پتہ نا چل جائے اور ساتھ ساتھ کنکھیوں سے زریام کی طرف بھی دیکھ رہی تھی

نام اور عمر کے علاوہ سارا بائیوڈیٹا غلط تھا۔۔

وہ پر سکون سے انداز میں گویا ہوئی

مطلب وہ سب ایسے ہی۔۔۔ مگر اس نے ایسے کیوں کہا پھر؟ پریشے کو تو جھٹکا ہی لگا تھا

مجھے کیا پتہ اس نے ایسے کیوں کہا لیکن یہ جانتی ہوں کہ وہ لڑکا بھی میکینکل انجینئر نگ ہی کر رہا ہے

اچھا تمہیں کیسے معلوم؟

یار اس نے ایف۔ایس۔سی۔ پری انجینئرنگ کر رکھی ہے تو پھر وہ میڈیکل میں ایڈمیشن کیسے لے سکتا ہے؟ کنزل نے وجہ پیش کی

اور تمہیں یہ کیسے معلوم کہ اس نے ایف۔ایس۔سی پری انجینئرنگ کر رکھی ہے؟ پریشے نے آنکھیں چھوٹی کرتے پوچھا

بھئی مجھے معلوم نہیں تھا میں نے معلوم کروایا ہے۔۔۔ کنزل نے جھک کر رازداری سے اس کے کان میں سرگوشی کی

چھوڑ دو یار یہ جاسوسوں والے کام ایسے ہی کسی کی بھی انفارمیشن نکلوانے لگ جاتی ہو

پریشے نے اس کے سر پر تھپڑ مارا تو کنزل نے کندھے اچکائے یعنی وہ نہیں چھوڑے گی یہ کام اس کی عادت تھی اگر اسے کوئی تھوڑا سا اچھا برا یا مشکوک لگ جائے تو اس کی پوری انفارمیشن نکلوانا

ایکسوزمی۔۔۔وہ ان کے پاس پہنچ کر کنزل سے مخاطب ہوا اور پریشے کی دھڑکنیں ساکت ہوئی تھی

بات کر سکتا ہوں؟ اس نے پریشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کنزل کی طرف دیکھتے کہا

پریشے کو نہیں لگا تھا کہ وہ کنزل کو بھیج سکتا ہے

شیور! وہ ایک نظر پریشے کو دیکھتی ہاں میں سر ہلا کر وہاں سے اٹھ کر جانے لگی۔۔۔اس کے جانے کے بعد زریام اس کی چھوڑی ہوئی جگہ پر پریشے کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔۔پریشے مٹھیاں بھینچے خود پر کنٹرول کرنے لگی کہ وہ کانپ نا سکے۔۔۔ماتھے پر پسینہ بھی نمودار ہونا شروع ہو چکا

تھا۔۔۔وہ اس کے پاس بیٹھا تھا۔۔۔بہت اچھا لگ رہا تھا کہ وہ اس کے پاس بیٹھا تھا لیکن کاش اس کے ساتھ یہ عجیب وغریب چیزیں نا ہو رہی ہوتیں

سوری۔۔۔۔اس نے بغیر کوئی تمہید باندھے اپنی بات کہہ دی

ج۔جی۔۔۔س۔سوری کس لیے؟اس کی ہتھیلیاں پسینے کی وجہ سے بھیگ چکی تھیں

میں نے جو کلاس میں کہا تھا اس کے لیے

اٹس اوکے۔۔۔۔

پریشے کچھ کہنے ہی لگی تھی جب وہ اس کی بات کاٹتا اپنی سنانے لگا

ویسے مجھے اس پر کوئی شرمندگی نہیں ہے میں نے بالکل سہی کہا تھا کیا پاگلوں والا سوال کیا تھا تم نے؟وہ پھر تنزیہ ہنسا تھا جسے دیکھ پریشے کے دل میں کچھ ڈوب کر ابھرا تھا

میں یہاں اس لیے آیا کیونکہ میری بچپن کی پاگل دوستیں چاہتی تھی کہ میں تم سے معافی مانگوں حالانکہ میں ان سے کہتا رہا کہ ایسا کچھ نہیں بولا میں نے جو مجھے معافی مانگنی پڑے

آپ کو معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ویسے بھی معافی مانگنے سے کونسا لفظوں سے دیے گئے زخم بھر جاتے ہیں۔۔۔الٹا وہ معافی ان زخموں پر نمک کا کام کرتی ہے۔۔۔وہ اپنی آنکھوں میں ابھری نمی کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی مگر زریام دیکھ چکا تھا اور دل اداس بھی ہوا تھا اس کے آنسوؤں دیکھ کر۔۔۔مگر کیوں؟

ن۔نہیں میں تو دراصل۔۔۔۔

وہ غلط بات کر کے اب اسے صحیح کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن پریشے بغیر اس کی سنتی اٹھ کر چلی گئی

زریام نے دل ہی دل میں خود کو سو سلواتوں سے نوازا تھا کیا ضرورت تھی فضول باتیں کرنے کی۔۔۔معافی تو ویسے بھی مانگی تھی تمیز سے مانگ لیتے تو کیا جاتا تھا تمہارا

مس مہک میں نے مس سحر جو کچھ فائلز دی تھیں وہ ابھی تک پینڈنگ ہیں۔۔۔آج انکو جلدی سے کاپی کروائیں اور مجھے میل کریں۔۔۔ضامن آفس میں بیٹھا مہک سے مخاطب ہوا تھا

سر وہ تو کاپی ہو گئیں ہیں۔۔۔

کاپی ہو گئی ہیں؟ کس نے کی؟ ضامن نے اس کی طرف دیکھا اور ائیبرواچکاتے سوال کیا

مس سحر نے کی تھیں۔۔۔مہک نے جواب دیا

وہ ساتھ لے کر گئیں تھی فائلز؟

نہیں سر آدھا گھنٹہ رہتا تھا اس دن آفس آف ہونے میں اور وہ آدھے گھنٹے میں فائلز کاپی کر کے پھر گئی تھیں

سحر نے۔۔۔آدھے گھنٹے میں۔۔۔وہ ساری فائلز کاپی کی تھیں

اس نے ٹھہر ٹھہر کر کہا

یہ بات اس کے لیے واقع شاک کا باعث تھی

اسے کام کا کوئی ایکسپرینس نہیں تھا تو وہ اتنی ساری فائلز آدھے گھنٹے میں کیسے کاپی کر سکتی تھی؟

پہلے ہی اس سوال کا جواب نہیں ملا تھا کہ اسے دھمکی آمیز کالز کون کر رہا ہے اور اوپر سے اب اسے یہ سوال بھی پریشان کرنے لگا تھا کہ شاید اسے کام کا بہت زیادہ ایکسپرینس ہے۔۔۔مگر کیسے؟

اور پھر رات کو کال بھی تو کسی کی نہیں آئی تھی۔۔۔مگر ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر وہ کہہ رہی تھی تو یقیناً کسی کی کال تو آئی ہو گی۔۔۔۔شاید کال کرنے والا معاملے کی نزاکت کو سمجھ کر پہلے سے ہی سب پلیننگ کر بیٹھا ہو۔۔۔۔

اب اگر میں سحر سے اس معاملے میں کوئی بات کروں گا تو وہ کہے گی میں اسے پاگل سمجھ رہا ہوں۔۔۔اتنا تو کنفرم تھا کہ ضامن سحر سے اس معاملے میں کوئی بات نہیں کرے گا

اور ضامن نے اس کے بارے میں سب معلوم کروایا تھا۔۔اس کے والدین اس کے بچپن میں وفات پا گئے اس کے بعد وہ اپنے چچا کے پاس رہتی تھی اور پھر چار سال پہلے اس کے چچا بھی باہر شفٹ ہو گئے اور تب سے وہ ہاسٹل میں رہنے لگی۔۔اس کے علاوہ اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے

ایسے میں اس کی دشمنی کس سے ہو سکتی ہے ؟ کون ہے جو اسے مارنا چاہتا ہے ؟ کیا اسے یہ کالز پہلے بھی آتی تھیں یا پھر جب سے اس کی ضامن سے شادی ہوئی تب سے آ رہی ہیں ؟ ہاں ہو سکتا ہو یہ ضامن کے ہی دشمن ہوں جو سحر کو دھمکی دے رہے ہوں۔۔۔

اسے جلد از جلد معاملے کی تہہ تک پہنچنا تھا۔۔کیونکہ ان کے یہ دشمن پہلے ہی انکا خاندان تباہ کر چکے تھے اور وہ ان کے بارے میں کچھ جانتے بھی نہیں تھے۔۔۔ایسا نا ہو ایک بار پھر وہ اپنے کسی عزیز کو کھو دیں۔۔۔اسے جلد ہی کچھ کرنا تھا اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے

★★★

تم نے معافی مانگی تھی ؟ زویا نے سوال کیا

ارررے یاررر مانگی تھی میں نے معافی۔۔۔زریام نے قدرے جھنجھلا کر کہا

مگر اس کی شکل دیکھ کر لگ تو نہیں رہا تھا کہ اس سے معافی مانگی گئی ہے۔۔۔اب کی بار عشاء کی طرف سے سوال آیا تھا

کیا چاہتی ہو تم دونوں۔ جا کر اس کے پاؤں پکڑ لوں ؟؟ وہ غصے سے کہتا کرسی پیچھے کی جانب غصے سے گھسیٹتا اٹھا

اچھا اب تم ناراض تو نا ہو۔۔۔اس کی ناراضگی کا ڈر رکھتے زویا نے آرام سے کہا تھا

میں۔۔۔

اچھا اب بس بھی کر دو۔۔۔اب ہم کسی کی وجہ سے لڑیں کیا

عشاء نے اس کی زریام کی بات کاٹتے کہا

وہی تو۔۔۔

زری کہانا اس ٹاپک کو بند کرو

وہ پھر سے کچھ کہہ رہا تھا جب عشاء نے اس کی بات کاٹی

گہرا سانس بھرتے وہ واپس بیٹھ گیا

ویٹ۔۔۔۔عشاء کا موبائل رنگ ہوا۔۔ان ناؤن نمبر دیکھ کر اس نے احتیاط سے بات کی

ہیلو۔۔۔۔۔

ہیلو عشاء میں سحر۔۔۔۔۔۔۔مقابل نے اپنی پہچان بتائی تھی

کون سحر ؟۔۔۔۔۔

عشاء نے نا سمجھی سے کہا

اوہ۔۔۔سحر بھابھی آپ۔۔۔۔سوری میں نے پہچانا نہیں۔۔۔

کچھ یاد آنے پر عشاء شرمندہ ہوئی

مجھے تم سے ایک کام ہے۔۔میں تمہاری یونی کے باہر ہوں۔۔۔تمہاری کوئی ایمپارٹنٹ کلاس نا ہو تو۔۔۔۔

سحر نے جھجکتے ہوتے کہا

میں آجاتی ہوں بھابھی۔۔۔آپ سے زیادہ امپورتنٹ کیا ہے۔۔۔سحر کے کال کرنے کا مقصد سمجھتے عشاء نے خوش دلی سے کہا

ٹھیک ہے میں باہر تمہارا ویٹ کر رہی ہوں

کہاں ؟کلاس نہیں لینی کیا؟زریام نے پوچھا

نہیں۔۔۔۔میں گھر جارہی ہوں۔۔۔۔بائے۔۔۔۔تم لوگ آجانا۔۔۔۔گھر پر ملاقات ہو گی

عشاء کھڑی ہوکر جانے لگی اور جاتے جاتے ہی اپنی بات مکمل کرنے لگی

لیکن سنو تو۔۔۔۔زویا نے پیچھے سے آواز دی جسکا کوئی جواب نا ملا

★★★

اسلام علیکم سحر بھابھی۔۔۔۔زیادہ انتظار تو نہیں کروایا میں نے۔۔۔۔۔عشاء نے سحر کے پاس آتے ہوئے کہا

نہیں۔۔۔۔۔

وہ مجھے مال جانا تھا۔۔۔۔۔۔سوچا تمہیں ساتھ لے جاؤں۔۔۔۔۔میری مدد ہو جائے گی۔۔۔۔۔

سحر نے اسے دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا

اچھا کیا۔۔۔۔۔میں ممی کو کال کرکے بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔عشاء نے کال کرنے کے ارادے سے موبائل نکالا

انہیں بتانے کی کیا ضرورت ہے؟

سحر نے اس سے موبائل جھپٹا

ہم گھر میں بتائے بغیر کہیں نہیں جاتے۔۔۔۔۔۔ہمیں اس کی اجازت نہیں ہے۔۔۔۔

عشاء نے چہرے کے مختلف ڈیزائن بنائے۔۔۔اسے اس بات سے خاصی تپ چڑھتی تھی کہ انہیں اکیلے باہر کیوں نہیں جانے دیتے

یہ کیا بات ہوئی؟۔۔۔۔۔۔۔خیر میں نے ضامن نے اجازت لی ہے۔۔۔۔۔۔۔

سحر نے کہا تو عشاء نے ہاں میں سر ہلایا

اب تو کوئی مسئلہ نہیں ہے؟ سحر نے کنفرم کرنا چاہا

نہیں کوئی بھی نہیں۔۔۔۔اسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا

عشاء تم تھوڑی دیر یہاں رکو میں ایک کال کر کے آتی ہوں۔۔۔۔۔۔وہ دونوں اس وقت مال میں موجود تھیں جب سحر عشاء سے مخاطب ہوئی

سحر عشاء کو کہتی وہاں سے تھوڑا دور ہوئی

★★★

ذوہان نے گاڑی ایک سنسان جگہ پر روکی۔۔۔۔۔

یہاں صرف ایک پرانی بلڈنگ نظر آ رہی تھی۔۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا یہاں آبادی نا ہونے کی برابر تھی

وہ گاڑی سے باہر نکلتا بلڈنگ کے اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک کمرے کا دروازہ کھولا تو اندر کا منظر واضح ہونے لگا۔۔۔۔۔

کمرے کے بیچ و بیچ ایک لڑکے کو زنجیروں سے باندھا ہوا تھا جو کہ انتہائی بری حالت میں تھا اس کی دونوں کلائیوں میں ہتھ کڑی ڈال کر دیوار میں پیوست گرل کے ساتھ باندھا ہوا تھا

روشن دان سے نکلتی روشنی سیدھا اس لڑکے کے چہرے پر پڑ رہی تھی اس کے علاوہ کمرے میں مکمل اندھیرا چھایا تھا

اس کا سر ایک طرف ڈھلکا ہوا تھا اور چہرے پر جگہ جگہ خون کے نشان اور زخم موجود تھے

اس لڑکے کی حالت دیکھ کر لگتا تھا کہ اس پر بہت تشدد کیا گیا ہو۔۔۔۔۔۔۔اس پر اتنا تشدد کیا گیا تھا کہ زنجیروں سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اپنے پیروں پر ہی کھڑا تھا مگر بے جان سا

ذوہان اس کے پاس پہنچا اور قریب ہی ایک ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھایا

ذوہان نے اس لڑکے کے چہرے پر پانی پھینکا تو اس نے آرام سے آنکھیں کھولی جیسے کچھ ریکٹ کرنے کی اس میں ہمت ہی نا بچی ہو

تمہارا دماغ ٹھیک ہو گیا ہے یا نہیں ؟؟۔۔۔۔۔۔۔

ذوہان نے مسکراتے ہوئے پوچھا

بدلے میں زین بھی ہلکا سا مسکرایا تھا ہونٹوں پر خون کے نشان موجود تھے

تو کیا سوچا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے گینگ کے بارے میں بتا رہے ہو یا نہیں ؟۔۔۔۔۔۔۔

اگلا سوال کیا گیا

تمہیں کیا لگتا ہے میں بتاؤں گا ؟

زین نے اسکی طرف دیکھا اور جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کر دیا

تم بتاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔ تم ضرور بتاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ آج اگر تم نے نا بتایا تو تمہاری یہ زبان ہی کاٹ دوں گا تا کہ پھر کبھی کچھ بتانے کے قابل ہی نا رہو۔۔۔۔۔۔۔

ذوہان کی آنکھوں میں خون تھا اب اس سے اور اپنا غصہ کنٹرول نہیں ہو رہا تھا ایک مہینے سے زیادہ ہو گیا تھا مگر کچھ معلوم نہیں کر پایا تھا وہ۔۔۔اب تو آر یا پار۔۔۔یا تو یہ لڑکا بتا دے یا پھر اپنی زندگی گنوا دے۔۔۔وہ اور اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تھا

ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ذوہان کی بات پر زین نے ہنسنا شروع کیا اور وہ ہنستا ہی چلا گیا

تھوڑی دیر کے لیے تو ذوہان کو اس کی ذہنی کیفیت کے بارے میں شک ہوا

اچھا تو اے۔ایس۔پی۔ذوہان شاہ۔۔۔۔۔۔دیکھاؤ آج مجھے کتنا دم ہے تم میں۔۔۔۔۔۔۔اپنا کہا پورا کر کے دیکھاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زین نے اسے چیلنج کرتے ہوئے کہا

مجھے چیلنج کر رہے ہو؟

ذوہان نے آئیبرو اچکایا

ایک مہینہ سے زیادہ ہو گیا ذوہان شاہ ابھی تک تو تم میرا نام بھی نا جان سکے اور نا ہی میرے بارے میں کوئی معلومات اکٹھی کر پائے۔۔۔۔۔۔

اور بات کرتے ہوئے چیلنج کرنے کی۔۔۔۔۔۔

بات کے آخر میں زین پھر سے تنزیہ ہنسا

ذوہان غصے سے آگے بڑھا اور اس کا جبڑا دبوچا

یقیناً وہ زین کا بہت برا حال کرنے والا تھا۔۔۔ذوہان نے اسے مارنا چاہا لیکن اس کا ہاتھ ہوا میں رہ گیا

وہ پیچھے ہٹا اور جیب سے موبائل نکالا کر کان سے لگایا

کیسے ہو اے۔ایس۔پی۔میرے مہمان کا خیال تو رکھ رہے ہو نا۔۔۔۔۔۔۔

موبائل سے گونجتی آواز کو وہ فوراً پہچان چکا تھا

ڈیڈلی اینجل۔۔۔۔۔۔۔

ذوہان کو اپنی آواز سنائی دی

میں نے وعدہ کیا تھا تم سے کہ تم اسے خود میرے حوالے کرو گے۔۔۔۔۔۔۔

بس میرا وعدہ پورا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

بیس منٹ میں میری بھیجی ہوئی لوکیشن پر اس لڑکے کو لے کر پہنچ جاؤ۔۔۔۔۔

اگر بیس منٹ سے ایک سیکنڈ بھی زیادہ ہوا تو اگلے منٹ میں تمہاری کزن کی لاش تمہارے پاس پہنچ جائے گی۔۔۔۔۔۔اووو میرا مطلب ہے تمہاری جان کی جان چھن جائے گی۔۔۔

سمجھ تو گئے ہو گے۔۔۔۔۔۔۔

اینجل نے معنی خیزی سے مسکراتے ہوئے کہا

اور میں وقت کی بہت پابند ہوں۔۔ بائیسواں منٹ نہیں ہونے دوں گی

تم۔۔۔ تم جھوٹ بول رہی ہو نا۔۔۔۔۔۔وہ تمہارے پاس کیسے ہو سکتی ہے؟۔۔ذوہان کے چہرے پر حیرت و پریشانی کے ملے جلے تاثرات تھے اس کا دھیان سیدھا عشاء پر گیا تھا

تمہیں یقین کرنا ہے تو کرو نہیں کرنا تو نا کرو۔۔۔ لیکن یہ یاد رکھنا تمہاری ایک غلطی اس معصوم لڑکی کی زندگی کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔۔۔

مجھے پتہ ہے تم یہ سب مجھے بلیک میل کرنے کے لیے کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔

بھلا وہ کیسے جان سکتی تھی کہ ذوہان عشاء سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔۔اس حوالے سے تو کوئی بھی کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔۔ ابھی تو صرف گھر میں ہی بات ہوئی تھی۔۔۔۔۔گھر میں موجود لوگوں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ ذوہان عشاء سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اتنی پرسنل بات اسے کیسے معلوم تھی؟

اب سے تمہارا وقت شروع ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔زیادہ دیر مت کرنا

اینجل کی کال بند ہونے کے بعد ذوہان نے جلدی سے عشاء کے نمبر پر کال کی۔۔۔

سحر ہاتھ میں موجود موبائل پر جگمگاتا نمبر کر مسکرائی تھی لیکن اس کی مسکراہٹ آج جیت کی نہیں تھی بلکہ کچھ اور ہی تھی۔۔۔ سڑیل کزن۔۔۔اس نے زیرِ لب دہرایا۔۔۔اب وہ ایک چالاک لڑکی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔کاش اس کی زندگی ایسی نا ہوتی۔۔۔ لیکن اب وہ کیا تھی وہ جانتی تھی اور وہ خود کو بدل نہیں سکتی تھی

ذوہان کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔اگر بیل جا رہی تھی تو وہ کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی

کچھ سوچتے ہوئے اس نے زریام کو کال کی۔۔۔۔۔عشاء تمہارے ساتھ ہے؟۔۔۔۔۔بات کرواؤ میری۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے کہا

نہیں ذوہان بھائی وہ تو گھر جانے کا کہہ کر کب کی چلی گئی۔۔۔

کہاں چلی گئی؟۔۔۔۔۔ویسے تو ہر جگہ تمہارے ساتھ جاتی ہے۔۔۔۔۔آج اکیلے کیوں جانے دیا؟۔۔۔۔

ذوہان چلایا تھا اور کال بند کر دی

زریام نے موبائل کو گھورا۔۔۔۔انہیں کیا ہوا؟۔۔۔۔۔۔اچھے خاصے انسان کا موڈ خراب کرنا تو کوئی ان سے سیکھے۔۔۔۔زریام نے سر جھٹکا اور اپنا کام کرنے لگا

چچی جان عشاء گھر ہے؟۔۔۔بات کروائیں میری اس سے۔۔۔۔۔۔

اب ایسا لگنے کو تھا کہ اگر عشرت بیگم نے نا کہا تو اس کی سانسیں رک جائیں گی

نہیں بیٹا۔۔۔۔۔۔وہ تو یونیورسٹی گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔تمہیں کوئی کام تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

عشرت بیگم نے کہا تو ذوہان نے زور سے آنکھیں میچی۔۔۔۔ایسے لگ رہا تھا قدموں سے جان نکل گئی ہوں۔۔۔کتنی زہریلی ہوتی ہے نا یہ سوچ بھی کہ جس انسان کو آپ سب سے زیادہ چاہتے ہیں اسے آپ کھونے والے ہیں۔۔۔اور اسے لگا کہ یہ زہر اس کے اندر پھیلانے لگا ہو۔۔۔جو آہستہ آہستہ جان لینے لگا تھا

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔وہ دو چیزوں کے درمیان پھنس چکا تھا۔۔جن میں سے کسی ایک کو چننا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔ایک طرف اسکا فرض تھا تو دوسری طرف محبت۔۔۔ایک طرف ذمیداری تھی تو دوسری طرف زندگی۔۔۔۔

اس کا دماغ کام کرنا بند کر رہا ہے۔۔۔۔سہی کہتے ہیں محبت کے آگے تو بڑے بڑے بے بس ہو جاتے ہیں۔۔۔۔

اس کی حرکات کو دیکھتے ہوئے زین کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھری تھی

اگر اس نے دیر کر دی اور عشاء کو کچھ۔۔۔۔۔یہ احساس بھی جان لیوا تھا

ایک لمحے کی بھی دیری کیے بغیر وہ زین کو لے کر وہاں سے نکلا

ہاں میں اس لڑکے کو لے کر آ رہا ہوں تم عشاء کو کچھ مت کرنا۔۔۔۔۔

موبائل بجنے پر ذوہان نے فوراً سے کہا

تو تمہیں یقین آ گیا؟۔۔۔

وہ مسکرائی

ڈیڈلی اینجل اگر اسے ایک کھروچ بھی آئی تو اتنا برا حشر کروں گا تمہارا کہ تمہارے گینگ کے لوگ بھی تمہیں پہچاننے سے انکار کریں گے۔۔۔۔

ذوہان نے غصے سے کہا اس کا ضبط ختم ہو رہا تھا۔تکلیف بڑھ رہی تھی وہ انسان بری طرح بے بس ہو رہا تھا اپنی محبت کے ہاتھوں

دوسری طرف سے دلفریب قہقہہ گونجا تھا

سوچ اچھی ہے تمہاری۔۔۔۔انسان ہو اب میں خوش فہمیاں پالنے سے تو نہیں روک سکتی تمہیں۔۔۔۔

اور اب زیادہ باتیں نا کرو اور جلدی سے اس لڑکی کی مدد کرو۔اینجل نے آرام سے جواب دیا

ذوہان زین کو لے کر اینجل کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچا

سامنے ایک لڑکا کھڑا تھا جو بالکل اسی حلیے میں تھا جیسے ڈیڈلی اینجلز گینگ کے لوگ ہوتے تھے

ذوہان نے زین کو شرٹ سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے گاڑی سے باہر نکالا

زین کے ہاتھ بندھے تھے اور آنکھوں پر پٹی تھی۔۔۔۔۔وہ بمشکل اپنے پیروں پر کھڑا تھا

عشاء کہاں ہے؟ذوہان غصے سے پھنکارا

اس کو میرے حوالے کرو۔۔۔۔۔عارب نے پر سکون انداز میں کہا

پہلے بتاؤ عشاء کہاں ہے ورنہ میں اسے مار دوں گا۔۔۔۔۔ذوہان نے زین کے سر پر گن رکھی

عارب آگے بڑھا اور موبائل کی سکرین اس کے سامنے کیا۔۔۔۔

موبائل کی سکرین پر ذوہان نے دیکھا کہ عشاء ایک مال میں موجود ہے اور اس سے تھوڑا دور کسی نے گن سے اسکا نشانہ لیا ہوا ہے

یہ۔۔۔ذوہان تھوڑا آگے بڑھا تھا لیکن عارب نے ہاتھ اٹھا کر وہی رہنے کا اشارہ کیا

تمہاری ایک غلطی اور اس لڑکی کا کام تمام۔۔۔۔۔عارب نے موبائل پیچھے کیا

میں تم لوگوں پر کیسے یقین کروں؟۔۔۔۔۔۔ہو سکتا ہے اپنا کام نکلوانے کے بعد تم عشاء کو مار دو

ذوہان کو لگتا تھا کہ وہ زین کی رہائی کے بعد عشاء کو مار سکتے ہیں۔۔۔ان سے تو وہ کسی بھی چیز کی امید رکھ سکتا تھا

سب کو اپنے جیسا نہیں سمجھتے ذوہان شاہ۔۔۔۔۔۔ہم وعدہ خلافی کرنے والوں میں سے نہیں ہیں۔۔۔۔

اور ویسے بھی تمہارے پاس ہمارا یقین کرنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے

آخری بات عارب نے مسکراتے ہوئے کہی

تمہارا وقت ختم ہو رہا ہے۔۔۔اسے جواب دیتا نا پا کر عارب نے اسے یاد دلانا چاہا

ذوہان نے زین کو عارب کی طرف دھکا دیا اور وہاں سے جانے کی غرض سے فوراً گاڑی میں بیٹھا

اور گاڑی زن سے بھگا لے گیا

زین تم ٹھیک ہو؟عارب نے اسے گرنے سے پہلے ہی تھام لیا

اس نے پہلے زین کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی اور پھر ہاتھ کھولے

عارب جلدی سے اس کے گلے لگا اور اتنی شدت کے ساتھ لگا کہ زخموں کے باعث زین کے منہ

سے سسکی نکلی

زین اس سے الگ ہوا اور آنکھوں سے یقین دہانی کروانے لگا کہ وہ ٹھیک ہے

سوری یار۔۔۔۔۔اتنے دن بعد دیکھا ہے تو۔۔۔

عارب نے بالوں میں ہاتھ پھیرا جیسے شرمندہ ہو رہا ہو

کوئی بات نہیں۔۔۔۔زین نے اسکا کندھا تھپتھپایا

کیا حال کر دیا ہے اس لیے تمہارا۔۔میں قسم کھاتا ہوں تمہارے ایک ایک زخم کا بدلہ لوں گا اس

سے۔۔۔۔۔عارب شدید غصے میں تھا

میں ٹھیک ہوں عارب۔۔۔۔۔زین نے اس کا غصہ دیکھتے یقین دہانی کروائی

اینجل کہاں ہے؟زین نے سوال کیا

یہ اسی کا پلین تھا تمہیں بچانے کے لیے۔۔۔۔۔

لیکن وہ آئی کیوں نہیں؟

وہ تم سے ملنے آئے گی لیکن ابھی تم یہاں سے چلو۔۔۔۔عارب اسے لے کر وہاں سے نکلا

★★★

چالیس منٹ کا سفر دس منٹ میں طے کر کے وہ مال پہنچا تھا

ابھی وہ اندر داخل ہی ہوا تھا کہ سامنے عشاء کو ایک انجان لڑکی کے ساتھ مسکرا کر باتیں کرتے دیکھا۔۔ وہ ایسے بے تکلف تھی جیسے کہ صدیوں سے اس لڑکی کو جانتی ہوں

وہ لمبے لمبے ڈنگ بھرتا تیزی سے اس کے پاس پہنچا

کس کی اجازت سے آئی تھی یہاں ؟ کیا تم لوگوں کو منع نہیں کیا گیا کہ بغیر بتائے کہیں نہیں آنا جانا۔۔ کون سی زبان سمجھ آتی ہے تم لوگوں کو۔۔ ذوہان نے اس کے پاس پہنچ کر اس کا بازو دبوچتے کرخت لہجے میں گویا ہوا۔۔ عشاء کے بازو پر اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ اسے اپنا بازو ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ بے اختیار ہی وہ خود کو آزاد کروانے کی سعی کرنے لگی تکلیف کے باعث آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی تھی

م۔ میں بھابھی کے س۔ ساتھ آئی تھی۔۔۔ انہیں ک۔ کوئی کام تھا اور ہم نے ضامن ب۔ بھائی سے اجازت لی تھی

اس کے اتنے سخت رویے پر عشاء کو بے اختیار خوف آیا تھا۔۔ وہ اٹکتے ہوئے اسے جواب دینے لگی لہجہ متورم تھا

بھابھی۔۔ ذوہان نے ابھی تک ضامن کی بیوی کو نا دیکھا تھا کیونکہ وہ جب سے انکے گھر آئی تھی ذوہان کی اس سے ملاقات نا ہوئی تھی

سحر بھابھی۔۔۔ عشاء نے سحر کی طرف اشارہ کیا تو سحر ہلکا سا مسکرائی

اور موبائل کہاں ہے تمہارا ؟۔۔۔ یہ کس لیے رکھا ہے تم نے جب کال ہی نہیں اٹھانی ہوتی ؟۔۔ کب سے کال کر رہا تھا میں۔۔ تمہیں اندازہ بھی ہے میں کتنا پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔

ذوہان ایک نظر سحر پر ڈال کر واپس عشاء پر برسا تھا۔۔ وہ کیا ہی جانتی تھی کہ پچھلے کچھ لمحے اس کے کس طرح گزرے تھے ؟ اس کے پاس تو اتنا بھی وقت نا تھا کہ کچھ سوچ بھی پاتا۔۔ آج

عشاء کی وجہ سے اس کی ڈیڈلی اینجلز گینگ کو پکڑنے کی ساری محنت ہوا ہو گئی تھی۔۔۔اب پتہ نہیں وہ ان تک پہنچ بھی پائے گا یا نہیں۔۔۔وہ کسی کے بارے میں کچھ جان بھی پائے گا یا نہیں۔۔۔اب یہ کیس کبھی سولو ہو گا بھی یا نہیں

آپ کیوں پریشان ہو رہے تھے ؟۔۔۔۔۔

عشاء کے سوال پر وہ جو سوچوں میں کھو گیا تھا چونک کر اسے دیکھا جو الجھی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر یوں ہی دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے لیکن پھر بروقت دونوں نے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔۔۔۔

عشاء کا بائیاں بازو اس نے یوں ہی پکڑ رکھا تھا مگر گرفت ڈھیلی تھی عشاء نے اس کے ہاتھ پر اپنا دائیاں ہاتھ رکھا ہوا تھا جس سے اس نے عشاء کے بازو کو پکڑ رکھا تھا۔۔۔شاید وہ اپنا بازو چھڑوانا چاہ رہی تھی۔۔۔ذوہان نے کچھ بولنے کی خاطر لب وا کیے لیکن کوئی الفاظ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے وہ خاموش ہو گیا

چلو یہاں سے۔۔۔۔ذوہان اسکا ہاتھ پکڑے وہاں سے جانے لگا جبکہ عشاء مبہوم سی اس کے ساتھ کھینچی چلی گئی

ذوہان غصے میں گاڑی بہت تیز چلا رہا تھا۔۔۔۔عشاء بغیر پلک جھپکائے کسی مجسمہ کی طرح جمی بیٹھی تھی اور ساکت نظروں سے اسے دیکھے جا رہی تھی جو اس سے بالکل بے نیاز سڑک پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔ پتہ نہیں کون سا غصہ تھا اسے جو اس طرح گاڑی چلا رہا تھا مگر وہ پورے دھیان کے ساتھ گاڑی چلا رہا تھا۔۔ایسے کہ وہ اپنا غصہ بھی نکال لے اور کسی کو جانی خطرے میں بھی نا ڈالے۔۔۔۔

غصہ کرنا اور سنجیدہ رہنا تو اسکے مزاج کا حصہ تھا لیکن آج اسے ذوہان کے رویہ کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔اس سے ہر وقت کی ڈانٹ کھانا تو عشاء کی روٹین میں شامل تھا لیکن آج اس کے لہجے

کی تپش۔۔۔وہ صرف تپش تو نہیں تھی اس کے سخت لہجے میں بھی بہت فکر مندی جھلک رہی تھی۔۔۔اور اس کے تاثرات دیکھ کر لگتا تھا کہ اسکا کوئی بہت بڑا نقصان ہونے والا تھا مگر نہیں ہوا۔۔۔

اس کے دل میں کہیں ذوہان کو لے کر کوئی نئے جزبات جاگنے لگے تھے۔۔۔وہ بغور اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی وہ ایک سنجیدہ مزاج انسان کتنا وجہیہ دکھتا تھا۔۔۔جیسے سب سے الگ ہو۔۔۔آج تک تو ایسا کبھی نہیں لگا تھا تو آج کیوں؟

مختلف سوچوں نے اس کے ذہن کو آگھیرا لیکن پھر گاڑی کا تیز ہارن اس کی سوچوں میں مخل ہوا وہ سر جھٹک کر اس پر سے نظریں ہٹا کر ونڈ سکرین سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔وہ جتنی سوچیں اس کے ذہن میں بیدار ہوئی تھی ایسے جیسے تیز ہوا کا کوئی جھونکا۔۔۔جو آکر گزر بھی گیا اور کچھ معلوم بھی نا ہوا۔۔۔کچھ سمجھ بھی نا آیا۔۔۔

اب وہ لاپرواہ سی بیٹھی تھی جیسے اسے خود بھی یاد نا ہو کہ ابھی وہ اس انسان کے لیے کیا محسوس کر رہی تھی؟اور کیوں کر رہی تھی؟اسے تو جیسے کوئی فرق ہی نا پڑا تھا۔۔۔۔جیسے اس نے کچھ دیکھا ہی نا تھا کچھ سوچا ہی نا تھا

سحر دونوں ہاتھ گود میں رکھے سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔مسلسل تکان سے مسکرا رہی تھی۔۔۔

اس نے ٹھنڈا سانس بھرا آج کتنی دن بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی چکی تھی۔۔۔۔زین اب ٹھیک تھا اس کے پاس واپس آچکا تھا

اب وہ آرام سے اپنے بدلے کے بارے میں سوچ سکتی تھی

★★★

ارحم اس وقت ہاسپٹل میں موجود تھا جب ایک نوجوان لڑکا اس کے کیبن میں داخل ہوا جو دیکھنے میں کافی خوش شکل تھا۔۔۔وہ خوبصورت تو تھا ہی مگر ڈریسنگ اور دولت کی چمک دمک سے کچھ زیادہ ہی پرکشش لگتا تھا۔۔۔چہرے پر شاندار سی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔وہ کہیں سے بھی مریض نہیں لگ رہا تھا

جی میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں ؟۔۔ارحم اس وقت اپنے ہاسپٹل میں موجود مریضوں کے روٹین چیک اپ کے لیے اپنے کیبین میں بیٹھا تھا وہ لڑکا بے نیازی سے چلتا ہوا ارحم کے سامنے کرسی پر بیٹھا تو ارحم نے مسکراتے ہوئے پوچھا اس کے لہجہ بالکل ویسا ہی شائستہ اور مہزبانہ تھا جیسا ایک ڈاکٹر کا اپنے مریض سے ہوتا ہے

مدد کی ضرورت تو آپ کو ہے ڈاکٹر ارحم ملک۔۔۔۔

وہ کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔۔اس لڑکے کی آنکھوں میں کچھ الگ ہی چمک تھی۔۔۔جیسے وہ یہاں اپنے لفظوں سے ہوا میں تیر چلانے آیا تھا

سوری۔۔۔۔

فائل پر ارحم کا صفہ پلٹتا ہاتھ رکا۔۔۔ارحم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

آپ کی بیوی کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔۔۔۔بغیر کسی لحاظ کے وہ سیدھا ماہم کے بارے میں بات کرنے لگا۔۔۔۔۔ارحم حیرت انگیز نظروں سے اسے دیکھنے لگا کافی غیر متوقع بات تھی

ایکسکیوزمی۔۔۔ارحم کی آنکھوں میں اچھنبا سا چھایا تھا۔۔۔یہ بات کافی ناگوار گزری تھی کہ کوئی اسطرح اس کے سامنے بیٹھ کر اس کی بیوی کا ذکر کر سکتا ہے

ارحم کے چہرے پر چھائی حوایاں دیکھ رایان نے پرجوش انداز میں بولنا شروع کیا

ماہم نے آپ کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔۔۔میں تو سمجھا آپ کو سب معلوم ہو گا۔۔۔۔وہ بتاتی بھی کیسے ؟۔۔کوئی لڑکی بھلا اپنے شوہر کے سامنے اپنی امیج خراب تھوڑی کرے گی۔۔۔۔وہ رسان سے مسکراتا ہوا کہنے لگا

ہاں ویسے میں بھی کتنا پاگل ہوں اگر تمہیں سب معلوم ہوتا تو تم اس سے نکاح تھوڑی کرتے۔۔

وہ آپ سے تم پر آ گیا تھا شاید وہ مقابل کو زیادہ عزت نہیں دینا چاہ رہا تھا

اس نے اپنی طرف سے کوئی کسر نا چھوڑی ارحم اور ماہم کے درمیان بدگمانی کی آگ جلانے کی۔۔

مائینڈ یور لینگویج۔۔۔۔تمہیں معلوم ہے تم کیا بکواس کر رہے ہو ؟۔۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے بیٹھ کر میری بیوی کے بارے میں غلط بولنے کی۔۔وہ کتنا بھی ضبط کرتا لیکن سامنے والے نے بات ہی ایسی کی تھی اس کا خون کھولنے لگا تھا وہ تڑخ لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر بولا

سامنے موجود انسان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔اور پھر وہ مزید گہری ہوتی گئی۔۔وہ بھی اب آپ کہہ کر اس انسان کو عزت سے نہیں پکار سکتا تھا جو اس کے سامنے اس کی بیوی کے بارے میں غلط شخص تھلت بول رہا تھا

مجھے یہ ہمت تمہاری بیوی نے دی ہے۔۔۔۔مسکراہٹ ہنوز قائم تھی جیسے اسے بہت مزا آ رہا تھا یہ سوچتے ہوئے بھی کہ ماہم کی حقیقت جاننے کے بعد ارحم یہی بیٹھے بیٹھے اسے طلاق دے دے گا

ڈاکٹر ارحم ملک زیادہ غصہ کرنے کی ضرورت نہیں

ہے۔۔۔۔اپنی بیوی کو تو تم سنبھال نہیں سکتے اور۔۔۔۔۔۔

شٹ۔اپ۔۔۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے کافی اونچی آواز میں بولا تھا

اس عورت کے بارے میں تو اس نے خود کو بھی کچھ غلط کہنے کا اختیار نہیں دے رکھا تھا تو کسی اور کے منہ سے کیسے برداشت ہوتا۔۔ لیکن اسے کرنا تھا۔۔اسے برداشت کرنا تھا۔۔اسے غصے سے نہیں بلکہ ٹھنڈے دماغ سے اس کی باتوں کا منہ توڑ جواب دینا تھا

چلو تمہیں کچھ دکھاتا ہوں۔۔۔۔امید کرتا ہوں یہ دیکھنے کے بعد تمہاری سوئی ہوئی غیرت ضرور جاگے گی۔۔۔

اس کے ریکشن کو دیکھتے رایان نے آخری پتہ پھینکنا چاہا۔۔یہ پتہ پھینکنے کے بعد یقیناً اس کی جیت ہو گی۔۔۔جب ارحم اسے چھوڑ دے گا اور اس کے گھر والے بھی اسے قبول نہیں کریں گے تب وہ میرے پاس آئے گی اور پھر میں اسے اچھی طرح بتاؤں گا کہ میں اس کی محبت کے قابل ہوں یا نہیں۔۔۔فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ وہ سوچ رہا تھا۔۔ جیسے وہ کھیل شروع ہونے سے پہلے ہی جیت گیا ہو

رایان نے کچھ پکچرز ٹیبل پر رکھیں۔۔دیکھ وہ ارحم کی طرف ہی رہا تھا۔۔ارحم نے ضبط کے مارے زور سے مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں وہ رایان اور ماہم کی پکچرز تھی جو کہ رایان نے فوٹو شوٹ کروائی تھیں

وہ خود کو کمپوز کر رہا تھا۔۔۔اسے معلوم تھا کہ رایان اس کے پاس آکر یہ اس لیے کر رہا ہے تا کہ وہ غصہ میں آکر کچھ ایسا کر دے کہ جانے انجانے میں ہی وہ خود اپنی بیوی کو سب کے سامنے تماشہ بنا کر رکھ دے

تھوڑی دیر دونوں میں خاموشی رہی

تمہیں کیا لگتا ہے میں نہیں جانتا اس بارے میں ؟؟۔۔۔۔۔وہ کرسی پر تھوڑا آگے کو جھکا دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسائے اس نے کہنی ٹیبل پر جمائی

تمہیں کیا لگتا ہے مسٹر رایان شاہ میں تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتا؟؟اور اب اس کے پل میں بدلتے تاثر دیکھ کر چونکنے کی باری رایان کی تھی

میں سب جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔تم کون ہو، کہاں رہتے ہو، کیا کرتے ہو، کہاں آتے جاتے ہو۔۔۔تمہارے ایک ایک قدم پر نظر ہوتی ہے میری

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہارے اور ماہم کے درمیان تعلقات کب سے شروع ہوئے اور کب تک رہے اور میرے اندازے کے مطابق نکاح کے بعد یہ تعلقات ختم ہو چکے تھے۔۔۔ایسا ہی ہے نا؟۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہا تھا جب کہ رایان دم سادھے اسے سن رہا تھا

ارحم کی باتیں سن کر رایان کا چہرہ زرد پڑتا جا رہا تھا۔۔۔اپنی بات کا جواب نا پا کر ارحم پھر سے بولنا شروع ہوا

اور رہی بات ماہم کی تو وہ میری بیوی ہے اور مجھے بہت عزیز ہے تمہارے جیسوں کی باتوں میں آ کر میں اس سے اپنے تعلقات خراب نہیں کر سکتا۔۔۔میں اس کی عزت کرنا بھی جانتا ہوں اور اس کی عزت کروانا بھی جانتا ہوں۔۔۔۔

اگر تم چاہتے ہو کہ اس زمین پر سکون سے رہ سکو تو آئندہ کے لیے میری بیوی سے دور رہنا۔۔۔۔کبھی بھول کر بھی اپنی ان آنکھوں سے اس پر نگاہ ڈالی تو تمہاری یہ آنکھیں نکالنے میں دیر نہیں کروں گا۔۔۔اور تم جانتے ہو میں یہ کام بخوبی کر سکتا ہوں۔۔۔آخر کو یہ میرے پیشے میں شامل ہے

ارحم پر سکون انداز میں تیکھی مسکراہٹ لیے کہتا کرسی کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔۔۔نگاہوں کا مرکز اب تک سامنے موجود انسان تھا۔۔۔تیکھی نگاہیں۔۔۔۔چبھتی ہوئی نگاہیں۔۔۔

پھر تو تم بھی اس کے ساتھ مخلص نہیں لگتے کیونکہ ایک غیرت مند مرد کو تو یہ بات گوارا نہیں کہ اسکی بیوی کے کسی دوسرے مرد کے ساتھ تعلقات ہوں

رایان نے بھی قدرے سنبھل کر اسے جواب دیا۔۔ کیا کیا گمان کر بیٹھا تھا کہ اتنی جلدی جیت گیا وہ لیکن یہاں اس کا کھیل اس پر ہی الٹ چکا تھا۔۔۔ مگر وہ ہار نہیں مان سکتا تھا وہ ابھی بھی کوشش کرے گا

کچھ لوگ اپنی زندگی اچھے سے گزارنے کے بجائے دوسروں کی زندگی برباد کرنے کی سعی کرتے رہتے ہیں۔۔۔اور پھر وہ اپنی اس زندگی کے ساتھ ساتھ آخرت کی زندگی بھی تباہ کر لیتے ہیں

اور رایان ان کچھ لوگوں میں سے ہی ایک تھا

تو تمہیں کیا لگتا ہے مسٹر رایان شاہ میری غیرت اس میں ہے کہ میں گھر جا کر اپنی بیوی کی کردار کشی کروں؟؟۔۔۔۔۔۔دوسروں کے سامنے اسے بدکردار کہوں اور بے عزت کروں؟؟۔۔۔۔۔۔اس کی تزلیل کروں؟۔۔۔۔۔کیا اس کو مردوں کی غیرت کہتے ہیں؟

ارحم دوبارہ سے آگے کو ہو کر بیٹھا۔۔۔۔چہرے پر اب سنجیدگی برقرار تھی۔۔۔آخر میں وہ تمسخرانہ ہنسا

ہاں شاید اگر میں اس کے کردار کو داغ دار کہتے طلاق کے کاغذات اس کے منہ پر مار دوں تو میں بہت غیرت مند مرد کہلاؤں گا۔۔۔۔ارحم استہزایہ ہنسا

دنیا کے سامنے اپنی بیوی کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے بجائے میں اسے رسوا کر دوں تو میں غیرت مند مرد کہلاؤں گا۔۔۔وہ ٹھہرا اور رایان کی آنکھوں میں جھانکا

ایسا ہی ہے نا۔۔۔اس نے رایان کی آنکھوں میں دیکھتے تصدیق چاہی تھی لیکن وہ تو جیسے حیرت کے سمندروں میں ڈوب چکا تھا۔۔وہ شل سا بیٹھا اسے سن رہا تھا

اگر ایسا کرنے سے میں غیرت مند مرد کہلاؤں گا تو معزرت کے ساتھ میں بے غیرت ہی سہی ہوں۔۔۔

مجھے غیرت مند مرد بن کر اپنی بیوی کو اسکی خود کی نظروں میں نہیں گرانا۔۔

ارحم تلخ مسکراہٹ لیے پر سکون سا بول رہا تھا جبکہ مقابل میں کچھ بولنے کی سکت ہی نا رہی تھی۔۔کوئی کسی کو اتنا بھی چاہ سکتا ہے کہ اسکی غلطیوں پر پردہ ڈالے۔۔۔اپنی آنکھیں بند کر لے۔۔۔اسے اس کی غلطیاں بھی نظر نا آئیں۔۔مگر یہ تو بے وفائی تھی غلطی کہاں تھی۔۔ وہ ماہم کی بیوفائی کو بھی در گزر کر تھا۔۔مگر وہ یہ نہیں سمجھ رہا تھا کہ ماہم نے ارحم سے کوئی وفا کا وعدہ نہیں کیا تھا تو بے وفائی کیسی؟ہاں اب یہ ضرور تھا کہ ارحم کے اُس پر حقوق تھے۔۔وہ اس کے نکاح میں تھی۔۔اب اگر وہ ارحم کے نکاح میں رہتے ہوئے رایان سے کوئی تعلق قائم رکھے تو یقیناً وہ بے وفا ٹھہرتی تھی۔۔۔

میری غیرت پتہ ہے کیا ہے؟؟۔۔۔۔

اپنی بیوی کے بارے میں غلط الفاظ استعمال کرنے والوں کی زبان کاٹ دوں۔۔۔۔۔تمہیں یہاں سے اپنے پیروں پر زندہ سلامت واپس نا جانے دوں۔۔۔لیکن یہ میری تربیت نہیں ہے کہ میں اپنے پاس آئے انسان پر ہاتھ اٹھاؤں۔۔میں یہاں لوگوں کی زندگیاں بچانے کے لیے موجود ہوں۔۔۔لینے کے لیے نہیں ورنہ تمہاری جان شاید لے ہی لیتا۔۔۔اور ویسے بھی تمہارے الفاظ اور اعمال کی سزا تمہیں ضرور ملے گی۔۔۔میں اس معاملے میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا لیکن سزا کے حقدار تم ٹھہرتے ہو۔۔۔

اب اس سے پہلے کہ میں اپنا ضبط کھودوں اور اپنے الفاظ پر قائم نا رہ سکوں اور تمہارے ساتھ کچھ ایسا کردوں کہ دوبارہ کوئی کسی لڑکی کے کردار کو نشانہ نا بنائے۔۔۔۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔ارحم نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔آنکھوں میں جیسے شعلے سے تھے مگر وہ سمجھداری سے پر سکون رہ کر معاملہ نمٹانا چاہتا تھا۔۔اگر وہ تماشہ کرتا تب بھی تو اس کی بیوی کی ہی بدنامی ہونی تھی اسی لیے وہ آرام سے گفتگو کر رہا تھا

رایان کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اسے ارحم سے اس قدر ٹھنڈے ریکشن کی امید نا تھی۔۔۔وہ اٹھ کر چلا گیا۔۔۔اس کے جاتے ہی ارحم نے ہاتھ میں پکڑی فائل غصے میں ہوا میں اچھالی۔۔۔فائل سے صفحے نکل کر ہوا میں اڑتے ہوئے زمین پر گر گئے

وہ کرسی سے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔غصے میں آتے ٹیبل پر موجود ہر چیز نیچے گرادی۔۔۔ویسے تو اسے غصہ بہت کم آتا تھا مگر جب آتا تو انتہائی شدید آتا تھا۔۔۔وہ غصے میں آکر سامنے موجود انسان کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچاتا تھا وہ خود کو ہی نقصان پہنچاتا تھا۔۔۔یہ بھی اچھا لاجک تھا کہ جب غصہ اسے آیا ہے تو سزا دوسرے کو کیوں ملے۔۔۔اپنے غصہ پر ضبط کرنا وہ نہیں جانتا تو دوسرے کا کیا قصور؟اس کی زیادہ سے زیادہ کوشش ہوتی تھی کہ وہ غصے میں بھی کسی سے لڑائی نا کرے۔۔۔

اتنی دیر سے ضبط کیا ہوا غصہ وہ اب بے جان چیزوں پر نکالنے لگا تھا۔۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں اس کمرے کا نقشہ بدل گیا تھا

ڈاکٹر ار۔۔۔۔۔۔

نرس اندر داخل ہوئی تو اندر کا منظر دیکھ اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔ساری فائلز اور پیپرز زمین پر بکھرے تھے اور کانچ بھی۔۔۔اس نے کمرے میں موجود ہر چیز توڑ دی تھی۔۔۔

کانچ اس کے بائیں ہاتھ میں بھی لگ چکا تھا جس سے روانی سے خون بہہ رہا تھا مگر اسے شاید اس بات کا احساس ہی نا تھا کہ اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا

نرس تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔۔۔یقیناً وہ اس کے زخم پر پٹی کرنے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن ارحم نے دائیاں ہاتھ اٹھا کر اسے وہیں روک دیا۔۔۔وہ رک گئی

کسی کو بلوا کر یہ سب صاف کروائیں۔۔۔۔ارحم نے مصروف سے انداز میں کہا اور گاڑی کی چابیاں نیچے سے اٹھائی جو پہلے ٹیبل پر پڑی تھیں لیکن سب کچھ نیچے گرانے کے باعث چابیاں بھی نیچے گر چکی تھیں

نرس نے چاروں طرف نظریں گمائیں

ایسا بھی کیا غصہ۔۔۔۔اگر انسان کو غصہ نکالنا ہی ہے تو گھر جا کر نکالے یوں کام کی جگہ پر۔۔۔۔

ارحم کے باہر جاتے ہی نرس ہلکی سی آواز میں خود سے کہنے لگی

آپ سے تبصرہ کرنے کو نہیں کہا میں نے۔۔۔۔اور یہ میرا ہاسپٹل ہے میں جو چاہے مرضی کروں یہاں۔۔۔۔۔آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے

جانے کب وہ پیچھے سے آگیا تھا اور کیوں آیا تھا؟اس نے نرس کی بات سن لی تھی اسی لیے اس کو جواب دینے سے نا روک سکا۔۔۔آخر کو انسان تھا جتنا بھی مہان بننے کی کوشش کرلے لیکن اپنے غصے پر قابو نہیں پا سکتا تھا۔۔۔انسان تو پھر سارے ہی خود غرض ہوتے ہیں۔۔۔خود غرض ہی تو تھا جو اس نے رایان پر غصہ نا نکالا تھا کیونکہ اس میں نقصان اس کا اپنا تھا

آج پہلی بار ارحم نرس پر چلایا تھا ورنہ اس نے تو کبھی سٹاف میں سے کسی سے اونچی آواز میں بات تک نا کی تھی۔۔۔یقیناً وہ اپنا غصہ غلط جگہ نکال رہا تھا۔۔۔غلط لوگوں پر۔۔۔

ایم۔۔رئیلی۔۔سور۔۔۔۔

نرس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی وہ اپنا کام کرتا باہر نکل گیا۔۔۔نرس متحیر سی دروازے کو دیکھنے لگی پھر سر جھٹک کر اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئی

★★★

سارا سفر عشاء کا ایسے گزرا تھا کہ بس سولی پر جان اٹکی ہو۔۔۔جیسے ہی گاڑی شاہ ہاؤس میں داخل ہوئی عشاء نے سکون کا سانس بھرا ورنہ اسے تو لگا تھا آج ذوہان اس سے ساری زندگی کے بدلے ایک ساتھ لے رہا ہے۔۔۔۔وہ تو سمجھ ہی نہیں پارہی تھی کہ ذوہان کے اس رویے کے پیچھے آخر وجہ کیا ہے۔

شاید انا کو ٹھیس پہنچی ہوگی یہ جان کر کے میں بغیر اجازت اکیلی مال تک چلی گئی۔۔۔غیرت جاگنے لگی ہوگی مسٹر ذوہان شاہ کی۔۔۔ذہن کے پردوں پر یکدم ہی کچھ ابھرا تھا۔اسے سمجھ آنے لگا تھا

وہ چپ چاپ سی گاڑی سے اتری اور داخلی دروازے کی طرف رخ کیا

رکو۔۔۔۔

ذوہان نے اسے پیچھے سے پکارا تو تلملا کر رہ گئی

اب کیا نئی آفت آگئی؟؟

وہ درشتگی سے سوچ کر رہ گئی

جی۔۔۔۔وہ پلٹی تھی لہجہ میں اکھڑ اپن واضح تھا

اب سے تمہارا یونیورسٹی جانا بند۔۔۔۔اگر پڑھنے کا اتنا ہی شوق ہے تو گھر بیٹھ کر پڑھو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اب تم یونیورسٹی نہیں جاؤ گی۔۔۔

ایڈمیشن بھیجواپنااورایگزیمز دے آیا کرو اور پڑھائی میں کسی قسم کی کوئی مدد چاہیے ہو تو گھر میں کسی سے بھی لے سکتی ہو۔۔۔آئن لائن بھی پڑھ سکتی ہو۔۔اور اب بھی کوئی مسئلہ رہ گیا ہو تو پروفیسر کا بندوبست کر دوں گا وہ گھر پڑھانے آجائے گا۔۔۔

بہت سے لوگ ایسے ہیں جو گھر میں ہی رہ کر اپنی تعلیم مکمل کرتے ہیں تو تم بھی کر سکتی ہو۔۔میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تم پڑھائی چھوڑ دوں۔۔۔تمہیں پڑھنے سے نہیں روک رہا۔۔۔آج دور بدل گیا ہے بہت سے طریقے ہیں تم گھر پر رہ کے آسانی سے پڑھ سکتی ہو

یقیناً عشاء نے آج تک سکون سے اتنا لمبا لیکچر اپنے کسی ٹیچر کا بھی نہیں سنا ہو گا جتنا وہ ذوہان کا سن رہی تھی۔۔۔

ذوہان کی بات سن کر اس کا دل کیا کہ پاس پڑا گملا اٹھا کر اس کے سر میں دے مارے۔۔۔بھئی اب وہ یہاں بھی بولنے پہنچ آیا تھا۔۔۔جب اس نے اپنی سٹڈیز کمپلیٹ کی تھی اور اپنی مرضی کے انسٹیٹیوٹ سے کی تھیں تب میں نے تو کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔

کیا میں نے کہا تھا کہ زوہان بھائی آپ یونیورسٹی نا جایا کریں۔گھر میں ہی رہ کر پڑھا کریں اور ایگزیمز دے آیا کریں تو یہ کیوں بول رہا تھا۔۔۔اس کے ہر معاملے میں کتنی آسانی سے بول جاتا تھا نا۔۔۔

مجال ہے جو کسی کی زندگی میں دخل اندازی کی ذرا سی ندامت جو اس شخص کے چہرے پر ہو۔۔۔

وہ ناگواری سے سوچ کر رہ گئی لیکن آج اسے لڑنا نہیں تھا۔۔۔بہت لگوالیا منہ پھٹ ہونے کا ٹیگ اور ذرا ایک مودب انسان بن کر دیکھنا چاہیے

وہ آرام سے ہاتھ باندھے کھڑی آج پہلی بار تحمل سے اس کی بات سن رہی تھی

اچھا اب یہ بھی بتادیں کہ یہ اعتراض کرنے والے آپ کون ہوتے ہیں۔۔۔؟؟ کس حق سے روک رہے ہیں آپ مجھے۔۔۔۔اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں آپ کی بات مانوں گی۔۔۔۔؟؟

آج عشاء پہلی بار ذوہان کی بات پر غصے اور جزبات سے کام لینے کے بجائے پر سکون انداز میں کھڑی جواب دے رہی تھی مگر لہجہ سرد تھا۔۔

یہ غلط فہمی اپنے دماغ سے نکال دو ذوہان احمد شاہ کہ عشاء کبیر شاہ پر تم اپنا حکم چلا سکتے ہو عشاء دو قدم آگے ہوئی۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے جتانا نا بھولی تھی بہت جلد معلوم ہو جائے گا تمہیں کہ میں کس حق سے روک رہا ہوں۔۔۔۔

اور ہاں ایک بات اور میں تم پر حکم چلا سکتا ہوں اور تم میری بات بھی مانو گی

پہلے تو وہ اس کے انداز پر ٹھٹھکا پھر سنبھل کر اس کے مقابل آ کھڑا ہوا اور اسی کے انداز میں گویا ہوا۔۔۔اس کے انداز سے لگتا تھا کہ وہ واقعی اپنا کہا سچ کر کے دکھانے کا یقین رکھتا ہو

دیکھتے ہیں مسٹر ذوہان احمد شاہ کہ آپ کیا کر سکتے ہیں۔۔؟؟

آج تو وہ پہلے جیسی عشاء لگ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔۔بات بات پر غصہ کو دماغ پر حاوی کر لینے والی آج غصے سے کوسوں دور لگ رہی تھی

عشاء نے سوچ لیا تھا کہ کب تک اس انسان کے ساتھ منہ ماری کرتی رہے گی۔۔۔۔۔اب اس کی کسی بھی بات کے جواب میں اس نے صرف مسکرا کر اسے اور پریشان کرنا تھا۔۔۔اس طرح غصہ کر کے آپ کا خون بھی نہیں جلے گا اور دوسروں کی نیندیں بھی اڑ جائیں گی۔۔۔یہ طریقہ اچھا تھا۔۔۔اس نے خود کو داد دی

وہ ایک منٹ کی دیری کیے بغیر مسکراتے ہوئے وہاں سے چل دی۔۔۔۔پہلے تو وہ متحیر سا کھڑا عشاء کو دیکھنے لگا جو اب اندر جا کر غائب ہو گئی تھی کہ پھر وہ بھی سر جھٹکتا اندر داخل ہوا

ذوہان کے کہنے پر اس نے چادر کرنے کی کوشش تو کی تھی مگر ناکام رہی تھی۔۔۔اس سے سنبھالی ہی نا جاتی تھی لیکن اب وہ سٹالر اچھی طرح سر پر اوڑھ کر باہر نکلتی تھی

سحر ہاتھ باندھے کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی

تف۔تف۔تف۔تمہاری لو سٹوری کی ایڈنگ کے بارے میں سوچ رہی تھی میں لیکن یہاں تو سٹارٹنگ ہی نہیں ہوئی۔۔۔تمہاری لو سٹوری تو بہت بری چلنے والی ہے۔اس نے قدرے افسوس سے سر دائیں سے بائیں ہلایا

لیکن اچھا ہی ہے اگر تمہاری لو سٹوری کمپلیٹ ہوتی تو میں اپنے گلٹ سے باہر نا نکل سکتی۔۔۔یہ سوچتی کہ ایک لڑکی کی محبت چھین لی میں نے اس سے۔۔۔ تمہیں مارنے کے لیے بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا مجھے۔۔۔لیکن اب میں سکون سے اپنا کام کر سکتی ہوں۔۔۔

وہ بھی مسکراتے ہوئے پر سکون سی اندر کی جانب چل دی

★★★

تم ٹھیک ہو؟عارب اس کے سامنے بیٹھا چہرے پر سے زخموں کو صاف کر رہا تھا

تقریباً ہزار دفعہ تم مجھ سے پوچھ چکے ہو۔۔۔تمہارے سامنے ہوں اور بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔

بے ساختہ زین کے چہرے پر مسکراہٹ نے گھر کیا تھا۔۔۔وہ عارب کا بچگانہ رویہ دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا

تمہیں پتہ ہے مجھے کتنا ڈر لگتا تھا یہ سوچ کر کہ ہم تمہیں واپس لا بھی سکیں گے یا نہیں۔۔۔میں دوبارہ تمہیں دیکھ بھی پاؤں گا یا نہیں۔۔۔کیا ہم سب پھر سے ساتھ مل کر بیٹھ پائیں گے

عارب بھی بدلے میں مسکرا کر کہہ رہا تھا مگر آنکھ سے ایک آنسو بھی ٹوٹ کر کہیں گم سا ہو گیا تھا

مرد روتے بھی ہیں؟اس نے اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھے اکیس سالہ لڑکے کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا تھا

تو کیا مردوں کے جزبات نہیں ہوتے؟وہ اپنوں کو کھونے کے ڈر سے نہیں رو سکتے کیا؟عارب روہانسہ ہوتا کہنے لگا زین بنا پلک جھپکے اپنے سے دو سال چھوٹے لڑکے کو دیکھ رہا تھا جس کے اس پر کافی احسان تھے۔۔۔اس کی وجہ سے اس کی بہن صحیح سلامت اس کے پاس تھی۔۔۔وہ لڑکا۔۔۔وہ۔۔۔وہ اس کے لیے رو رہا تھا۔۔۔اس کو کھونے کے ڈر سے رو رہا تھا۔۔۔اس کی تکلیف دیکھ کر رو رہا تھا۔۔۔وہ اسے اپنا کہتا تھا

بے اختیار زین کی آنکھوں میں نمی جمع ہوئی تھی جو ابھی اس سے کہہ رہا تھا کہ مرد روتے بھی ہیں؟ جزبات ہر کسی کے دل میں ہوتے ہیں۔۔۔بس کچھ لوگ مضبوط ہوتے ہیں جو آنسو آنکھوں سے باہر نہیں نکلنے دیتے۔۔۔لیکن نہیں۔۔۔۔شاید یہ ہر انسان میں موجود ہوتا ہے وہ جتنا بھی مضبوط ہو تکلیف کا احساس جب گہرا ہو آنسو بے خود سے باہر نکل ہی آتے ہیں لیکن زین کے آنسو تکلیف سے تو نہیں نکلے تھے وہ تو خوشی کے تھے۔۔۔اور خوشی کے آنسو تو ضبط کیے نہیں ہوتے

وہ آگے ہوتا عارب کو گلے لگا گیا۔۔۔

مگر اب تو میں ٹھیک ہوں۔۔۔زین نے آہستگی سے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی

عارب اس سے الگ ہوا

ہم مضبوط نہیں ہیں زین۔۔۔ہم خود کو مضبوط نہیں کہہ سکتے۔۔۔ہم بظاہر دنیا کے سامنے بہت مضبوط ہیں لیکن ہم اندر سے بہت کمزور ہیں۔۔۔ہم نے کم عمری میں جن چیزوں کا سامنا کیا ہے اب ہم مضبوط نہیں ہیں۔۔۔ہم بہت کمزور ہیں۔۔۔ہم بہت حساس ہیں۔۔۔ہم جتنی بھی

کوشش کرلیں خود کو مضبوط بنانے کی لیکن تھوڑی سی تکلیف پر ہم روئیں گے ضرور۔۔اور تم یہ مت کہو کہ مرد رو نہیں سکتے۔۔۔ہم رو سکتے ہیں۔۔۔

عارب جیسے اسے حقیقت کا آئینہ دکھا رہا تھا زین خاموش ہو گیا۔۔ تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی

پریشے کیسی ہے؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا جو اب فرسٹ ایڈ باکس میں چیزیں ڈال رہا تھا

ٹھیک ہے۔۔۔کافی پریشان کیا ہے اس نے ہمیں۔۔۔ہم نے کہا تھا کہ تم لندن ایک مہینے کے کانٹریکٹ پر گئے ہو اور کام کی زیادتی کی وجہ سے رابطہ نہیں کر پاتے لیکن پھر بھی وہ تمہاری طرح چالاک ہے کہتی کہ آپ لوگوں سے بات کرنے کا وقت ہے ان کے پاس لیکن مجھ سے بات کرنے کا نہیں

اور پھر وہ دونوں ہی ہنس دیے

لیکن پچھلے ایک ہفتہ میرے لیے بہت مشکل گزرا جس میں میں کوشش کرتا تھا کہ اس سے کم ہی سامنا ہو کیونکہ سحر بھی اس سے رابطہ نہیں رکھ رہی تھی

سحر کیوں اس سے رابطہ نہیں رکھ رہی تھی۔۔۔اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی زین نے الجھن کا شکار ہوتے سوال کیا

دراصل وہ اب گھر نہیں آتی نا

گھر نہیں آتی۔۔۔مطلب۔۔۔۔

اس نے شادی کرلی ہے۔۔۔عارب نے گویا زین کے سر پر کوئی بم پھوڑا تھا

بے اختیار وہ کھڑا ہوا۔۔شادی کرلی ہے؟۔۔۔

اس نے بے یقینی سے کہا

ہاں اس نے شادی کر لی ہے؟عارب نے گہرا سانس بھرتے فرسٹ ایڈ باکس صوفے کے سامنے پڑی میز پر رکھا اور زین کی طرف دیکھا

مگر کب؟کیوں؟اور کس سے؟زین کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔۔۔اصل آنسو تو اب اس کی آنکھوں میں امڈے تھے جو باہر نکلنے کو بے تاب تھے

اس نے ضامن شاہ سے شادی کی ہے۔۔۔۔

عارب نے گویا ایک اور دھماکہ کیا تھا اس کے سر پر۔۔۔

وہ ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔اسے لگا اس کے قدموں سے جان نکل رہی ہے۔۔

جسم میں عجیب سی سراہیت ہونے لگی تھی۔۔۔سر میں جیسے دھماکے ہونے لگے تھے۔۔۔۔

عارب اسے کچھ اور بھی بتا رہا تھا لیکن وہ تو اسی میں الجھ گیا تھا "اس نے ضامن شاہ سے شادی کی ہے"

اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا کہ عارب اسے کیا بتا رہا ہے بس یہی الفاظ اس کی سماعتوں میں گونج رہے تھے کہ اس نے ضامن شاہ سے شادی کی ہے۔۔

وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔عارب متحیر سا اسے جاتے دیکھنے لگا پھر جلدی سے اس کے پیچھے لپکا لیکن زین نے جاتے ہوئے دروازہ زور سے بند کیا تھا

عارب بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹ گیا تھا ورنہ دروازہ اس کے منہ پر لگنا تھا

کچھ کلک ہونے کی آواز آئی تھی اور عارب کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔۔۔بے ساختہ اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کا ہینڈل گھمایا لیکن دروازہ نہیں کھلا

وہ زور زور سے دروازہ پیٹنا شروع ہوا تھا

پاگل ہو گئے ہو؟ کیا کر رہے ہو؟ مجھے کیوں بند کیا؟ زین دروازہ کھولو۔۔۔ کھولو۔۔۔۔ عارب زور سے چلایا مگر شاید باہر کوئی موجود نا تھا

اس نے غصے میں آ کر زور سے دروازے کو لات ماری

یہ کیا پاگل پن ہے؟ مجھے کیوں بند کیا۔۔ آنکھوں میں الجھن ہی الجھن تھی

پیچھے ہو کر وہ بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔ یہاں کا ایک ایک کمرہ اس نے ہی ڈیزائن کروایا تھا جس میں سے کچھ کمرے ایسے تھے جہاں داخلی دروازے کے علاوہ کہیں سے ہوا بھی داخل نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔اور وہ کمرہ بھی ان کچھ کمروں میں سے ایک ہی تھا

اب جب تک وہ خود نہیں کھولے گا عارب باہر نہیں نکل سکتا تھا

وہ سر ہاتھوں میں گرا کر صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ سحر کی شادی کی بات سن کر آخر وہ کہاں گیا ہے؟اور اسے بھی بند کر کے گیا ہے اس لیے کہ وہ اس کے پیچھے نا جا سکے۔۔۔ کہیں وہ شاہ ہاؤس نا چلا جائے۔۔۔ کہیں وہ کچھ خراب نا کر دے۔۔۔اتنی مشکل سے تو اسے واپس لائے تھے اگر ذوہان نے اسے دیکھ لیا تو۔۔۔

عارب کو اس وقت زین پر بے انتہا غصہ آ رہا تھا

تھوڑی دیر بعد کلک کی آواز آئی وہ جلدی سے کھڑا ہوا سامنے گارڈ کھڑا تھا جسے شاید زین ہی چابی دے کر گیا تھا تاکہ وہ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھول دے

زین کہاں گیا ہے؟ وہ بے چین سا آگے ہوا

پتہ نہیں۔۔۔۔انہوں نے کہا تھا کہ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھول دینا

ہٹو سامنے سے۔۔۔ وہ اسے دھکا دیتا باہر بھاگا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے باہر نکلتا ادھر اُدھر دیکھے بنا گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔اس نے یہ نہیں سوچا تھا کہ جب وہ یہاں آیا تھا تب ڈرائیو وے پر کوئی گاڑی موجود نا تھی۔۔۔اور اس وقت اگر عارب کی گاڑی وہاں موجود تھی تو زین کیسے جا سکتا تھا

وہ گاڑی باہر نکالتا روڈ پر ڈال کر زن سے بھگا لے گیا تھا اسے یہ ڈر کھائے جا رہا تھا کہ کہیں وہ شاہ ہاؤس نا چلا جائے

اس کے گاڑی نکالنے کے بعد مین گیٹ بند ہوا تو زین بھی قدم قدم چلتا ڈرائیو وے پر آیا۔۔۔وہ فلحال اکیلا رہنا چاہتا تھا اور اسے عارب کو بھیجنے کا اس سے بہتر طریقہ نا ملا تھا

★★★

وہ ساری رات اس بارے میں سوچتا رہا تھا کہ وہ لڑکی کون ہے جس سے ضامن نے شادی کی۔۔۔اور اسے کہاں ملی تھی؟اس کی فیملی کیا ہے؟

ذوہان کو بہت تجسس ہو رہا تھا سحر کے بارے میں سب کچھ جاننے کا

وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھا اور باتھ روم میں بند ہو گیا۔۔۔تھوڑی دیر بعد وہ تولیے سے بال سکھاتا باہر نکلا تھا۔۔۔بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جن سے پانی کی بوندیں نکل کر کوئی زمین پر گر رہی تھیں تو کوئی کپڑوں میں جزب ہو رہی تھیں

اس نے تولیے بیڈ پر اچھالا اور اپنے بال سنوارتا باہر کی جانب لپکا

وہ ضامن کے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔جانتا تھا کہ سحر موجود نہیں ہو گی۔۔۔نیچے عشرت بیگم کے ساتھ ناشتے کی تیاری کروا رہی ہو گی وہ اب اس گھر کے کام کرنے لگی تھی۔۔۔شاید وہ ایڈجسٹ کر چکی تھی

اس نے دروازہ نوک کیا اور اجازت ملنے سے پہلے ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا

ضامن ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔۔اس نے ایک نظر دروازے سے اندر آتے انسان کو دیکھا اور واپس آئینے میں دیکھنے لگا

خیریت صبحِ صبح میرے کمرے میں۔۔۔کوئی ضروری بات کرنی تھی کیا۔۔۔۔ضامن نے بیڈ سے ٹائی اٹھائی اور آئینے میں دیکھتا ٹائی باندھنے لگا ساتھ ہی مصروف سے انداز میں ذوہان سے مخاطب تھا

جی بھائی۔۔۔مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔وہ بیڈ کی پائنتی پر بیٹھا مگر کنفیوز سا۔۔۔وہ ضامن سے سحر کے بارے میں پوچھنا چاہ رہا تھا مگر کیا اسے ضامن سے سحر کے بارے میں کوئی بات کرنی چاہیے تھی

ہاں بولو۔۔۔۔ضامن ٹائی کو گرہ لگا رہا تھا

بھائی وہ مجھے۔۔۔۔مجھے آپ سے۔۔۔

بولو بھی۔۔۔۔ضامن نے پہلے تو قدرے حیران ہو کر پیچھے مڑ کر اسے دیکھا پھر زرا سنبھل کر بولا

اس کا بھائی جو ہر بات اعتماد سے کہتا تھا آج وہ بولنے کے لیے لفظ تلاش کر رہا تھا اس کا مطلب بات بہت سنگین ہو سکتی ہے

آآآ۔۔اصل میں۔۔

بولنا ہے؟ضامن کا تجسس بڑھ رہا تھا ایسی بھی کون سی بات تھی کہ وہ کرنے سے کترا رہا تھا

دراصل۔۔۔۔وہ پھر بولتا ہوا چپ کر گیا۔۔اس کے دماغ میں اچانک کچھ کلک ہوا تھا۔۔وہ اس بارے میں ضامن سے کیوں پوچھ رہا ہے؟اسے اس بارے میں ذاتی طور پر چھان بین کر کے سحر کے بارے میں انفارمیشن نکالنی چاہیے لیکن اگر وہ ضامن سے بات کر لیتا تو شاید اس کا وقت بچ جاتا

کچھ نہیں۔۔۔اس نے پھیکی سی مسکراہٹ لیے کہا

ضامن کچھ دیر اسے دیکھتا رہا جو سر جھکائے بیٹھا تھا پھر کندھے اچکاتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا

کیا ہوا دیور جی؟آپ پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔

سحر اندر داخل ہوئی تو ذوہان کو دیکھ کر بولی

ذوہان نے چونک کر اسے دیکھا

نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔

اگر کوئی پریشانی ہے تو آپ مجھ سے شیئر کر سکتے ہیں۔۔۔کیا پتہ میں آپ کی مدد کر سکوں۔۔۔

مانا کہ عمر میں چھوٹی ہی سہی لیکن رشتے میں تو بڑی ہوں

سحر نے پر کیف مسکراہٹ لیے کہا

نہیں بھابھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔وہ تکان سے مسکرایا تھا اور جلدی سے باہر نکل گیا

ذوہان کہاں گیا؟۔۔۔کوئی بات کر رہا تھا مجھ سے۔۔۔ضامن باہر نکلا تو ذوہان کو نا پا کر سحر سے

پوچھنے لگا

پتہ نہیں۔۔۔میں نے بھی پوچھا کہ کیا بات ہے مگر اس نے جواب نہیں دیا

وہ لوگ نارملی ایک دوسرے کی بات کا جواب دے دیتے تھے مگر رہتے وہ اب بھی ایک کمرے

میں اجنبیوں کی طرح تھے

کبھی اپنے بارے میں ایک دوسرے سے کوئی بات نا کی تھی۔۔۔اور نا ہی اب وہ اپنے رشتے کو

بہتر کرنے کی کوئی کوشش کرتے تھے

سحر کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کیا بات کرنے آیا تھا۔۔۔اسے شک ہو ہی گیا۔۔۔آخر ایک پولیس

افسر ہے شک تو ہو گا ہی۔۔۔لیکن اسے بھی کوشش کر لینے دو۔۔۔وہ مسکرائی

وہ جلدی سے ڈریسنگ روم کی طرف جانے لگی آج اسے ضامن کے ساتھ آفس جانا تھا

ابھی ضامن نے گھر میں سے کسی سے بھی اجازت نا کی تھی مگر وہ پُر اعتماد تھی کہ اجازت مل جائے گی

★★★

وہ سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے جب عشاء اندر داخل ہوئی۔۔۔آج وہ زیادہ لیٹ نہیں تھی۔۔۔یونیورسٹی کے لیے بالکل تیار سی اس نے ماہم کے پاس اپنی نشست سنبھالی

ذوہان اسے ہی دیکھ رہا تھا مگر وہ بالکل اس سے بے نیاز اپنا ناشتہ کرنے لگی

بابا۔۔۔ضامن بولا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے

میں چاہتا ہوں کہ سحر میرے ساتھ آفس میں کام کرے۔۔۔اور سب کے کھانا کھاتے ہاتھ رکے تھے

سب نے حیرانی سے اسے دیکھا

مگر اسے کام کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟کیا اب سے پہلے ہماری عورتوں نے آفس میں کام کیا ہے؟

احمد شاہ نے سپاٹ تاثر لیے کہا

بابا اب وہ سب کچھ ہو رہا ہے جو اب سے پہلے نہیں ہوا تھا

سب کھانے سے ہاتھ روک کر اسے ہی سن رہے تھے

عشاء کے لبوں پر مسکراہٹ پھسلی۔۔۔اب ذوہان اسے یونیورسٹی جانے سے نہیں روک سکتا تھا۔۔۔کیونکہ ماہم پہلے ہی جاب کرتی تھی وہ الگ بات تھی کہ ارحم کی وجہ سے کرتی تھی۔۔۔مگر کرتی تو تھی ناں۔۔۔اب اگر ضامن بھائی کی بیوی بھی کام کریں گی تو وہ اسے نہیں روک سکے گا

ارے واہ ہماری فیملی بھی ماڈرن ہو رہی ہے وہ تکان سے مسکراتی سوچ کر رہ گئی

اسے پڑھائی کا شوق تو نہیں تھا مگر وہ سارا دن گھر میں بھی نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔یونیورسٹی جا کر ایڈونچر تو ملتا تھا

مگر۔۔۔

بابا میں یہ چاہتا ہوں کہ میری بیوی میرے ساتھ مل کر کام کرے۔۔اور ہم کونسا اسے کہیں اور بھیج رہے ہیں وہ میرے ساتھ ہی ہو گی۔۔تو پرابلم کیسی؟

احمد شاہ کچھ بول رہے تھے جب ضامن نے انکی بات کاٹی۔۔وہ خاموش ہو کر اپنے بیٹے کی بات سننے لگے تھے۔۔۔کیا وہ اسے منع کر سکتے تھے؟وہ اجازت تھوڑی مانگ رہا تھا۔۔وہ تو انہیں بتا رہا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر وہ خاموشی سے اسے دیکھتے رہے پھر کھانے کی میز سے اٹھ کر چلے گئے

ضامن کی بات پر سحر نے افسوس سے اسے دیکھا کیا وہ اس بنیاد پر اسے گھر سے باہر نکل کر کام کرنے کی اجازت دے رہا تھا کیونکہ وہ اس کے ساتھ ہی ہو گی اس کی نظروں کے سامنے ورنہ اسے اپنی بیوی پر اتنا اعتبار نا تھا کہ وہ اسے کہیں اور جاب کرنے دے۔۔۔

خیر مسئلہ سحر کا بھی نہیں تھا۔۔وہ تو ہر معاملے میں انہیں قصوروار سمجھتی تھی اور ہر جگہ غلط۔

سب چپ اختیار کیے بیٹھے تھے۔۔۔ناہاں میں جواب ملا تھا اور نا ہی ناں میں۔۔۔اس کا مطلب وہ جو کرنا چاہتے ہیں کریں۔۔۔چلائیں اپنی مرضی۔۔۔

کھانا ٹھنڈا ہو چکا تھا کسی نے بھی ناشتہ نا کیا تھا

سب ایک ایک کرتے اٹھ کر چلے گئے پیچھے صرف ذوہان اور عشاء رہ گئے تھے

وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور مسکرا کر اسے دیکھا یعنی وہ جتانا چاہ رہی تھی کہ وہ یونیورسٹی جا رہی ہے اور وہ اسے نہیں روک سکتا

وہ ابھی کچھ نہیں بولا تھا تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں تھا کہ وہ اسے یونیورسٹی جانے کی اجازت دے رہا ہے۔۔۔ ابھی اس کی زندگی میں عشاء کے علاوہ بھی بہت سے ضروری کام موجود تھے۔۔۔ جنہیں وہ پہلے کرنا چاہتا تھا۔۔۔ پہلے وہ سارے مسائل حل کر لے پھر آرام سے اس معاملے کو دیکھ لے گا

★★★

بھائی۔۔۔ آپ کو اپنا کام اتنا پیارا ہے کہ آپ اپنی گڑیا کو بھول گئے

کیا کام کی اہمیت گڑیا سے زیادہ ہے۔۔۔ پریشے کی بات پر زین کے چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ بکھری

وہ صوفے پر اس کے گلے لگے اس کے گرد بازو پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔ البتہ وہ زین سے اپنی ناراضگی ظاہر کرنا چاہ رہی تھی مگر صحیح سے کر نہیں پا رہی تھی۔۔۔ اتنے دنوں بعد اس سے ملی تھی جانے کیوں بہت رونا آرہا تھا

وہ اس کے سینے سے سر ٹکائے روہانسا ہوتی بول رہی تھی

پاس ہی دوسرے صوفے پر عارب بیٹھا تھا جب کے چہرے پر ناراضگی کے اثرات واضح نظر آ رہے تھے

کل زین نے کتنا پریشان کیا تھا اسے۔۔۔ عارب کی برہمی جائز تھی

زین نے ایک نظر عارب پر ڈالی اور پیار سے پریشے کے سر پر بوسہ دیا

بھلا میری گڑیا سے سے زیادہ اہم کچھ ہو سکتا ہے؟

آپ جھوٹ بولتے ہیں۔۔۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ مجھ سے بات کرتے

وہ ناراضگی سے کہتے مزید زور سے اسے گلے لگی تھی آنسو اتنی تیزی سے بہہ رہے تھے کہ زین کی شرٹ بھیگ رہی تھی

اچھا اب بند کرو یہ بہن بھائی کا پیار۔۔۔مجھے جیلسی فیل ہو رہی ہے

اسے اتنا ایموشنل ہوتا دیکھ عارب بولا

پریشے زین سے الگ ہوئی اور نم آنکھوں سے عارب کی طرف دیکھا

جیلسی کیوں؟

کیونکہ مجھے بھی ہمیشہ سے یہ خواہش تھی کہ میری کوئی چھوٹی بہن ہو۔۔۔اور وہ مجھ سے ایسے ہی لاڈ کیا کرے

جانے انجانے میں وہ پریشے کو دکھی کر گیا تھا

میں آپ کی بہن نہیں ہوں؟۔۔۔پریشے نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے خفگی سے کہا

ارے نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔وہ جلدی سے بولا اور پھر سر جھکا گیا

پریشے نے زین کی طرف دیکھا تو زین نے اسے کوئی اشارہ کیا۔۔وہ زین سے تھوڑا سا دور کھسکی اور انہوں نے درمیان میں عارب کے لیے جگہ بنائی

ادھر آؤ۔۔۔زین نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا

اس نے سر اٹھا کر زین کی طرف دیکھا اور اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ان دونوں کے درمیان بیٹھ گیا

پتہ ہے جب چار سال پہلے تم اس گھر میں داخل ہوئے تھے تب میں نے تم سے سارے اختیار لے لیے تھے۔۔زین نے عارب کے کندھے کے گرد بازو پھیلاتے سنجیدگی سے کہا تھا

کون سے اختیار؟اس نے ناسمجھی سے زین کو دیکھا

یہی کہ اب تم ہمارے علاوہ کسی کو بھی اپنی فیملی کہنے کا اختیار نہیں رکھتے

زین کی بات سن کر عارب بے ساختہ مسکرا دیا

پریشے بھی عارب کے گلے لگی تو اس نے پریشے کا سر تھپتھپایا

وہ سب ایک ساتھ واقع مکمل لگ رہے تھے۔۔۔بالکل مکمل۔۔۔ایک فیملی۔۔۔ایک مکمل فیملی۔۔۔لیکن کمی تھی۔۔۔ایک انسان کی۔۔۔اور پتہ نہیں وہ کمی پوری ہو گی یا نہیں۔۔۔کیا کبھی وہ بھی ان کے ساتھ ایسے بیٹھی ہو گی۔۔۔زین نے کرب سے آنکھیں میچی۔۔۔

اب تو اس کو فیملی مل گئی ہے۔۔۔اس کی اپنی فیملی۔۔۔جو اس کا ننھیال بھی ہے۔۔۔اور سسرال بھی۔۔۔آنسو بے خود ہوتے باہر نکلنے کو تیار تھی۔۔۔اس نے رخ دوسری طرف موڑا آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔عارب صحیح کہتا تھا وہ مضبوط نہیں ہیں وہ بہت حساس ہیں۔۔۔ تکلیف کے احساس پر رو دینے والے۔۔۔بظاہر مضبوط مگر اندر سے بہت کمزور۔۔

پریشے اور عارب نے اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ اپنے لاڈ میں مصروف تھے انہیں اس کی تکلیف کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں تھا

اور آپ کی یہ بہن آپ کو اتنا سا بھی اختیار نہیں دیتی کہ آپ کسی اور کو اپنی بہن کہیں۔۔۔

پریشے نے عارب کی طرف دیکھتے دبے دبے غصے میں کہا

اچھا یہ اختیار زین کو دیتی ہو؟۔عارب نے مسکراہٹ دباتے کہا

ہاں۔۔۔کیونکہ انہوں نے تو میرے کھونے کے بعد ہی دوسری بہن تلاش کر لی تھی۔۔۔

پریشے نے کھلکھلا کر کہا۔۔۔ساتھ ہی عارب کا قہقہہ بھی گونجا تھا

بہن۔۔وہ تلخی سے مسکرایا۔۔۔بہن۔۔اس نے زیرِ لب دہرایا۔۔۔آنکھوں میں زخمی پن اترا تھا۔۔وہ ابھی بھی رخ دوسری جانب موڑے بیٹھا تھا

یہ سحر گھر کیوں نہیں آتی؟ کیا وہ مجھ سے ناراض ہے؟ پریشے نے عارب سے سوال کیا۔۔وہ سمجھ رہی تھی کہ سحر اس سے ناراض ہو سکتی ہے۔۔۔وہ بھی تو بدتمیزی کر جاتی تھی اس سے۔۔۔اس کے سوال پر عارب نے زین کو دیکھا جواب اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

سحر کو اس کی کھوئی ہوئی فیملی مل گئی ہے۔۔۔زین کو چپ دیکھ کر عارب نے ہی جواب دیا

کھوئی ہوئی فیملی مل گئی۔۔۔زین تلخی سے مسکرایا

کیاان کوان کی فیملی مل گئی؟پریشے کی آنکھوں میں خوشی سے چمک پیدا ہوئی

وہ تو بہت خوش ہوں گی ناں۔۔۔۔لیکن کیااب وہ ہمارے پاس کبھی نہیں آئیں گی؟وہ اداس

ہوئی۔۔چار سال ایک ساتھ گزارے تھے دکھ تو ہونا ہی تھااس کے جانے کا سن کر

تمہیں یونیورسٹی نہیں جانا۔۔ٹائم بہت کم رہ گیا ہے۔۔۔زین نے سنجیدگی سے کہا۔۔وہ مزید

اس بارے میں کچھ نہیں سن سکتا تھا

بھائی میں آج بھی یونیورسٹی جاؤں؟اس نے خفا سا تاثر لیے سوال کیا

کیوں؟آج کیا ہے جو تم یونیورسٹی نہیں جانا چاہتی؟

آج اتنے دن بعد میرا بھائی گھر واپس آیا ہے میں اس سے ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

وہ صوفے پر تھوڑا سا آگے ہو کر بیٹھی دونوں ہاتھ گال پر رکھے کیوٹ سے انداز میں کہنے لگی

نہیں۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔یہ بہانے نہیں چلیں گے تمہارے۔۔۔تم ابھی یونیورسٹی جاؤ گی

اور باقی کا دن ہم ساتھ میں ہی گزاریں گے

زین نے اتنے پیار سے کہا کہ اتنے دنوں بعد اپنے بھائی کی بات پر اسے انکار کرنا آیا

جی بھائی۔۔۔

وہ آہستہ سے کہتی اٹھ کر جانے لگی

لیکن آپ لوگوں نے پری کو پارٹی دینی ہے۔۔۔میرے فرسٹ آنے کی خوشی میں۔۔۔

★★★

لیکن آپ لوگوں نے پری کو پارٹی دینی ہے۔۔۔میرے فرسٹ آنے کی خوشی میں۔۔۔ٹھیک

ہے۔۔۔وہ جاتے جاتے پلٹی اور الٹے قدم لیتی پرجوش انداز میں ان سے کہنے لگی

جیسے ہماری پری کا حکم۔۔۔عارب نے مسکراتے ہوئے سر کو خم دیا۔۔۔زین بھی مسکرایا تھا۔۔

اور وہ اطمینان سے اپنے کمرے کی جانب چل دی

اس کے جاتے ہی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا بولے کچھ نہیں۔۔۔یقیناً عارب زین سے ناراض تھا اور اپنی ناراضگی اس پر ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا

اسے کچھ نا بولتا دیکھ عارب بھی اٹھ کر باہر جانے لگا زین نے اسے نہیں روکا تھا وہ صوفے سے سر ٹکا کر آنکھیں موندھ گیا

★★★

وہ لیکچر ختم ہونے کے بعد کنزل کے ساتھ لائیبریری گئی تھی اور اپنا کام ختم کر کے اس سے پہلے ہی باہر نکل آئی تھی اسے اس اتنی بڑی یونیورسٹی میں اس انسان کو ڈھونڈنے کی ضرورت نا تھی وہ جہاں سے گزرتا تھا اپنے پرفیوم کی تیز خوشبو چھوڑ جاتا تھا اور وہ خوشبو تو جیسے پریشے کی روح میں بس چکی تھی

اس خوشبو کو تو وہ فوراً پہچان جاتی تھی اور یہ جان جاتی تھی کہ وہ کہاں ہو سکتا ہے

وہ فری روم تھا جس کے دروازے سے تھوڑا دور کھڑی ہو کر پریشے نے اندر جھانکا

وہ دونوں لڑکیاں کرسی پر بیٹھی تھیں جبکہ وہ کرسی سے ٹیک لگائے ان کے سامنے کھڑا تھا

وہ کوئی بات کر رہے تھے جس پر مسلسل وہ مسکرائے جا رہا تھا اور پریشے کو آج سے پہلے کسی کی بھی مسکراہٹ اتنی اچھی نا لگی تھی جتنی اس لڑکے کی لگ رہی تھی

وہ اس کی مسکراہٹ دیکھتے کہیں کھو سی گئی تھی آس پاس لڑکے لڑکیاں گزر رہے تھے مگر اسے کسی کی پرواہ نا تھی وہ تو جیسے سحر زدہ سی اس لڑکے کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔اس کی مسکراہٹ دیکھے جا رہی تھی

"کیا خبر تھی کہ اتنی محبت ہو جائے گی تم سے

مجھے تو بس تیرا مسکرانا اچھا لگا تھا"

پریشے نے اشتیاق سے ان تینوں کو دیکھا وہ آپس میں کتنے کلوز تھے نا۔۔ کتنی گہری دوستی تھی نا تینوں میں۔۔۔

وہ نگاہِ حسد نا تھی وہ تو نگاہِ رشک تھی

ان تینوں کی دوستی اتنی گہری تھی کہ وہ ہر وقت ساتھ رہتے تھے شاید ایک دوسرے کے لیے اتنے پوزیسو تھے کہ کسی ایک کا بھی اپنے علاوہ دوسروں کے ساتھ فری ہونا انہیں اچھا نہیں لگتا تھا۔۔اسی لیے تو وہ تینوں کسی کے ساتھ بھی نظر نہیں آتے تھے ہر وقت ایک ساتھ رہتے تھے

وہ واپس جانے کو مڑی لیکن ایک بار پھر سے اسے دیکھنے کی خواہش دل میں جاگی تھی۔۔۔وہ بے خود سی ہوتی دل میں بے چینی سی لیتی واپس مڑی

"یوں تو عادت نہیں ہمیں پلٹ کر دیکھنے کی

مگر تجھے دیکھا تو سوچا ایک بار اور دیکھ لوں"

اس نے پلٹ کر دیکھا وہ ہنوز اسی پوزیشن میں کھڑا مسکرا کر کچھ کہہ رہا تھا۔۔پریشے کی دھڑکنیں شور مچا رہی تھی۔۔۔وجود کانپ رہا تھا۔اتنا دل کرتا تھا اس سے بات کرنے کا لیکن اس کی یہ عجیب سی حالت۔۔۔اس غیر ہوتی حالت کی وجہ سے وہ اس سے بولنے کی کوشش بھی نہیں کرتی تھی

بس اس کا دل چاہتا تھا وہ اس کے سامنے ہو اور وہ اسے دیکھتی رہے

"میں نے تو یونہی دیکھا تھا دیدارِ شوق کی خاطر

تم دل میں اتر جاؤ گے کبھی سوچا نا تھا"

میڈم راستہ دیں گی ؟۔۔۔ایک لڑکے نے اسے پکارا تھا تو اس نے چونک کر دیکھا وہ کوریڈور میں کھڑی تھی جہاں سے سب آ جا رہے تھے۔۔اور اس کے درمیان میں کھڑا ہونے کی وجہ سے وہ شاید تنگ ہو رہے تھے

وہ تیزی سے وہاں سے واپس مڑی گہرے گہرے سانس بھرتے وہ خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کر رہی تھی

★★★

یار میں آج تم لوگوں کے ساتھ نہیں جاؤں گی ڈرائیور لینے آ گیا ہو گا۔۔۔میں چلتی ہوں۔۔۔وہ عجلت میں ان سے کہتی جلدی سے بیگ اٹھا کر سٹریپ کندھے پر ڈالتی باہر نکلنے لگی

ایک منٹ۔۔۔کیوں ؟ زریام نے پیچھے سے پکارا

عشاء اس کی آواز پر رکی اور ایک پل کے لیے آنکھیں بند کیں اور پھر کھولیں۔۔۔اب ان سے کیا ہی کہتی کہ زوہان نے منع کیا ہے ان کے ساتھ جانے سے۔۔۔انہیں کتنا بُرا لگتا نا۔۔۔لیکن اگر وہ اس کی بات نا مانے تو سچ میں وہ اس کی یونیورسٹی بند کروا سکتا تھا۔۔۔یہ ڈر بھی ساتھ لاحق تھا

بس میں نے سوچا بہت بوجھ بن لیا تم پر اب سے ڈرائیور کے ساتھ آؤں گی۔۔۔وہ اس کی طرف دیکھتے شرمندہ سی کہنے لگی

لیکن بوجھ کیسا ہم تو ویسے بھی روزانہ آتے ہیں

زریام کی بات پر عشاء نے لب کاٹے

یار مجھے لگتا ہے۔۔۔

اور تمہیں یہ اب تک کیوں نہیں لگا ؟۔زریام کو پتہ تھا وہ کیا بولنے والی ہے اسی لیے اس نے عشاء کی بات کاٹتے کہا

زویا کنفیوز سی بیٹھی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی

خدا حافظ۔۔۔وہ جلدی سے کہتی وہاں سے گم ہو گئی۔۔۔زریام کو لگا تھا اس کے پیچھے کوئی وجہ ضرور ہے۔۔۔

وجہ کیا تھی محسوس تو اسے بھی ہو چکا تھا۔۔۔بچہ تو نہیں تھا جو کچھ سمجھ نا آتا ہو اسے۔۔۔وہ ہر بات سمجھتا تھا مگر اگنور کرتا تھا۔۔ذوہان ان کی دوستی کو غلط نام دے رہا ہے جانتا تھا وہ۔۔۔۔۔۔۔اور یہ بھی جانتا تھا کہ ذوہان نے ہی اسے روکا ہو گا ان کے ساتھ نا جانے کے لیے۔۔۔لیکن اب اس کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے کیا ہی کر سکتا تھا؟اسے بہت برا لگ رہا تھا کہ وہ ان کے بارے میں ایسا سوچ سکتا ہے۔۔۔لیکن اب نا وہ ذوہان کو وضاحت دے سکتا تھا نا عشاء سے بات کرنا چھوڑ سکتا تھا۔۔ویسے بھی اس کا ماننا تھا کہ وضاحتیں وہ دیتے ہیں جن کے دل میں چور ہو۔۔۔

★★★

ممی جلدی کریں ناں۔۔۔بہت بھوک لگی ہے۔۔۔عشاء کچن میں داخل ہوئی اور اپنی ماں کو کھانا بناتے دیکھ تھکے تھکے انداز میں کہنے لگی

ہمممم۔۔۔بدلے میں انہوں نے لاپرواہی سے جواب دیا

کھانا تیار ہے۔۔۔تم صفیہ کے ساتھ مل کر کھانا میز پر لگواؤ۔۔۔اسکی مدد کروادو

ممی کیا کروادوں ؟۔۔اس نے قدرے آگے ہو کر تصدیق چاہی

مدد۔۔۔بدلے میں پر سکون سا جواب ملا

تھوڑی دیر وہ انہیں دیکھتی رہی پھر پیر پٹختی غصے سے سلیب پر پڑی پلیٹیں اٹھائیں اور باہر نکلی ابھی کچن کے باہر نکلتے دو قدم ہی چلی تھی کہ اس کا دوپٹہ اس کے قدموں میں آیا اور اسے جھٹکا سا لگا۔۔۔اگر وہ گر جاتی تو شاید سامنے کے کچھ دانت تو ٹوٹ ہی جانے تھے۔۔۔۔تب ہی فضا میں شور سا پیدا ہوا تھا۔۔۔شور شاید پلیٹوں کا تھا۔۔۔جو گر کر ٹوٹ چکی تھیں

اور کہیں دوپٹہ لیا کرو۔۔۔ بھئی اب نہیں سنبھالا جاتا تو کیا کروں؟ کسی دن ایسے ہی میں بھی منہ کے بل گروں گی اور دانت تڑوا بیٹھوں گی۔۔۔ پھر تو کوئی مجھ سے شادی بھی نہیں کرے گا۔۔۔

اسے ایک نیا خطرہ لاحق ہوا تھا

شور سنتے ہی عشرت بیگم جلدی سے باہر نکلی تھیں

عشاء تم نے پھر سے میرا نیا سیٹ توڑ دیا۔۔۔ وہ بے یقینی سے کہتی اس کے پاس آنے لگی

ممی یہ میں نے نہیں توڑا۔۔۔ وہ خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس کر کے معصومیت سے بولی

ہاں تم نے نہیں توڑا۔۔۔ یہ تو برتن ہی ہیں جو تمہارے ہاتھوں میں آنا نہیں چاہتے۔۔۔

تمہارے ہاتھوں میں آتے ہی خود کشی کر لیتے ہیں۔۔ وہ دبے دبے غصے سے کہنے لگی

دیکھا ممی۔۔۔ آپ کو پتہ بھی ہے کہ وہ میرے ہاتھوں میں آنا نہیں چاہتے پھر بھی آپ مجھے کہتی ہیں

وہ ہاتھ جھاڑتے شوخ سے لہجے میں بولی

کیا ہوگا تمہارا۔۔۔ کچھ تو سیکھ لو۔۔۔ کوئی کام نہیں آتا سوائے بگاڑنے کے۔۔۔ کب سیکھو گی کام کرنا؟

ممی کام کرنے کی ضرورت ہی کسے ہے؟ اس نے آگے بڑھ کر لاڈ سے اپنی ماں کو بازوؤں کے حصار میں لیا

بیٹا تمہیں ہے۔۔۔ عشرت بیگم کی بات پر اس نے ناگواری سے انکی طرف دیکھا

کل کو شادی ہو گی تو۔۔۔

میں ایسی جگہ شادی کروں گی ہی نہیں جہاں مجھے کام کرنے پڑیں۔۔۔ عشرت بیگم کی بات کاٹتے وہ پیچھے سے انکو بازو کے حصار میں لیتی ٹھوڑی انکے کندھے پر رکھتی جلدی سے کہنے لگی

تمہاری شادی تو طے ہو چکی ہے اور ایسی جگہ ہی ہو چکی ہے جہاں تمہیں کام کرنے پڑیں گے۔۔۔

وہ بے نیازی سے کہتی اس سے الگ ہوتی واپس چلی گئی

طے ہو چکی ہے؟ میری شادی؟ اس کے دماغ میں خطرے کا الارم بجا۔ دماغ میں بے ساختہ کچھ ابھرا تھا۔

مگر کہاں؟ اور کس سے؟ ممی۔۔۔ بات سنیں۔۔۔ وہ تیزی سے ان کے پیچھے لپکی

وہ بھاگتے ہوئے کچن میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

میری شادی کس سے طے ہو چکی ہے۔۔۔ عشاء کے انداز سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ خلاف توقع کچھ نہیں سننا چاہتی

ذوہان سے۔۔۔۔ اور انہوں نے خلاف توقع بات کہہ کر اس کے ہوش اڑا ہی دیے

ممی کہہ دیں یہ جھوٹ ہے۔۔۔ اس نے تیزی سے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ آنکھوں میں امید اور ڈر دونوں سجاتے کہا

بیٹا میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔ لاپرواہی سے کہتی وہ باہر جانے لگی

وہ ہونکوں کی طرح انہیں باہر جاتا دیکھنے لگی

نہیں۔۔۔ اللہ جی مجھے میرے گناہوں کی سزا اس طرح دے رہے ہیں آپ؟۔۔۔ اس نے بے یقینی سے اوپر کی جانب دیکھتے کہا

میں کہہ رہی ہوں میں نماز پڑھنا شروع کر دوں گی۔۔۔ بڑوں سے بد تمیزی اور بد لحاظی سے بھی پیش نہیں آؤں گی لیکن ایسا نہیں کریں میرے ساتھ۔۔۔ میں جھوٹ بولنا بھی چھوڑ دوں گی لیکن پلیز مجھے ایسی سزا نا دیں۔۔۔۔ میں نیک اعمال کرنا شروع کر دوں گی۔۔۔ اللہ جی پلیز۔۔۔ وہ اوپر کی جانب دیکھتی روہانسا ہوتی کہہ رہی تھی

ممی میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ میں یہ شادی نہیں کروں گی اگر آپ لوگوں نے زبردستی کرنے کی کوشش کی تو۔۔۔۔

وہ باہر نکلی اور کھانے کی میز پر پہنچتے عشرت بیگم سے دھمکی آمیز لہجے میں کہنے لگی۔۔۔کچھ دیر پہلے کی بھوک تو جیسے ختم ہی ہو گئی تھی

تو۔۔۔وہ ملازمہ سے کھانے کے ڈونگے لیتی میز پر رکھ رہی تھیں

تو میں گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔۔۔کچھ سوچنے کے بات وہ سخت لہجے میں گویا ہوئی

اچھا تو کب جا رہی ہو؟۔وہ تو اپنے کام مصروف اسے جواب دے رہیں تھیں۔۔۔جیسے سامنے موجود لڑکی کی باتیں ان کے لیے کوئی اہمیت ہی نا رکھتی ہوں

ممی میں سچ میں چلی جاؤں گی۔۔۔وہ روہانسا ہوتی کہنے لگی

پیکنگ کر لو گی یا کروا دوں؟۔۔۔

جی۔۔۔اس کی آنکھیں حیرت سے مزید پھٹی۔۔۔

تم سے نہیں ہو گی نا۔۔۔کوئی کام کرنا کہاں آتا ہے تمہیں۔۔۔میں کروا دیتی ہوں۔۔۔

وہ لاپرواہی سے کہتی وہاں سے چلی گئیں

یہ لوگ تو واقع میں مجھے گھر سے نکالنا چاہتے ہیں۔۔۔رہنا تو میں بھی نہیں چاہتی یہاں۔۔۔یہ اچھا موقع ہے نکل جا یہاں سے۔۔۔پابندیوں بھری زندگی سے بہت دور۔۔۔اپنی زندگی اپنی مرضی کے مطابق گزارنے۔۔۔اب تو خود ہی بھیج رہے ہیں۔۔۔کوئی پریشانی بھی نہیں ہو گی۔۔۔

لیکن جاؤں گی کہاں؟ وہ اداس سی کرسی پر گری

کاش لڑکیوں کے پاس بھی گھر چھوڑنے کا آپشن ہوتا۔۔۔لڑکوں کی بھی نا کیا مست زندگی ہے۔۔۔ویسے تو گھر والے ان کی کوئی بات ٹالتے نہیں ہیں مگر جب ان کی کوئی بات نا مانی جائے تو

ایک دو دن گھر سے باہر رہ کر۔۔۔گھر والوں کو ایموشنلی بلیک میل کر کے اپنی بات منوا ہی لیتے ہیں۔۔۔وہ بس رو دینے کے در پر تھی

وہ کھڑکی سے اندر پھلانگا تھا۔۔۔کمرے میں اندھیرا چھایا تھا۔۔۔اس نے بلیو جینز پر سفید ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔اوپر کالے رنگ کی ہڈی پہنے۔۔۔ہڈی کی کیپ سر پر گرا رکھی تھی۔۔۔ پیٹھ پر بیگ تھا

اس نے اِدھر اُدھر تنقیدی نظروں سے دیکھتے پورے کمرے کا جائزہ لیا اور محتاط سا دروازے تک آیا

دروازے تک پہنچ کر اس نے لاک گمایا۔۔۔کلک کی آواز آئی اور وہ پر سکون سا بیڈ کے پاس آیا اور بیگ کی سٹریپ بازوؤں سے نکالتا بیگ بیڈ پر رکھ گیا

چاروں اور نظریں گھمانے کے بعد وہ احتیاط سے کمرے کی تلاشی لینے لگا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیبل کے سامنے پڑی کرسی کھینچ کر بیٹھا۔۔۔ ٹیبل پر بہت سی یو۔ایس۔بی۔ز۔پڑی تھیں۔۔۔ جو ابھی اسی نے ہی مختلف جگہوں سے نکالی تھی

اس نے ٹیبل پر پڑا لیپ ٹاپ کھولا۔۔۔پاسورڈ؟۔۔۔اس نے قدرے جھنجھلا کر ہاتھ ٹیبل پر مارا

پھر وہاں سے کھڑا ہوا اور بیڈ کے پاس آیا۔۔۔اپنے ساتھ لایا ہوا بیگ کھولا اور اس کے اندر سے لیپ ٹاپ نکالا

وہ اپنا لیپ ٹاپ لیے واپس کرسی پر آ کر بیٹھا اور ایک usb اٹھا کر لیپ ٹاپ میں لگائی۔۔۔

وہ ایک ایک کر کے ساری فائلز چیک کرنے لگا۔۔۔وہ اپنی مطلوبہ چیز ملتے اس نے زور سے مٹھیاں بھینچی تھیں

ارحم کو شک تھا کہ رایان کے پاس ماہم کی اور پکچرز بھی ہو سکتی ہیں۔۔۔اور اس کا شک سہی نکلا تھا۔۔۔یہ پکچرز فوٹو شوٹ نہیں تھیں یہ ریئل تھیں۔۔۔ارحم نے نیکسٹ پر کلک کیا اور پکچر اس کے سامنے آئی جس میں ماہم رایان کے ساتھ ریسٹورنٹ میں موجود تھی وہ کرسی پر بیٹھی تھی اور وہ اس کے پیچھے کھڑا شاید جھک کر ٹیبل سے کچھ اٹھانا چاہ رہا تھا۔۔ایسے میں ان کے چہرے ایک دوسرے کے بہت قریب تھے اور باقی کمال پکچر لینے والے نے دکھا دیا تھا

بے شرم،بے حیا،زلیل انسان۔۔۔وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

لیکن وہ الجھا بھی تھا کہ اگر رایان کے پاس اصل پکچرز بھی موجود تھیں تو فوٹو شوٹ کروانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

شاید وہ ابھی اس کے پاس فوٹو شوٹ پکچر لے کر آیا تھا تاکہ ارحم اسے دیکھ کر فوراً پہچان جائے کہ وہ اصل نہیں ہیں اور ماہم پر یقین کرے۔۔۔پھر وہ اسے اصل پکچرز دکھا کر اسکا یقین توڑ دے اور تب ہی تو اسکا اصل مقصد پورا ہونا تھا

اصل بدگمانی تو تب پیدا ہونی تھی۔۔۔تب وہ غصے میں آتے کوئی سخت قدم اٹھا سکتا تھا یہ سوچتے ہوئے کہ جس عورت پر اس نے یقین کیا وہ تو یقین کے قابل ہی نا تھی

کافی سمارٹ بن رہے ہو رایان شاہ۔۔۔بہت اچھا کھیل رہے ہو۔۔۔لیکن جیتو گے نہیں۔۔۔

وہ ایک ایک usb چیک کرنے لگا اور اسے رایان سے گرا ہوا شخص آج تک نہیں ملا تھا جس نے کتنی ہی زusb میں پکچرز کاپی کر رکھی تھی تاکہ اگر کوئی ایک خراب بھی ہو جائے یا کوئی بھی دوسرا مسئلہ کھڑا ہو جائے لیکن اس کے پاس پکچرز موجود ہوں

اسے لگتا تھا کہ وہ یہ سب کر کے ارحم کو ماہم سے جدا کر سکتا ہے؟

محبت پر کسی کا اختیار نہیں ہوتا۔۔۔یہ ہونے سے پہلے گھر،دولت،ذات،نہیں دیکھتی یہ بس ہو جاتی ہے۔۔ماہم کو بھی رایان سے ہو گئی ویسے ہی جیسے ارحم کو اس سے ہوئی۔۔

ارحم کا سوچنا یہ تھا کہ ماہم کو بھی محبت کا پورا پورا اختیار تھا اگر ارحم رایان کے بارے میں سب کچھ نا جانتا ہوتا تو شاید پیچھے ہٹ جاتا کیونکہ اس کے لیے سب سے پہلے ماہم کی خوشی تھی۔۔۔وہ تو بس اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا پھر چاہے وہ اس کے ساتھ ہو یا اس سے دور لیکن شاید اللہ نے اس کی زندگی میں اسکی محبت کا ساتھ پہلے ہی لکھ دیا تھا جو وہ اسے مل گئی

اس کا ماننا یہ تھا کہ اس نے بھی تو ماہم سے پوچھ کر اس سے محبت نہیں کی تھی تو پھر وہ ماہم کو یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ وہ رایان سے محبت کیوں کرتی ہے؟ مردوں اور عورتوں کے لیے قوانین برابر ہونے چاہئیں۔۔جب مرد محبت کر سکتا ہے تو عورت کیوں نہیں؟

لیکن عورتوں کو اپنی عزت کا خیال بھی تو خود رکھنا ہوتا ہے۔۔انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر محبت نا بھی ملی تو زندگی کسی طرح گزر ہی جائے گی لیکن اگر محبت کی وجہ سے عزت چلی جائے ناں تو زندگی کبھی نہیں گزر پائے گی۔۔۔ہر پل جینا ہو گا اور ہر پل مرنا ہو گا۔۔۔حقارت بھری زندگی گزارنے سے تو بہتر ہے کہ محبت کے بغیر زندگی گزار لیں۔۔۔محبت نا ہی سہی کم از کم آپ کے پاس عزت تو ہو گی

اس کے بائیں ہاتھ پر سفید پٹی بندھی تھی اور دائیں ہاتھ کی انگلیاں وہ لیپ ٹاپ پر چلا رہا تھا اپنا کام کرتے وہ کھڑا ہوا ساری usb جہاں سے اٹھائی تھی احتیاط سے واپس رکھ کے بیگ پہنا اور ایک نظر اس میز پر پڑے لیپ ٹاپ پر ڈالی جس کے پاسورڈ کی اسے ضرورت تھی

وہ دروازہ کے پاس آیا لاک گھمایا۔کلک کی آواز اور لاک کھل گیا۔۔۔

دروازہ کے اس پار اسے قدموں کی چاپ کی سنائی دینے لگی تھی وہ قدم قدم احتیاط سے اٹھاتا پیچھے ہٹنے لگا۔۔قدموں کی چاپ قریب ہونے لگی تھی کوئی اندر آ رہا تھا۔۔۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوا اور اندر داخل ہونے والا انسان تھوڑی دیر کے لیے محتاط سا ہوا۔۔۔رایان نے نظریں چاروں طرف دوڑائیں۔۔۔کچھ غلط لگ رہا تھا۔۔۔مگر ہر چیز

ویسی ہی تھی اس کے کمرے میں جیسے وہ چھوڑ کر گیا تھا تو غلط کیا ہو سکتا تھا۔۔ارحم بروقت جس راستے سے آیا تھا واپس جا چکا تھا

وہ پر سکون سا صوفے پر بیٹھ کر جوتے اتارنے لگا

★★★

مما۔۔ بابا۔۔ چھوڑ دو انہیں۔۔ پلیز۔۔۔ چھ سالہ لڑکی ایک آدمی کی گرفت میں مسلسل رو رہی تھی اور اپنے ماں باپ کی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی

میری بیٹی کو جانے دو۔۔۔اس لڑکی کا باپ تڑپ کر بولا تھا

مگر وہاں موجود کسی انسان کو ان کی تکلیف کا کوئی احساس نا تھا

دو آدمیوں نے اس لڑکی کے ماں باپ کے گردن کے گرد بازو ڈال کر چاقو گردن کے آگے کر رکھا تھا

کیوں مارنا چاہتے ہو ہمیں؟اس لڑکی کی ماں آنسوؤں کے درمیان چلائی تھی

یہ بات اپنے بھائی سے روزِ محشر پوچھ لینا کہ وہ تم دونوں کو کیوں مارنا چاہتا ہے۔۔۔ایک آدمی نے پر سکون انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تھا

بھائی۔۔۔اس لڑکی کی ماں کی آنکھوں میں کانچ سا ٹوٹا تھا

چلو بتا دیتے ہیں۔۔۔اب یہ بیچاری کتنا انتظار کرے گی یہ جاننے کے لیے کہ اس کا بھائی اسے کیوں مارنا چاہتا ہے

قبر میں بھی سکون سے نہیں رہ سکے گی۔۔۔

جس آدمی نے اس چھ سالہ لڑکی کو پکڑ رکھا تھا وہ بولا تھا

ہمممم۔۔ تمہارا بھائی احمد شاہ۔۔۔

اس لڑکی کی ماں۔۔نہایت خوبصورت اور نوجوان سی عورت یہ سن کر جیسے پتھر کی مورت بن کر رہ گئی

کچھ لوگوں کو ناپیسوں سے بہت پیار ہوتا ہے اور تمہارا بھائی ان کچھ لوگوں میں ہی شمار کرتا ہے۔۔۔بظاہر تو تمہارا کوئی تعلق نہیں ان سے مگر اسے اس بات کا خطرہ لاحق ہے کہ کہیں کل کو تم جائیداد میں سے حصہ مانگنے نا آجاؤ۔۔۔اور پتہ ہیں تمہارے بھائی نے اپنے ہی بھائی بھابھی کو مروا کر اسے ایک ایکسڈینٹ کا نام دے دیا۔۔۔

اس لڑکی کی ماں نے الجھ کر دیکھا تھا۔۔۔آنکھیں سوال کر رہی تھیں کہ کس کو مروا دیا

تمہارے بھائی احمد شاہ نے وسیم شاہ کی موت کو ایک حادثہ قرار دے دیا۔۔۔

اس لڑکی کی ماں کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔دل جیسے پھٹنے کو تھا

ہائے یہ دولت کی بھوک۔۔۔۔بھائی بھائی کو قتل کروا رہا ہے۔۔۔اس نے کرب سے آنکھیں میچی۔۔۔گالوں پر گرم پانی بھی بہہ رہا تھا

اور تمہارے بعد تیسرا نمبر کبیر شاہ کا ہوگا۔۔پھر احمد شاہ کو کسی سے کوئی خطرہ نہیں رہے گا۔۔۔ساری جائیداد کا مالک وہ خود بن جائے گا۔۔وہ جیسے جیسے سب بتا رہے تھے اس لڑکی کی ماں کی جان تو ویسے ہی نکلتی جا رہی تھی

ویسے تو ہمیں اس کا حکم نہیں تھا لیکن پھر بھی چلو ایک آخری خواہش بتا دو

میری بیٹی کو جانے دو۔۔۔اس لڑکی کے باپ نے تڑپ کر اپنی بیٹی کو دیکھا جو سہمی ہوئی مسلسل روئے جا رہی تھیں۔لہجہ منت بھرا تھا

پلیز میرے مما بابا کو چھوڑ دو۔۔۔وہ لڑکی اس آدمی کی گرفت میں مچلی تھی مگر وہاں کسے پرواہ تھی اس کی۔۔۔اس کی تکلیف کی

ان بے رحم لوگوں نے جھٹکے سے اس کے ماں باپ کی گردن کاٹ دی

آہہہہہہ۔۔۔وہ چھ سالہ لڑکی خوف سے چلائی تھی۔۔۔۔اور بے ہوش ہو گئی

اسے نیند میں بازو سے پکڑ کر کوئی جھنجھوڑ رہا تھا جو نیند میں بھی مسلسل چلا رہی تھی اور بند آنکھوں سے آنسو بھی نکل رہے تھے۔۔۔وہ چلاتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔۔۔سانس پھول رہا تھا۔۔۔وجود کانپ رہا تھا۔۔۔آنسو بہہ رہے تھے

آپ ٹھیک ہیں؟کوئی برا خواب دیکھا ہے؟۔۔۔ضامن نے پریشانی سے پوچھا مگر وہ منہ کر ہاتھ رکھے اپنی سسکیوں کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی

اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا جگ اٹھایا اور پانی گلاس میں انڈیلنے لگا

یہ لیں۔۔۔پانی پیئیں۔۔۔اس نے پانی سحر کے سامنے کیا

سحر نے غصے سے پانی کے گلاس کو ہاتھ مارا تھا اور گلاس دور فرش پر گرتا چکنا چور ہو گیا

فرش پر پانی اور کانچ دونوں بکھر گئے

ضامن نے پریشانی سے اسے دیکھا جو ابھی بھی کانپ رہی تھی۔۔اے۔سی اون ہونے کے باوجود اس کا وجود پسینہ میں بھیگ رہا تھا۔۔۔وہ ہچکیوں میں رو رہی تھی

آپ۔۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے کندھے سے تھامنا چاہا لیکن سحر نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور اس کی بات کاٹتے ہوئے چلائی

جائیں یہاں سے۔۔۔وہ شدت سے چلائی تھی

آپ ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔

آئی سیڈ جسٹ لیو می الون۔۔۔وہ پھر سے حلق کے بل چلائی کہ ضامن کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے

آپ میری بات۔۔۔

جسٹ لیو۔۔۔آواز پہلے سے اونچی ہوتی جارہی تھی اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔آنکھوں میں درد غصہ، تکلیف سب واضح جھلک رہا تھا اور ہاں ان آنکھوں میں نفرت بھی تو تھی جو اس نے پہلی بار نا دیکھی تھی۔۔

جسٹ گو۔۔۔پلیز۔۔۔اس نے بے بسی سے آنسوؤں کے درمیان کہا

وہ خاموشی سے اٹھتا باہر چلا گیا۔۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ روتے ہوئے گھٹنوں میں سر دے گئی۔۔۔وہ گھٹنوں میں سر دے کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

مما بابا مجھے آج بھی ایک چھ سال کی بچی کی طرح آپ لوگوں کی یاد آتی ہے۔۔۔وہ منظر۔۔۔وہ منظر۔۔۔میری آنکھوں کے سامنے سے جاتا ہی نہیں۔۔۔وہ۔۔۔وہ کسی ڈراؤنے خواب کی طرح۔۔۔وہ میری۔۔۔وہ میری زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔۔۔وہ کسی آسیب کی طرح مجھ سے چپک چکا ہے۔۔وہ ہچکیوں کے درمیان روتے ہوئے بول رہی تھی

مما میں ایک قاتل ہوں۔۔۔۔بابا آپ کی بیٹی ایک قاتل ہے۔۔۔میں نے۔۔۔میں نے کتنے لوگوں کو قتل کیا ہے۔۔۔کبھی بھی میرے ہاتھ نہیں کانپے۔۔۔کبھی بھی مجھے خون دیکھ کر خوف محسوس نہیں ہوا۔۔۔۔جیسے۔۔۔جیسے اس دن میں خون دیکھ کر بے ہوش ہو گئی تھی اب مجھے فرق تک نہیں پڑتا

لیکن میں رات کے اندھیرے میں آج بھی ویسے ہی سسکتی ہوں۔۔۔میں مضبوط نہیں ہوں۔۔۔۔۔میں بالکل بھی مضبوط نہیں ہوں۔۔۔میں ایک۔۔۔میں ایک کمزور لڑکی ہوں۔۔۔اپنے ماں باپ کو کھو دینے والی۔۔۔جس کے پاس رہنے کو اپنا گھر تک نہیں ہے۔۔۔رونے کے لیے باپ کا مضبوط کندھا نہیں ہے۔۔۔۔میں بہت بدنصیب ہوں بابا۔۔۔

وہ اذیت کی انتہا پر تھی

پھر اچانک ہی اس نے گھٹنوں سے سر اٹھایا اور بے دردی سے اپنے گال رگڑے

بابا میں بدلہ لوں گی۔۔۔ میں انکو بتاؤں گی جس دولت کے لیے انہوں نے اپنے سگے بہن بھائیوں کا قتل کیا وہ انکے لیے کیا ثابت ہونے والی ہے۔۔۔ بہت بھاری قیمت چکانی پڑے گی دولت سے محبت کی احمد شاہ۔۔۔

ایک پیسہ بھی نہیں رہنے دوں گی تم لوگوں کے پاس۔۔۔ سڑک پر لا کر کھڑا کر دوں گی میں تم لوگوں کو۔۔۔ سر پر چھت بھی باقی نہیں رہنے دوں گی۔۔۔ اس دولت کے ساتھ ساتھ عزت بھی نہیں رہنے دوں گی۔۔۔ جان سے مار دوں گی سب کو۔۔۔ میں اپنا انتقام ضرور لوں گی احمد شاہ اب سہنے کی باری تم لوگوں کی ہے۔۔ وہ بے حد تکلیف سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کر رہی تھی

وہ کھڑی ہوئی اور سلیپرز پاؤں میں پہنے۔۔۔ اندھیرے میں چلتی ہوئی وہ بالکنی میں آئی۔۔۔ تیز ہوا کا جھونکے نے اس کے جسم میں سرسراہٹ پیدا کی تھی۔۔۔ اس کے بال ہوا میں اڑنے لگے تھے۔۔۔ اتنی دیر رونے کی وجہ سے کچھ بال گردن پر بھی چپکے ہوئے تھے۔۔ چہرہ گیلا ہونے کے باعث ٹھنڈی ہوا کا احساس کچھ زیادہ ہی ہوا تھا

تھوڑی دیر وہ ایسے ہی کھڑی رہی پھر بے ساختہ وہ لڑکا یاد آیا جو اس کی زندگی میں پتہ نہیں کہاں سے آ گیا تھا اور اس کی زندگی بدل کر رکھ گیا تھا

وہ اس لڑکے کی وجہ سے شاید محفوظ اور زندہ تھی ورنہ اس کا نصیب پتہ نہیں کیا ہوتا۔۔۔ کہاں در در کی ٹھوکریں کھا رہی تھی۔۔۔ اب تک ویسے ہی ڈری سہمی ہوئی لڑکی ہوتی۔۔۔ لیکن اس لڑکے نے مانو جیسے اسے نئی زندگی دی تھی

وہ واپس کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ آگے بڑھ کر لائٹ جلائی۔۔۔ دروازے تک پہنچ کر اس نے دروازہ تھوڑا سا کھولا اور دروازے سے تھوڑا سا سر نکال کر باہر کی طرف جھانکا۔۔۔ باہر

اندھیرا تھا۔۔۔سب سو چکے تھے اور ضامن پتہ نہیں کہاں گیا تھا۔۔وہ سر اندر کرتی دروازہ لاک کرنے لگی

وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔۔اتنی دیر رونے کی وجہ سے آنکھیں سرخ ہو گئی تھی۔۔۔بال بھی بکھرے ہوئے تھی۔۔وہ فریش ہونے کے ارادے سے باتھ روم میں بند ہو گئی

تھوڑی دیر بعد وہ تولیے سے بال خشک کرتی باہر نکلی۔۔۔ڈریسنگ مرر کے سامنے آئی اور بالوں میں کنگھی کرنے لگی۔۔۔اپنے بال سنوارتے وہ ڈریسنگ روم کی طرف گئی اور وارڈروب کھولا اس نے وہاں سے بلیک کلر کی پینٹ شرٹ لیتے ہوئے چینج کرنے لگی

تھوڑی دیر بعد وہ واپس ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں کی اونچی پونی بنا رہی تھی۔۔۔

بالوں کی اونچی پونی بنا کر اس نے بیڈ پر پڑی بلیک کلر کی جیکٹ پہنی اور چہرے پر ماسک لگایا سر پر ہیٹ لی

اور وہ دوبارہ بالکنی میں آئی۔۔۔وہ ریلنگ پر ہاتھ جما کر نیچے کی جانب دیکھنے لگی۔۔وہ دوسری منزل پر تھی۔۔نیچے لان تھا یہاں سے کودنا اس کے لیے کوئی مشکل کام تو نا تھا لیکن اگر ذرا سی بھی آواز پیدا ہو گئی اور کسی نے دیکھ لیا تو اس کی اتنی ساری محنت ضائع ہو جاتی لیکن اسے ابھی اس انسان سے ملنا تھا جو اسکی زندگی میں آ کر اسے جینے کی نئی امید دے کر گیا تھا

وہ وہاں سے کود گئی۔۔۔گھاس پر گرنے کی وجہ سے زیادہ آواز پیدا نا ہوئی تھی۔۔وہ کھڑی ہوتی اپنے کپڑے جھاڑتی ادھر اُدھر کا جائزہ لیتی گھر کی پچھلی طرف آنے لگی

پچھلی طرف خوبصورت گارڈن تھا جو کہ اندھیرے میں ڈوبا تھا وہ جلدی سے آگے بڑھ کر دیوار پھلانگ گئی

وہ اپنے کمرے میں اندھیرا کیے بیڈ کی پائنتی کی سائیڈ نیچے بیٹھا تھا ہاتھ میں پکڑا موبائل وہ مسلسل اپنی دائیں ٹانگ پر اچھال رہا تھا

تب ہی اسے بالکنی میں کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔۔۔ بالکنی کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بالکنی میں کون ہے۔۔۔ وہ نہیں اٹھا تھا اور ناہی اپنی پوزیشن میں تھوڑی سی بھی تبدیلی لایا تھا۔۔۔ وہ ہنوز اسی طرح بیٹھا موبائل اچھال رہا تھا جب وہ بالکنی کے دروازے سے اندر داخل ہوئی

وہ اندھیرے میں بیٹھا تھا مگر وہ اندھیرے میں بھی اسے پہچان سکتی تھی۔۔۔

ز۔ زین۔۔۔۔ اس کے منہ سے ٹوٹا ہوا لفظ ادا ہوا

زین نے نہیں دیکھا تھا وہ اب تک ویسے ہی بیٹھا موبائل اچھال رہا تھا۔۔۔ جیسے وہ ابھی بھی اکیلا ہو۔۔۔ اس کے پاس کوئی موجود بھی ناہو

زین۔۔۔۔ اسے جواب نا دیتا پا کر وہ تڑپ کر اسکی طرف بڑھی

وہ اس کے پاس ہی گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئی

تم ٹھیک ہو؟ اسکی آنکھوں سے گرم پانی بہنا شروع ہو چکا تھا

وہ نہیں بولا تھا۔۔۔

تم مجھ سے ناراض ہو؟۔۔۔۔ اسے جواب نا دیتا پا کر وہ پریشانی سے بولی تھی۔۔۔ خاموش آنسو ابھی بھی بہہ رہے تھے

ناراض؟ پہلی بار وہ بولا تھا اور لہجہ اتنی تلخی بھرا تھا کہ سحر کا دل زخمی ہوا تھا

میں کیوں ہونے لگا تم سے ناراض؟ زین نے تو اسے ایک نظر دیکھا بھی نا تھا چہرے پر نا کوئی تاثر تھا اور لہجہ میں نا کوئی جزبات

زین۔۔۔ تم ایسے کیوں کہہ رہے ہو؟ اس نے تڑپ کر اس کا ہاتھ تھاما تھا

ہم دوست ہیں۔۔۔

صرف دوست ہی تو ہیں۔۔۔وہ ابھی بھی رخ دوسری طرف کیے بیٹھا تھا

کیا دوست ہونا اہمیت نہیں رکھتا؟دوستی تمہارے نظر میں کوئی بڑا رشتہ نہیں ہے؟دوست ہونا کافی نہیں ہوتا؟

زین نے اسکی طرف دیکھا جو اسکے پاس نیچے بیٹھی نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔اور آنسوؤں کے درمیان بول رہی تھی۔۔۔یہ آنسو کس کے لیے تھے؟یہ اس کے لیے تھے؟یہ اس کے لیے نہیں ہو سکتے تھے۔۔۔

انسان ہر چیز کو ویسے ہی دیکھتا ہے جیسے وہ دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔وہ ہر چیز کو ویسے ہی سمجھتا ہے جیسے وہ سمجھنا چاہتا ہے۔۔۔وہ ہر چیز کو اپنے انداز سے دیکھتا ہے جو اسکو خوشی دیتا ہے۔۔۔مگر اسکا یہ انداز پھر بعد میں اسکو ٹکروں میں تبدیل کرنے میں وقت نہیں لیتا

وہ بھی تو سمجھتا تھا کہ وہ صرف اسکی ہو سکتی ہے۔۔۔وہ سوچتا تھا کہ اس کے علاوہ اس لڑکی کی زندگی میں اور آ ہی کون سکتا ہے

مگر اس کی یہی غلطی آج اس کیلئے بہت بڑا عزاب بن چکی تھی

بعض اوقات ہماری تھوڑی سی بھی خوش فہمی ساری زندگی کے لیے عزاب بن جاتی ہے۔۔۔وہ خوش فہمی جب ٹوٹتی ہے تو صرف وہی نہیں ٹوٹتی۔۔۔اپنے ساتھ اس انسان کو بھی ہزاروں ٹکڑوں میں توڑ کر رکھ دیتی ہے

تم نے شادی کر لی؟وہ بغیر کسی تاثر کے بولا تھا

ہ۔ہاں۔۔۔تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولی

اب یہ مت کہنا کہ تم نے یہ شادی کسی مجبوری کے تحت کی۔۔۔تم نے سحر۔۔۔تم نے۔۔۔

وہ بول ہی نہیں پا رہا تھا

دیکھو زین یہ سب میں نے تمہارے لیے کیا۔۔۔وہ جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی تھی

کیوں؟اس سے اچھا تھا تم مجھے وہی رہنے دیتی۔۔۔ذوہان کی دی ہوئی تکلیف میرے جسم کو زخمی کرتی تھی لیکن تم۔۔۔۔تمہاری دی ہوئی تکلیف نے میری روح کو زخمی کر دیا ہے۔۔۔اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالا تھا

ارے تم وہی لڑکی ہو جو کسی لڑکی کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دیتی تھی؟لڑکیوں کی عزت کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی؟اور اب۔۔۔تم نے اپنی ہی عزت؟وہ چپ کر گیا۔۔۔اس سے بولا ہی نہیں جارہا تھا

میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔وہ نظریں چرانے لگی

اور جو راستہ تم نے چنا وہ تمہیں اپنی نظروں میں اٹھنے دے رہا ہے؟انداز ایسا تھا کہ سحر کا دل کٹ کر رہ گیا تھا

تمہیں اندازہ ہے تم نے کیا کیا ہے؟وہ چلایا تھا

بس کر دو۔۔۔۔بدلے میں وہ بھی چلائی تھی۔۔۔آنسوؤں میں تیزی آگئی تھی

ہے مجھے اندازہ کے میں نے کیا کر دیا ہے۔۔۔تم مجھے بتاؤ کیا دنیا جانتی ہے کہ سحر حیات کون ہے؟کیا دنیا جانتی ہے زین جہانزیب چوہدری کون ہے؟کیا دنیا کے سامنے ہماری کوئی پہچان ہے؟تم اتنے بڑے بزنس مین ہو لیکن اسطرح چھپ کر کیوں زندگی گزار رہے ہو؟کسی نے آج تک زین چوہدری کو نہیں دیکھا وہ کون ہے کیسا ہے کسی کو نہیں معلوم۔۔۔کون جانتا ہمیں؟ہم بغیر کسی پہچان کے زندگی گزار رہے ہیں۔۔۔جب میرے پاس کوئی پہچان ہی نہیں ہے تو ذلت و رسوائی کیسی؟

اب مل گئی تمہیں پہچان؟اب تم ضامن شاہ کی بیوی ہو۔۔۔شاہ خاندان کی بہو ہو۔۔۔اب تمہیں ایک پہچان مل گئی ہے۔۔۔اب تم ضامن شاہ کی بیوی کے نام سے پہچانی جاؤ گی؟وہ بھی اسی

کے انداز میں کہنے لگا۔۔ سحر تکلیف کے احساس سے آنکھیں بند کرتی سر جھکا گئی۔۔ گرم سیال ابھی بھی بہہ رہا تھا

کیا تمہیں یہ سب برداشت ہو جاتا ہے؟ تمہیں تکلیف نہیں ہوتی؟ تمہیں یاد نہیں ہے کہ تمہاری زندگی کے اتنے سال کیسے گزرے تھے؟ تم نہیں جانتی کہ وہ قاتل ہیں تمہارے ماں باپ کے۔۔۔اس کا انداز ایسا تھا کہ سحر سے مزید برداشت کرنا ناممکن ہو رہا تھا

ایسی پہچان سے اچھا نہیں ہے کہ تم بغیر پہچان کے ہی زندگی گزار لو۔۔۔

وہ دونوں خاموش ہو گئے۔۔۔وہ سر جھکائے رو رہی تھی جبکہ وہ آنکھوں میں زخمی پن لیے اسکا جھکا سر دیکھ رہا تھا

واپس جاؤ۔۔۔اگر وہاں کسی کو معلوم ہو گیا تم اس وقت گھر پر نہیں ہو تو بہت مسئلہ ہو جائے گا۔۔۔ سنجیدگی سے کہتا وہ رخ دوسری طرف موڑ گیا

وہ کتنی دیر ایسے ہی بیٹھی اسے دیکھتی رہی جس نے اس پر دوسری نگاہ تک نہیں ڈالی تھی وہ آنسو صاف کرتی خاموشی سے کھڑی ہوئی۔۔۔ جسم میں جیسے جان ہی نا رہی تھی۔۔۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی بالکنی کی طرف بڑھنے لگی

یہ کیا ہے؟ ذوہان سامنے کھڑے آفیسر کے ہاتھ سے لفافہ لیتے ہوئے بولا

اس کے کان میں خطرے کی گھنٹی زور زور سے بجنے لگی۔اسے لگا ضرور کچھ غلط ہونے کا امکان ہے

اس نے لفافہ کھولا اور اندر سے پیپر نکالا

پیپر دیکھ کر اس نے ضبط سے آنکھیں میچی تھیں۔۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا

سر یہ؟

ہم نے وارن کیا تھا آپ کو لیکن آپ نہیں مانے تھے۔۔۔ جانتے ہیں ناچار سال بعد کوئی امید نظر آئی تھی لیکن آپ کی وجہ سے وہ بھی ختم ہو گئی۔۔

سر اسے پکڑا بھی تو میں نے تھا۔۔ وہ جلدی سے بولا تھا

اور اس کو ان کے حوالے کر کے احسان بھی اتار دیا؟ آفیسر نے تنزیہ استفسار کیا

سر کسی کی زندگی کا سوال تھا۔۔ ذوہان ضبط سے کہنے لگا

کیا میں نے آپ سے اس کیس کو چھوڑ دینے کا نہیں کہا تھا؟ خود پر ضبط کرتا وہ مٹھیاں بھینچ گیا

Sir plz give me one more chance i will find them

سر پلیز مجھے ایک موقع اور دیں میں انہیں ڈھونڈ لوں گا

And ۔No, Zuhan Shah, these are not my orders

sorry I can't help you in that regard

نہیں ذوہان شاہ یہ میرے آرڈرز نہیں ہیں۔۔ اور سوری میں اس حوالے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ آفیسر نے دوٹوک انداز میں کہا اور ساتھ ہی بات کے اختتام پر اس کو جانے کا اشارہ بھی دے دیا تھا

ذوہان نے اثبات میں سر ہلایا اور لفافہ پکڑے وہ وہاں سے جانے لگا

★★★

وہ مال میں تھا جب ایک لڑکے سے ٹکرایا۔۔ بہت صفائی سے اس نے اس لڑکے کی پاکٹ سے موبائل نکال لیا تھا۔۔ اس نے دائیاں ہاتھ اٹھا کر بغیر اس لڑکے کی طرف دیکھے معزرت کی اور وہاں سے آگے چل دیا

ہاں تم میرے گھر پہنچو میں بس پانچ منٹ تک پہنچنے ہی والا ہوں۔۔ کال پر کہتے ہوئے اس نے ٹرن لیا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا جہاں زایان پہلے ہی بیٹھا تھا ارحم اس کے پاس آتا

اس سے ملا

ایسا کیا کام تھا جو تم نے اتنی عجلت میں بلایا ہے۔۔زایان اس سے الگ ہوتا پوچھنے لگا

تمہاری مدد کی ضرورت ہے مجھے۔۔۔ہیکنگ کے سلسلے میں۔۔ارحم نے بلانے کی وجہ بتائی اور

آگے بڑھ کر موبائل اور وولٹ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا

اچھا ہیکنگ۔۔۔کیا؟زایان کی آنکھیں پوری پھٹی تھیں

میں ایک پولیس افسر ہوں۔۔۔اور ہیکنگ سائیبر کرائم ہے۔وہ تقریباً چلایا تھا

جانتا ہوں۔۔میرے نالج میں اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔وہ پہلے ہی بہت ہے۔۔

ارحم نے ناگواری سے اسکی طرف دیکھا

اچھا پھر مجھ سے کروانے کی کیا ضرورت ہے کسی اور سے کروالو۔۔یا پھر خود کرو۔۔اپنی بات

مکمل کرتا وہ دروازے کی جانب بڑھ گیا

اتنے سستے ہیکر ہوں تم کہ پکڑے جاؤ گے؟خیر جہاں تک کسی اور سے کروانے کی بات ہے تو

میں رزک نہیں لے سکتا تم اپنے ہی بندے ہو۔۔۔اور رہی بات میرے خود کے ہیک کرنے کی

تو مجھے میڈیکل میں ہیکنگ کی کلاسز نہیں ملی

اوئے اوئے اوئے چائنہ کے دو نمبر ڈاکٹر ہیکنگ کی کلاسز نہیں ہوتی۔۔۔وہ غصے سے کہتا اس کے

پاس آنے لگا

چائنہ کا نہیں بھئی۔۔۔چائنہ کا مال اکثر خراب نکلتا ہے۔۔۔میں اوریجنل ہوں

اور اب باتیں کر کے سر میں درد نا کرو جو کام کہا ہے وہ کرو۔۔ارحم لاپرواہی سے کہتا بیڈ کی

سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر پانی پینے لگا

کیا بہت ضروری ہے کچھ؟زیان کیمپوٹر کے سامنے آ کر بیٹھا

تم بس یہ سمجھ لو کہ میری عزت کا سوال ہے۔۔اور پلیز پوچھنا مت۔۔میں نہیں بتا سکتا۔۔اس نے پانی پی کر گلاس واپس رکھا اور اس کے پیچھے آکر کرسی پر ہاتھ جمائے

ٹھیک ہے۔۔زایان نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنا کام کرنا شروع ہوا۔

★★★

وہ کنزل کے ساتھ ہی کلاس سے باہر نکلے اب کافے ٹیریا جا رہی تھی جب سامنے ہی اسے وہ لڑکا آتا دیکھائی دیا

وہ بلیک جینز پر بلیک ہی ٹیشرٹ پہنے ہوئے تھا۔۔سیاہ کپڑوں میں اس کی سفید دودھیا رنگت بالکل نمایا تھی۔بھوری کانچ سی آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح چمک تھی۔۔چہرے پر ہمیشہ کی طرح مسکراہٹ بکھری تھی۔۔وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا

لیکن اس کے پروفیوم کی خوشبو اب پریشے سے برداشت نا ہوتی تھی۔۔۔بس وہ چاہتی تھی کہ اسکا اس لڑکے سے کم ہی سامنا ہو لیکن یہ لڑکا بار بار اس کے راستے میں آجاتا تھا

وہ جتنی بھی کوشش کرتی تھی خود کو اس سب سے دور رکھنے کی مگر حالات ایسے ہو جاتے تھے کہ وہ نا رکھ پاتی تھی

اسے یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہر بار اسے اس لڑکے سے نئی محبت ہو رہی تھی۔۔یہ جزبات دبنے کی بجائے مزید امڈ کر سامنے آرہے تھے

وہ ان کے پاس آکر رکا تھا۔۔۔آج وہ دو لڑکیاں اس کے ساتھ نہیں تھیں۔۔۔

ایسکیوز می۔۔۔وہ ان کے پاس آکر مخاطب ہوا

پریشے سر جھکا کر انگلیاں مروڑنے لگی۔۔۔وہ اس کے سامنے تھا اسکا دل کر رہا تھا اسے قریب سے دیکھنے کا مگر اس سے نظریں نہیں اٹھائی جا رہی تھیں

جی۔۔۔کنزل نے ہی جواب دیا تھا۔۔۔پریشے میں اتنی ہمت نا تھی کہ وہ بول پاتی

مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔وہ پریشے سے کہنے لگا

پریشے کی دھڑکنیں اور بڑھی تھی۔۔۔کپکپی طاری ہونے لگی تھی۔۔۔

ج۔جی کریں کیا بات کرنی ہے۔۔۔بمشکل ہی وہ بول پائی تھی

آپ شاید کافے ٹیریا ہی جا رہی تھی۔چلیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔وہ پریشے سے کہہ رہا تھا یعنی وہ چاہتا تھا کہ کنزل ان کے ساتھ نا آئے

پری تم جاؤ۔۔۔مجھے کوئی کام ہے

کنزل سمجھ چکی تھی اسی لیے پریشے سے کہنے لگی۔۔۔لیکن یہ دوسری بار تھا۔۔۔یہ لڑکا پریشے سے اکیلے میں بات کیوں کرنا چاہتا تھا؟اور یہ پریشے سے ایسی کیا بات کرتا تھا جو وہ کنزل کے سامنے نہیں کر سکتا تھا؟

کنزل ان دونوں کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔پریشے گھبرا رہی تھی۔۔۔کیوں؟وہ گھبرا کیوں رہی تھی؟

اس دن بھی جب وہ لڑکا اسکے ساتھ آکر بیٹھا تھا پریشے کی ایسی ہی حالت تھی۔۔۔

وہ جاننا چاہتی تھی کہ آخر اس سب کے پیچھے کیا وجہ ہو سکتی ہے؟پتہ تو وہ لگا ہی لے گی کیا لیں گی؟وہ دونوں مقابل بیٹھے تھے۔۔۔پریشے اسکی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔۔گود میں ہاتھ رکھے مسلسل انگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔۔گھبراہٹ کی وجہ سے پسینہ آنے لگا تھا

ک۔کچھ نہیں۔۔۔آپ کو کیا بات کرنی تھی۔۔۔اتنی کوشش کے بعد بھی وہ اٹک کر ہی بولی

دیکھیں اس دن جو بھی ہوا۔۔۔

میں بھول گئی۔۔۔پریشے کے بات کے درمیان میں بولنے پر وہ چپ ہوا

اچھی بات ہے۔۔۔وہ مسکرایا

انسان کو بلاوجہ کی باتوں کو خود پر حاوی نہیں کرنا چاہیے۔۔۔بھلا دینا بہتر ہوتا ہے۔۔۔

بس یہی بات تھی۔۔میں جاؤں؟پریشے نے پوچھا تھا کیونکہ وہ اس کے ساتھ زیادہ دیر رہ کر خود پر کنٹرول نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔۔وہ لرز تو رہی تھی اور شاید سمجھتی تھی کہ کسی کو اندازہ نہیں ہوا ہو گا

لیکن زریام اور اس کے علاوہ دوسرے دیکھنے والوں کو بھی اندازہ ہو گیا تھا

آپ گھبرائیں نہیں۔۔۔اچھا لڑکا ہوں میں۔۔۔اس نے مسکرا کر کہا تھا اور پہلی بار پریشے نے سر اٹھا کر دیکھا تھا۔۔وہ اسکی مسکراہٹ قریب سے دیکھنا چاہتی تھی

دیکھنے میں۔۔۔اس نے معصومیت سے سوال کیا تو زریام کی مسکراہٹ گہری ہوئی

دیکھنے میں بھی۔۔۔اور اخلاق میں بھی۔۔۔اس نے جواب دیا مسکراہٹ ہنوز قائم تھی جو پریشے کے لیے مشکل کا سبب بن رہی تھی۔۔۔

وہ اب کافی حد تک نارمل بھی ہو رہی تھی۔۔۔وہ اب پہلے کی طرح کانپ نہیں رہی تھی۔۔۔

شاید زریام کے ساتھ بات کرنے سے اسکی جھجھک ختم ہو رہی تھی

زریام خانزادہ۔۔۔مجھے پیار سے سب زری کہتے ہیں۔۔۔وہ اپنا تعارف کروانے لگا تھا

اور غصے سے؟وہ پتہ نہیں کیوں پوچھ بیٹھی تھی

نہیں اسکی نوبت نہیں آتی۔۔۔مجھ پر کسی کو غصہ آتا ہی نہیں ہے۔۔۔

لیکن اگر مجھے آگیا تو؟

تو آپ غصے میں پیار سے بلا لینا۔۔۔اس کا انداز ایسا تھا کہ پریشے کی بولتی ایک دفعہ پھر بند ہوئی تھی۔

لیکن اب اسے لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ اسی لڑکے سے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی ہے جس کو سامنے سے دیکھنا بھی اس کے لیے مشکل گزرتا تھا

پریشے چوہدری۔۔۔مجھے پیار سے سب پری کہتے ہیں۔۔وہ بھی اپنا تعارف کروانے لگی

مگر مجھے آپ سے پیار نہیں ہے۔۔۔زریام کا انداز سادہ سا تھا لیکن پریشے کی دھڑکنیں جیسے ساکت ہوئی تھیں

ریلیکس۔۔۔مزاق کر رہا ہوں۔۔۔اس کے چہرے کی اڑتی ہوائیاں دیکھ وہ ہنستے ہوئے بولا

چلتی ہوں۔۔۔وہ کھڑی ہوئی اور تیزی سے وہاں سے جانے لگی

ارے بات تو سنو کوہِ قاف کی پری۔۔۔اسنے پیچھے سے آواز دی تھی مگر پریشے بغیر پلٹے بغیر کوئی جواب دیے چلی گئی

وہ پھر سے مسکرا اٹھا۔

★★★

زری تم آج کے بعد کسی لڑکی سے بات نہیں کرو گے۔۔۔

زویا نے سخت لہجے میں کہا تھا وہ اسے پریشے کے ساتھ بیٹھ کر مسکرا کر باتیں کرتا دیکھ چکی تھی اور اسے یہ سب کچھ اچھا نہیں لگا تھا۔۔جب بھی وہ کسی کے ساتھ مسکرا کر بات کرتا تھا زویا ایسے ہی ڈر جایا کرتی تھی

اچھا؟۔۔۔لیکن کیوں ؟۔۔۔وہ سمجھا شاید کسی سے لڑائی ہو گئی ہو گی ان کی۔۔ہفتے میں چار مرتبہ ان کی کسی سے لڑائی ہو جانا نارمل بات تھی اسی لیے وہ زیادہ حیران نہیں تھا

بس ایسے ہی۔۔۔تم کسی لڑکی سے بات نہیں کرو گے۔۔۔زویا نے غصے سے کہا۔۔۔

کہاں برداشت تھا اسے زریام کا کسی سے بات کرنا لیکن ایک وہ تھا جو اس کے جزبات سے واقف ہی نا تھا

ٹھیک ہے پھر۔۔۔خدا حافظ۔۔۔تم لوگوں کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرا ہے۔۔۔اور آگے بہت یاد بھی آئے گی۔۔۔۔سولہ سال کی دوستی ہے تھوڑی مشکل تو ہو گی لیکن میں آہستہ آہستہ ایڈجسٹ کر لوں گا۔۔۔۔

زریام بیگ لے کر کھڑا ہوا۔۔اس کے انداز سے بالکل بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ مزاق کر رہا ہے۔۔۔۔

زویا تو ہکا بکا سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اس معمولی سی بات کی وجہ سے وہ اپنی سولہ سال کی دوستی اک پل میں توڑ رہا تھا

اؤئے۔۔۔۔واپس بیٹھ۔۔۔۔۔کیا بکواس کر رہا ہے؟

عشاء نے تیوری چڑھائی

بکواس کیا ہے اس میں؟زویا نے تو کہا ہے کہ اب میں کسی لڑکی سے بھی بات نا کروں۔۔۔۔

میری نظر میں تو تم دونوں بھی لڑکیاں ہی ہو۔۔۔۔

آآآ۔۔۔۔سہی بول رہا ہوں نا۔۔۔۔۔

زریام نے انکا چہرہ بغور دیکھا جواب غصے سے سرخ پڑ رہا تھا ایسے جیسے وہ ابھی زریام کا قتل کر دیں

تھوڑی دیر بعد عشاء مسکرائی۔اب اسے نئی شرارت سوجھی تھی

اس نے زریام کو بازو سے پکڑ کر کھینچ کر واپس کرسی پر بیٹھایا۔

ارررررے ہم تو تمہاری بہنیں ہیں نا۔۔۔۔عشاء نے زویا کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا ساتھ ہی اسے آنکھ ماری

بدلے میں زویا نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

ہاں یار لاجک تو ہے۔۔۔زریام نے داد دینے والے انداز میں کہا

پھر عشاء ہنستے ہوئے اچانک ہی کچھ یاد آنے پر اداس ہو گئی

یار وہ مزاق نہیں تھا۔۔۔اس نے اداسی سے کہا

کیا؟ان دونوں کے ماتھے پر بل پڑے

یار ذوہان بھائی واقع مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں اور گھر والے مان بھی گئے۔۔۔وہ مسکینوں کی سی صورت بناتے گویا ہوئی

یہ ذوہان بھائی نے تم میں کیا دیکھ لیا؟ مانا کہ محبت اندھی ہوتی ہے۔۔۔اب ذوہان بھائی تو اندھے نہیں ہیں۔۔۔زریام نے لاپرواہی سے کہتے کرسی سے ٹیک لگائی

تجھے تو میں۔۔۔وہ غصے سے کہتی اسکی طرف بڑھنے ہی لگی تھی جب زویا جو اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھی اسکا ہاتھ پکڑ لیا

خونی لڑکی۔۔۔زریام نے اسکی طرف ناگواری سے دیکھا

یار مجھے اس سے شادی نہیں کرنی۔۔۔وہ پھر سے اپنا دکھ سنانے لگی

کیوں؟ اتنے اچھے تو ہیں۔۔۔خوش قسمت ہوگی وہ لڑکی جو ان کی بیوی بنے گی۔۔۔زریام نے اپنے خیالات ظاہر کیے تھے

مجھے خوش قسمت نہیں بننا اور تمہیں اتنے ہی اچھے لگتے ہیں تو تم کر لو ان سے شادی۔۔۔عشاء بگڑ کر بولی

آآآآآ۔۔۔جینڈر کا مسئلہ آرہا ہے ورنہ کر لیتا۔۔۔

زری جینڈر کی وجہ سے پریشان نا ہو۔۔۔اگر تم لڑکی بھی ہوتے نا تب بھی ذوہان بھائی نے تم سے شادی نہیں کرنی تھی۔۔۔دیکھنا تو وہ تمہیں پسند نہیں کرتے اور شادی۔۔۔

زویا کیسے پیچھے رہ سکتی تھی

بس۔۔۔میری بات ہو رہی ہے۔۔۔تم لوگ پہلے شروع ہو جاؤ۔۔۔عشاء نے طیش سے کہا تو وہ دونوں چپ ہو گئے

ہاں تم بولو۔۔۔وہ دونوں اسکی طرف متوجہ ہوئے

یار کچھ ایسا ہو جائے کہ ذوہان بھائی خود ہی مجھ سے شادی سے انکار کر دیں۔۔۔ وہ پر سوچ انداز میں کہنے لگی

پھر اچانک ہی دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔ عشاء نے چمکتی نظروں سے زریام کو دیکھا

زری۔۔۔۔

بالکل بھی نہیں۔۔۔ پاگل ہو؟ تم نے سوچ بھی کیسے لیا؟ آج کے بعد کبھی بھول کر بھی ایسا مت سوچنا۔۔۔ زریام اس کی آنکھوں کو دیکھتے جیسے سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا کہنے والی ہے

اس کا لہجہ اتنا سرد تھا کہ وہ دونوں گھبرا گئی تھیں۔۔۔ زریام نے آج تک کبھی بھی اتنے غصے سے بات نا کی تھی۔۔۔

صرف ایکٹنگ ہی تو کرنی ہے۔۔۔ عشاء منمنائی

صرف ایکٹنگ۔۔۔ زریام نے بے یقینی سے کہا تھا

تمہیں پتہ ہے کچھ چیزوں کو ہم اپنی زندگی میں بہت معمولی سمجھ لیتے ہیں لیکن بعض دفعہ وہ معلولی چیزیں بھی ہماری زندگی کو بدل کر رکھ دیتی ہیں۔۔۔

جانتی ہوں نا بابا مما سے محبت کرتے تھے اور مما کسی اور سے۔ لیکن جب بابا کو پتہ چلا تو انہوں نے مما کو چھوڑنے دینے کے بجائے انہیں حاصل کرنے کی اور شدت سے چاہ کی۔ پھر وہ انکی محبت نہیں رہی۔ پھر وہ انکی ضد بن گئی

محبت جب ضد بن جائے نا تو شاید پھر محبت ختم ہو جاتی ہے وہ ضد ہی زندہ رہتی ہے

مرد کی محبت اگر ضد بن جائے تب بھی مرد اپنی محبت کو حاصل تو کر لیتا ہے مگر اسے کھویا ہوا مقام بہت ظرف والا انسان ہی دے سکتا ہے

بابا نے بھی اپنی محبت حاصل تو کر لی لیکن اسے وہ مان اور وقار نہیں دے پائے جو انکو دینا چاہیے تھا

اور پھر اسکی سزا انکے بچے کے حصے میں بھی آئی۔ وہ ہر چھوٹی بات پر لڑتے تھے، شک کرتے تھے جو کہ مجھے بہت ڈسٹرب کرتا تھا۔ آہستہ آہستہ پھر میں ان نے دور رہنے لگا۔ اور پھر میں مکمل طور پر ان سے دور ہو گیا۔ اس سب میں جتنا نقصان ان دونوں کو ہوا ہے اتنا ہی مجھے ہوا ہے۔ تمہیں پتہ ہے ایک بچے کا سب سے تکلیف دہ لمحہ اپنے ماں باپ کے درمیان اختلاف دیکھنا ہے پھر وہ چاہے جیسے بھی رہے ہو لیکن انہوں نے نا مما کو چھوڑا اور نا ہی انہیں اپنی زندگی میں وہ مرتبہ دیا جو اپنی محبت کو دیا جاتا ہے

اگر تم چاہتی ہو کہ ایسا ہی کچھ تمہارے ساتھ نا ہو تو کبھی بھی ایسی بے وقوفی نا کرنا

زریام کی بات پر عشاء خاموش ہو گئی

عشاء کے صرف مزاق میں کہنے سے وہ اتنا غصہ کر سکتا ہے تو جب اسے میری محبت کے بارے میں پتہ چلے گا تو وہ کیا کرے گا؟ زویا سوچ کر رہ گئی

کیا وہ کبھی اپنی محبت کا اعتراف کر پائے گی؟ نہیں۔۔۔ شاید کبھی نہیں۔۔

یہ محبت بھی نا کیا عجب چیز ہے۔

حاصل کرنے کی چاہ بھی ہے،

کھو دینے کا ڈر بھی ہے،

مگر زبان پر اظہار نہیں ہے،

دل دن رات روتا ہے محبوب کے لیے،

لیکن صرف روتا ہے، بولتا نہیں ہے،

اور پھر محبت میں تو صرف آنسو بولتے ہیں،

انسان سے کہاں کچھ بولا جاتا ہے،

★★★

کیسی ہیں آپ ؟وہ لان کی طرف بڑھ رہے تھے جب ارحم نے سوال کیا۔آسمان پر اندھیری رات کا بسیرا تھا بالکل ویسے ہی اندھیری جیسے ارحم اور ماہم کی تھی۔رات کے بعد تو پھر بھی روشنی کی آمد ہوتی ہے مگر انکی زندگی میں روشنی کی آمد کی کوئی امید نظر نہیں آرہی تھی

تمہارے سامنے ہوں۔۔۔ماہم نے لاپرواہی سے جواب دیا تھا

آپ مجھ سے اتنی بے زار کیوں رہتی ہیں ؟یقین کریں میں۔۔۔

کتنی محبت کرتے ہو مجھ سے ؟ماہم نے اسکی بات کاٹتے اسکی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

چہرہ جزبات سے عاری تھا

پتہ نہیں۔۔۔ارحم نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔۔یہ تو وہ واقعی نہیں جانتا تھا کہ وہ ماہم سے کتنی محبت کرتا ہے

کچھ بھی کر سکتے ہو میرے لیے ؟ماہم نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے

شاید۔۔۔ارحم سمجھ گیا تھا کہ اس کچھ بھی میں وہ کیا کچھ شامل کر رہی ہے اسی لیے شاید کا لفظ استعمال کیا تھا

چھوڑ سکتے ہو مجھے ؟اس نے بغیر کسی تاثر کے سوال کیا تھا اور ارحم کی سوچ بالکل درست نکلی۔۔۔

اس نے وہی پوچھا جس کا اس کو گمان تھا

آپ کیا چاہتی ہیں ؟وہ ایک قدم آگے بڑھ کر سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔

کم از کم تمہیں تو نہیں چاہتی۔۔۔انداز ایسا تھا کہ ارحم کا دل جیسے کسی نے مٹھی لیا تھا

وہ سر جھکا کر زخمی سا مسکرایا تھا

وہ ابھی بھی ویسے ہی کھڑی اسکی طرف دیکھ رہی تھی جو سر جھکائے کھڑا تھا۔تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہ پھر بولی

تم میرے ساتھ خوش نہیں رہ سکو گے۔۔۔آنسوؤں کا پھندا ماہم کے گلے میں اٹکا تھا

آپ سے کس نے کہا کہ میں خوش رہنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔ارحم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا انداز ایسا تھا کہ ماہم کی آنکھیں بے اختیار بھیگنے لگی تھیں

یعنی تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو؟وہ تلخی سے مسکرائی

محبت میں بس ساتھ چاہیے ہوتا ہے؟

نہیں۔۔۔محبت میں جیا جاتا ہے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ انسان آپ کے ساتھ ہے یا نہیں ہے جس کے لیے آپ جی رہے ہو۔۔۔آپ تو اپنی محبت کو جی رہے ہو پھر چاہے وہ تکلیف دے یا سکون دے جینا تو پڑے گا۔۔کیونکہ اس سے رہائی تو نا ممکن ہے

پتہ ہے آپکا ساتھ میرے نصیب میں تھا۔۔تب ہی تو آپ میرے نکاح میں ہیں۔۔اگر اللہ کو یہ منظور نا ہوتا تو آپ اس وقت میرے ساتھ نا ہوتیں

اور آپ یہ نہیں کہہ سکتی کہ آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہے تو آپ میرے ساتھ کیسے رہیں گیں۔۔۔جن لوگوں کی ارینج میرجز ہوتی ہیں وہ لوگ بھی ساری زندگی ایک دوسرے کے ساتھ گزارا کر لیتے ہیں۔۔

اور کبھی کبھی لو میرجز بھی کامیاب نہیں ہو پاتی۔۔۔تھوڑی سی غلطی فہمی ساری بنیاد ہلا کر رکھ دیتی ہے

میں نہیں جانتا کہ مجھے آپ سے کتنی محبت ہے لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ آپ کی خوشی کے لیے میں آپ کو چھوڑ بھی سکتا ہے لیکن اگر مجھ سے بہتر آپ کے لیے کوئی ہو۔۔۔جو ہر حال میں آپ کے ساتھ رہے۔۔۔آپ کی حفاظت کرے۔۔۔آپ کی محبت کی چاہت نا کرے بلکہ صرف آپ کی چاہت کرے

ایک آنسو ٹوٹ کر ماہم کی آنکھوں سے گر کر بے مول ہوا تھا۔۔ کیا وہ اتنی اچھی تھی کہ اسے ارحم جیسا ہمسفر ملتا۔۔ نہیں وہ ارحم کو ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔

کیا قسمت تھی نا اسکی بھی جو ملا تھا وہ لاکھوں میں ایک تھا لیکن دل اب بھی اس کے لیے رو رہا تھا جو لاکھوں میں اسے رسوا کرنے پر تلا تھا۔۔ یہ محبت بھی نا۔۔ وہ تکان سے مسکرائی۔۔ دل بھر آیا تھا۔۔ اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے لیکن اسکی بے بسی تو دیکھو وہ تو سہی سے سوگ بھی نہیں منا پا رہی تھی

اندر سب ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔ وہ آنکھوں میں آئے آنسو پیچھے دھکیلتی اس سے کہہ کر اندر چلی گئی۔۔۔ وہ اسکی پشت کو دیکھتا رہ گیا

آپ کی زندگی میں کوئی پریشانی ہے تو آپ مجھے بتائیں۔۔ آپ یوں اداس کیوں رہتی ہیں آپ مجھ سے کہیں نا میں آپ کو سننا چاہتا ہوں

وہ اس کے بالکل سامنے بیٹھی فائل دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ ایک ساتھ کام کرتے تھے لیکن کبھی بھی ایک دوسرے سے کام کے علاوہ کوئی اور بات نا کی تھی۔۔ آج وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کب تک وہ ایسے زندگی گزاریں گے؟

کیا وہ کبھی آگے نہیں بڑھ پائیں گے؟ کیا ان کی ساری زندگی بس ایک دوسرے کو نظر انداز کرتے گزر جائے گی؟

اسے یہ بات بہت پریشان کرتی تھی کہ آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے سحر کے نیند میں ڈر جانے کی، اسے دھمکی آمیز کالز موصول ہونے کی، وہ اتنا اداس کیوں رہتی ہے؟ کبھی وہ اتنا روتی ہے کہ ایسے لگتا ہے اس کی آنکھیں بس یہی کام سرانجام دینے کے لیے بنی ہیں۔۔۔ تو کبھی وہ اتنی بہادر بن جاتی

ہے جیسے دنیا کی اچھی طرح پہچان ہو اسے، اچھی طرح جانتی ہو کہ وہ کیا ہے، دنیا کیا ہے، دنیا کے لوگ کیا ہیں، اور اسے دنیا میں کیسے جینا ہے

شاید اس کا کوئی دردناک ماضی ہے۔۔ مگر کیا ہے؟ وہ جاننا چاہتا تھا

زین گروپ آف انڈسٹریز کی طرف سے دوبارہ کانٹریکٹ کرنے کی آفر آئی ہے۔۔ وہ بغیر کسی تاثر کے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولی۔۔ سحر نے ضامن کے سوال کا جواب نہیں دیا تھا اور نا ہی فائل سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا

آپ میری طرف دیکھیں۔۔۔ چھوڑیں یہ کام۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر سحر کے ہاتھ سے فائل لی تھی اور بند کر کے ٹیبل پر رکھی تھی

مجھے بتائیں آپ کو کیا چیز بے چین رکھتی ہے۔

آپ کیا کر لیں گے جان کر؟ اس نے نظر اٹھا کر ضامن کو دیکھا تھا اور ضامن کے لیے جیسے اسکی آنکھوں میں دیکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ کیوں یہ درد تھا ان خوبصورت آنکھوں میں؟ یہ نفرت کس کے لیے تھے؟ یہ اس کے لیے تھی؟ مگر کیوں؟ کیا یہ نفرت ساری زندگی ختم نہیں ہو گی؟ وہ جانتی تھی کہ اس نے کچھ غلط نہیں کیا تھا مگر پھر بھی یہ نفرت تھی۔۔ کیوں؟

"بعض دفعہ زندگی ختم ہو جاتی ہے مگر انسانوں کی نفرتیں نہیں کیونکہ انسانوں کی فطرت ہے وہ محبت سے زیادہ نفرت کو زیادہ اچھے سے نبھاتے ہیں"

"انسان زندگی سے ہار جاتا ہے مگر انسانوں کی نفرتوں کو نہیں ہرا سکتا"

میں آپ کی پریشانیاں۔۔ آپ کے دکھ سمیٹنا چاہتا ہوں۔۔ میں آپ کی زندگی کو آسان بنانا چاہتا ہوں۔۔۔

انسانوں کے بس میں نہیں ہوتا کسی کی زندگی کو آسان بنانا۔ یہ سب اختیار اللہ کے پاس ہوتے ہیں۔۔ وہ بالکل سنجیدہ تھی۔۔ لہجہ پتھر تھا

یہ سب میں خود نہیں کر رہا یہ اللہ ہی مجھ سے کروا رہا ہے۔۔۔انسان خود کچھ نہیں کر سکتا اللہ ہی اس سے سب کرواتا ہے۔۔۔اسے کرنے کی ہمت دیتا ہے۔۔۔اور مجھے میرے اللہ پر پورا یقین ہے کہ وہ مجھے اتنی ہمت دے گا کہ میں آپ کی زندگی میں خوشیاں بھر دوں۔۔

وہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔اسکی مسکراہٹ کھوکھلی تھی۔ضامن کو لگا وہ اس لڑکی کو کبھی نہیں سمجھ پائے گا۔کبھی نہیں۔۔۔

جب انسان کسی کی زندگی کو مشکل بنا سکتے ہیں تو آسان کیوں نہیں؟اور اب یہ نہیں کہیے گا کہ کوئی کسی کی زندگی مشکل نہیں بنا سکتا۔۔۔

کچھ لوگ بس اپنے نفس کی تسکین کی خاطر دوسروں کی زندگیاں اجاڑ کر رکھ دیتے ہیں اور افسوس کہ انہیں اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا

بالکل ویسے ہی جیسے تم لوگوں نے میری اجاڑی اور احساس تک نہیں ہوا۔۔۔وہ غم وغصّے کے ساتھ سوچ کر رہ گئی

میں زندگی کی تلخیوں کو مسکرا کر جھیلنے کی عادی ہوں۔۔میں لوگوں کی جھوٹی ہمدردیوں کی خواہش مند نہیں ہوں

میری زندگی جیسی چل رہی ہے اسے چلنے دیں۔۔۔میں آسانیاں نہیں چاہتی۔۔۔بغیر کسی تاثر سے کہتی وہ کرسی سے کھڑی ہوئی اور آفس سے باہر نکل گئی

وہ اسی طرح ساکت نظروں سے دروازے کو تکتا رہ گیا۔۔اسے نہیں لگتا تھا کہ کبھی اسے اسکی محبت مل پائے گی۔۔اس کی امید دن بہ دن ٹوٹ رہی تھی۔۔بہت مشکل ہوتا ہے اپنی محبت کو حاصل کرنا اور اس نے تو اپنی محبت کو حاصل کر کے کھو دیا تھا۔۔

"احساس تڑپ جلن یہ سب بہت عجیب ہیں مجھ میں"

"میں تو بہت دور ہوں تجھ سے تو بہت قریب ہے مجھ میں"

وہ بیڈ پر لیٹی دونوں ہاتھ گال کے نیچے رکھے گہری نیند کے مزے لے رہی تھی

موبائل بجنے کی آواز نے اس کی نیند میں خلل پیدا کیا اس نے منہ کے زاویے بگاڑتے کروٹ بدلی

فون کی گھنٹی ابھی بھی بج رہی تھی۔۔۔اس نے بدمزہ ہو کر سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مارا اور آخر کار موبائل مل ہی گیا۔۔اس نے بغیر آنکھیں کھولے کال ریسیو کی اور موبائل کان سے لگایا

ہیلو۔۔۔کون ؟اسکی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔ہیپی برتھ ڈے ڈیئر عشاء۔۔۔دوسری طرف سے زریام اور زویا کی پر جوش سی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تھی

عشاء نے ناگواری سے موبائل کو دیکھا اور پھر وال کلاک کو بارہ بج کے ایک منٹ تھا

یار یہ کونسا طریقہ ہے مزاق کرنے کا؟ مطلب اب رات کے بارہ بجے۔۔۔یہ کیا نیا طریقہ نکالا ہے لوگوں کو پریشان کرنے کا۔۔۔اس کی آواز میں ابھی بھی نیند کی خماری شامل تھی

زریام نے پہلے موبائل کو گھورا اور پھر ساتھ بیٹھی زویا کو۔۔۔زویا نے آئیبرو اٹھایا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کہ اسکی کیا غلطی ہے

یار آج تمہاری سالگرہ ہے۔۔۔ہم اتنی دیر سے گھڑی کی بدلتی سوئیاں دیکھ رہے تھے تاکہ تمہیں وش کر سکیں اور تم ہو کے یاد ہی نہیں ہے اپنی سالگرہ کا

زریام کی بات سنتے ہی اس نے کمفرٹر کھینچ کر خود سے اتارا اور اٹھ بیٹھی

آج میری سالگرہ ہے؟اسے جیسے یقین ہی نا آرہا تھا

ہاں فائنلی اب تم اٹھارہ کی نہیں رہی ورنہ ہمیں پتہ نہیں کتنی دیر اور تمہارا یہ ڈائیلاگ سننا پڑتا "

میں ابھی اٹھارہ کی ہوں "

زریام کا انداز ایسا تھا کہ وہ تینوں ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہونے لگے تھے

اچھا باہر آؤ۔۔زویا کی آواز آئی

باہر کیوں؟

باہر لان میں آؤ اور کال پر ہی رہنا میں اور زریام بالکنی میں بیٹھے ہیں

عشاء مسکراتے ہوئے بیڈ سے نیچے اتری سلیپرز پاؤں میں پہنے اور بغیر ڈوپٹہ لیتے باہر نکل گئی

لان میں پہنچ کر اس نے اوپر زریام کے کمرے کی بالکنی کی طرف دیکھا جہاں وہ دونوں کھڑے تھے

اوئے۔۔کہیں باہر چلیں۔۔۔عشاء نے آنکھوں میں چمک لیے شرارتی انداز میں کہا

بالکل بھی نہیں۔۔آج تمہاری زندگی کے نئے سال کا نیا دن ہے۔۔سال کی شروعات تو ایسی حرکتوں سے نا کرو؟زریام نے سخت لہجے میں ٹوکا تھا

گھر پر ہی کوئی پارٹی پلان کرتے ہیں۔۔۔زویا کے مشورے پر زریام نے اثبات میں سر ہلایا لیکن اس کے لیے بھی۔۔۔

اس وقت کیا کر رہی ہو یہاں؟ وہ قدرے گھبرا کر پیچھے مڑی تھی

م۔م۔میں۔ک۔ک۔کچھ نہیں۔۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اتنا ڈر کیوں رہی ہے؟ اسکی زبان لڑکھڑا کیوں رہی ہے

ذوہان تھوڑا آگے ہوا تھا۔۔زریام اور زویا کی طرف اسکا دھیان نہیں گیا تھا

کس سے بات کر رہی ہو؟اس نے بھنویں سکیڑتے کہا

وہ اب تھوڑا نارمل ہو چکی تھی

زریام او۔۔وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب ذوہان نے اسکی بات کاٹی

رات کے اس وقت تم یہاں آکر زریام سے بات کر رہی ہو؟

لہجہ ایسا تھا کہ عشاء ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئی تھی۔کال نہیں کٹی تھی جس کی وجہ سے زریام اور زویا ان کی باتیں سن رہے تھے

میں تو۔۔۔

سوچ لو۔۔۔عشاء نے ناسمجھی سے اسکی طرف دیکھا

سوچ لو کوئی بہانا۔۔میں کھڑا ہوں یہاں۔۔۔مجھے زیادہ جلدی نہیں ہے تم آرام سے سوچ لو۔۔۔ذوہان کے انداز پر بے اختیار عشاء کی آنکھوں میں نمی جمع ہوئی تھی

★★★

مجھے زری سے بات کرنے کے لیے بہانے کی ضرورت کیوں پڑے گی؟وہ نم آنکھوں سے کہنے لگی۔۔۔آنسو باہر آنے کو بے تاب تھے

ہاں۔۔تمہیں بہانے کی ضرورت کیوں پڑے گی؟تم تو کھلم کھلا اس کے ساتھ گھوم پھر بھی لیتی ہوں۔۔۔

ذوہان بھائی۔عشاء تقریباً چلائی تھی۔وہ اسکی باتوں کا مطلب بخوبی سمجھ رہی تھی

کیوں؟غلط کہہ رہا ہوں میں؟اگر ایسا ہے تو جھٹلا کر دکھاؤ مجھے۔۔۔ذوہان کو آج پتہ نہیں کس چیز کا غصہ تھا جو وہ عشاء پر نکال رہا تھا

زریام اور زویا نے پریشانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔وہ تو آج کا دن اس کے لیے یادگار بنانا چاہ رہے تھے لیکن اس کا دن اس طریقے سے یادگار بنے گا وہ نہیں جانتے تھے

بھائی۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔وہ انکی دوستی کو غلط نام دے رہا تھا۔۔انکے دوستی جیسے رشتے کو وہ اس طریقے سے بے مول کر رہا تھا

محبت ہو گئی ہے تمہیں؟اسی لیے کہتے ہیں لڑکا لڑکی کی دوستی نہیں ہونی چاہیے۔۔

تب ہی تو تمہیں مجھ سے شادی نہیں کرنی ہے

بھائی ہماری دوستی سولہ سال سے ہے۔۔۔تب تک آپ کہاں تھے؟تب تک آپ کی یہ سوچ کہاں تھی؟وہ ہزیانی انداز میں چلائی تھی

آواز آہستہ رکھو۔۔۔مقابل بھی اسی کے انداز میں بولا تھا

کیوں رکھو میں آواز آہستہ۔۔۔آج آپ کی یہ غیرت جاگ رہی ہے اتنے سال سے آپ کی یہ غیرت کہاں تھی۔آپ کہہ رہے ہیں نا مجھے اس سے محبت ہے۔۔۔ہاں ہے مجھے محبت۔۔۔اسی لیے میں نے آپ سے شادی سے انکار کیا۔۔۔کیا کر لیں گے آپ؟وہ طیش واشتعال کے ساتھ کہہ رہی تھی

چٹاخ۔۔۔عشاء کے منہ پر اتنی شدت سے تھپڑ پڑا تھا کہ اس کا دماغ سن ہو کر رہ گیا تھا۔وہ بے ساختہ ایک قدم پیچھے ہوئی تھی

زریام نے زور سے آنکھیں میچی تھی۔۔۔زویا کے منہ سے سسکی نکلی تھی

وہ گال پر ہاتھ رکھے دائیں جانب چہرے کا رخ کیے مبہوم سی کھڑی تھی

یہ تھپڑ میں نے تمہیں اس لیے مارا ہے کیونکہ تم اس کی حقدار تھی۔۔۔تم اپنے خاندان کی عزت کا خیال نا رکھتے ہوئے ایک لڑکے سے محبت کر بیٹھی اور اسکا اظہار یوں میرے سامنے کر رہی ہو۔۔۔شرم آنی چاہیے تمہیں۔۔۔ہمارے خاندان کی لڑکیوں کو یہ بات زیب نہیں دیتی۔اس کا انداز کسی خنجر کی طرح عشاء کی روح کو زخمی کرنے کا کام کر رہا تھا

چٹاخ۔۔۔

وہ واپس پڑی اور پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔۔۔

ذوہان نے بے یقینی سے اسے دیکھا

زریام اور زویا نے بھی قدرے حیرانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔انہیں اندازہ نا تھا کہ عشاء ذوہان بھائی کو تھپڑ مار سکتی ہے

یہ تھپڑ میں نے آپ کو اس لیے مارا کیونکہ آپ اس کے حقدار تھے۔۔۔آپ اپنے خاندان کی عزت کا خیال نا رکھتے ہوئے مجھ سے محبت کر بیٹھے اور اسکا اظہار یوں سب کے سامنے کر دیا۔۔ شرم آنی چاہیے آپ کو۔۔۔ہمارے خاندان کے لڑکوں کو یہ بات زیب نہیں دیتی

بہتے آنسوؤں کے ساتھ ایک ایک لفظ چبا کر ادا کرتی وہ فوراً وہاں سے چلی گئی

ذوہان کو اصل تھپڑ تو اسکی باتیں سن کر پڑا تھا۔وہ اس کا کہا گیا ایک ایک لفظ اس کے منہ پر مار گئی تھی۔۔وہ تو جیسے ایک جگہ منجمند ہو کر رہ گیا تھا

شادی تو تمہاری مجھ سے ہی ہو گی پھر تم چاہو یا نا چاہو۔۔۔غصے سے کہتا وہ بھی داخلی دروازے کی جانب بڑھا

وہ اپنے کمرے میں آ کر زور سے دروازہ بند کرتی بیڈ پر اوندھے منہ گر کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔جتنی بڑی بات ہو جائے وہ روتی نہیں تھی۔۔کبھی کسی بات کو دماغ پر حاوی نہیں کرتی تھی۔۔۔لیکن آج وہ رو رہی تھی۔۔۔صرف اور صرف ذوہان احمد شاہ کی وجہ سے۔۔۔ جس نے اس کی سولہ سالہ دوستی کو کتنی آسانی سے یوں محبت کا نام دے دیا تھا

وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اندر اندھیرے کا بسیرا تھا۔۔۔اس نے لائٹ نہیں جلائی تھی۔۔۔ اندھیرے میں چلتا ہوا وہ وارڈروب کی طرف آیا اور وارڈروب کا مخصوص حصہ کھولا۔۔۔ہاتھ میں پکڑا شاپنگ بیگ اس نے اندر رکھا جہاں تیرہ شاپنگ بیگز پہلے ہی پڑے تھے اور اس نے وارڈروب بند کر لاک لگا دیا۔۔۔وہ اسے ہمیشہ لاک رکھتا تھا۔شاید اس کے اندر کچھ بہت قیمتی تھا

وہ بے چینی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بیڈ پر کمر کے بل سیدھا گر گیا اور آنکھیں موندھ لیں۔۔۔

آج اس نے اس لڑکی کو اسکی سالگرہ کے دن تھپڑ مارا تھا۔۔۔وہ بے چینی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔

اسے اس بات سے فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ عشاء نے بھی بدلے میں اسے تھپڑ مارا ہے اسے تو بس یہی بات ستائے جارہی تھی کہ اس نے اس لڑکی کو تھپڑ مار دیا اور وہ بھی اس کے اس خاص دن پر۔۔۔اس دن پر جس کو وہ تیرہ سال سے اس کے لیے یادگار بنانا چاہتا تھا مگر آج تک اس کی ہمت نا کر پایا تھا

اسے یہ بات سکون ہی نہیں لینے دے رہی تھی کہ وہ اس کی وجہ سے رو رہی تھی۔۔۔احساس جرم اتنا تھا کہ اس کی جان لینے پر تلا تھا

مگر اسے کہاں برداشت تھا اس کے منہ سے کسی اور کا نام سننا۔۔۔کسی اور کے لیے محبت کا اظہار سننا۔۔۔

★★★

عشاء تم نے اسائنمنٹ بنائی ہے؟زویا عشاء کو نظروں کے حصار میں رکھے بولی تھی۔۔۔عشاء اداس سی آج پہلی بار یونیورسٹی میں کتاب کھول کر بیٹھی تھی۔۔۔وہ گراؤنڈ میں نیچے گھاس پر بیٹھی تھیں۔۔۔زریام وہاں نہیں آیا تھا۔۔کل کے واقع کے بات اسکا عشاء سے سامنا کرنا محال تھا

زری نہیں آیا؟عشاء نے بغیر کتاب سے نظریں ہٹائے کہا

آیا ہے۔۔۔کہیں بیٹھ کر پڑھ رہا ہو گا۔۔۔زویا نے نظریں چرائی

تم دونوں نے سب سن لیا تھا نا؟اب اس میں میرا کیا قصور ہے؟وہ رو پڑی تھی۔۔۔زویا جلدی سے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا گئی۔۔۔

تم کیوں رو رہی ہو؟اسے روتا دیکھ زویا کو بھی اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا

یار اب ذوہان بھائی ایسا سوچتے ہیں تو اس میں میری کیا غلطی ہے؟ وہ روتے ہوئے زویا کی طرف دیکھتے بولی

نہیں۔۔۔ تم چپ کرو اسطرح روتے نہیں ہیں۔۔۔ زویا نے اسکی کمر سہلاتے پیار سے کہا

دیکھو میں نے وہ سب غصے میں کہہ دیا تھا وہ غلط بات کر رہے تھے اور مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ تم۔۔۔ تم زریام سے کہو کہ میں نے غصے میں کہا تھا۔ وہ پلیز مجھ سے ناراض نا ہو۔۔۔ عشاء زور سے اس کے گلے لگتی روتے ہوئے کہہ رہی تھی

وہ تم سے ناراض نہیں ہے۔۔۔ زویا اس سے الگ ہوئی اور اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا

ہم بھلا ایک دوسرے سے ناراض رہ سکتے ہیں؟ زویا نے اس کے آنسو صاف کیے

★★★

اگلے مہینے میں شادی رکھ لیتے ہیں۔۔۔ عشرت بیگم نے سامنے بیٹھی عافیہ بیگم سے کہا تھا

ان کی بات پر اس ارحم کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی

بس پھر آپ لوگ تیاریاں شروع کر دیں۔۔۔ اب میں اور انتظار نہیں کر سکتی اپنی بیٹی کو اپنے گھر لے جانے کے لیے۔۔۔ عافیہ بیگم نے کہہ تو عشرت بیگم سے رہیں تھیں لیکن دیکھ وہ ارحم کو ہی رہیں تھیں جو کہ سر جھکائے ایسے شرما رہا تھا جیسے دلہن وہی ہو

جی اب تو آپکی اپنی بیٹی ہے۔۔ بدلے میں عشرت بیگم بھی مسکرائی تھیں

ارحم جو انکے پاس ہی بیٹھا تھا اٹھ کر لاؤنج سے باہر نکلا۔۔۔ رات کے آٹھ بجے تھے۔۔۔ ضامن ابھی گھر نہیں آیا تھا اور ذوہان اپنے کمرے سے باہر نا نکلا تھا۔ وہ لاؤنج سے باہر نکلتا سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا تھا لیکن اس کی نظر اپنے کمرے سے باہر نکلتی ماہم پر پڑی تو وہی رک گیا

وہ بے ساختہ ہی اس کی طرف بڑھنے لگا تھا

اسلام علیکم! بس ارحم کی آواز سننے کی دیر تھی اور ماہم کے چہرے پر ناگواری چھا گئی تھی

وعلیکم السلام !اس نے جواب دیا اور اپنے راستے چلنے لگی

آپ کا کام کیسا جارہا ہے ؟اسنے پیچھے سے آواز دی تو ماہم رک گئی اور اسکی طرف دیکھا

بہت مناسب۔۔۔اس نے بغیر کسی تاثر سے جواب دیا

اصل میں میں آپ سے کہنا چاہ رہا تھا کہ آپ یہ جاب چھوڑ دیں۔۔۔

جاب چھوڑ دوں ؟ماہم کی آنکھیں حیرت سی پھیلیں۔۔۔پتہ ہے تمہیں کتنی محنت کی تھی میں نے ڈاکٹر بننے کے لیے ؟اور اب تم کہہ رہے ہو کہ میں جاب چھوڑ دوں۔وہ طیش واشتعال سے چلائی تھی

تم جیسے مرد ہی ہوتے ہیں جن کی وجہ سے عورتوں کو اپنے خواب پیروں تلے روندنے پڑتے ہیں۔۔۔تم لوگ کہاں برداشت کر سکتے ہو کہ عورت تمہارے مقابل آئے۔۔ماہم نے تو نا آؤ دیکھا نا تاؤ دیکھا شروع ہو گئی

ماہم میں آپ سے جاب چھوڑنے کا نہیں کہہ رہا۔۔۔اس کی باتوں پر وہ ضبط سے کہنے لگا

تو کیا کہہ رہے ہو ؟ماہم نے بازو سینے پر لپیٹے

میں آپ سے کہنا چاہ رہا تھا کہ آپ میرے ہاسپٹل میں کام کریں۔۔۔میرے ساتھ مل کر۔۔۔۔

نہیں کرنا۔۔۔وہ بے زاری سے کہتی آگے بڑھنے لگی

آپ کو تو کام ہی کرنا ہے نا چاہے وہ میرے ہاسپٹل میں کریں یا پھر کسی اور ہاسپٹل میں کریں۔۔۔وہ اسکے سامنے آتا اسکا راستہ روک گیا

تمہارے پاس نہیں کرنا۔۔۔وہ فوراً بولی اور پھر سے اپنے راستے چلنے لگی

آپ کو کیا لگتا ہے مرا جارہا ہوں میں آپ کے لیے۔۔۔آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا اسی لیے آپ کو اپنے ہاسپٹل میں کام کرنے کو کہہ رہا ہوں

ارحم کے الفاظ سنتے ماہم سن ہوئی تھی۔۔۔قدم منجمد ہوئے تھے۔۔وجود پتھر ہوا تھا آنکھوں میں کچھ ٹوٹا تھا اسے ارحم کے منہ سے ایسے الفاظ کی امید ہر گز نا تھی

ارحم دو قدم چل کر آگے ہوا اور اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنی طرف کھینچا تو ماہم اس کے ساتھ جا لگی۔۔

ماہم تو سانسیں روکے کھڑی تھی۔وہ نم شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھنے لگی

بالکل سہی لگتا ہے۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا آہستہ سے بولا۔ماہم جو اس کی آنکھوں میں کھو گئی تھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی

آپ لوگوں کی شادی کی تاریخ طے ہو چکی ہے لہذا تھوڑا سا صبر رکھیں اور یہ سب اپنے گھر میں جا کر لیجئے گا ہمارے گھر میں یہ سب نہیں چلے گا۔۔۔زریام کی آواز پر ماہم گھبرا کر پیچھے ہٹی تھی۔

گھبرا تو خیر ارحم بھی گیا تھا

یہ تمہاری ٹائمنگ کتنی غلط ہے نا؟ارحم نے دانت پیستے کہا

بالکل پرفیکٹ ٹائمنگ ہے میری ارحم بھائی۔۔۔آپ بتائیں میری بہن کے ساتھ کیا کر رہے تھے ؟نکاح ہی ہوا ہے ابھی شادی نہیں ہوئی۔۔۔زریام ماتھے پر بل ڈالے دبے دبے غصے میں کہتا انکے پاس آنے لگا

ابے تیری تو۔۔۔ارحم اس کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا جبکہ زریام الٹے پاؤں لیتا کسی جن کی طرح وہاں سے غائب ہوا تھا

عمر دیکھو اسکی اور حرکتیں دیکھو!ارحم کی آواز پر وہ دوبارہ سے نمودار ہوا تھا

انیس سال عمر ہے میری۔۔۔بچہ سمجھنا چھوڑ دیں مجھے۔۔۔کہتے ہی وہ واپس غائب ہو گیا تھا

وہ دونوں پہلے تو تھوڑی دیر چپ رہے اور پھر بے ساختہ ہی ہنس دیے

ماہم نے اسکی طرف دیکھا۔دونوں کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔پھر وہ لمحہ ضائع کیے بغیر وہاں سے چلی گئی اور ارحم بھی کندھے جھٹکتا سیڑھیاں چڑھتا ہوا زوہان کے کمرے کی طرف جانے لگا

اس نے دروازے پر دستک دی اور ذوہان کی طرف سے اجازت ملنے پر دروازہ کھول کر اندر آیا

ذوہان نے صوفے سے سر ٹکا کر آنکھیں موندھی ہوئی تھیں۔۔۔

بھئی مہمانوں کی کوئی عزت ہی نہیں ہے۔ مجال ہے جو نواب زادے اپنے کمرے سے باہر نکل آئیں۔۔۔ارحم کی آواز پر ذوہان نے آنکھیں کھولی اور ارحم کو دیکھتے مسکرایا۔ وہ کھڑا ہو کر خوش دلی سے اسے ملا

ذوہان کی کافی دوستی تھی ارحم سے۔۔ یہ دوستی تو ان کے خاندانوں کے درمیان تھی۔۔ ملک خاندان اور شاہ خاندان کی دوستی بہت پرانی تھی اور پھر انہوں نے ماہ روش کی برہان سے شادی کروا کے اس دوستی کو رشتے داری میں بدل دیا تھا۔ ارحم برہان کا کزن تھا اور اب وہ بھی شاہ خاندان کا داماد تھا

وہ دونوں صوفے پر بیٹھے

کیا ہوا تجھے یہ چہرہ کیوں ایسا کر رکھا ہے جیسے کوئی میلے میں گم ہوا بچہ اپنے ماں باپ کو تلاش کرنا چاہ رہا ہو مگر ناکام رہا ہو۔۔۔ ارحم کی بات پر ذوہان نے پہلے تو اسے گھورا اور پھر مسکرا دیا

کیا بات ہے؟ ارحم سنجیدگی سے پوچھنے لگا

وہی یار وہ ڈیڈلی اینجلز گینگ کیس۔۔۔ ذوہان کے چہرے پر پھر سے پریشانی چھا گئی

کیا بنا اس کیس کا؟ ایک آدمی تو پکڑ لیا تھا تم نے۔۔۔

سسپینشن لیٹر۔۔۔

کیا؟

سسپینشن لیٹر ملا ہے مجھے۔۔۔

کیا؟ مگر کیوں؟ ارحم متحیر سا آگے ہو کر بیٹھا

یار ارحم مجھے نہیں پتہ۔۔۔ مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ مجھے اس گینگ کو کسی بھی حال میں ایکسپوز کرنا ہے۔

لیکن بغیر فورس کے تم اکیلے نہیں کر سکو گے یہ۔۔

میں کرلوں گا۔۔۔ میں ضرور کرلوں گا۔ وہ یقین سے کہنے لگا

تو بتا کیا چل رہا ہے آج کل؟ ذوہان نے بات بدلی

★★★

کنزل اسکے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو تیز خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی وہ ٹھٹھکی تھی۔۔ یہ اس کے لیے کافی حیرت کا سبب بنا تھا۔۔۔ اس نے دیکھا پریشے آئینے کے سامنے آنکھیں بند کیے کھڑی مسلسل خود پر پرفیوم چھڑک رہی ہے

پری۔۔۔ کنزل کی آواز پر پریشے جو کسی اور دنیا میں پہنچ چکی بری طرح گھبرا کر رہ گئی۔۔۔ پرفیوم کی شیشی اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر جا گری اور پرفیوم کی شیشی ٹوٹنے کی وجہ سے کمرے میں مزید خوشبو پھیل گئی

پریشے پروفیوم نہیں لگاتی تھی۔۔۔ اور یہ پرفیوم تو۔۔۔ اسکی خوشبو جانی پہچانی تھی

پری یہ خوشبو؟ وہ تنقیدی نظروں سے اسے دیکھتے اس کے پاس آنے لگی

وہ۔۔۔ یہ۔۔۔ پریشے قدرے گھبرا گئی تھی

یہ خوشبو تو وہ۔۔۔

تم جس کام کے لیے آئی تھی وہ کرتے ہیں۔۔ پریشے نے جلدی سے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہنے لگی اور سٹڈی ٹیبل کی طرف بڑھی

اؤئے یہ تو۔۔۔ کنزل نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اسکا رخ اپنی طرف کیا

مجھے بتاؤ چکر کیا ہے؟ وہ تمہارے پاس ایسی کیا بات کرنے آتا ہے جو وہ میرے سامنے نہیں کر سکتا؟ اور تم اس کے پاس کنفیوز سی کیوں بیٹھی ہوتی ہو؟ وہ بغیر کسی تمہید کے ساری بات پوچھ گئی

پریشے نے برہمی سے اسکی طرف دیکھا

مجھے غلط مت سمجھو پریشے۔۔۔ کنزل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

میں جاننا چاہتی ہوں اس بارے میں۔۔۔ میں تمہاری دوست ہوں۔۔۔ تم نے کبھی پرفیوم نہیں لگایا اور آج یہ پرفیوم۔۔۔

پریشے اس کا ہاتھ ہٹاتی بیڈ پر جا کر بیٹھی۔۔ کنزل گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے اس کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھ گئی

مجھے بتاؤ تمہیں پسند ہے وہ؟ پریشے نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

محبت کرتی ہوں اس سے؟ کنزل کے سوال پر پریشے کی دھڑکنیں پھر سے بے اختیار ہوئی تھیں

پریشے سر جھکا کر لب کاٹنے لگی

تو اس میں چھپانے کی کیا بات ہے پاگل۔ کنزل نے اسکا چہرہ اپنی طرف موڑا

پریشے بے چین سی کھڑی ہوئی۔۔۔ میں اس کے ساتھ ایک منٹ بغیر کانپے تو رہ نہیں سکتی۔۔۔ اس کو اپنے جزبات کیسے بتاؤں گی؟

کنزل کھڑی ہو کر اس کے پاس آئی۔۔۔ لیکن بتانا تو پڑے گا۔۔۔

لیکن کیسے؟ پریشے نے اس کی طرف پریشانی سے دیکھا

وہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔ اس نے پیار سے پریشے کے گرد بازو حائل کیے

چلو بس یہ سب تو چلتا رہے گا پہلے آؤ اسائمنٹ بنانی ہے کل لاسٹ ڈیٹ ہے۔ اسائمنٹ سبمٹ نا کروائی تو پروفیسر احمر کے غصے کو تو تم جانتی ہی ہو

کنزل کی بات پر پریشے نے اثبات میں سر ہلایا

کنزل آج پریشے کے پاس اسائنمنٹ بنانے کی وجہ سے آئی تھی اور رات اسکے پاس ہی رکنے کا ارادہ رکھتی تھی

پری۔۔۔عارب سے سامنا نہیں ہوتا میرا۔۔۔کہاں ہوتا ہے وہ۔۔۔پری اسائنمنٹ شیٹ پر جھکی ہوئی تھی جب کنزل کی بات پر اس کی طرف دیکھنے لگی

عارب بھائی کہو۔۔۔تمہیں پتہ ہے نا انکو غصہ آتا ہے۔

پریشے نے مسکراہٹ دباتے کہا

یہ خواہش اس کی کبھی پوری نہیں ہو گی۔۔۔سمجھا دینا اپنے عارب بھائی کو کہ کنزل کے منہ سے اپنے لیے کبھی بھائی نہیں سن سکے گا۔۔۔کنزل کے کہنے کی دیر تھی کہ ان دنوں کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا

پریشے کرسی سے کھڑی ہوئی اور لیپ ٹاپ اور اسائنمنٹ شیٹ اٹھا کر بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے وہ لیپ ٹاپ گود میں رکھ کر کھولنے لگی

کنزل سٹڈی ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ کر اسائنمنٹ بنانے میں مصروف تھی

پریشے اسائنمنٹ چھوڑ کر انسٹا گرام اوپن کر کے سرچ کرنے لگی "زریام خانزادہ" وہ مسلسل لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا رہی تھی

"محبت تو ہو گئی ہے مگر اقرار نہیں ہوتا"

"میں اس کے سامنے کہتی ہوں کہ نہیں ہے تم سے محبت"

"مگر میری یہ بے بسی کہ سہی سے انکار نہیں ہوتا"

"اس کو ایک نظر دیکھنے کے لیے رات دن چین رہتی ہوں"

"مگر جب وہ سامنا ہوتا ہے تو دھڑکنوں پر اختیار نہیں ہوتا"

"میں ہر دعا میں بس اس کا ہی ساتھ مانگتی ہوں"

"اتنا سب ہونے کے بعد بھی دل اظہار پر تیار نہیں ہوتا"

پریشے نے منہ پر ہاتھ رکھ کے جمائی روکی کتنی دیر ہو گئی وہ مسلسل اس کی آئی ڈی ڈھونڈ رہی تھی مگر آئی۔ڈی مل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔وہ اب کافی زیادہ تھک چکی تھی۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ یہ کیوں کر رہی ہے لیکن اس کا دل کرتا تھا وہ ہر وقت اس لڑکے کو دیکھتی رہے۔۔اس سے باتیں کرے۔۔اس کے بارے میں سب کچھ جانے۔۔

پری۔۔۔ابھی نہیں بنائی اسائمنٹ ؟ کنزل اسائمنٹ بنا کر کرسی سے کھڑی اور بیڈ کی طرف آنے لگی

م۔میں نے ؟ بنالی ہے۔پریشے نے کہا تو کنزل لائٹ آف کر کے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آ کر لیٹ گئی

پریشے ابھی بھی لیپ ٹاپ کھولے اپنا کام کر رہی تھی اور وہ لیپ ٹاپ گود میں رکھے کب نیند کی وادیوں میں ڈوب گئی اسے پتہ ہی نا چلا

پری۔۔۔پری۔۔۔اٹھو۔۔وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھی۔اسے لگا وہ ابھی تو سوئی تھی اور ابھی اسے اٹھا بھی دیا گیا ہے

کیا ہوا؟ سامنے کنزل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بال سنوار رہی تھی

لیٹ ہو رہا ہے ہمیں۔۔۔جلدی کرو

پریشے نے گود میں رکھے لیپ ٹاپ کو دیکھا اور اسے اٹھا کر سائیڈ پر رکھا

بیڈ سے نیچے اترتے اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑی اسائمنٹ شیٹ پر پڑی جو کہ خالی تھیں۔۔۔

پریشے کے چہرے پر پریشانی نے گھر کیا اب وہ اسائمنٹ بنا بھی نہیں سکتی تھی اور اگر نا بناتی تو؟

وہ۔دل میں اداسی لیتی کھڑی ہوئی اور تیار ہونے چلی گئی

★★★

زری میں۔۔۔

عشاء میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔ تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تم سے ناراض ہو سکتا ہوں؟

زریام نے پیار سے اس کے گرد بازو پھیلایا تو وہ رو دی

ارے نہیں۔۔۔ رونا والی لڑکیاں مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہیں۔۔ مجھے سٹرانگ لڑکیاں پسند ہیں۔۔ زریام کی بات پریشے کی سماعتوں سے بھی ٹکرائی تھی۔۔ وہ تینوں اس وقت گراؤنڈ میں کھڑے تھے اور پریشے انکے پاس سے گزری تھی

تمہاری برتھ ڈے کا گفٹ؟ زویا نے اسے یاد دلایا

عشاء زریام سے الگ ہوئی اور ان دونوں کی طرف خفگی سے دیکھنے لگی

لائے ہیں۔۔۔ ویسے تو برتھ ڈے ایکسپائر ہو گئی ہے لیکن ہمیں پتہ ہے گفٹ تو دینا ہی پڑے گا۔۔۔ زریام نے شرارت سے کہا تو عشاء مسکرائی

زویا نے عشاء کو کوئی لفافہ پکڑایا تھا

ارے زوئی کہیں کوئی پراپرٹی تو نہیں گفٹ کر دی۔۔۔ عشاء مسکراتے ہوئے لفافہ کھولنے لگی

ٹینشن نا لو عشاء وہ اس کے پاس خود نہیں ہے تمہیں کہاں سے دے گی۔۔۔ زریام نے کہا تو زویا نے برہمی سے اسے دیکھا

یہ کیا ہے؟ عشاء اتنے زور سے چلائی تھی کہ ان دونوں نے بے ساختہ اپنے کان پر ہاتھ رکھا تھا

آج اسائمنٹ سبمٹ کروانی ہے نا تو میں نے سوچا تمہیں اسائمنٹ ہی گفٹ کر دوں۔۔۔ تم نے تو بنائی نہیں ہو گی۔۔۔

زویا کی بات پر زریام منہ پر ہاتھ رکھ کے اپنی مسکراہٹ دبانے لگا

زوئی۔۔۔وہ غصے سے آگے بڑھی تو زویا بدک کر دور ہٹی اور زریام کے پیچھے چھپ کر اسے ڈھال بنالیا

باہر نکلو۔۔۔زریام ہٹو یہاں سے۔۔۔وہ غصے سے پھنکاری

اچھا اچھا بعد میں کر لینا جو کرنا ہو گا ابھی زریام کا لایا گیا گفٹ تو دیکھیں۔۔۔زویا زریام کو دونوں بازوؤں سے پکڑے اس کے پیچھے چھپی ہوئی نرمی سے بولی تھی

زریام نے زویا کو باہر آنے کو کہا تو وہ سامنے آئی

زریام نے ایک چھوٹا سا باکس عشاء کو پکڑایا تھا

ڈائمنڈ کی رنگ تو نہیں ہے؟زویا نے مشکوک انداز میں پوچھا

ڈائمنڈ دینے کی اوقات ہے اسکی۔۔۔کسی بینک میں ڈاکہ ڈال لے تو الگ بات ہے۔۔عشاء پیکنگ کھولتے ہوئے تمسخرانہ انداز میں کہنے لگی

ڈائمنڈ دینے کی اوقات تو ہے میری لیکن ڈائمنڈ لینے والی شکلیں بھی تو ہونی چاہیے۔۔۔زریام نے بھی اسی کے انداز میں کہا

کہہ لو۔۔۔کہہ لو جو کہنا ہے۔۔مجھے کونسا فیل ہو جانا ہے۔۔۔اور عشاء کے انداز پر وہ پھر سے ہنس دیے

باکس کھولتے عشاء کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی

اس نے خونخوار نظروں سے زریام کو دیکھا

اب کی بار زویا اپنی مسکراہٹ پر ضبط کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

کیا ہے یہ؟عشاء نے باکس سے usb نکال کر اس کے سامنے کی

تمہارا گفٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔۔اس کا غصے سے لال پیلا ہوتا چہرہ دیکھ کر زریام جلدی سے بولا

نیچے ان تینوں کے بیگز پڑے تھے اور ساتھ ہی ایک لیپ ٹاپ بھی۔۔۔زریام نے عشاء کے ہاتھ سے usb لی اور نیچے بیٹھ کر لیپ ٹاپ اٹھا کر کھولنے لگا۔۔اس نے usb لیپ ٹاپ میں لگائی۔۔زویا اور عشاء بھی اس کے گرد بیٹھ گئی

زریام نے usb میں موجود فائلز اوپن کیے اور جو سامنے آیا تھا وہ دیکھ کر عشاء کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھیں

وہ ان تینوں کی بچپن سے لے کر اب تک کی سب پکچرز تھی

اب بتاؤ کیسا لگا میرا گفٹ۔۔۔۔زریام نے اسکی طرف دیکھتے شرٹ کندھے سے پکڑ کر سیٹ کی اور اترا کر کہا

یہ تو ڈائمنڈ سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔۔۔عشاء روہانسا ہوتے کہنے لگی

لیکن میری پارٹی؟وہ واپس روٹین پر آئی

وہ بھی دینی پڑے گی؟زویا نے صدمے کی سی کیفیت میں پوچھا تھا

تم بس امیجن کرو کے ہم نے پارٹی دے دی۔زریام کی بات پر عشاء کے ماتھے پر بل پڑے

یہ کیا؟اگر میں امیجن کروں کہ میں کسی ریاست کی شہزادی ہوں تو کیا میں شہزادی بن جاؤں گی؟

عشاء تم ایسے نہیں کر سکتی۔۔۔زویا کہ اس طرح چلانے پر ان دونوں نے پریشانی سے اسکی طرف دیکھا

مجھے جیلسی ہو گی نا۔۔معصومیت سے کہتی وہ اس وقت عشاء کو تپانے کے لیے کافی تھی

لیکن زریام کا قہقہہ بہت ضبط کے بعد گونج ہی اٹھا

آج نہیں بچے گی یہ۔۔وہ غصہ سے کہتی کھڑی ہوئی تو زویا بھی کھڑے ہو کر خود کو بچانے کے لیے کھڑی ہوئی اور وہاں سے بھاگ اٹھی

سب سٹوڈنٹس اسائنمنٹ سبمٹ کروا رہے تھے اور پریشے گھبراہٹ سے لب کاٹ رہی تھی

پریشے جہانزیب۔۔۔ پروفیسر احمر کی آواز پر اسکا دل زور زور سے دھڑکنا شروع ہوا تھا

آپکی اسائنمنٹ؟ پروفیسر احمر کے سوال پر وہ سر جھکا کر کھڑی رہی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔ آج پہلی دفعہ اس نے اپنا یونیورسٹی کا کوئی کام چھوڑا تھا

نہیں بنائی۔۔۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولی۔۔ زریام بھی الجھی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ اس نے اسائنمنٹ نہیں بنائی تھی یہ بات ہضم کرنا تھوڑا مشکل تھا

نہیں بنائی؟ مگر کیوں؟

پریشے خاموش ہو گئی۔۔۔ پروفیسر احمر نے بھی سب کے سامنے اسکی انسلٹ نہیں کی تھی

آپ لیکچر کے بعد مجھے میرے آفس میں ملیں۔۔ انہوں نے پریشے سے کہا اور کلاس کی طرف متوجہ ہوئے

زری۔۔۔ عشاء نے یوں اچانک اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو بمشکل زریام نے خود کو چیخنے سے روکا تھا۔ وہ قدرے گھبرا کر پیچھے مڑا تھا

ڈرا دیا یار۔۔۔ اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے کہا

یہ جھانکاتانکی کیوں کر رہے ہو؟ عشاء نے رازداری سے آگے ہوتے پوچھا۔۔ وہ پروفیسر احمر کے آفس کی کھڑکی سے اندر جھانک رہا تھا

وہ۔ میں۔ میں۔ وہ تذبذب کا شکار اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

جھانکاتانکی نہیں ہوتا تانکا جھانکی ہوتا ہے۔۔۔ پہلے اپنی املاء ٹھیک کرو جا کے۔۔ انکی غلطی پکڑتے جلدی سے کہہ کر وہ وہاں سے جانے لگا تھا جب وہ اس کے سامنے آئیں

نانا۔۔ زویا نے انگلی ہلا کر کہا۔۔ ایسے نہیں جا سکتے۔۔

جانے دو مجھے نوٹس بنانے ہیں۔۔وہ بغیر انکی طرف دیکھے کہہ کر وہاں سے جانے لگا

جب تک بات نہیں بتاؤ گے نہیں جانے دیں گے۔۔۔زویا بضد ہوئی۔۔

بھئی کچھ نہیں تھا۔۔میں تو۔۔۔

ایسے تو نہیں۔۔۔عشاء نے شرارت سے اسے کہنی ماری

تم لوگوں کو کوئی کام نہیں ہے جو میری جاسوسی کر رہی ہو؟وہ ٹھوڑی کھجاتا کہنے لگا

تمہاری جاسوسی بھی ایک کام ہے۔۔زویا سے زیادہ حاضر جواب کوئی ہو سکتا تھا

مجھے نوٹس بنانے ہیں۔وہ انکو ہٹاتا جانے لگا

کلاس ہے ابھی تمہاری۔۔۔نہیں لینی کیا؟عشاء نے پیچھے سے آواز دی۔وہ بغیر جواب دیے آگے بڑھ گیا

کمال ہے۔۔عشاء نے کندھے اچکائے

میں کہہ رہی ہو لڑکا ہاتھ سے نکل رہا ہے۔۔۔عشاء نے زویا کے پاس جھکتے رازداری سے کہا

★★★

زریام نے کلاس روم کی دیوار کے اوٹ سے نکل کر باہر جھانکا۔۔وہ روتے ہوئے کاریڈور سے ہوتے ہوئے جارہی تھی۔۔۔شاید پروفیسر احمر نے غصہ کیا ہوگا۔۔اس نے سوچا۔یہ لڑکیاں بھی نا چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونا شروع کر دیتی ہیں۔وہ تمسخرانہ انداز میں سوچ کر رہ گیا

پھر اس کے قدم بے خود سے ہوتے لائبریری کی جانب بڑھنے لگے تھے۔۔۔اس کی کلاس شروع ہونے والی تھی اس نے کبھی اپنی کلاس مس نہیں کی تھی مگر آج وہ کلاس مس کر رہا تھا وہ لائبریری میں آکر کرسی پر بیٹھا اور ٹیبل پر بیگ رکھا۔۔اس نے بیگ سے اسائنمنٹ شیٹس نکالی اور سامنے رکھیں

اس نے قلم کھولا اور اسائنمنٹ شیٹس پر جھکا اور پھر اچانک ہی رک گیا۔ وہ سیدھا ہوا اور قلم بند کر دیا۔ میں کیوں بنا رہا ہوں اس کی اسائنمنٹ؟ میری بلا سے بھاڑ میں جائے۔۔ پھر اپنے ہی الفاظ اسے برے لگے تھے

تھوڑی دیر وہ ہاتھ میں پکڑا پین دو انگلیوں میں پھنسا کر گھماتا رہا پھر اس نے کندھے جھٹکتے اسائنمنٹ بنانی شروع کی۔۔ ٹاپر تھی وہ اور اسائنمنٹ مارکس انوول میں ایڈ ہوتے تھے اگر اس کے اسائنمنٹ سبمٹ نا کروانے کی وجہ سے انوول میں اچھے نمبر نا آئے تو وہ کتنا ہرٹ ہو گی۔۔ کوئی وجہ تو ہو گی جو اس نے اسائنمنٹ جمع نہیں کروائی تھی ورنہ ایسے سٹوڈنٹس کہاں کمپرومائز کرتے ہیں سٹڈیز کے معاملے میں

وہ اسائنمنٹ پر جھکا اس کے لیے اسائنمنٹ بنانے لگا نہیں جانتا تھا یہ ہمدردی کیوں ہو رہی ہے بس اس کا دل اور دماغ دونوں اس کام میں اس کا ساتھ دے رہے تھے سو وہ یہ کر رہا تھا

اسائنمنٹ بنانے کے بعد وہ پروفیسر احمر کے پاس سبمٹ کروانے کے لیے آیا تھا

پریشے خود کیوں نہیں آئی؟ پروفیسر احمر نے اسائنمنٹ دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا

وہ شرمندہ تھی اسی لیے نہیں آ سکی۔ کام کی مصروفیات تھیں اسی لیے اس نے اسائنمنٹ نہیں بنائی تھی۔۔ زریام پریشے کی طرف سے وضاحت دینے لگا تھا

کمال ہے اس نے مجھے تو اسائنمنٹ نا بنانے کی وجہ نہیں بتائی۔۔ پروفیسر احمر کی بات پر زریام گڑبڑا گیا

آ۔ وہ۔۔۔

خیر اچھی بات ہے آپ لوگوں میں انڈرسٹینڈنگ ہے ورنہ میں نے آج تک جہاں بھی پڑھایا ہے ٹاپرز کا ہمیشہ کمپیٹیشن ہی رہتا ہے۔۔ کبھی نہیں بنتی آپس میں۔۔ لیکن مجھے یہ جان کر بہت اچھا

لگ رہا کہ میرے سٹوڈنٹس میں ایگواشوز نہیں ہیں۔۔انہوں نے فخر یہ انداز میں کہا تو زریام بھی زبردستی مسکرایا

ہمیشہ ایسے رہیے گا۔۔

کیسے سر؟زریام کے منہ سے بے ساختہ پھسلا

پروفیسر احمر نے تیوری چڑھاتے اسے دیکھا۔وہ جو الجھی نظروں سے پہلے ہی انہیں دیکھ رہا تھا انکے اسطرح دیکھنے پر بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

میری کلاس تھی سر۔۔وہ جلدی سے کہتا باہر نکلا

★★★

وہ سب میٹنگ روم میں بیٹھے تھے۔لمبی میز کے گرد سربراہی کرسی پر ضامن براجمان تھا جبکہ اس کے دائیں جانب سحر اور بائیں جانب دو کرسیوں پر عارب اور زین براجمان تھا

سحر پین ہاتھ میں گھماتی بول رہی تھی جبکہ ضامن مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔سحر کا انداز بالکل پروفیشنل تھا۔اسے دیکھ کر لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ پہلی دفعہ جاب کر رہی ہے ایسا لگتا تھا کہ میٹنگ وغیرہ تو اس کا روز کا کام ہو۔وہ جیسے اپنی باتوں سے اگلے انسان کو بولنے کے قابل ہی نا چھوڑتی تھی۔سحر تو بالکل کانفیڈنٹ سی بیٹھی حاضر دماغی سے ہر بات کا جواب دے رہی تھی جبکہ ضامن اس کا اس قدر پروفیشنل انداز دیکھ کر اپنا کانفیڈنس ضرور کھو رہا تھا

عارب آرام سے بیٹھ کر کمرے کا جائزہ لے رہا تھا البتہ اسکا پورا دھیان میٹنگ میں بھی تھا اور زین ویران آنکھوں سے سحر کو دیکھ رہا تھا۔جو اب اسکے ساتھ نہیں بلکہ اسکے مقابل بیٹھی تھی

میٹنگ ختم ہوئی تو وہ سب کھڑے ہوئے۔

ارے یہ تو کمال کی ایکٹر نکلی۔کیا ایکٹنگ کر رہی تھی یار۔مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ ہماری سحر ہے

عارب اور زین میٹینگ روم سے باہر نکل رہے تھے جب عارب بڑبڑانے لگا

عارب آہستہ سوچو۔۔زین نے لفٹ کے پاس پہنچتے لفٹ کا بٹن دباتے عارب سے کہا

سوچ نہیں رہا میں تم سے کہہ رہا ہوں۔وہ دونوں لفٹ کے اندر داخل ہوئے

کیوں؟ مجھ سے کیوں کہہ رہے ہو؟ میں وہی تھا۔۔سب دیکھا ہے میں نے اور سنا بھی ہے۔۔

زین نے سنجیدگی سے کہا تو عارب نے کندھے جھٹکے اور خاموش ہو گیا

★★★

ارے چھوٹے ملک۔۔زریام لاؤنج میں داخل ہوا تو زویا، عشاء اور اریز کو باتیں کرتے پا کر ان کے پاس آنے لگا

زریام نے جلدی سے اریز کو گود میں اٹھایا اور اس کے منہ پر کس کرنے ہی والا تھا جب اریز بول پڑا

دونٹ دودش شوٹے کھان۔مدے کش ترنے کی اجاجت تو میلے بابا تو نئی ہے تو تم کش تھیت تی مولی ہو۔

(ڈونٹ ڈو دِس چھوٹے خان۔مجھے کس کرنے کی اجازت تو میرے بابا کو نہیں ہے تو تم کس کھیت کی مولی ہو)

یہ اریز ملک ہی تھا جو اپنے باپ کو بڑا ملک، ارحم کو چھوٹا ملک، ضامن کو بڑے شاہ، اور زوہان کو چھوٹا شاہ بلاتا تھا۔ماہ روش کہہ کہہ کر تھک چکی تھی کہ باپ کو بابا بلاؤ، ارحم کو چاچو اور ضامن اور زوہان کو ماموں لیکن وہ بھی اریز ملک تھا اس نے کہاں سننی تھی

اور دوشلی بات میں شوٹا ملک نہی ہوں۔بڑا ملک ہوں

(اور دوسری بات میں چھوٹا ملک نہیں ہوں۔بڑا ملک ہوں)

اس کا کہنا تھا کہ وہ اپنے ماں باپ کا پہلا بچہ تو وہ چھوٹا کیسے ہو سکتا ہے ؟اس کے بعد والے بہن بھائی چھوٹے ہوں گے وہ تو سب سے بڑا ہو گا نا۔ لہزا کوئی اسے چھوٹا ملک نا بلائے۔اور کسی میں اتنا دم نا تھا کہ اریز ملک کی بات کے خلاف جا سکے۔زریام نے بھی اعتراض پیش کیا تھا کہ وہ بھی تو اپنے ماں باپ کی پہلی اور اکلوتی اولاد ہے تو وہ کیسے چھوٹا ہوا۔۔ لیکن اریز نے یہ کہہ کر خاموش کروا دیا کہ وہ بہتر جانتا ہے

ویسے تو وہ اتنا تو تلا نا تھا لیکن وہ جان بوجھ کر ایسے بولتا تھا

زریام نے تیوری چڑھائی۔اور پھر اسے نیچے اتار دیا اور زویا کے ساتھ صوفے پر بیٹھا

اوشوٹے کھان۔ تمہیں کشی نے بتایا نہی کہ لرتیوں تے شاتھ ایشے نہں بیشتے

(او چھوٹے خان۔۔ تمہیں کسی نے بتایا نہیں کہ لڑکیوں کے ساتھ ایسے نہیں بیٹھتے)

زریام نے قدرے حیرانی سے اس چار سالہ بچے کو دیکھا جبکہ زویا اور عشاء اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے کی کوشش میں لگی تھیں

ویشے تھالہ میں نے مسز ملک سے تہا تھا کہ مدے آپ شے سادی ترنی ہے لیتن وہ تہتی ہیں کہ میں آپ شے بہت شوٹا ہوں اش لیے آپ شے سادی نہیں ترستا

(ویسے خالہ میں نے مسز ملک سے کہا تھا کہ مجھے آپ سے شادی کرنی ہے لیکن وہ کہتی ہیں کے میں آپ سے بہت چھوٹا ہوں اس لیے آپ سے شادی نہیں کر سکتا)

زویا اور عشاء نہایت غور سے اسے سن رہی تھیں

پھل پتہ تیا؟(پھر پتہ کیا)

کیا؟زویا فٹ بولی تھی

میں نے ان شے تہا کہ میں عشاء تھالہ کی بیٹی شے سادی ترلوں گا۔تہتے ہیں بتے ماں باپ پل داتے ہیں تو وہ بھی آپ تی تلح ہی پیالی ہوں گی نا

(میں نے ان سے کہا کہ میں عشاء خالہ کی بیٹی سے شادی کر لوں گا۔ کہتے ہیں بچے ماں باپ پر جاتے ہیں تو وہ بھی آپ کی طرح ہی پیاری ہوں گی نا۔)

اس کی بات پر زویا اور عشاء کا قہقہہ گونجا تھا

لیتن ایت مشلہ ہے ادل وہ اپنے باپ پل تلی دئی تو؟

(لیکن ایک مسئلہ ہے اگر وہ اپنے باپ پر چلی گئی تو۔)

اور زویا اور عشاء کے لیے مسکراہٹ ضبط کرنا بہت مشکل ہو چکا تھا جبکہ زریام دیدے پھاڑے اس چار سالہ نمونے کو دیکھ رہا تھا

اوئے یہ بچہ بہت فاسٹ نہیں جا رہا؟ نا مطلب اس کے ذہن میں ایسی باتیں آ کہاں سے رہی ہیں؟ برہان بھائی سے کہو کہ انکا بچہ ہاتھ سے نکل رہا ہے۔ ابھی بھی وقت ہے اس کی لگامیں کس لیں۔ زریام صدمے کی سی کیفیت میں بولا تھا۔ لیکن کسی نے اس کی اتنی لمبی تقریر پر غور نہیں کیا تھا

آآآ۔۔ تو بندہ بڑا گریٹ ایں پر جمیا تھوڑا لیٹ ایں۔ عشاء نے پیار سے اس کے دونوں گال چوم ڈالے۔ یہ صرف عشاء کے لیے تھا ورنہ کسی اور کی اتنی ہمت نا تھی کہ وہ اریز ملک کو کس کرتا۔

یہ کون سی لینگویج تھی؟ زریام کی بات پر پھر سے جواب نہیں ملا تھا

یہ شوٹا ملک تو بلا ہی تیج نتلا شوٹی تھالہ شے سادی ہی تک لی

(یہ چھوٹا ملک تو بڑا ہی تیز نکلا چھوٹی خالہ سے شادی ہی کر لی)۔۔

اور اریز ملک کی بات پر ایک بار پھر انکا قہقہہ گونجا تھا

اچھا تم لوگ بیٹھو میں ابھی آتی ہوں۔ زویا ان سے کہہ کر جانے کے لیے کھڑی ہوئی۔ پیچھے وہ دونوں اریز ملک کی باتیں سننے میں مگن ہو گئے

اب میں شوٹی تھالہ تو شوٹی مسسز ملک بلاؤں گا۔۔

(اب میں چھوٹی خالہ کو چھوٹی مسسز ملک بلاؤں گا)

وہ کچھ بھی توتلا بول لے لیکن اپنی کاسٹ کو توتلا کر کے بول کر خراب نہیں کرتا تھا

★★★

اس نے دروازے پر دستک دی لیکن اندر سے کسی نے کوئی جواب نا دیا تھا

اس نے دوبارہ دستک دی اور تھوڑی دیر جواب کے انتظار میں کھڑا رہنے کے بعد اس نے دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا

کمرے میں تو کوئی نہیں تھا۔۔وہ آگے بڑھی بالکنی کا دروازہ کھلا تھا۔وہ بالکنی کی طرف بڑھی

کیا میں آسکتی ہوں ذوہان بھائی ؟زویا نے بالکنی کے دروازے میں کھڑے ہو کر اجازت مانگی۔

تم آچکی ہو زویا۔ذوہان بالکنی میں صوفے پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا جب زویا کی آواز پر اسکی طرف متوجہ ہوا

بھائی مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔وہ آگے ہوئی۔

بولو۔اس نے ہاتھ میں موبائل سامنے پڑی ٹیبل پر رکھا اور سامنے رکھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

بھائی اس دن جو ہوا تھا میں سب جانتی ہوں۔میں اور زریام اس وقت کال پر تھے اور ہم نے سب سنا تھا۔آپ کو پتہ ہے ناعشاء کس قدر غصے کی مالک ہے اسے غصہ بہت جلدی آجاتا ہے اسی لیے تو اس نے آپ سے وہ سب کہہ دیا جو یقیناً اس کو نہیں کہنا چاہیے تھا اور۔۔

کیوں بتا رہی ہو مجھے ؟وہ سپاٹ چہرہ لیے بولا

کیونکہ دو دن سے وہ پہلے کی طرح نہیں رہی۔وہ پہلے کی طرح چہکتی ہوئی نہیں ہے۔وہ اس دن بہت روئی تھی بلکہ صرف اس دن ہی نہیں۔۔۔

تمہیں لگتا ہے اس کا زمیدار میں ہوں ؟اس نے آنکھیں سکیڑیں

بالکل ذوہان بھائی کسی پر الزام کسنے سے پہلے ایک مرتبہ جانچ پڑتال تو کرنی ہی چاہیے تاکہ اگر آپ غلط ثابت ہو جائیں تو خود کے لیے شرمندگی اور اس کے لیے تکلیف کا سبب نا بنیں

۔وہ بغیر کسی ڈر خوف کے جو سمجھ آرہا تھا کہہ رہی تھی

تو کیا کروں؟

بھائی کوشش کریں۔۔اسے یہ احساس دلائیں کے آپ غلط نہیں ہیں۔

یقیناً آپ اس سے بہت محبت کرتے ہیں اور اس کے دل میں بھی کوئی نہیں ہے ایسے میں آپ اس کے دل میں جلد جگہ بنا سکتے ہیں

ٹپس دینے آئی ہو؟اس نے آئیبرو اچکایا

یہی سمجھ لیں۔اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے

ذوہان نے بھنویں سکیڑیں

میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں بھائی۔آپ کو سب سے پہلے اسکی پسند جاننی پڑے گی۔اس کو ناایک دم فلمی ٹائپ کا پرپوزل پسند ہے۔فلمی ڈائیلا گز اور۔۔اس کی گھوری کو اگنور کرتے وہ پر اعتماد سی کہنے لگی

اور یہ سب مجھ سے نہیں ہوگا۔۔وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے کہنے لگا

ارے۔۔ایسے کیسے نہیں ہوگا۔آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو آپ کی محبت پلیٹ میں سجا کر دے دی جائے اور آپ کو کوئی محنت بھی نا کرنی پڑے۔لیکن ایسا تو نہیں ہوگا بھائی محبت پانے کے لیے تو جان سے جانا پڑتا ہے

تمہیں بڑا پتہ ہے؟

اس کی چلتی زبان کو اچانک ہی بریک لگی۔۔اس نے خفگی سے ذوہان کو دیکھا

ایک تو بھلائی کا زمانہ ہی نہیں رہا۔۔کسی کی مدد کرنے کا سوچو تو آگے سے شکیہ نظروں سے دیکھتا ہے۔

وہ بچوں کی طرح منہ بسورتی خفا سا تاثر لے کر کھڑی ہوئی جبکہ اس کے بچگانہ انداز پر ذوہان نے بمشکل ہنسی ضبط کی تھی

اور آپ کو بتادوں ذوہان بھائی یہ اچھی شکل کسی کام نہیں۔۔۔دروازے میں جاتے وہ دوبارہ پلٹتے ہوئے کہنے لگی لیکن ذوہان کی گھوری پر وہ چپ ہوئی تھی

محبت پانے کے لیے پاپڑ تو بیلنے پڑیں گے۔۔ جلدی سے بات پوری کرتی وہ باہر بھاگی

ذوہان تو اسکی سپیڈ دیکھ کر رہ گیا

عجلت میں جاتے ہوئے وہ دیوار کے ساتھ پڑی ٹیبل سے ٹکرائی اور واس نیچے گرنے ہی والا تھا جب اس نے جلدی سے واس تھام لیا۔

ارے دھیان سے۔۔۔لگ جائے گی۔۔۔ذوہان نے پریشانی سے کہا

مجھے یا واس کو۔۔۔ذوہان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا سوری اس نے کہا اور پھر وہ فوراً غائب ہوگئی

ذوہان بے ساختہ مسکرادیا۔۔پاگل۔۔وہ کھڑا ہوا اور کمرے میں آیا

وہ بیڈ کے پاس آتا لیٹ گیا۔ایمپریس کرنا پڑے گا۔۔اس نے مسکراتے ہوئے سوچا۔ذہن میں خوشگوار تصورات جنم لینے لگے تھے

★★★

وہ لیپ ٹاپ لیے صوفے پر بیٹھا تھا۔سامنے ٹیبل پر کافی کا مگ پڑا تھا جس میں موجود کافی ٹھنڈی ہوچکی تھی۔ضامن مصروف سے انداز میں لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلا رہا تھا

سحر کمرے میں داخل ہوئی اور ایک نظر اس پر ڈالی پھر بیڈ کی جانب بڑھ گئی۔وہ سونے کا ارادہ رکھتی تھی

مجھے روشنی میں نیند نہیں آتی اور تھوڑا سا شور بھی مجھے نیند سے جگانے میں کافی ہے۔وہ اس سے کہنا چاہ رہی تھی کہ اسے نیند میں ڈسٹرب نا کیا جائے اور لائٹ بھی بند کردی جائے

آپ شاید مجھے اپنے بارے میں بتانا چاہتی ہیں اور یہ بھی کہ مجھے آپ کو جگانے کے لیے زیادہ محنت کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

لیکن میں بھلا آپ کو جگا کر کیا کروں گا؟ وہ لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے بالکل لاپرواہی سے کہہ رہا تھا

یہ خوش فہمیاں کب سے پالنی شروع کر دیں ہیں۔۔ وہ ماتھے پر بل ڈالتی اٹھ کر بیٹھ گئی

ضامن مسکرایا۔ یہ اچھا تھا چلو کسی طرح وہ اس سے بات تو کرے

جب سے آپ میری زندگی میں آئی۔ وہ پر سکون سا اسے جواب دے رہا تھا

بس یہی ایک میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔ اس نے تمسخرانہ انداز میں کہا

ضامن نے بے ساختہ لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔ مگر وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔ وہ تو جیسے اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی تھی

گھن آتی ہو گی نا خود سے۔۔ وہ کھوئے کھوئے انداز میں کہنے لگا

ہ۔ہاں ؟ اس کی آنکھیں حیرت سے پوری کھلی تھیں

افسوس ہوتا ہو گا نا خود پہ۔ شرم محسوس ہوتی ہو گی نا۔ اپنی نظروں میں گر گئی ہو گی نا۔۔ وہ بغیر کسی تاثر کے کہہ رہا تھا۔ سحر نے تھوک نگلا۔ اسے سب پتہ چل گیا؟ مگر کیسے ؟

یہ سوچ کر کہ مجھ جیسے انسان کے نکاح میں ہیں آپ۔۔ سحر کی رکی ہوئی سانسیں واپس بحال ہوئی تھی

تو آپ مانتے ہیں کہ آپ کا کردار مشکوک ہے ؟ اس کے الفاظ کسی خنجر کی طرح اس کے دل پر لگے تھے

"اور پھر جس پر تم جان دیتے ہو، وہ جان لے کر بھی تمہارا نا ہو پائے گا"

ضامن کے دل میں کچھ ڈوبا تھا۔وہ سب جانتی ہے پھر بھی ایسا بول رہی ہے۔وہ ویسے ہی بیٹھا رہا کچھ دیر۔یہ لڑکی بولنے کے قابل کہاں چھوڑتی تھی

کب تک ایسا چلے گا؟وہ اسے نظروں کے حصار میں کہنے لگا

شاید جب تک سانسیں چل رہی ہیں۔اس نے کندھے اچکائے

یعنی ہم کبھی آگے نہیں بڑھ پائیں گے؟وہ تلخ سی مسکراہٹ لیے کہہ رہا تھا

جب سفر کانٹوں سے بھرا اور تکلیف دہ ہو ناتوانسان قدم بڑھانے سے پہلے سو بار سوچتا ہے۔

بدلے میں وہ پر سکون جواب دے رہی تھی

کیا پتہ کانٹوں سے آگے پھول آپ کا انتظار کر رہے ہوں۔۔۔قدم بڑھا کر دیکھا تو چاہیے۔وہ جیسے بالکل دنیا سے بے خبر اسے نظر میں رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

"ساری دنیا کو نظر انداز کر کے،بس تجھ کو نظروں میں بسایا ہے"

"مگر تم ساری دنیا کو نظر میں رکھ کے،ایک مجھے ہی نظر انداز کرتے ہو"

ان پھولوں کا کیا فائدہ جن کو حاصل کرنے کے لیے کانٹوں سے پاؤں زخمی کرنے پڑیں۔وہ بغیر کسی جذبات کے بغیر کسی تاثر کے کہہ رہی تھی

پھولوں کے ساتھ بھی کانٹے ہوتے ہیں۔۔۔اس نے جیسے کچھ سمجھانا چاہا تھا

تو پھر تو اور بھی گھاٹے کا سودا ہوا۔جن پھولوں کو حاصل کرنے کے لیے ہم کانٹوں سے گزرے ہوں ان پھولوں کے ساتھ بھی کانٹے ہوں

زندگی آسان نہیں ہے۔

اور مجھے آسانیاں پسند نہیں ہیں۔

یعنی آپ کو مشکل زندگی پسند ہے؟اس نے جیسے تصدیق چاہی تھی

مجھے زندگی ہی نہیں پسند۔

لیکن جینا تو پڑے گا۔

جی تو رہی ہوں اور کیسے جیوں؟

اسے جینا نہیں کہتے اسے زندگی کے دن پورے کرنا کہتے ہیں

ہم انسان زمین پر زندگی کے دن ہی تو پورے کرنے آئے ہیں۔ لہذا بہتر ہے کہ اپنی موت کا انتظار کریں۔

اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیے اور سرد تاثر سے کہنے لگی

مایوسی اچھی چیز نہیں ہے۔

یہ مایوسی نہیں حقیقت ہے۔ موت کا انتظار کرنا اچھی بات ہے۔ زندگی بے سود ہے اس کے پیچھے خود کو تھکاؤ مت

وہ خاموش ہو گیا اور تھوڑی دیر اسے تکتا رہا۔ سحر نے گلے سے ڈوپٹہ نکال کر سائیڈ پر رکھا اور کمفرٹر اوڑھے سو گئی۔

"زندگی جینا چاہتے ہو تو مرنا تو پڑے گا۔" اور ہاں مرنے سے مراد موت نا لینا۔۔

★★★

وہ کوریڈور سے گزر رہا تھا جب ایک کلاس سے گزرے ہوئے کسی کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ رک گیا

پری تم بہت ریلیکس ہو۔۔ خیر تمہیں کیا ٹینشن ہو سکتی ہے ایگزیمز کی۔۔۔ کنزل کتاب پر جھکی اس سے کہہ رہی تھی

میں نے تو کچھ نہیں پڑھا۔۔ پریشے نے کندھے اچکائے۔ اس کا چہرہ بھی مرجھایا ہوا تھا

نہیں پڑھا۔ مطلب؟ کنزل حیران ہوئی

جب اسائنمنٹ سبمٹ نہیں کروائی تو اتنا پڑھ کے کیا فائدہ۔ بس پاسنگ مارکس آ جائیں گے وہی کافی ہیں۔ وہ آرام سے جواب دے رہی تھی جبکہ کنزل اسے دیکھ کر رہ گئی

یہ وہی لڑکی تھی جو ایک نمبر کم آنے پر رو رو کے برا حال کرتی تھی۔ پہلے اس نے اسائنمنٹ چھوڑ دی اور اب پیپر کی تیاری ہی نہیں کی۔

اس نے پریشے کے کہے گئے الفاظ سنے اور پھر سر جھٹکتا اپنے راستے جانے لگا۔۔ لیکن وہ ابھی بھی پریشے کی باتوں کے زیر اثر تھا۔ وہ پڑھنا کیوں نہیں چاہ رہی؟

شاید کوئی پرسنل پرابلم ہو۔ لیکن اگر اس کے صرف پاسنگ مارکس آئیں تو سب کے سامنے اس کی امیج بری طرح خراب ہو کر رہ جائے گی۔ افففففف۔۔۔ میں اس کے بارے میں اتنا کیوں سوچ رہا ہوں؟ لیکن پھر بھی اسکی سوچیں بھٹک رہی تھیں

ان کے مڈ زا ایگزیمز شروع تھے۔ ابھی پیپر شروع ہونے میں ایک گھنٹہ رہتا ہے۔ زریام ہاتھ میں پکڑے نوٹس دیکھنے لگا۔ وہ نوٹس آج کے ٹیسٹ کے دل سلیبس پر اس نے بنائے تھے۔ وہ گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ اسکا دل اس سے کیا کیا کروا رہا تھا اور پھر دل تو کسی کی نہیں سنتا۔۔ وہ نوٹس لیتے واپس مڑا اور پریشے کے پاس آنے لگا۔ وہ اب اس کلاس میں نا تھی۔ وہ اسے ڈھونڈھنے کے ارادے سے آگے بڑھا۔ وہ باہر گراؤنڈ میں پڑے بینچ پر اداس سی سر جھکا کر بیٹھی تھی

زریام تھوڑی دیر رکا۔ کیا ہو رہا تھا؟ اسے جانا چاہیے یا نہیں؟ پھر اسے لگا اس کے قدم اٹھ رہے ہیں اور وہ پریشے کی جانب بڑھ رہا ہے۔ وہ وہاں پر پہنچ کر کھنکارا۔

پریشے نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر وہی ہوا جو ہونا تھا۔ ہمیشہ کی طرح خود پر قابو نا رکھتے گھبرانے لگی۔ اسے سامنے پا کر دل چار سو بیس کی سپیڈ سے دھڑکنے لگا تھا

مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ پریشے خود میں سمٹی تھی۔ اتنی سکت نا تھی کہ اٹھ سکتی۔ اس کا تو اپنی جگہ سے ہلنہ مشکل ہو چکا تھا۔ یہ کیوں بار بار مجھے مشکل میں ڈالتا ہے؟ اس نے زور سے آنکھیں میچی

ک۔ کیا کام ہے آپ کو؟ اس کی زبان ہمیشہ کی طرح لڑ کھڑائی ضرور تھی

زریام نے اس کی طرف دیکھا۔ کھلے سیاہ ریشمی بال جو زیادہ بڑے نا تھے کندھوں سے آگے کی جانب گر رہے تھے۔ عنابی ہونٹ جو کے خشک پڑ رہے تھے۔ سیاہ گہری آنکھیں جن میں ہلکی ہلکی سی نمی موجود تھی۔ وہ بالکل اپنے نام کی طرح پری معلوم ہوتی تھی

کیا آپ یہ نوٹس دیکھ سکتی ہیں؟ سر جھٹکتے اس نے ہاتھ میں پکڑے نوٹس اسکی طرف بڑھائے

لیکن کیوں؟ وہ اسکی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔ دیکھ بھی کہاں سکتی تھی اس کی طرف؟

کیونکہ میرے بنائے گئے نوٹس سے 95٪ تو پیپر میں آتا ہی ہے

اچھا آپ کو بہت یقین ہے۔ پریشے نے بھی ایک نظر اسے دیکھا۔ اس کی بھوری کانچ سی آنکھوں میں دیکھا جو ہمیشہ کی طرح اسے بے بس کرنے کے لیے کافی تھیں۔ اس نے بے ساختہ ہی نظریں جھکائی تھیں

اور پھر وہ محبت ہی کیا، جو نظریں جھکانے پر مجبور نا کر دے"

بالکل خود پر یقین رکھنا بھی ایک ٹیلنٹ ہے اور یہ ہر کسی میں نہیں پایا جاتا۔ اس نے اترا کر کہا

لیکن آپ مجھے کیوں دیکھا رہے ہیں؟

کیونکہ آپ بھی میری طرح ٹیلنٹڈ ہیں نا؟ آپ کو دیکھنا چاہیے کیونکہ یہ دیکھنے کے بعد آپ کو سچ میں لگے گا کہ آپ مجھ سے کم ٹیلنٹڈ ہیں

وہ اسے سیدھا سیدھا نہیں بتا رہا تھا کہ یہ تمہارے لیے مفید ہے اس لیے تمہیں دکھا رہا ہوں

پہلے تو پریشے نے تیوری چڑھائی۔ اپنی تعریف آپ۔۔۔ وہ سوچ کر رہ گئی

آخر کیا چاہتا تھا وہ؟اور پھر زریام کے ہاتھ سے نوٹس لیے اور دیکھنے لگی

ارے ایسے نہیں۔۔دھیان سے۔ سمجھ کر پڑھو۔۔زریام کے ٹوکنے پر پریشے نے اس کی طرف دیکھا اور سر کو خم دیا اور دھیان سے پڑھنے لگی

نوٹس دیکھتے ہوئے پریشے واقع ایمپریس ہو رہی تھی۔اس نے مشکل ٹاپکس کے کتنے آسان نوٹس بنا رکھے تھے۔وہ جیسے جیسے پڑھتی جا رہی تھی اسے حفظ ہوتا جا رہا تھا

وہ بالکل مگن پڑھ رہی تھی اور زریام ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے پیچھے بینچ سے ٹیک لگائے اسے دیکھے جا رہا تھا۔اس کے چہرے پر کتنی معصومیت تھی نا۔۔بالکل ایک معصوم پری کی طرح۔۔۔

"پری"وہ سوچتے مسکرایا

زریام نے ریسٹ واچ پر ٹائم دیکھا پینتالیس منٹ ہو گئے تھے وہ ایسے ہی اس کے پاس بیٹھا تھا اسے دیکھے جا رہا تھا۔پھر وہ الرٹ سا سیدھا ہو کر بیٹھا

کچھ ملا؟اس نے سوال وہی کیا جو وہ کرنا چاہ رہا تھا لیکن لفظوں کا ہیر پھیر کر دیا

بہت کچھ ملا۔۔اس نے کھوئے کھوئے انداز میں جواب دیا۔زریام مسکرایا

چلیں اب واپس کر دیں۔۔۔اس نے ہاتھ آگے بڑھایا

ج۔جی۔۔پریشے نے اسے نوٹس واپس کیے وہ سر کو ہلکی سی جنبش دیتا اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے جانے لگا۔

پریشے نے ویسے کبھی کوئی لیکچر مس نہیں کیا تھا اس لیے وہ اگر بغیر پڑھے بھی ایگزیمز دیتی تو بھی کافی اچھے مارکس آ جاتے لیکن اب زریام ساری چیزیں اسے شارٹلی ریوائز کروا گیا تھا۔اب اسکا پیپر بہت اچھا ہو جانا تھا

وہ ہاتھ میں کتابیں پکڑے کندھے پر بیگ کی سٹریپ ڈالے اب یونیورسٹی سے باہر جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔اور اسکی مسکراہٹ تھی جو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔پیپر تو اسکا بہت اچھا ہوا تھا اور زریام کی کہی بات بھی سچ نکلی تھی کہ اس کے بنائے ہوئے نوٹس میں سے 95٪ پیپر میں آیا ہی تھا

عشاء لاؤنج میں بیٹھی ٹی۔وی پر چلتے سیریل میں بالکل غرق ہو چکی تھی۔وہ وقفے وقفے سے چپس بھی کھا رہی تھی

ذوہان نے اسے دیکھا اور اس کے پاس آنے لگا۔

عشاء۔۔۔ذوہان کی پکار پر اس نے چونک کے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے وہ اندر قدم بڑھا رہا تھا

اسے دیکھ کر عشاء کی آنکھیں طیش سے سرخ ہوئی تھی۔اس کی کہی ہوئی باتیں پھر سے اس کے کانوں میں گونجنے لگی تھیں۔اسے سامنے کھڑے انسان سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے نفرت بھری ایک تیکھی نظر اس پر ڈالی اور صوفے سے کھڑی ہوئی۔مہرون کلر کے جوڑے میں اس نے بالوں کو ہمیشہ کی طرح اونچی پونی میں قید کر رکھا تھا۔ڈوپٹہ اس کے گلے میں تھا جو اس نے آج ذوہان کو دیکھتے سر پر نہیں لیا تھا ورنہ وہ اسے دیکھتے دوپٹہ سر پر لے لیتی تھی تاکہ اس کی گھنٹے کی تقریر سے بچ سکے

عشاء ایم سوری۔۔۔وہ جلدی سے اس کے سامنے آتا بولا تھا

ذوہان بھائی اپنے وقار کا خیال رکھیں۔یہ کم نہیں ہو رہا مجھ سے معافی مانگتے ہوئے؟ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے استہزایہ انداز میں کہنے لگی

عشاء مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی۔۔زوہان نے نظریں نہیں اٹھائی تھیں وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے کے قابل نا تھا

ذوہان بھائی آپ کی غلط فہمی تو دور ہو گئی۔ لیکن وہ تکلیف جو میں نے اس رات برداشت کی تھی اس کا مداوا نہیں ہو سکتا۔اس تکلیف کا حساب کیسے دیں گے جس میں میں نے وہ اتنی لمبی رات کاٹی تھی؟معافی مانگنے سے سب ختم نہیں ہو جاتا۔معافی مانگ کر آپ صرف وہ تکلیف مجھے پھر سے یاد کروا رہے ہیں

ذوہان کی زبان جیسے تالوں سے چپک گئی تھی اس کے پاس بولنے کو کچھ رہا ہی نہیں تھا

اپنے مقام و مرتبہ کا خیال رکھا کریں۔مردیوں عورتوں سے معافیاں مانگتے اچھے نہیں لگتے۔

کھردرے لہجے میں کہتی۔ایک استہزایہ نظر اس پر ڈال کر وہ فوراً وہاں سے باہر نکلی

ذوہان اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا خود کو پر سکون کرنے لگا

★★★

تم پارٹی میں کیوں نہیں آئی تھی؟سحر اس وقت زین کے گھر پر موجود تھی۔وہ اور عارب آمنے سامنے صوفے پر بیٹھے تھے جب عارب نے سوال کیا۔کیونکہ انہوں نے پریشے کو جو پارٹی دی تھی اس میں سحر نے شرکت نہیں کی تھی

تم جانتے ہو میرا آنا مشکل تھا۔۔زین کہاں ہے؟پہلے اپنی پریشانی بتا کر پھر ادھر اُدھر دیکھ کر زین کو تلاشنے لگی۔وہ صبح صبح ان کے پاس آئی تھی۔آج ضامن آفس جلدی چلا گیا تھا اور سحر کو ڈرائیور کے ساتھ آنے کا کہہ دیا تھا۔سحر کو بھی موقع مل گیا تھا اپنے پیاروں سے ملنے کا۔۔سو وہ یہاں چلی آئی۔وہ ڈرائیور کے ساتھ آنے کی بجائے کیب میں آئی تھی

اپنے کمرے میں ہے۔۔عارب نے اسے بتایا تو فوراً اٹھتے زین کے کمرے کی جانب بڑھی

زین۔اس نے دروازے پر دستک دی

جواب موصول نا ہونے پر آہستہ سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی

تبھی زین باتھ روم سے باہر نکلا بلیک ٹراؤزر پر بلیو آدھے بازؤں والی شرٹ پہنے ہاتھ میں تولیہ پکڑے وہ غالبا ابھی نہا کر نکلا تھا۔ اسے دیکھ کر ٹھٹھکا جیسے آنکھوں نے کچھ غلط دیکھ لیا ہو۔ ماتھے پر بکھرے گیلے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے

کیوں آئی ہو ؟ تولیہ صوفے پر اچھالتے کھردرے لہجے میں کہتا وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آیا۔

اس کی بات پر سحر کی آنکھوں میں بے یقینی اتری تھی۔

اب ہمارا تعلق صرف کام تک وابستہ رہ گیا ہے ؟ وہ لپک کر اس کے پاس آئی

تمہارا تعلق اب بہت سے لوگوں سے وابستہ ہو چکا ہے میری ضرورت نہیں رہی اب۔ وہاں سے گھوم کر وہ بیڈ پر آکر بیٹھا

ایسے کیوں کہہ رہے ہو ؟ وہ شادی میں نے صرف ایک مقصد کے تحت کی ہے۔ مقصد پورا ہوتے ہی رشتہ ختم کر دوں گی۔ وہ بھی اس کے پاس آکر بیٹھی۔ وہ سوچ رہی تھی زین کو اس بات سے تکلیف پہنچ رہی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے قاتلوں کے درمیان رہ رہی ہے انکی ساتھ جن کی وجہ سے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے چار سال پہلے کا منظر لہرایا۔۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح اپنے کمرے میں بیٹھی قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔ وہ رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو اٹھنے کے بعد قرآن پاک پڑھتی تھی۔ آج پتہ نہیں کیوں ایک پارہ پڑھنے کے بعد آگے پڑھنے لگی اور پڑھتی ہی گئی۔ پھر اس نے واک کلاک کی طرف دیکھا۔ رات کے بارہ بج کر بیس منٹ تھے۔ اس نے قرآن پاک بند کر کے چوما اور شیلف پر رکھا

وہ اپنا حجاب کی صورت میں لپٹا ڈوپٹہ کھولنے لگی اور ڈوپٹہ اتار کر بیڈ پر رکھا تب ہی دروازہ بجا تھا

پہلے تو وہ چونکی پھر دروازہ کھولنے کا ارادہ رکھتی تھی۔اس کے ماں باپ کے قتل کے پر بے ہوش ہونے کے بعد اس نے اس گھر میں آنکھ کھولی تھی۔بتانے پر معیز شاہ نے کہا تھا کہ وہ انہیں بے ہوشی کی حالت میں سڑک پر ملی تھی تو وہ اسے گھر لے آئے۔انہیں بیٹی کی خواہش ہمیشہ سے تھی اور انہیں لگا اللہ نے انکی یہ خواہش پوری کر دی ہے۔معیز شاہ کا ایک بیٹا بھی تھا جو کہ اس وقت دس سال کا تھا

سحر نے اسی کو اپنی زندگی تسلیم کر لیا تھا لیکن اسے ان لوگوں کے اتنے پیار پر بھی ان سے وابستگی نا ہوئی تھی۔اپنائیت کا احساس کبھی نہیں ہوا تھا۔اس نے کبھی ان سے گھلنا ملنا نہیں چاہا تھا۔وہ بس ان کے پاس مجبوری سمجھ کر اپنی زندگی کا وقت گزار رہی تھی۔معیز شاہ کا بیٹا اسے دیکھ کر ہمیشہ مسکراتا تھا لیکن کبھی بھی اس نے سحر سے بات نا کی تھی۔اور سحر کو تو اس کا مسکرا کر دیکھا بھی بہت برا لگتا تھا

آج معیز شاہ گھر پر نہیں تھے۔وہ کام کے سلسلے میں کچھ دنوں کے لیے شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔

اس نے سلیپرز پاؤں میں پہنے ڈوپٹہ سر پر اچھی طرح اوڑھتے وہ دروازے کی طرف بڑھی اور دریافت کرنا چاہا کہ کون ہے

میں ہوں۔۔جواب ملنے پر پہلے تو وہ سوچنے لگی کہ وہ اس وقت اس کے کمرے میں کیا کرنے آیا ہے پھر سر جھٹک کر دروازہ کھولا

سامنے وہ بیس سالہ خوبصورت نوجوان کھڑا تھا۔سحر نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اس سے اس وقت اس کے کمرے میں آنے کی وجہ دریافت کرنا چاہی

اندر نہیں آنے دو گی کیا؟ وہ اسے ہٹاتا اندر آ کر بیڈ پر بیٹھ گیا اور ادھر اُدھر دیکھ کر کمرے کا جائزہ لینے لگا

یہ کیا بدتمیزی ہے؟ وہ سولہ سالہ لڑکی تپ کر آگے بڑھی تھی۔ وہ غصے کی بہت تیز اور کسی سے نا ڈرنے والی تھی

تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں سحر۔۔۔ وہ بے خود سا ہوتا کھڑا ہو کر اس کا ہاتھ تھام گیا

اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور دو قدم پیچھے ہوئی

اس وقت کیا بات کرنے آئے ہو؟ اس نے اکھڑے لہجے میں کہا

دیکھو میں آج تک یہ بات کہنے کی ہمت نا کر سکا لیکن آج مجھے کہنا کہ میں تم سے بے حد محبّت کرتا ہوں اور تمہیں اپنانا چاہتا ہوں۔

تم ہوش میں ہو؟ سحر صدمے کی سی کیفیت میں بولی تھی

دیکھو مجھے تم سے۔۔ اس نے آگے بڑھ کر دوبارہ اسکا ہاتھ تھاما

اس کے اس طرح ہاتھ تھامنے پر وہ غصے سے اس کے منہ پر تھپڑ مار گئی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ گھٹیا حرکت کرنے کی؟ وہ طیش واشتعال سے چلائی تھی۔ طریقہ تو اسکا بھی غلط تھا بھلے وہ اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہ رہا تھا لیکن وہ رات کے اندھیرے میں کیوں کر رہا تھا؟ اگر دن کی روشنی میں اظہارِ محبت نہیں کر سکتا تھا تو کیسا عاشق ہوا؟

میں اتنے سال جس گھر میں رہ رہی تھی اسی گھر کے لوگوں سے ہی میں محفوظ نہیں ہوں۔ اس کا مقصد غلط نہیں تھا لیکن سحر اسے غلط سمجھ رہی تھی کیونکہ طریقہ تو اسکا غلط تھا نا۔۔

اس لڑکے کی تو سٹی گم ہوئی تھی تو وہ کیا سمجھ رہی تھی؟ وہ اتنا گھٹیا ہو سکتا ہے کہ۔۔۔

تم شاید میری بات کا مطلب سمجھی نہیں۔۔۔ اس نے دوبارہ اسکا ہاتھ تھامنا چاہا تھا جس کے بدلے میں سحر نے اسے ایک اور تھپڑ رسید کیا تھا

اس لڑکے کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی تھیں۔ وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا اور وہ اسے اتنا گرا ہوا سمجھ رہی تھی کہ وہ اس وقت یہاں۔۔۔ وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

تمہیں لگتا ہے تمہاری عزت اس گھر میں محفوظ نہیں ہے؟ باہر نکل کر کبھی دیکھا بھی ہے۔
چلو آؤ میں دیکھتا ہوں باہر کی دنیا کیسی ہے۔۔اس نے سحر کا بازو اپنے شکنجے میں لیا اور گھسیٹتے ہوئے باہر نکلنے لگا

چھوڑو مجھے گھٹیا انسان۔۔۔وہ اس کے ہاتھ پر مکے برسانے لگی اور خود کو آزاد کروانے کی سعی کرنے لگی مگر وہ تو جیسے غصے میں پاگل ہو چکا تھا۔

وہ اسے گھسیٹتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہا تھا اور وہ مسلسل خود کو آزاد کروانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

اس نے سحر کو داخلی دروازے سے باہر دھکا دیا۔ سحر نے بمشکل خود کو گرنے سے بچایا تھا۔

تمہیں لگ رہا تھا کہ اتنے سال تک جس گھر میں رہی ہو وہاں تم محفوظ نہیں تھی؟ جاؤ باہر کی دنیا دیکھو ذرا اور پھر مجھے آکر بتانا کہ تم اس گھر میں محفوظ تھی یا نہیں۔۔۔اس نے درشتگی سے کہہ کر دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا

وہ کچھ دیر ساکت نظروں سے دروازے کو دیکھتی رہی۔اس نے دروازہ نہیں بجایا تھا۔اس نے رو کر، گڑگڑا کر دروازہ کھول دینے کے لیے منت بھی نہیں کی تھی

لیکن اسکا وجود بے جان ضرور ہوا تھا۔آنکھوں میں بے یقینی ضرور اتری تھی۔وہ اپنا دوپٹہ اچھے سے خود پر پھیلاتے بے جان قدموں کے ساتھ مین گیٹ کی طرف بڑھی۔

پندرہ منٹ ہو گئے تھے اس نے دروازہ نہیں پیٹا تھا اور نا ہی کوئی آواز لگائی تھی۔وہ بے چین سا صوفے سے اٹھا اور داخلی دروازے کے پاس آکر دروازہ کھول دیا۔لیکن اسے وہاں نا پا کر وہ جیسے پاگلوں کی طرح باہر لپکا تھا۔وہ ادھر اُدھر نظریں گھماتا اسے ڈھونڈنے لگا پھر گارڈ کے پاس پہنچا

س۔سحر کہاں گئی ہے؟خوف کے باعث اس کی آواز لڑکھڑا ہی گئی

وہ تو باہر نکلی ہیں۔میں نے پوچھا تھا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے جانے کو کہا ہے۔کہاں گئی ہیں نہیں بتا کے گئی

گارڈ کو جھٹکے سے سائیڈ پر کرتے وہ گھر سے باہر نکلا۔تاریک سڑک بالکل سنسان پڑی تھی۔وہ تو اس کو تھوڑی دیر سزا دینا چاہتا تھا تاکہ وہ اپنے الفاظ پر شرمندہ ہو سکے۔مگر اسے کہاں پتہ تھا وہ یوں واقع ہی چلی جائے گی۔اس نے بے چینی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور واپس آکر گاڑی میں بیٹھا۔

وہ گاڑی سڑک پر ڈالتا زن سے بھگا لے گیا

وہ ادھر اُدھر کا جائزہ لیتی محتاط سے انداز میں چل رہی تھی۔ڈوپٹہ کے ایک پلو سے اس نے چہرہ بھی ڈھانپ رکھا تھا۔ تبھی اسے دور سے خود پر روشنی پڑتی دیکھائی دی۔اسے معلوم نا ہوا اس کی رفتار میں تیزی آگئی تھی۔روشنی قریب ہوتی جارہی اور اس کی رفتار میں تیزی آتی جارہی تھی روشنی بائیک کی ہیڈ لائٹس کی تھی۔بائیک اس کے بالکل قریب آکر رکی تھی۔جس پر ایک آدمی سوار تھا

ارے محترمہ رات کے اس پہر کہاں جارہی ہو؟اس کا انداز ایسا تھا کہ وہ خوف سے کانپ اٹھی تھی۔وہ رکی نہیں تھی وہ تیزی سے جارہی تھی۔اس آدمی کے لہجہ سے لگتا تھا جیسے وہ نشے کے زیر اثر ہو

محترمہ رات کو کہاں بھٹکتی پھیریں گی؟آئیں میں چھوڑ دیتا ہوں۔اس نے چلتی بائیک سے ایک ہاتھ سے سحر کو بازو سے جکڑا تھا۔وہ تڑپ کر رہ گئی۔

اس کا وجود پسینہ میں شرابور ہو رہا تھا۔دل زوروں سے ڈھڑک رہا تھا۔

اس نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور پوری قوت سے بائیک کو دھکا مارا۔وہ آدمی پہلے ہی نشے میں تھا وہ بائیک کو سنبھال نہیں پایا اور بائیک کے ساتھ ہی نیچے گر گیا

سحر حواس باختہ سی بھاگنے لگی۔ وہ آدمی بھی کھڑا ہوتا تیزی سے اس کے پیچھے بھاگا۔ اس طرح حواس باختہ سی بھاگنے کی وجہ سے اس کا دوپٹہ اس کے سر سے پھسلتا نیچے گر گیا اور قدم لڑکھڑانے کے باعث اس نے جوتا بھی وہی پھینک دیا۔

خود کو بچانے کی خاطر وہ پاگلوں کی طرح بھاگ رہی تھی۔ اچانک ہی وہ سڑک پر منہ کے بل گری۔ سڑک پر شاید کوئی کانچ کی بوتل ٹوٹی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں کانچ پیوست ہوا تھا۔ تکلیف کے سبب اس کا چیخنے کو دل کر رہا تھا مگر اپنی چیخ کا گلہ گھونٹ گئی

پیچھے اسے کسی کے ہسنے کی آواز آئی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ کون ہے۔

یااللہ میری حفاظت کرنا۔ اس نے کانچ کا بڑا سا ٹکڑا اپنے ہاتھ میں بھرا اس آدمی نے بازو سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا تھا

اب کہاں جاؤ گئی؟ وہ شیطانی طرز سے مسکرایا

سحر کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اس نے ہمت کی اور ہاتھ میں پکڑا کانچ اس آدمی کی گردن میں جابجا مارنے لگی۔ اور پاگلوں کی طرح کانچ کا ٹکڑا اسے مار رہی تھی۔ وہ آدمی تکلیف کی شدت سے چلایا تھا۔ خون کسی فوارے کی مانند نکل رہا تھا جو سحر کے پکڑوں سے لے کر منہ تک تو رنگ گیا تھا۔ یوں کانچ اس کی گردن پر مار کر نکالنے سے خون کی بوندیں اڑ کر اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں

وہ حواس باختہ سی اسے مار رہی تھی یہاں تک کہ وہ آدمی کراہ کر سڑک پر گر چکا تھا۔

اس نے بے یقینی سے اس آدمی کو دیکھا۔ بے ساختہ وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔

آہہہ۔۔ ہچکی لے کر اس نے ہاتھ میں پکڑا کانچ کا ٹکڑا دور پھینکا۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جن پر خون تھا۔ اس کا گرے کلر کا جوڑا جابجا لال داغ ظاہر کر رہا تھا۔ اس کے منہ پر بھی خون لکیروں کی صورت میں موجود تھا۔ پورا وجود پسینہ میں شرابور تھا۔ بدن میں خون تک منجمند ہو

چکا تھا۔ وہ سامنے پڑے اس شخص کو دیکھنے لگی جو ہوش وحواس سے بیگانہ سڑک پر پڑا تھا۔ وہ مر چکا تھا۔ گھبراہٹ سے اس نے اپنے چہرے پر آئی لٹ کان کے پیچھے اڑسی تو جون بھی ساتھ ہی اپنا نشان چھوڑ گیا تھا

آج اس نے اپنی زندگی کا پہلا قتل کیا تھا۔ وہ ڈر رہی تھی کانپ رہی تھی۔ خوف سے تکلیف سے لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ قتل اس سے اسکی معصومیت چھین لے گا۔ وہ ایک معصوم لڑکی سے ایک سفاک لڑکی بن جائے گی

سامنے سے ایک گاڑی کی ہیڈ لائٹس اس پر پڑی تو اس کی آنکھیں چندھیا گئی اس نے فوراً ہی اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ وہاں سے بھاگ جائے۔ کہیں گم ہو جائے۔ کسی کو نظر نا آئے۔ لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ قدموں میں کوئی زنجیر پڑ گئی ہو۔ اس کا گلہ خشک ہو رہا تھا۔ سانس تو جیسے کب سے رکا تھا

گاڑی سے ایک لڑکا باہر نکلا تھا جس کی عمر لگ بھگ انیس سال تھی۔ گاڑی کی ہیڈ لائٹس کی روشنی ابھی بھی سحر کے وجود پر تھی۔ اسے اس طرح خون میں لت پت دیکھ کر اس لڑکے کی آنکھیں پوری کھلی تھیں۔ اس نے سڑک پر پڑے آدمی پر نظر ڈالی اور اس لڑکی کی طرف قدم بڑھایا۔

سحر الٹے قدم لینے لگی۔ قریب نہیں آنا ورنہ مار دوں گی۔ سحر نے نیچے جھک کر جلدی سے کانچ کا ٹکڑا اٹھایا۔ وہ جو حیرت کے سمندر میں ڈوبا تھا ایک اور قدم اسکی طرف بڑھایا

میں نے کہا پاس نہیں آنا ورنہ جان سے مار دوں گی۔ وہ ہذیانی انداز میں چلائی تھی

وہ لڑکا ایک ہی جست میں اس کے پاس پہنچا تو سحر نے ہاتھ میں پکڑا کانچ اسے مارنا چاہا لیکن اس نے سحر کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا

کیوں خود کو تھکا رہی ہو؟ زین کی آواز پر وہ چونک کر ماضی سے باہر نکلی تھی

ہ۔ہاں ؟وہ کہاں جانتی تھی جسے وہ صرف دوستی سمجھتی ہے وہ دوستی نہیں محبت ہے۔وہ زین کی محبت کو سمجھ نہیں پا رہی تھی

تم سے نہیں ہوتا تو مجھے بتا دو۔میں ایک ہی بار میں انہیں مار کر تمہارا بدلہ لے لوں گا۔

نہیں زین انہیں جان سے مارنا ہوتا تو کب کا مار دیا ہوتا۔مجھے انہیں جیتے جی مارنا ہے۔

آؤ کام اون سحر۔۔۔وہ بیڈ سے کھڑا ہوا

زین تم تو مجھے سمجھتے تھے نا؟ وہ اس کے سامنے آکر روہانسا ہوتی کہنے لگی

سمجھ ہی تو نہیں پا رہا میں تمہیں۔وہ سوچ کر رہ گیا۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔سحر میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔اس نے سحر کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے تو اتنے دن بعد اس کا پچھلا انداز دیکھ کر سحر کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

میں بس تمہیں روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔اس نے ایک ہاتھ سحر کے ہاتھ سے نکال کر اسکی آنکھ کا کونا صاف کیا۔تمہیں رلانے والوں کو ہسنے کا دوسرا موقع نہیں دوں گا میں۔۔۔وہ شدتِ جذبات سے کہہ رہا تھا جبکہ سحر کا دل کر رہا تھا وہ روئے۔زین کی ناراضگی دور ہوتے دیکھ اس کے دل میں سکون سا اترا تھا

پروجکٹ کی تیاری کے لیے پانچ پانچ لوگوں کا گروپ بنانا تھا نا؟ پروفیسر احمر کلاس میں کھڑے کہہ رہا تھے اور سب سٹوڈنٹس صرف انہیں ہی سن رہے تھے

سب کی گروپنگ ہو گئی؟

جن کی گروپنگ نہیں ہوئی وہ کھڑے ہوں۔سب کی گروپنگ ہو چکی تھی۔بس پانچ لوگ رہ گئے تھے۔زریام۔۔زویا۔۔عشاء۔۔پریشے۔۔کنزل۔۔

Let's make our own group

پروفیسر احمران سے کہتے ہی کلاس سے باہر نکل گئے۔

ادھران سب نے ہی نگاہیں گھما گھما کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

عشاءاور کنزل نے ناگواری سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔زویا نے پریشے کو بے چینی سے دیکھا تھا۔پریشے نے زریام کی طرف بے بسی سے دیکھا تھا۔ان سب میں زریام تھا جو بالکل پر سکون تھا

★★★

لان میں ٹیبل کے گرد چاروں اطراف میں بینچ پڑے تھے۔آسمان پر رات کی تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ارحم اور ماہم وہاں آتے بینچ پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔چونکہ ارحم اور ماہم کا نکاح ہو چکا تھا تو گھر والوں کی طرف سے ان کو ملنے میں کوئی پابندی نا تھی۔ویسے بھی یہاں تو وہ اکثر آتا ہی رہتا تھا لیکن آج کے بعد اسے بارات پر ہی آنا تھا

تو میں۔۔۔

ارے ارحم بھائی کیسے ہیں آپ ؟ابھی ارحم نے بات کی شروعات کی ہی تھی کہ پاگلوں کا ٹولہ ٹپک پڑا۔زریام اچانک ہی ارحم کے ساتھ آکر بیٹھا تھا اور اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلا کر گویا ہوا تھا

زویا اور عشاء بھی ماہم کے ارد گرد آکر بیٹھی تھیں اور شرارتی نظروں سے ارحم کو ہی دیکھ رہی تھیں

یار پڑھے لکھے ہو تم سب۔۔ تمہیں اتنا نہیں پتہ کہ دو لوگوں کو پرائیویسی چاہیے ہوتی ہے۔ارحم بگڑ کر بولا تھا

ارحم بھائی کون سی کتاب میں لکھا تھا یہ۔۔زرا مجھے یاد کروائیں گے۔۔زریام ماتھے پر دو انگلیاں رکھ کے سوچنے کے انداز میں گویا ہوا۔

زریام کے انداز پر عشاء اور زویا کے ساتھ ماہم کا بھی قہقہہ گونجا تھا جبکہ ارحم تپ کر رہ گیا تھا

پرائیویسی چاہیے ؟عشاء نے شرارت سے ماہم کو کہنی ماری جس کے بدلے میں ماہم نے اسے گھوری سے نوازا تھا

سوری لیکن آج تو نہیں مل سکتی۔۔۔پرائی۔۔۔ویسی۔۔۔زریام نے پرائیویسی کو دو فقروں میں توڑ کر لمبا کھینچ کر کہا تو دوبارہ سب کا قہقہہ گونجا تھا سوائے ماہم کے جو شاید سر جھکا کر اب شرمانے گھبرانے میں مصروف تھی

ہاں نا ارحم بھائی پرسوں مہندی ہے اور اس کے بعد تو آپ لوگ ساتھ ہی رہیں گی لیکن ہم پھر آپ لوگوں سے نہیں مل پائیں گے۔۔۔زویا نے بھی بات میں حصہ ڈالا

تو آج کا دن ہمارے نام۔۔ان تینوں نے بلند آواز میں شوخ سے لہجے میں کہا

مجھے پورا یقین ہے تم لوگوں پر تم وہاں بھی ہمارا سکون غارت کرنے پہنچ جاؤ گے۔۔ارحم تو جلا بھنا بیٹھا تھا

کافی اچھے سے جانتے ہیں ارحم بھائی ہمیں۔۔۔زریام نے شرارت سے ارحم کو کہنی ماری بدلے میں ارحم کا دل کر رہا تھا اسکا بازو پکڑ کر مروڑ دے۔لیکن اگر کوئی ہڈی وڈی کریک کر جاتی تو مرہم پٹی بھی اسے ہی کرنی تھی اسی لیے بیچارہ رک گیا

ارے ذوہان بھائی آپ بھی آ سکتے ہیں۔۔۔زریام نے ذوہان کو دیکھ کر کہا

نہیں تم لوگ کہ بٹینیور کھو۔۔وہ منع کر کے آگے بڑھنے لگا

آؤ نا ذوہان تم بھی جوائن کر لو۔۔۔ارحم کے کہنے پر وہ نا چاہتے ہوئے بھی آ کر بیٹھا تھا۔عشاء کا کھلکھلاتا چہرہ ضرور مرجھایا تھا ذوہان کو دیکھ کر۔۔

اب منظر یہ تھا کہ ارحم اور ماہم مقابل بیٹھے تھے اور دائیں جانب پڑے بینچ پر ذوہان بیٹھا تھا۔ماہم کی دائیں جانب زویا اور بائیں جانب عشاء بیٹھی تھی اور ارحم کی دائیں جانب زریام بیٹھا تھا

ہمم تو سنیں ہمارے نئے نئے عاشقوں۔۔۔ذرا شاعری کی محفل ہو جائے۔زریام نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے پرجوش انداز میں کہا

مشاعرہ چھوڑو۔۔۔گانا گاتے ہیں۔۔۔عشاء نے خواہش ظاہر کی

لیکن گانا گائے گا کون؟زویا کی طرف سے سوال آیا تھا

ارے ہمارے ارحم بھائی گائیں گے نا۔۔زریام نے جوش سے ارحم کے کندھے پر مکا مارا تھا

یہ پیار جتا رہے ہو یا کسی جنم کا غصہ نکال رہے ہو۔۔ارحم نے کندھا سہلاتے ہوئے غصے سے کہا تو سب کا ہی جاندار قہقہہ فضا میں گونجا تھا

ارحم بھائی ڈیپنڈ کرتا ہے جو مرضی سمجھ لیں۔اور زریام کی بات پر ایک بار پھر سے سب ہسے تھے

یہ ضامن بھائی اور سحر بھابھی کو بھی بلاؤنا۔۔زریام نے ایک اور مشورہ دیا تھا

وہ ابھی نہیں آئے گھر۔۔۔ذوہان نے بتایا تھا

یہ لوگ سچ میں اس وقت تک کام کر رہے ہیں یا پھر۔۔۔سوری سوری۔۔ہم شروع کرتے ہیں نا۔۔ذوہان کی گھوری پر زریام چپ ہوا تھا جبکہ لڑکیاں اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی

چلیں ارحم بھائی شروع ہو جائیں۔۔۔ماہم آپی کے لیے گانا گائیں۔۔۔زریام نے جیسے حکم دیا تھا۔ارحم نے اسے دیکھا تو اس نے آنکھ دبائی

مجھے گانا نہیں آتا۔۔ارحم صاف مکر گیا۔۔ماہم کا دل کر رہا تھا کہ یہاں سے اٹھ کر چلی جائے۔چلی بھی جاتی اگر ان لڑکیوں نے دبوچ نا رکھا ہوتا

ارے ارے ارحم بھائی آپ کو گانا نہیں آتا؟زویا اور عشاء صدمے کی کیفیت میں بولی تھیں

ایسے بھی کوئی نیک پارسا نہیں ہیں آپ جو گانا نہیں۔۔۔

آہہہہہ۔۔۔اب کی بار خود پر ضبط کھوتے ارحم نے اس کے پیٹ میں کہنی ماری تھی

ظالم لوگ۔۔۔زریام نے اپنا پیٹ پکڑتے ناگواری سے اسے دیکھ کر کہا

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں کوئی اتنا شریف نہیں ہے۔۔لہذا شرافت کا لبادہ اتاریں اور شروع ہو جائیں۔۔۔زریام کے انداز پر لڑکیوں نے بمشکل اپنی ہسی دبائی تھی

اچھا ٹھیک ہے میں گانا گاؤں گا لیکن ماہم بھی میرے ساتھ گائے گی۔۔۔ارحم نے ماہم کی طرف چمکتی نظروں سے دیکھا تو ماہم نے پہلو بدلا

یہ بات میرے عزیز۔۔۔۔ کہہ رہا تھا نا کوئی شریف۔۔۔

تو چپ کر جا میرے خوامخواہ کے سالے۔۔۔ارحم نے بازو اس کے کندھے کے گرد پھیلاتے اس کے کندھے پر دباؤ دیا تو وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ گیا

جو گانا یہ گائیں گے اگر وہ مجھے نا آتا ہو تو؟۔۔۔ماہم نے اعتراض پیش کیا

پہلے تو آپ کو آتا ہو گا کیونکہ آپ گانا سننے اور گانے کی کتنی شوقین ہیں سب کو پتہ ہے اور اگر نا بھی آتا ہو تو میرے پاس اسکا بھی حل ہے۔۔زریام نے اسکا اعتراض رد کرتے ہوئے کہا

گیٹار؟زویا نے یاد دلایا

ذوہان بھائی گیٹار منگوائیں اپنے کمرے سے۔۔۔زریام نے شرارتی نظروں سے ذوہان کو دیکھا

میرے پاس کوئی گیٹار نہیں ہے۔۔۔وہ بھی ذوہان تھا کہاں ماننی تھی اس نے

چلو جی یہ بھی سہی ہے۔۔۔زریام نے گہرا سانس بھرا

ذوہان بھائی نہیں چوری کرتے آپ کا گیٹار۔۔آپ منگوائیں۔۔۔

کہا نا نہیں ہے۔۔۔اس نے زریام کو گھورا

یہ پھر میرے کمرے میں سروں کی آواز کہاں سے آرہی ہوتی ہے؟زریام نے تیوری چڑھائی

زوہان الرٹ ہوا تھا۔پڑوسی ہو پڑوسی بن کر رہو۔ کسی کی پرائیویسی۔۔۔

ارے پرائیویسی کے بارے میں نامیں الگ سے مطالعہ شروع کرتا ہوں۔۔ لیکن ابھی ہمارا وقت ضائع ہو رہا ہے۔زریام نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا تو وہ ضبط کا گھونٹ بھر کر رہ گیا

اور ہاں بڑی پرائیویسی یاد آ رہی آج آپ سب کو۔ جو گیٹار بجا کر آپ میری نیند میں خلل ڈالتے ہیں وہ اچھا پڑوسی بلکہ ایک اچھا شہری۔۔۔

اپنی بالکنی کا دروازہ بند کر کے سویا کرو۔۔ذوہان نے بھی جل کر کہا تھا۔اس کے کمرے کی بالکنی اور ذوہان کے کمرے کی بالکنی بالکل ساتھ تھی

ذوہان بھائی کو گیٹار بجانی آتی ہے ؟زویا بے یقینی سے چلائی

ہاں آتی ہے انہیں۔اب آپ جلدی کریں۔۔زریام زویا کو جواب دے کر ذوہان کی طرف متوجہ ہوا

ذوہان نے ملازم کو گیٹار لانے کا کہا۔۔

ابھی انتظار کی جگہ ہم شاعری کر لیں۔۔زویا کی چہکتی آواز سنائی دی

کون شروع کرے گا؟عشاء کی آواز گونجی تھی

ہمارا سسپینڈڈ اے۔ایس۔پی۔۔۔ارحم نے مسکراہٹ دباتے کہا جبکہ ذوہان نے تیکھی نظر اس پر ڈالی تھی۔ خیر سب کے چہرے مسکراہٹ دبانے کی وجہ سے سرخ پڑ رہے تھے

ذوہان نے عشاء کو دیکھا تھا۔اور اس کے لبوں نے جنبش کرنی شروع کی تھی

" کبھی لفظ بھول جاؤں، کبھی بات بھول جاؤں"

"تجھے اس قدر میں چاہوں کے اپنی ذات بھول جاؤں"

"اٹھ کر کبھی جو تیرے پاس سے میں چل دوں"

" جاتے ہوئے میں خود کو تیرے پاس بھول جاؤں"

"کیسے کہوں تم سے، کہ کتنا چاہا ہے تمہیں"

"اگر کہنے پر تم کو آؤں تو الفاظ بھول جاؤں"

"میری اداسی سے اگر ملتی ہے تجھ کو خوشی"

"تو قسم ہے مجھ کو تیری، کہ میں مسکان بھول جاؤں"

"تجھے دیکھ دیکھ کہ میری چلتی ہیں یہ سانسیں"

"جو تو نظر نا آئے تو ہر سانس بھول جاؤں"

ذوہان شدت جزبات سے عشاء کو نظروں میں رکھتا ہوا کہہ رہا تھا جو اسکی نظروں کی تپش محسوس کرتے سر جھکا کر لب کاٹ رہی تھی۔ نا جانے کیوں گھبراہٹ ہو رہی تھی

ذوہان کی آواز تھمی تو سب کی ہوٹینگ کی آواز گونجی تھی

اب زویا کی مسکراتی نظریں عشاء پر ٹکی تھیں

م۔میں کوئی شعر نہیں۔۔۔

نو عشاء کوئی بہانہ نہیں۔۔۔ زریام نے تیوری چڑھائی

عشاء نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا اور ذوہان کی طرف دیکھا جو مسکراتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"پہلے پہل تیرے پیار کو میں سمجھتی تھی فرضی"

واہ واہ، واہ واہ۔۔ زریام اور زویا کہاں چپ رہ سکتے تھے

"کہ پہلے پہل تیرے پیار کو میں سمجھتی تھی" فرضی

"آگے نہیں سنا رہی میرا شعر میری مرضی"

وا۔۔۔ زریام نے واہ کہنے کے لیے ہونٹ گول کیے ہی تھی کہ عشاء کا مصرع سن کر چپ لگ گئی اور پھر سب ہی ہنس دیے۔ عشاء تھی بھئی کچھ بھی توقع کی جاسکتی تھی

اب زریام کی باری۔۔۔ عشاء کا رخ زریام کی طرف تھا

نہیں میں ابھی سنگل ہوں۔۔۔اب جس کے لیے اپنے جذبات بیان کروں وہ ہے ہی نہیں۔۔۔

زریام نے کندھے اچکائے

تم بولو ہم سنیں گے۔۔ویسے بھی جس کے لیے کہو گے وہ جہاں بھی ہو گا محسوس کرلے گا۔۔

عشاء نے آنکھوں میں چمک لیے زویا کو دیکھتے ہوئے کہا

زریام کی آنکھوں کے سامنے کسی کا سراپا لہرایا تھا۔لان میں تھوڑی دیر خاموشی چھائی رہی

"کیوں تو اچھا لگتا ہے، وقت ملا تو سوچیں گے"

"تجھ میں کیا کیا دیکھا ہے، وقت ملا تو سوچیں گے"

اسے لگا اس کے لب ہل رہے ہیں اور وہ بول رہا تھا۔خود کی آواز اسکی سماعتوں میں پڑ رہی تھی مگر اسکا دماغ سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ کیا بول رہا ہے

"موسم، خوشبو، بادصبا، چاند، شفق اور تاروں میں"

"کون تمہارے جیسا ہے وقت ملا تو سوچیں گے"

ہووووو۔۔زریام جو تصورات میں گم گیا تھا عشاء کی ہوٹینگ کی آواز پر واپس آیا

اب زویا۔۔۔عشاء کا رخ اب زویا کی طرف تھا

"رات ہو، چاند ہو، شناسا ہو،"

"میں نے اک عمر خرچ کی ہے تم پر،"

"میں نے ایک عمر خرچ کی ہے تم پر،"

"تم میرا قیمتی اثاثہ ہو،"

"ایک تو خوف بھی ہو دنیا کا،"

"ایک تو خوف بھی ہو دنیا کا،"

"اور محبت بھی بے تحاشہ ہو،"

زویا کی آنکھوں میں نمی جمع ہوئی تھی وہ زریام پر نظریں جمائے اپنے جزبات بیان کر رہی تھی اس کی آنکھوں میں اس قدر جذبات کا سمندر دیکھ کر زریام کو کچھ غلط محسوس ہوا تھا۔اس نے بے ساختہ پہلو بدلا تھا

عشاء نے پھر سے ہوٹینگ کی تھی۔زویا کی آنکھوں سے آنسو بہنے کو تیار تھے اور زریام کے دل میں بے چینی پیدا ہوئی تھی

گیٹار آچکی تھی اور ذوہان بڑی کوشش کے بعد بجانے کے لیے تیار ہو ہی چکا تھا زریام کا کہنا تھا کہ آج گیٹار ذوہان بجائے گا

ذوہان نے گیٹار بجانا شروع کیا اور ارحم نے گانا۔۔۔

"بلاوے تجھے یار آج میری گلیاں"

"بساؤں تیرے سنگ میں الگ دنیا"

ارحم کی آواز پر ماہم کا دل زوروں سے دھڑکنا شروع ہوا تھا۔

"بلاوے تجھے یار آج میری گلیاں"

"بساؤں تیرے سنگ میں الگ دنیا"

"نا آئیں کبھی دونوں میں ذرا بھی فاصلے"

"بس اک تو ہو اک میں ہوں اور کوئی نا"

"ہے میرا سب کچھ تیرا تو سمجھ لے"

"تو چاہے میرے حق کی زمین رکھ لے"

وہ مسکراتی نظریں اس پر ٹکائے بیٹھا تھا جو کہ سر جھکا کر انگلیاں مروڑ رہی تھی۔اس میں اتنی سکت نا تھی کہ وہ ارحم کی طرف دیکھ پاتی

"تو سانسوں پہ بھی نام تیرا لکھ لے"

"میں جیوں جب جب تیرا دل دھڑکے"

ذوہان کی گیٹار کی تاروں کو چھیڑتی انگلیاں صرف گیٹار کی تاروں کو ہی نہیں چھیڑ رہی تھیں بلکہ وہاں بیٹھے سب لوگوں کی دل کی تاروں کو بھی چھیڑ رہی تھیں

"تجھ سے میرا یہ جی نہیں بھرتا"

"کچھ بھی نہیں اثراب کرتا"

"میری راہ تجھی سے میری چاہ تجھی سے"

"مجھے بس یہی رہ جانا"

زریام نے ماہم کی طرف دیکھ کر آئیبرو اچکا کر پوچھنا چاہا کہ اسے گانا آتا ہے یا نہیں۔ماہم نے نفی میں سر ہلایا تو وہ اپنا موبائل نکال کر کچھ سیرچ کرنے لگا تھا

"لگی ہیں تیری عادتیں مجھے جب سے"

"ہے تیرے بن پل بھی برس لگتے"

ارحم کی خوبصورت آواز ماہم کو سحرزدہ کر رہی تھی

"بلاوے تجھے یار آج میری گلیاں"

"بساؤں تیرے سنگ میں الگ دنیا"

"جو ہویں تو اداس مجھے دیکھ ہنس دے"

زویا عشاء اور زریام وقفے وقفے سے ہوٹینگ بھی کر رہے تھے

"تو چاہے میرے حق کی زمین رکھ لے"

"تو سانسوں پہ بھی نام تیرا لکھ دے"

"میں جیوں جب جب تیرا دل دھڑکے"

زریام نے اپنا موبائل ماہم کی طرف بڑھایا جس پر گانے کے لیر یکس نکلے ہوئے تھے۔ماہم نے بے یقینی سے زریام کی طرف دیکھا تو اس نے مسکراتے ہوئے شرٹ سے مصنوعی گرد جھاڑی ویسے گانا تو اسے آتا تھا۔ لیکن ارحم کی چالاکی پر غصہ بہت آرہا تھا۔گانا بھی کیسا استعمال کیا تھا۔ جس کے بدلے میں وہ ماہم سے اظہارِ محبت سن سکتا تھا۔وہ بے بسی سے گانا شروع ہوئی

"تجھ سے ملی تو سیکھا میں نے ہنسنا"

"آیا مجھے سفر میں ٹھہرنا'

"میں تو بھول گئی دنیا کا پتہ "

"یارا جب سے تجھے جانا"

ارحم کے لبوں پر دلفریب سی مسکراہٹ بکھری تھی۔

"ہے تو ہی دل جان ہے میری اب سے "

"وے زکر تیرا نا جائے میرے لب سے "

"بلاوے تجھے یار آج میری گلیاں "

"بساؤں تیرے سنگ میں الگ دنیا"

ماہم نے پہلی دفعہ اسکی طرف دیکھا تھا جو کہ پہلے ہی محبت پاش نظروں سے اسے تک رہا تھا۔اور ماہم کی نظریں تو جیسے پلٹنا بھول گئی تھی۔وہ اسکی آنکھوں کی چمک دیکھ کر سحر زدہ ہو رہی تھی

"جو ہو وے تو اداس مجھے دیکھ ہنس دے"

"تو چاہے میرے حق کی زمین رکھ لے"

اب اس کی آواز روہانسی ہوتی جارہی تھی۔اس کی آنکھوں میں بے ساختہ نمی جمع ہونے لگی تھی

"تو سانسوں پہ بھی نام تیرا لکھ دے"

"میں جیوں جب جب تیرا دل دھڑکے "

ارحم سر جھکا کر دل کھول کر مسکرایا تھا۔وہ یہ الفاظ دل سے ادا کر رہی تھی یا نہیں۔۔وہ نہیں جانتا تھا لیکن وہ یہ الفاظ ادا تو اس کے لیے ہی کر رہی تھی اسکے لیے بس اتنا ہی کافی تھا۔

سب بس انکی ایک ایک حرکت کو نوٹ کرنے میں مصروف تھے

"پیار دی راہواں اتے یار تو لے آیا"

"مینوں جینے دا مطلب آج سمجھ آیا"

"پر ایا مینوں کر رناناتو سوہنیا"

"چنامیں تے ٹر جانا"

ارحم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور آخری فقرے ادا کیے۔ماہم نے بے ساختہ نظریں جھکائیں تھیں۔دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔اس نے ہاتھ کی پشت سے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا۔اب اسکا دل کر رہا تھا وہ وہاں سے غائب ہو جائے۔

ارحم بھائی لڑکیوں کی طرح کیوں شرما رہے ہیں؟گانا ختم ہونے کی دیر تھی کہ زریام نے کمپلیمنٹ پاس کیا

نہیں نہیں ارحم بھائی کس نے کہہ دیا کہ جینڈر دیکھ کر شرمانا چاہیے؟

آپ شرما سکتے ہیں۔۔۔عشاء کہاں پیچھے رہ سکتی تھی۔اس کی بات پر سب کا قہقہہ پھر سے گونجا تھا

ارحم بے یقینی سے اس پاگلوں کے ٹولے کو دیکھ رہا تھا جو آج اس کی بہت زیادہ ہی عزت ذوہان کی گیٹار کی تاروں کو چھیڑتی انگلیاں صرف گیٹار کی تاروں کو ہی نہیں چھیڑ رہی تھیں بلکہ وہاں بیٹھے سب لوگوں کی دل کی تاروں کو بھی چھیڑ رہی تھیں

"تجھ سے میرا یہ جی نہیں بھرتا"

"کچھ بھی نہیں اثر اب کرتا"

"میری راہ تجھی سے میری چاہ تجھی سے"

"مجھے بس یہی رہ جانا"

زریام نے ماہم کی طرف دیکھ کر آئیبرو اچکا کر پوچھنا چاہا کہ اسے گانا آتا ہے یا نہیں۔ماہم نے نفی میں سر ہلایا تو وہ اپنا موبائل نکال کر کچھ سیرچ کرنے لگا تھا

"لگی ہیں تیری عادتیں مجھے جب سے"

"ہے تیرے بن پل بھی برس لگتے"

ارحم کی خوبصورت آواز ماہم کو سحر زدہ کر رہی تھی

"بلاوے تجھے یار آج میری گلیاں"

"بساؤں تیرے سنگ میں الگ دنیا"

"جو ہویں تو اداس مجھے دیکھ ہنس دے"

زویا عشاء اور زریام وقفے وقفے سے ہوٹینگ بھی کر رہے تھے

"تو چاہے میرے حق کی زمین رکھ لے"

"تو سانسوں پہ بھی نام تیرا لکھ دے"

"میں جیوں جب جب تیرا دل دھڑکے"

زریام نے اپنا موبائل ماہم کی طرف بڑھایا جس پر گانے کے لیریکس نکلے ہوئے تھے۔ماہم نے بے یقینی سے زریام کی طرف دیکھا تو اس نے مسکراتے ہوئے شرٹ سے مصنوعی گرد جھاڑی

ویسے گانا تو اسے آتا تھا۔لیکن ارحم کی چالاکی پر غصہ بہت آرہا تھا۔گانا بھی کیسا استعمال کیا تھا۔

جس کے بدلے میں وہ ماہم سے اظہارِ محبت سن سکتا تھا۔وہ بے بسی سے گانا شروع ہوئی

"تجھ سے ملی تو سیکھا میں نے ہنسنا"

"آیا مجھے سفر میں ٹھہرنا'

"میں تو بھول گئی دنیا کا پتہ"

"یارا جب سے تجھے جانا"

ارحم کے لبوں پر دلفریب سی مسکراہٹ بکھری تھی۔

"ہے تو ہی دل جان ہے میری اب سے"

"وے زکر تیرا نا جائے میرے لب سے"

"بلاوے تجھے یار آج میری گلیاں"

"بساؤں تیرے سنگ میں الگ دنیا"

ماہم نے پہلی دفعہ اسکی طرف دیکھا تھا جو کہ پہلے ہی محبت پاش نظروں سے اسے تک رہا تھا۔اور ماہم کی نظریں تو جیسے پلٹنا بھول گئی تھی۔وہ اسکی آنکھوں کی چمک دیکھ کر سحر زدہ ہو رہی تھی

"جو ہو وے تو اداس مجھے دیکھ ہنس دے"

"تو چاہے میرے حق کی زمین رکھ لے"

اب اس کی آواز روہانسی ہوتی جارہی تھی۔اس کی آنکھوں میں بے ساختہ نمی جمع ہونے لگی تھی

"تو سانسوں پہ بھی نام تیرا لکھ دے"

"میں جیوں جب جب تیرا دل دھڑکے"

ارحم سر جھکا کر دل کھول کر مسکرایا تھا۔وہ یہ الفاظ دل سے ادا کر رہی تھی یا نہیں۔۔وہ نہیں جانتا تھا لیکن وہ یہ الفاظ ادا تو اس کے لیے ہی کر رہی تھی اسکے لیے بس اتنا ہی کافی تھا۔

سب بس انکی ایک ایک حرکت کو نوٹ کرنے میں مصروف تھے

"پیار دی راہواں اتے یار تو لے آیا"

"مینوں جینے دا مطلب آج سمجھ آیا"

"پر ایا مینوں کر رنانا تو سوہنیا"

"چنا میں تے ٹر جانا"

ارحم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور آخری فقرے ادا کیے۔ماہم نے بے ساختہ نظریں جھکائیں تھیں۔دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔اس نے ہاتھ کی پشت سے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا۔اب اسکا دل کر رہا تھا وہ وہاں سے غائب ہو جائے۔

ارحم بھائی لڑکیوں کی طرح کیوں شرما رہے ہیں؟ گانا ختم ہونے کی دیر تھی کہ زریام نے کمپلیمنٹ پاس کیا

نہیں نہیں ارحم بھائی کس نے کہہ دیا کہ جینڈر دیکھ کر شرمانا چاہیے؟

آپ شرما سکتے ہیں۔۔۔عشاء کہاں پیچھے رہ سکتی تھی۔اس کی بات پر سب کا قہقہہ پھر سے گونجا تھا

ارحم بے بسی سے اس ٹولے کو دیکھ رہا تھا جو آج اس کی بہت زیادہ ہی عزت افزائی کر رہے تھے۔ یا یوں کہہ لیں کہ عزت سے بے عزتی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے تھے کر رہے تھے۔یا یوں کہہ لیں کہ عزت سے بے عزتی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے تھے

★★★

درد تو نہیں ہو رہا؟ارحم اس کے بازو پر پٹی باندھتا گویا ہوا تھا

نہیں مزا آ رہا ہے۔۔۔بلکہ میں ایسا کرتا ہوں ہر ہفتے خود پر فائرنگ کرواؤں گا۔ضامن نے جل کر کہا۔ظاہر ہے گولی لگی تھی درد تو ہونا ہی تھا۔کیا عجیب پاگل ڈاکٹر ہے۔ضامن سوچ کر رہ گیا

آہہہ۔۔کیا کر رہا ہے؟ارحم نے اس کے بازو کے گرد پٹی لپیٹے آخر میں زور سے کھینچا تو زخم پر کھیچاؤ آنے کی وجہ سے ضامن کی سسکی نکل گئی

ہاں اب ٹھیک ہے۔۔میں چیک کر رہا تھا کہ انسان ہو کے نہیں۔۔کیونکہ نارمل انسانوں کو تو گولی لگنے پر درد ہوتا ہے۔خیر اب کنفرم ہو گیا۔ارحم مسکراتے ہوئے پرسکون انداز میں اس سے کہہ رہا تھا جبکہ ضامن ناگواری سے اسے دیکھ کر رہ گیا

ڈاکٹر ہو پتہ نہیں ہے اس طرح میرا خون بہہ سکتا تھا۔ضامن نے دانت پیستے کہا

تم کس چیز کی ٹینشن لے رہے ہو تمہارا تو تھوڑا سا خون ضائع ہوتا لیکن میرا وقت یہ بینڈ تج کا سامان سب ضائع ہوتا۔ارحم کی بات پر ضامن عش عش کر اٹھا

یار ہم تو سمجھے تھے کہ یہ سب ختم ہو گیا لیکن اتنے سالوں بعد پھر سے وہی۔۔۔آخر یہ کون سے ہیڈن دشمن پال رکھے تھے تمہارے دادا صاحب نے۔۔

ارحم کی بات پر ضامن نے برہمی سے اسکی طرف دیکھا

ہاں نا کتنے سالوں بعد آج تم حملہ ہوا ہے اگر گولی بازو پر لگنے کے بجائے کہیں اور لگ جاتی تو؟

اس کے تاثرات دیکھ کر چپ ہونے کے بجائے ارحم پھر سے بولنے لگا

کیا سوچ رہا ہے؟اسے سوچوں میں گم دیکھ کر ارحم نے سوال کیا

کچھ نہیں یار لیکن یہ جو کوئی بھی ہے بڑا ہی کوئی شاطر ہے۔۔اپنے پیچھے کوئی ثبوت بھی نہیں چھوڑتا۔۔وہ واقعی بہت پریشان لگ رہا تھا۔پہلے ہی تھوڑی پریشانیاں تھیں اس کی زندگی میں جو یہ ایک کا اضافہ ہو گیا

اسی لیے تو کہہ رہا ہوں کچھ دن سب چھوڑو اور اس کے بارے میں خود ذاتی طور پر تحقیق کرو۔

اور ہاں پولیس وغیرہ کو انوالو کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ سسپینڈڈ پولیس آفیسر ہے نا اسکی ہیلپ لے لینا۔ضامن نے اسکی طرف دیکھا جو اب فرسٹ ایڈ باکس بند کر کے کرسی کو ٹیک لگا کر پرسکون بیٹھا تھا

تمہاری شادی سکون سے گرز جائے پھر دیکھتے ہیں اس بارے میں۔۔ضامن کے کہنے پر ارحم نے اثبات میں سر ہلایا

★★★

غلطی جتنی ذوہان بھائی کی تھی اتنی عشاء کی بھی تھی۔۔تو میں تو کچھ نہیں کہہ رہا اس بارے میں۔۔۔زریام نے ہاتھ کھڑے کیے۔

ہاں عشاء انہوں نے تھپڑ مارا تھا تو تم نے بھی واپس تھپڑ مار کر حساب کلئیر کر دیا تھا

انہوں نے معافی بھی مانگی ہے تو تمہارا حق بنتا ہے کہ معاف کر دو۔زویا بھی بات میں دلچسپی لیتی عشاء کے ساتھ صوفے پر بیٹھتی بولی

نہیں بلکہ معافی مانگو تم بھی۔۔ تمہیں تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا۔۔زریام فوراً بولا

اوئے اوئے یہ تم لوگ میرے دوست ہو یا پھر اس کے ؟عشاء تو اسکی بات پر سلگ کر ہی رہ گئی تھی۔عشاء اور معافی مانگے اور وہ بھی اس ذوہان سے۔ہو ہی نہیں سکتا۔

تمہارے دوست ہیں اس لیے تمہیں سمجھا رہے ہیں کہ ان سے شادی کر لو ورنہ اگر ان کے دوست ہوتے تو ان کے لیے برا کبھی نہیں چاہتے۔۔زریام کی بات پر عشاء نے گود میں پڑا کشن اٹھا کر غصے سے اسے مارا جسے زریام نے کیچ کر لیا

گڈ شارٹ۔۔اس نے سراہنے والے انداز میں کہا اور کشن صوفے پر رکھا

یار مجھے تو بہت اچھے لگتے ہیں۔۔۔زویا گرم جوشی سے کہنے لگی

تو تم کر لو نا شادی۔۔۔وہ تو جلی بھنی بیٹھی تھی

نہیں نہیں تمہیں ہی مبارک۔۔زویا کے انداز پر زریام نے بمشکل قہقہہ ضبط کیا

اچھے تو ہیں یار۔۔زریام نے بھی طرف داری کی۔

تو تم کر لو نا۔۔۔

میں کیسے کر سکتا ہوں ؟

کوئی ایک اچھی بات بتادو اس کے بارے میں۔۔۔عشاء بگڑ کر بولی ذکر ایک نہیں بہت ساری باتیں بتا سکتے ہیں ہم۔۔۔زریام نے چپس کا ٹکڑا منہ رکھتے مصروف سے انداز میں کہا

فرسٹ کیا ڈیشنگ پر سنیلیٹی ہے۔زویا نے کہنا شروع کیا اور ساتھ ہی ہاتھ آگے بڑھا کر زریام سے چپس کا پیکٹ بھی لیا تھا

ہاں بالکل ڈیشنگ۔ڈیش۔۔ڈیش۔۔ڈیش۔۔عشاء نے جل کر کہا جبکہ اس کے انداز پر دونوں نے منہ بگاڑتے اسے دیکھا

سیکنڈ۔۔۔زریام نے بولنا شروع کیا

چپ۔۔۔منہ بند کروا پنا۔بکواس نہیں کرنی۔۔۔میں جارہی ہوں۔۔۔وہ انگلی اٹھا کر ان کو تنبیہہ کرتی جلتی کڑھتی وہاں سے جانے لگی۔ارے سنو تو۔۔زویا پیچھے سے بولی

آپ کا مطلوبہ انسان اس وقت آپ سے سخت ناراض ہے اور آپ سے بات کرنے کا بالکل بھی خواہش مند نہیں ہے۔برائے مہربانی اس کی ناراضگی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسے منانے کی بھرپور کوشش کریں۔

بغیر پلٹے اس نے کہتی وہ وہاں سے یہ جاوہ جا ہوئی۔وہ دونوں دیدے پھاڑے اس کی پشت کو دیکھتے رہ گئے۔ایک لمحہ گزرا اور وہ دونوں ہنس دیے۔

میگزین بھی نہیں لے کے گئی۔زویا نے میز پر پڑی فوٹو میگزین اٹھا کر کھولی۔یہ وہی میگزین تھی جو زریام نے اس کی برتھ ڈے گفٹ کے لیے تیار کروائی تھی مگر فوری طور پر مصروفیات اور اس دن کے ہوئے ڈرامے کی وجہ سے اسے صرف یوایس بی ہی دے سکا تھا۔

مجھے لگتا ہے ہمارے لیے دنیا کا سب سے مشکل کام عشاء کو ذوہان بھائی کے پروپوزل کے لیے منانا ہو گا۔۔۔زریام نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔زویا نے بھی منہ کے زاویے بگاڑے۔

ایسے ہی تھے وہ رات گئی بات گئی پر یقین رکھنے والے۔۔اس دن ذوہان کے رویے کے باوجود بھی وہ ذوہان کے ساتھ بالکل اچھے سے پیش آ رہا تھا۔۔ایسے جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو اور عشاء کو اس کے پروپوزل کے لیے منانے کا ارادہ بھی رکھتا تھا

یار یہاں پر سب کو محبتیں ہو رہی ہیں۔ایک میں رہ گیا۔اس نے ٹانگیں سیدھی کر کے ٹیبل پر رکھی اور سر پیچھے صوفے کے ساتھ ٹکایا

یہ کمبخت محبت مجھے کیوں نہیں ہو رہی۔۔۔

زریام کی بات پر زویا سیدھی ہو کر بیٹھی اور چپس کا پیکٹ ٹیبل پر رکھا

کیا پتہ کوئی تمہیں اتنی شدت سے چاہتا ہو کہ اسکی شدت کے آگے قسمت بھی گھٹنے ٹیکتی تمہیں اس کے نام کر نا چاہتی ہو۔کیا کیا نہیں تھا اس کے لہجے میں لیکن کیا فائدہ مقابل تو سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھا

زریام کے کان کھڑے ہوئے۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور عجیب سی نظروں سے اسے دیکھنے لگا

ریسنٹلی کوئی ایموشنل مووی دیکھی ہے نا؟وہ اسے نظروں کے حصار میں رکھتے پوچھنے لگا

افففففف۔زویا تو کسمسا کر رہ گئی۔اگر وہ خود میں ہمت جمع کر کے اس سے اظہارِ محبت کر بھی دے تو یہ انسان مزاق ہی سمجھے گا۔وہ بے بسی کی انتہا پر تھی

یار یہ کسی سے بلاوجہ کی ہمدردی ہونے لگے تو اسے کیا نام دینا چاہیے؟زویا کا رکھا پیکٹ اٹھا کر چپس کھاتے ہوئے وہ پھر سے بولنا شروع ہوا اور اب کافی سنجیدہ تھا

شاید محبت ہو جانے کے چانسیز۔۔۔اس نے پہلے سوال کیا اور پھر خود ہی جواب دے دیا

زریام کی بات پر زویا کی ہارٹ بیٹ بے ساختہ تیز ہوئی تھی۔

کہنا کیا چاہتے ہو۔۔ سہی سے بتاؤ۔۔ کہیں تو بہت بڑا خطرہ لاحق ہوا تھا

اگر کسی کو ایمپریس کرنا ہو تو کیا کرنا پڑتا ہے؟ وہ بالکل بے نیازی سے بول رہا تھا

تم نے کس کو ایمپریس کرنا ہے؟ اس کے منہ سے کسی کو ایمپریس کرنے کی بات سن کر زویا کا دل تو سوکھے پتے کی مانند ہو گیا تھا

تم پہلے میرے سوال کا جواب دو

اگنور۔۔۔ اس نے بھی جل کر کہا۔ بھئی اس کے سامنے کسی کو ایمپریس کرنے کی بات کرے گا تو جیلسی تو ہو گی نا

زویا کے جواب پر زریام نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

اگنور؟

ہاں اگنور کیا کرو، زیادہ بھاؤ نا دیا کرو، بات کرنا تو چھوڑو نظر بھی نا آیا کرو اور جہاں بھی وہ نظر آئے ایسے ریکٹ کیا کرو کہ سامنے کوئی ہے ہی نہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا ورنہ زویا نے وہ بھی کہہ دینا تھا

ا۔ اور اس سے کیا ہو گا؟ زریام نے الجھی نظروں سے اسے دیکھا

لڑکی ایمپریس۔۔۔ سنجیدگی سے کہتی وہ صوفے سے کھڑی اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگی

ہاں ں۔۔ اگنور کرنے سے کونسی لڑکی ایمپریس ہوتی ہے؟ وہ کنفیوز سا سوچنے لگا

یہ یہ آپ کو کیا ہوا؟ ضامن کے بازو پر بینڈیج دیکھ کر وہ جیسے تڑپ کر اسکی طرف بڑھی تھی

اس نے فوراً آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما۔ کل تک جس انسان کو دیکھنا بھی پسند نا تھا اسے آج اس کے لیے تکلیف ہو رہی تھی۔ اس کے انداز پر ضامن ایک پل کے لیے تو مسمرائز ہو گیا

کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے سب لوگ پریشانی سے کھڑے ہو کر اس کی طرف بڑھے تھے

بھائی یہ۔۔ذوہان کی طرف سے پریشان آواز گونجی

تم ٹھیک ہو ؟احمد شاہ بھی بیٹے کی تکلیف پر تڑپ کر آگے بڑھے تھے

کیسے ہوا یہ ؟اب کی بار عشرت بیگم کی طرف سے سوال آیا تھا۔

سب باری باری اپنی پریشانی ظاہر کرنے لگے۔عشاءاور ماہم بھی پریشان سی اسے ہی دیکھ رہی تھیں

میں ٹھیک ہوں فکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اس نے سب کے پریشان چہرے دیکھ کر گویا تسلی کروائی

تم سے نہیں ہوتا تو مجھے بتادو۔میں ایک ہی بار میں انہیں مار کر تمہارا بدلہ لے لوں گا۔زین کی کہی گئی بات سحر کے کانوں میں گونجنے لگی تھی

افففففف زین کیا کر رہے ہو تم ؟وہ اس وقت غصے کی انتہا پر تھی

ی۔یہ کس نے کیا؟سحر کا دل خوف سے بری طرح کانپ رہا تھا

پتہ نہیں۔۔۔ضامن کے جواب پر دل کو جیسے سکون ملا تھا۔شکر ہے اسے زین کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا تھا

لیکن میں پتہ لگا لوں گا۔۔۔ضامن نے کہا تو سحر نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔ہمممم۔۔بمشکل ہی وہ مسکرا پائی تھی

بیٹا تم جاؤ اپنے کمرے میں آرام کرو۔جاؤ سحر لے کر جاؤ اسے۔۔عشرت بیگم کے کہنے پر وہ اسے لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی

زین اور عارب لاؤنج میں بیٹھے کسی موضوع پر بات چیت کررہے تھے جب سحر وہاں پہنچی اور زین کو گریبان سے پکڑ کر کھینچ کر کھڑا کیا اور جھٹکے سے پیچھے دیوار سے لگایا۔عارب گھبرا کر کھڑا ہوا

یہ کیا کیا تم نے ؟وہ سختی سے اسے گریبان سے پکڑے چلائی تھی

کیا کیا ہے میں نے ؟زین ناسمجھی سے پوچھنے لگا

کیوں گولی چلائی تم نے اس پر ؟سحر کی آنکھیں خون چھلکا رہی تھی۔عارب حیران وپریشان سا ان کی طرف بڑھا

میں نے کسی پر کوئی گولی نہیں چلائی۔۔۔وہ اس کے لہجے کو اگنور کرتے ہوئے پر سکون انداز میں کہنے لگا۔ساتھ ہی آرام سے اسکی گرفت سے خود کو آزاد کروایا تھا

زین میں نے کہا تھا میرے معاملے سے دور رہو۔۔۔اس نے پھر سے زین کا گریبان جکڑا تھا۔

اب کی بار زین نے اس کے ہاتھ غصے سے جھٹک دیے۔بس اور کتنا نرم لہجہ رکھتا۔وہ پیار سے بات کررہا تھا اور وہ اس طرح پیش آرہی تھی۔ضبط رکھنا واقع مشکل تھا

کون سے تمہارے معاملے ؟وہ اسکو دیکھتے تیکھے لہجے میں گویا ہوا

کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو پاگل ہو گئے ہو ؟آپس میں کیوں لڑرہے ہو ؟عارب ان دونوں کے درمیان آتا انہیں ایک دوسرے سے دور کرنے لگا

پوچھو اس سے میں نے اسے منع کیا تھا۔ان لوگوں سے دور رہنے کا کہا تھا مگر اس نے تو اپنی مرضی کرنی ہے۔وہ پھر سے غصے سے چلانے لگی

بس۔۔۔بہت ہوا۔۔کیا کیا ہے میں نے جو تم اسطرح ہائی پر ہورہی ہو ؟زین بھی اس کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے اسی کے انداز میں گویا ہوا

تم نے ضامن کو گولی ماری ہے نا؟اس نے پوچھا نہیں تھا کنفرم کرنا چاہا تھا

میں نے؟

ہاں یاناں۔۔۔وہ پھر سے چلائی

اگر ماری بھی ہے تو تمہیں اتنی ہمدردی کیوں ہو رہی ہے؟ تمہیں تکلیف کیوں ہو رہی ہے؟

عارب اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے مسلسل اسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا

مر گیا کیا؟ تیکھے لہجے میں کہتا وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر استفسار کرنے لگا

شٹ اپ زین۔۔۔

بس کرو تم دونوں۔۔۔دماغ خراب ہو گیا ہے تم دونوں کا؟ عارب کے چلانے پر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے لیے لاؤنج میں ان تینوں کی سانسوں کی آواز بھی رک گئی تھی۔

کس نے کس کو گولی ماری یہ نہیں سمجھ رہا میں لیکن یہ ضرور سمجھ رہا ہوں کہ تم بہت بدل گئی ہو سحر۔۔ان دونوں کی یہ تلخ کلامی دیکھ کر عارب واقع بہت حیران تھا

میں؟ اس کی آنکھوں میں بے یقینی اتری

ہاں تم۔۔وہ تقریباً چلایا تھا

تم آج ان لوگوں کی وجہ سے ہم سے لڑ رہی ہو۔ان بلیو ایبل۔

عارب نے تاسف سے اسے دیکھا وہاں سے چلا گیا جبکہ سحر ساکت ہوئی تھی۔۔۔وہ خالی آنکھوں سے عارب کی پشت کو دیکھنے لگی

اس نے زین کی طرف دیکھا جو اسے دیکھ کر افسوس سے نفی میں سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا

وہ ساکت سی کھڑی رہ گئی۔کچھ ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔اور جو ہاتھ میں تھا وہ بھی اب ہاتھوں سے نکل رہا تھا۔کس اندھیرے راستے میں نکل پڑی تھی وہ؟ روشنی کی کوئی امید واقع ہی نا تھی الٹا اندھیرے میں چل کر خود کو زخمی کر رہی تھی۔یہ انتقام بھی بہت بری چیز ہوتی ہے۔انسان اپنا

سب کچھ لٹا دیتا ہے اس انتقام کی خاطر۔ مگر پھر بھی سکون حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جو چلا گیا وہ تو واپس نہیں آسکتا مگر جو موجود ہے اس کی قدر کرنا تو لازم ہے

★★★

وہ آئینے کے سامنے بیٹھی ماہم کی مہندی کے لیے تیار ہو رہی تھی مگر دماغ اسکا اب بھی وہی اٹکا تھا۔۔ضامن پر زین نے گولی نہیں چلائی تو کس نے چلائی؟

اس نے ڈریسنگ ٹیبل سے چوڑیاں اٹھائی اور کلائیوں میں پہننے لگی۔

بھابھی آپ کو عشرت آنٹی بلا رہی ہیں۔۔۔ کسی لڑکی نے آکر اسے اطلاع دی تھی۔اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی۔ نہیں ہو رہا تھا اس سے یہ اچھی بہو ہونے کا ناٹک۔۔ تنگ آگئی تھی وہ۔۔ اس نے غصے سے چوڑیوں پر دباؤ دیا تو سبز رنگ کی کانچ کی چوڑیاں اس کی کلائی کو زخمی کرنے کی وجہ بنی تھیں

★★★

کیسی لگ رہی ہیں آپ؟ وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے نیم دراز سا بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ موبائل کان سے لگائے وہ بول رہا تھا اور ساتھ ہی بیڈ شیٹ پر انگلیوں سے شاید کچھ لکھ رہا تھا۔

"کیسی لگ رہی ہیں آپ" یہ نہیں پوچھنا تھا۔۔ "کیسی ہیں آپ" یہ پوچھنا تھا۔۔ماہم نے اسکی اصلاح کی

نہیں مجھے پتہ ہے آپ ٹھیک ہیں۔۔ آپ یہ بتائیں کہ کیسی لگ رہی ہیں؟

تمہیں کیسے پتہ میں ٹھیک ہوں؟ ماہم ڈریسنگ مرر کے سامنے بیٹھی ارحم سے فون پر بات کر رہی تھی اور پاس ہی بیوٹیشن کھڑی اسے تیار کر رہی تھی

کیونکہ میں بالکل ٹھیک ہوں تو آپ کو کیسے کچھ ہو سکتا ہے؟ ارحم کا لہجہ محبت سے چور تھا

یہ کیا بات ہوئی؟ ماہم کو پتہ نا چلا اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری تھی

اب آپ اپنا دیدار کروائیں گی؟

نہیں۔۔۔اگر ہمت ہے تو کر کے دیکھو میرا دیدار۔ماہم نے شرارت سے کہا تھا۔اب بیوٹیشن اس کے سر پر دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی اور شاید ماہم کی باتوں پر مسکرا بھی رہی تھی

چیلنج نہیں کرنا ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔ارحم بیڈ سے کھڑا ہو کر کھڑکی کی طرف آیا۔

لیکن میں نے تو کر دیا۔۔۔شوخ سے لہجے میں کہتی وہ کال کاٹ گئی۔ارحم نے مسکراتے ہوئے موبائل کو دیکھا

آج ڈاکٹر صاحبہ کو غصہ نہیں آیا مجھ سے بات کرتے ہوئے۔۔وہ مسکراتے ہوئے سوچنے لگا شاید ڈاکٹر صاحبہ نے مجھے قبول کر لیا ہے۔ان نے ٹھنڈا سانس ہوا کے سپرد کیا۔آج کتنے دن بعد بہت اچھا لگ رہا تھا۔ایسے جیسے سب ٹھیک ہو گیا ہو۔

ایسے لگ رہا تھا کہ آنے والی زندگی بہت حسین ہونے والی ہے۔وہ خوشگوار مسکراہٹ لیے سوچ رہا تھا۔بس اسکا انتظار ختم ہوا اور اس کی محبت واقع سچی تھی اسی لیے تو وہ آج اسے پوری طرح حاصل کر چکا تھا۔

ہاں اب وہ حاصل کر چکا تھا۔حاصل کرنا اپنی زندگی میں شامل کرنا تو نہیں ہوتا اسے جیتنا ہوتا ہے۔اسکی محبت کو جیتنا ہوتا ہے۔اب وہ اس کا بھروسہ جیت چکا تھا۔اسے اپنی محبت کا یقین دلا چکا تھا۔یعنی اسکی محبت کو جیت چکا تھا

★★★

ضامن بھائی آج کے بعد مجھے کوئی کام نہیں کہنا آپ نے۔۔۔یہ آپ نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے؟

زریام موبائل کان سے لگائے پارکنگ ایریا میں گاڑی کے پاس آتے ہوئے ضامن کو دبے دبے غصے میں کہہ رہا تھا

فری کا بندہ۔۔۔پرسکون سا جواب اور کال بند۔۔۔زریام موبائل کو گھور کر رہ گیا۔

پھر سر جھٹک کر گاڑی ان لاک کی تھی کہ ایک آٹھ سالہ بچا اس کے پاس پہنچا جس کے ہاتھ میں پھولوں کے گجرے تھے

صاحب گجرے لے لیں۔۔

نہیں چاہیں۔۔۔وہ اس سے کہہ کر گاڑی کا دروازہ کھولنے ہی لگا تھا کہ وہ بچہ پھر سے بولا

لے لیں نا۔۔۔

بیٹا نہیں چاہیں۔۔۔

دیکھنے میں تو کافی امیر لگتے ہیں۔۔گجروں کے پیسے نہیں ہیں آپ کے پاس؟اس بچے کی بات پر زریام نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا

بیٹا پیسوں کا مسئلہ نہیں ہے۔۔مسئلہ یہ ہے کہ گجرے دوں گا کس کو؟وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا بڑبڑانے لگا

اس بچے نے امید سے اسے دیکھا۔زریام نے وولٹ سے پانچ ہزار کا نوٹ نکال کر اسے دیا۔

یہ رکھ لو۔۔۔

نہیں میں یہ نہیں لوں گا۔۔وہ بچہ دو قدم پیچھے ہٹا تھا

لیکن کیوں؟یہ بچہ اسے بہت حیران کر رہا تھا

یہ بہت زیادہ ہیں اور میری امی کہتی ہیں کہ کسی سے ایسے کچھ نہیں لیتے۔۔اگر آپ گجرے لینا چاہتے ہیں تو لے لیں ورنہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔وہ لڑکا کہہ واپس مڑنے لگا تھا

سنو۔۔زریام نے اسے روکا

ایک دے دو۔۔زریام کے کہنے پر اس لڑکے نے مسکراتے ہوئے اسے گجرے پکڑائے

زریام نے پانچ ہزار کا وہ نوٹ اس لڑکے کی قمیض کے سامنے کی جیب میں ڈال کر اوپر ہاتھ رکھا۔

اپنی امی سے کہنا کہ یہ مجھے میرے بھائی نے تحفہ دیا ہے اور تحفے سے انکار تو کرنا چاہیے نا؟ زریام نے پیار سے اس لڑکے کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا

وہ لڑکا روہانسا ہو تا زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگا۔ زریام بھی ہلکا سا مسکرایا

کہاں رہتے ہو؟ سکول جاتے ہو؟ وہ شاید اب اس لڑکے سے ساری معلومات لینے کا ارادہ رکھتا تھا

★★★

وہ سٹیرنگ پر ہاتھ جمائے سڑک پر نگاہیں گاڑھے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ وقفے وقفے سے ان گجروں پر بھی نظر ڈال لیتا تھا جو ڈیش بورڈ پر رکھے تھے

موبائل کی گھنٹی بجنے پر وہ موبائل کی طرف متوجہ ہوا۔

افففففف اب انہیں کیا کام پڑ گیا؟ یہ سارے خاندان والوں بلکہ سارے شہر والوں کو مجھ سے کام بہت پڑتے ہیں۔ اس نے ناگواری سے موبائل کو گھورا جیسے اس کے موبائل کو گھورنے کا اثر ارحم پر ہو جانا تھا

اس نے کال ریسیو کی اور فون کان سے لگایا

جی ارحم بھائی۔۔۔

دھیان سے سنو۔۔۔ ارحم کے کہنے پر وہ الرٹ ہو کر بیٹھا

یہ بات دھیان سے سننی تھی؟ ارحم کی بات ختم ہوتے ہی وہ بے یقینی سے کہنے لگا

میری طرف سے انکار ہے۔۔۔ جلدی سے کہہ کر فون رکھنے لگا

ارے سنو اپنے ارحم بھائی کی بات نہیں مانو گے؟ اس کے چاشنی بھرے لہجے پر بھی زریام کو شک ہوا تھا

یارا اگر آپ میرے کمرے کی بالکنی سے ذوہان بھائی کے کمرے کی بالکنی میں داخل ہو بھی جائیں۔۔ذوہان بھائی سے بچ بھی جائیں تو بھی ماہم آپی کا کمرہ نیچے ہے آپ اتنے مہمانوں میں نہیں جاسکیں گے ان کے کمرے تک۔زریام نے اسے سمجھانا چاہا تھا

عشاء اور زویا ہیں نا۔۔۔ارحم ماننے کو تیار ہی نا تھا۔زریام کا دل کیا اپنا سر سٹیرنگ پر دے مارے لیکن نقصان تو اسکا اپنا ہی ہونا تھا نا ارحم کا کیا جانا تھا

یار کیا ہے چوبیس گھنٹے انتظار نہیں کر سکتے ؟کل تو شادی ہو ہی جائے گی آپ کی۔۔پھر ساری زندگی دیکھتے رہنا۔۔۔زریام تو تپ ہی گیا تھا

اتنا چھوٹا سا کام نہیں کر سکتے میرا؟

یہ چھوٹا سا کام ہے ؟زریام کی بات پر کوئی جواب نا ملا تھا

اچھا ٹھیک ہے سوچتا ہوں۔۔۔اس نے کہہ کر فون رکھ دیا

★★★

وہ شاہ ہاؤس میں داخل ہوا اور لان کی طرف بڑھنے لگا

زویا کو دیکھ کر اس کی طرف آنے لگا۔ہاتھ میں وہ گجرے بھی تھے جو اس لڑکے سے لیے تھے

زریام تم تیار نہیں ہوئے۔زویا بھی اسے دیکھ کر اس کے پاس آنے لگی۔وہ سبز رنگ کے گھٹنوں تک آتے کامدار جوڑے میں ملبوس۔بالوں کو کھلا چھوڑے۔مہندی کے فنکشن کے مطابق میک اپ کرکے بالکل سب سے الگ دکھ رہی تھی

ہاں بس ہونے ہی لگا ہوں۔۔یہ تمہارے لیے۔۔مصروف سے انداز میں اسے گجرے پکڑاتا وہ واپس مڑنے لگا

میرے لیے ؟زویا کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی تھی

اب لائے ہی ہو تو پہنا بھی دو۔جانے کیوں وہ کہہ بیٹھی

اس کی آواز پر زریام رکا اور اس کی طرف پلٹا۔کیوں تمہارے ہاتھوں سے کلائیوں میں نہیں جائیں گے ؟زریام کی بات پر زویا نے خفگی سے اسے دیکھا

اچھا ایک منٹ پہلے گو گل کر لوں کے لڑکا لڑکی کو گجرے پہنائے تو لوگ اس کو کیا نام دیتے ہیں۔ ہمارے اچھے خاصے بہن بھائی کے رشتے کو خراب نا کر دیں۔۔۔زریام نے تو سچ میں پاکٹ سے موبائل نکال لیا تھا کیونکہ اس کی نظر میں تو گجرے صرف محبوبہ کو ہی پہنائے جاتے ہیں

زویا کی آنکھوں میں نمی جمع ہوئی تھی۔کچھ الفاظ کتنی تکلیف دیتے ہیں نا۔ہاں بس کچھ الفاظ روح نکالنے کے لیے کافی ہوتے ہیں۔الفاظ سہنا تو واقع ہی مشکل ہوتا ہے۔اس نے زویا کی طرف دیکھا۔اب یہ رونے والی بات تھی ؟

اچھا لاؤ۔زریام نے زویا کے ہاتھوں سے گجرے لیے اور پہنانے لگا۔ایک تو تم لڑکیاں چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونا کیوں شروع کر دیتی ہو ؟وہ استہزائیہ انداز میں کہتے ہوئے اسے گجرے پہنا رہا تھا

کیا بھئی رومینس کی جگہ ہے یہ ؟عشاء ان کے پاس پہنچتے شرارت سے کہنے لگی۔ہلکے گلابی رنگ کے جوڑے میں ملبوس آدھے بالوں کو کندھے سے آگے گرائے وہ بالکل تیار لگ رہی تھی

رومینس ؟لاحول ولا قوت۔۔۔زریام نے تیکھی نظر اس پر ڈالی

اچھا سنو تم دونوں۔۔۔

وہ انہیں ارحم کے پلان کے بارے میں بتانے ہی لگا تھا کہ پھر رک گیا۔ارے ارحم بھائی ایسے تھوڑی مزا آئے گا ؟آپ آج دیکھیں۔۔۔ایڈونچر ہی ایڈونچر۔۔۔سب نے فری کا بندہ سمجھ رکھا ہے آج آپ کو پتہ چلے گا زریام خانزادہ ہے کیا چیز۔۔۔وہ دل میں مزے سے سوچ کر رہ گیا

کچھ نہیں۔۔۔مجھے ریڈی ہونا ہے۔۔وہ ان سے کہہ کر واپس مڑا

★★★

بڑی جلدی ہے آپ کو؟ زریام نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے ارحم کو صوفے پر بیٹھا پایا

آپ جائیں۔۔۔

لیکن میرے تیار ہونے تک واپس آ جانا ورنہ میں دروازہ لاک کر کے چلا جاؤں گا۔۔ زریام کے انداز پر ارحم ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔ خیر ابھی وہ اس کے لیے ضروری تھا اسے ناراض تو نہیں کر سکتا تھا نا۔۔ اس کی باتیں تو ماننی ہی تھی اسے۔

اور سارا بندوست ہو گیا ہے نا۔۔۔

زریام نے لب دبائے۔۔ جی بالکل سب ٹھیک ہے آپ جائیں۔۔۔ اسے بیسٹ آف لک کہتے وہ تیار ہونے چلا گیا

ارحم بالکنی کی طرف بڑھنے لگا۔۔ ذوہان کے کمرے کی بالکنی کا دروازہ کھلا تھا۔ وہ احتیاط سے اندر داخل ہوا اور ادھر اُدھر دیکھ کر کمرے کا جائزہ لیا۔ ذوہان کمرے میں نہیں تھا۔ وہ دروازے تک آیا اور تھوڑا سا دروازہ کھول کر باہر جھانکا لیکن یہاں تو عشاء اور زویا بھی نہیں آئی تھیں۔

باہر لوگوں کی گہما گہمی تھی۔ اب وہ کیسے جائے؟ تبھی اسے زویا گجروں کی ٹوکری لے کر سیڑھیوں کی طرف بڑھتی دکھائی دی

زویا۔۔ اس نے آہستہ سے آواز لگائی

زویا رکی تھی۔ اس نے ادھر اُدھر دیکھا مگر کوئی نہیں تھا۔ وہ سر جھٹکتی پھر سے آگے جانے لگی۔

زویا۔۔ دوبارہ آواز پر وہ رکی۔

ارحم ذوہان کے کمرے کے دروازے سے سر باہر نکال کر کھڑا تھا۔ اور ہاتھ ہلا ہلا کر زویا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا

زویا کی نظر اس پر پڑ ہی گئی۔ ار۔۔۔ حم بھائی۔۔ اور اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھی اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا۔ارحم بھائی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟وہ سر گوشی نما آواز میں بولی

تمہیں زریام نے کچھ نہیں بتایا؟ارحم کے سوال پر زویا نے نفی میں سر ہلایا

اسے تو میں بعد میں دیکھ لوں گا۔۔۔وہ دل میں سوچ کر رہ گیا اور اسے سب بتانے لگا۔

ارحم بھائی بچوں سے ایسے کام نہیں کرواتے۔کسی نے دیکھ لیا تو۔وہ تذبذب کا شکار کہنے لگی

ارحم نے سر تا پیر اسے دیکھا۔دیکھ رہا ہوں میں بھی بچوں کو۔۔۔

اچھا یہ پکڑیں۔۔۔اس نے گجروں کی وہ بڑی سی ٹوکری اسے پکڑائی اور وارڈروب کھول کر ذوہان کی شال نکالی۔بادامی رنگ کی شال اس نے ارحم کی طرف بڑھائی۔ارحم نے ٹوکری سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور شال لی۔

اسکو اچھی طرح اوڑھ لیں تھوڑا سا منہ بھی چھپا لیجیئے گا۔ارحم نے اسکی بات کی تکمیل کی اور شال اوڑھ لی۔

یہ ٹوکری پکڑیں اب۔زویا نے ٹوکری اٹھا کر اسے دی۔اسے چہرے سے آگے کر کے چلنا ہے

لیکن اسطرح اگر میں سیڑھیوں سے گر گیا تو؟

تو دو چار ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔خیر آپ خود ڈاکٹر ہیں جوڑ لیجیئے گا۔۔۔پر سکون سے انداز میں کہتی وہ باہر نکلی۔ارحم پہلے تو اسے بے یقینی سے دیکھنے لگا۔وقت آنے پر بلی بھی شیرنی بن گئی۔۔پھر سر جھٹک کر اس کے پیچھے جانے لگا۔

اتنے مہمانوں میں کسی کو شک نا ہوا تھا ان پر اور ویسے بھی ارحم کا کونسا کوئی چہرہ دیکھ پایا تھا۔وہ ماہم کے کمرے میں داخل ہوئی دو لڑکیاں اس کے پاس بیٹھی تھیں۔شاید بیوٹیشن تھیں جو ماہم کو تیار کر کے خوش گپیوں میں مصروف ہو گئی تھی

آپ لوگ ذرا باہر جائیں گی؟زویا نے اندر داخل ہوتے ہوئے ان سے دریافت کرنا چاہا

وہ لڑکیاں اثبات میں سر ہلاتی اٹھ کر چلی گئی۔ زویا نے ارحم کو اندر آنے کا اشارہ دیا۔

ارحم اندر داخل ہوا تو ماہم نے عجیب سی نظروں سے زویا کو دیکھا۔ وہ اسکی شکل نہیں دیکھ پائی تھی کیونکہ اس کے منہ کے آگے ٹوکری تھی۔ زویا ایسے کیسے اس کے کمرے میں کسی مرد کو لا سکتی ہے

زویا نے ارحم کے ہاتھ سے ٹوکری لی اور اسے اشارہ کر کے باہر نکل گئی

اس نے شال چہرے سے ہٹائی تو ماہم بے ساختہ کرسی سے اچھلی تھی

آپ؟

اوں ہوں۔۔۔ تم کہو نا۔۔۔ وہ مسکراتا ہوا اس کی جانب بڑھنے لگا

وہ نارنجی رنگ کے جوڑے میں ملبوس بالوں میں پھولوں کے گجرے لگائے اور پھولوں سے بنا ہار پہنے، چہرے پر میک اپ کیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی

ماشاءاللہ۔۔۔ ماہم نے نا سمجھی سے آئیبرو اچکایا

بہت پیاری لگ رہی ہیں نا۔۔۔ کسی کی نظر نا لگ جائے اس لیے ماشاءاللہ کہا ہے۔ ماہم گھبراہٹ سے انگلیاں چٹخانے لگی اور اس کے اس عمل سے ہاتھ میں پہنی گئی چوڑیاں کمرے میں پھیلی تھوڑی دیر کی خاموشی کا گلا گھونٹ رہی تھی

تم کیسے آئے؟ آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی

جیسے بھی آیا ہوں لیکن بہت مشکلات کا سامنا کر کے یہاں تک پہنچا ہوں۔۔ اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے گجرے اٹھائے تھے اور ماہم کی طرف قدم بڑھایا۔ ماہم کو لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی۔ اس نے ہاتھ آگے بڑھایا اور نرمی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر گجرے پہنانے لگا۔ اس کے عمل پر تھوڑی دیر کے لیے ماہم مسمرائز ہوئی تھی۔

وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کیے اس کے ہاتھوں میں موجود گلاب کے پھولوں کے گجروں کو دیکھ رہا تھا جبکہ وہ اسے دیکھنے میں مصروف تھی

تبھی دروازہ دھڑام کی آواز سے کھلا تھا۔ آواز سنتے ہی ان دونوں کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ دونوں بری طرح گھبرا کر رہ گئے اور ایک دوسرے سے تھوڑا فاصلہ قائم کیا۔

ارحم بھائی آپ؟ عشاء دروازے میں کھڑی تقریباً چلائی تھی

ارحم نے جلدی آگے بڑھ کر اسے اندر کھینچا اور دروازہ بند کیا۔ کیا عشاء اتنی زور سے چلا رہی ہو۔۔۔ پورے گھر کو بتانا ہے کیا؟

آپ یہاں کیسے آئے؟ عشاء کے تو چہرے کے رنگ ہی اڑ گئے تھے

آپ جائیں یہاں سے۔۔۔ ماہم فٹ بولی تھی

آپ؟ ارحم نے مسکراہٹ دباتے کہا

آپ۔۔ تم۔۔ جو بھی ہو۔۔ لیکن ابھی جاؤ۔۔۔

لیکن اب جاؤں کیسے؟ وہ کان کی لو کھجانے لگا

کیا مطلب کیسے جاؤں؟۔۔۔ وہ دونوں چلائی تو ارحم نے ناگواری سے انہیں دیکھا

آرام سے بولو یہیں کھڑا ہوں۔۔۔ سن سکتا ہوں

عشاء کچھ بھی کر و اسے نکالو۔۔ ماہم نے پریشانی سے عشاء کی طرف دیکھا

م۔ میں کیا کروں؟ عشاء نے کندھے اچکائے

اچھا ایک منٹ دماغ چلانے دو مجھے۔۔۔ وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر دوسری طرف منہ کر کے سوچنے لگی

آئے کیسے تھے؟ عشاء ارحم کی طرف مڑ کر سوال کرنے لگی

ذوہان کے کمرے سے۔۔۔

یعنی زری بھی اس میں شامل ہے؟

یہ تمہارے زری کو تو آج میں نے زیر نا کیا تو میرا نام بھی ڈاکٹر ارحم ملک نہیں۔۔۔ایسا حشر کروں گا اسکا کہ وہ کیا اسکی اگلی سات نسلیں بھی کسی کے ساتھ ایسا مزاق کرنے کا نہیں سوچیں گیں۔وہ سوچ کر رہ گیا

ٹھیک ہے جس طرح آئے تھے ویسے ہی جائیں اب۔۔۔ چلیں آئیں باہر۔۔۔وہ اسے اشارہ کرتی دروازے کی طرف بڑھی

★★★

ذوہان بھائی۔۔۔زریام آئینے کے سامنے کھڑا موبائل کندھے کے درمیان پھنسائے بول رہا تھا اور خود پر پرفیوم بھی چھڑک رہا تھا

ہاں کیا ہے؟

اس کے اکھڑے پن پر زریام کا موڈ تو ضرور خراب ہوا تھا لیکن خیر کوئی بات نہیں۔۔ابھی تھوڑی دیر بعد ذوہان کی وجہ سے اس کا موڈ بہت اچھا بھی تو ہونے والا تھا نا۔۔۔

زرا سائیڈ ہو جائیں نا۔۔کیا لڑکیوں کے درمیان کھڑے ہیں۔۔شور آرہا ہے پیچھے سے۔۔وہ لب دباتے کہنے لگا۔کسی نا کسی طرح سے تو وہ بھی اپنا بدلہ پورا کر ہی لیتا تھا

اس کی بات پر ذوہان تو سلگ کر ہی رہ گیا۔جلدی کرو جو بکواس کرنی ہے۔۔وہ سائیڈ پر آتا کہنے لگا

ہاں اب ٹھیک ہے۔۔وہ ذوہان کے ایک سائیڈ ہونے پر قدرے اطمینان سے کہنے لگا جو کہ ذوہان کو مزید غصہ دلانے کی وجہ بن رہا تھا

ارحم بھائی نے آپ کے لیے کوئی پیغام بھیجا ہے۔آپ کے کمرے میں ہے۔جائیں اور دیکھ لیں۔۔

میرے کمرے میں؟لیکن ہے کیا؟

جا کر دیکھ لیں نا۔۔اس نے کہتے ہی موبائل پیچھے بیڈ پر اچھالا اور آئینے میں دیکھ کر بال بنانے لگا

ساتھ ہی سیٹی بجا رہا تھا۔یہ لگا دوسرا اٹھپہ

اب جلدی سے نکل لوں ورنہ وہ ڈاکٹر مجھے ہاسپٹل ضرور پہنچا دے گا۔۔وہ خود پر آخری نگاہ ڈالتا

آئینے میں خود کو فلائنگ کس سے نوازتا اپنا موبائل اٹھا کر باہر نکلا

ویسے کیا خیال ہے لاک کر دوں؟وہ شرارتی انداز میں خود سے کہنے لگا۔نہیں نہیں اگر لاک کر

دیا تو وہ ڈاکٹر مجھے کسی اور ہاسپٹل کے بھی قابل نہیں چھوڑے گا۔

وہ دروازہ آہستہ سے بند کر کے جانے لگا۔وہ چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ مسلسل سیٹی بجاتے

ہوئے بھاگتا ہوا سیڑھیاں اترنے لگا

★★★

زویا سیڑھیوں کے پاس کھڑی دائیں ہاتھ کی انگلی دانتوں میں دبائے بے چینی سے ادھر سے اُدھر

چکر کاٹ رہی تھی۔ارحم نے تو انکا سارا فنکشن ہی خراب کر دیا تھا۔

ذوہان بھائی آپ کہاں جا رہے ہیں؟ذوہان تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر جا رہا تھا لیکن زویا کے

سوال پر رک گیا

اپنے کمرے میں۔۔۔اسے جواب دے کر وہ واپس جانے لگا

لیکن کیوں؟زویا کے تو پسینے چھوٹنے لگے تھے

میں اپنے کمرے میں نہیں جا سکتا؟اب کی بار وہ سیڑھیاں اتر کر اس کی طرف آ رہا تھا

نہیں۔۔۔بے ساختہ اس کے منہ سے سچ نکلا تھا

م۔میرا مطلب ہے جا سکتے ہیں۔۔۔وہ زور سے آنکھیں میچ کر رہ گئی۔ذوہان نے ایک پل کو اسکا

چہرہ دیکھا جو زرد پڑ رہا تھا پھر سر جھٹکتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔ارحم بھائی کو بتانا پڑے گا۔۔

زویا نے بمشکل اپنی پریشانی کو چھپاتے ماہم کے کمرے کا رخ کیا

زویا تم یہاں ہو۔۔ ہم نے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا۔۔ کچھ لڑکیاں اس کے پاس آئی اور زبردستی اپنے ساتھ لے کر جانے لگی

ارے لیکن سنو تو۔۔۔ وہ ان لڑکیوں کے جھرمٹ میں بری طرح پھنس گئ تھی۔ ارے میری بات تو سنو۔۔۔ اس نے پھر سے کوشش کی مگر کوئی فائدہ نا ہوا

ارحم بھائی سوری۔۔ اب میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔ وہ ان لڑکیوں کے جھرمٹ میں ماہم کے کمرے کے دروازے کو دیکھتے بے بسی سے کہہ رہی تھی

★★★

ارحم بھائی اندر جائیں۔۔ اب میرا کام ختم۔۔۔ عشاء اسے ذوہان کے کمرے تک لا کر اب واپس بھی جا چکی تھی

ارحم اندر داخل ہوا اور سیدھا بالکنی کے دروازے کی طرف بڑھا۔ تبھی اسے اپنی کن پٹی پر پستول کی ٹھنڈی نال محسوس ہوئی۔ وہ تو فریز ہی ہو گیا

اس نے اپنے دائیں طرف دیکھا جہاں ذوہان پر سکون سا نیچے فرش پر نظریں ٹکائے کھڑا تھا

ارحم نے تھوک نگلا۔۔ واہ واہ میرے گھر میں میرے ہی کمرے سے ہو کر میری ہی بہن سے ملنے گئے وہ بھی اسکی مہندی کے دن۔۔۔ ذوہان نے سراہنے والے انداز میں کہا

او سالے صاحب تمہاری بہن کی مہندی میرے ساتھ ہی ہو رہی ہے۔۔۔ اس کے انداز پر ارحم نے تحمل سے کہا

کیا ہی مزے کی بات ہو گی نا کہ کل بارات لڑکی والے لے کر آئیں گے وہ بھی تمہیں پولیس اسٹیشن سے لے جانے کے لیے۔۔۔ اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے زوہان اپنی کہنے لگا

تم اپنے بہنوئی کو پولیس اسٹیشن بھجواؤ گے؟

بالکل۔۔ پر سکون سا جواب دے کر ذوہان نے پستول ہٹائی اور صوفے پر جا کر بیٹھا

تمہیں معلوم ہے نا مجھے پولیس اسٹیشن جانا اچھا نہیں لگتا تم ایسا کرو بلکہ میں ہی کرتا ہوں۔۔ میں اس بالکنی سے کود جاتا ہوں۔ارحم نے ایک قدم آگے بڑھایا

ساتھ والی بالکنی میں کودو گے یا پھر نیچے؟ ذوہان نے بمشکل مسکراہٹ روکے سنجیدہ چہرے لیے کہا

آ۔ب۔آ۔۔ وہ بری طرح پزل ہوتا گردن پر ہاتھ پھیرنے لگا

بالکنی سے کودو گے تو ٹانگیں ٹوٹ جائیں گی اور پھر بقول تمہارے تم اس شہر کے سب سے اچھے ڈاکٹر ہو تو ہم نہیں چاہتے کہ اتنے اچھے ڈاکٹر کو کھو دیں

اور ویسے بھی شادی کا ماحول ہے کیا ہم تمہیں ہسپتال لے کر جائیں گے۔ تقریباً ایک گھنٹہ تو ویٹ کرنا پڑے گا کیونکہ اب فیملی میں تمہارے علاوہ کوئی اور ڈاکٹر تو ہے نہیں جو تمہیں فوری ٹریٹمنٹ دے۔ذوہان نے تو اسکا مزاق ہی بنا کر رکھ دیا

میری بیوی ہے نا۔۔ ارحم چہک کر بولا

اور پھر اگر ٹانگیں ٹوٹ گئیں تو شادی کینسل سمجھو کیونکہ اب ہم ایک معذور انسان کے ساتھ تو اپنی بہن کو رخصت کرنے سے رہے۔ وہ تو شاید ارحم کو سن بھی نہیں رہا تھا بس اپنی کہے جا رہا تھا

اوئے وہ تمہاری سگی بہن تو نہیں ہے لیکن میری اپنی بیوی ہے۔۔ بالکل اپنی۔۔ سگی والی۔۔

ایک دن صبر نا ہوا تجھ سے؟ اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے ذوہان نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا

ارے میرے یار چھبیس سال سے صبر ہی تو کر رہا ہوں۔۔ وہ کم ہے کیا؟

یعنی پیدا ہوتے ہی تو نے اس پر نظر رکھ رکھی تھی۔ لیکن کیسے؟ اس وقت تو وہ پیدا ہی نا ہوئی تھی۔۔اب کی بار ذوہان کی بات پر ارحم کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا

جہاں چھبیس سال انتظار کیا ہے وہاں ایک دن اور نہیں ہو سکتا تھا؟ وہ پھر سے دبے دبے غصے میں کہنے لگا

چھبیس سال کا صبر نظر نہیں آرہا مگر ایک دن کی بے صبری ضرور نظر آرہی ہے۔ وہ دانت پیستے بولا

مگر پولیس اسٹیشن کی سیر تو کرنی ہی پڑے گی۔ کل ہم پورے پروٹوکول کے ساتھ تمہیں وہاں سے لے کر آئیں گے۔ اس نے مسکراتے ہوئے صوفے سے ٹیک لگائی

ابے او۔۔۔

میرا مطلب ہے تم تو میرے سالے ہو نا اور بچپن کے دوست بھی ہو (بد قسمتی سے) اس کی تیکھی نظریں خود پر محسوس کر کے وہ نرم لہجے میں کہنے لگا۔ آخر کی بات وہ سوچ ہی سکا

ذوہان کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ ذوہان نے ایک نظر دروازے کو دیکھا اور پھر ارحم کو۔

چل نکل یہاں سے۔۔ اور یہ نا سمجھنا تیرا ختم ہو گیا۔۔ بعد میں یہی سے شروع کریں گے۔

ارحم کو جانے کا اشارہ کر کے اس نے پستول فرش پر رکھا۔ اُدھر باہر موجود انسان کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی اور اِدھر پستول کو بوٹ کی ٹھوکر سے بیڈ کے نیچے دھکیل دیا

★★★

وہ دونوں مہمانوں کے پاس کھڑے محو گفتگو تھے۔ ساتھ ہی کن اکھیوں سے دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

ویسے آپ کی آنکھیں بہت پیاری ہیں۔۔۔ سامنے کھڑی لڑکی نے سحر سے کہا تو سحر کی مسکراہٹ سمٹی اس نے ضامن کی طرف دیکھا جواب ادھر اُدھر دیکھنے لگا تھا

آپ لوگوں نے تو بڑی عجلت میں شادی کی نا کسی کو انوائیٹ کیا۔۔

ایسکیوز می۔۔۔ سحر نے اس لڑکی کی بات کاٹتے ہوئے کہااور دوسرے مہمانوں کے پاس جانے لگی۔اب کے وہ دونوں ان کے سوالوں سے تنگ آنے لگے تھے۔ضامن بھی ایسکیوز کرتا اس کے پیچھے گیا

ایم سوری جو بھی اس لڑکی نے کہا۔۔۔ضامن کی بات پر سحر رکی اور اسکی طرف دیکھا ضامن نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔کتنی خوبصورت تھی نا اس کی آنکھیں اور یوں معصومیت اور خفگی سے دیکھنا ضامن کو اپنا آپ بے بس ہوتا محسوس ہوتا تھا

اگر اس طرح دیکھیں گیں تو میرا یہاں کھڑا رہنا مشکل ہو جائے گا۔۔ضامن کی بات پر اس نے نظریں جھکائیں نہیں تھی وہ بے رخی سے نظریں پھیرتی دوسری جانب دیکھنے لگی۔ایسا لگتا تھا اس لڑکی میں جزبات نامی کوئی چیز ہو ہی نا۔

اگر آپ نظریں پھیر بھی لیں گی نا تب بھی میری نظروں کا مرکز صرف آپ ہی ہوں گی۔۔کچھ تو تھا اس کے یوں نظریں پھیر لینا ضامن کو برا لگا تھا۔مقابل کو پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا وہ بغیر اسے جواب دیے آگے بڑھ گئی۔وہ وہی کھڑا رہ گیا۔

ماضی۔۔۔

دیکھو مجھے جانے دو میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔بلکہ ایک کام کرو تم۔تم مجھے مار دو۔۔سحر نے جلدی سے زین کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گلے پر رکھا۔زین کا ہاتھ پکڑنے کی وجہ سے وہ اس کے ہاتھ بھی خون سے داغ دار کر گئی تھی۔

چھوڑو لڑکی۔پاگل ہو گئی ہو کیا؟زین نے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

اور یہ کیا کیا تم نے؟ اس نے نیچے پڑے اس بے جان وجود کی طرف اشارہ کرتے بے یقینی سے پوچھا۔

یہ۔یہ۔م۔میں نے۔۔۔وہ حواس باختہ سی اس کی باہوں میں جھول گئ۔

وہ اس کے بے ہوش وجود کو بے بسی سے دیکھ کر رہ گیا۔

جب اس نے آنکھیں کھولی تو اس کی نظر چھت پر لگے پنکھے پر پڑی۔وہ اس پنکھے کے گھومتے پروں کو کتنی دیر یونہی دیکھتی رہی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر بھی اس نے اپنی نظروں کا زاویہ نا بدلا تھا۔

تم ٹھیک ہو؟ مردانہ رعب دار آواز پر اس نے اپنی نگاہیں پنکھے سے ہٹائی اور اس لڑکے کو دیکھا۔

وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی اور ادھر اُدھر دیکھا۔وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں سنگل بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔کمرے میں ضرورت کی کچھ چیزوں کے علاوہ زیادہ سامان نا تھا۔

اس نے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا جو ابھی تک خون آلود تھے۔مجھے گھِن آرہی ہے ان کپڑوں سے۔تم مجھے کچھ پہننے کے لئے لا کر دے سکتے ہو؟

وہ خاموشی سے تھوڑی دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر باہر نکلا اور جب واپس آیا تو ہاتھ میں کوئی شاپر تھا شاید اس نے کپڑوں کا بندوست پہلے ہی کر رکھا تھا۔

اپنا حلیہ درست کرو اور پانچ منٹ میں باہر آؤ۔اس نے کپڑے اس کے حوالے کیے اور باہر نکلا۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آئی تو چاروں طرف نظر گھما کر دیکھنے لگی۔صبح کی خاموشی چاروں طرف پھیلی تھی۔یہ چھوٹا ساخستہ حال مکان جس میں صرف دو ہی کمرے تھے،ایک چھوٹا سا کچن اور چھوٹا سا برآمدہ۔

وہ لڑکا سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس نیچے بیٹھا کتاب ہاتھ میں لیے پڑھ رہا تھا۔وہ ڈرتے ہوئے ایک ایک قدم اٹھاتی اس کے قریب آرہی تھی۔

بیٹھو یہاں۔۔۔شاید وہ اس کی موجودگی کو محسوس کر چکا تھا اس لیے بغیر اس کی طرف دیکھے اس نے کہا۔

اس کے بولنے پر وہ گھبرا گئی۔ڈرو نہیں۔۔دوبارہ آواز پر وہ خود میں ہمت جمع کرتی چارپائی پر کنفیوز سی بیٹھی۔

تو تم نے قتل کیا ہے ؟رائٹ ؟وہ پھر سے بولا مگر اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔وہ پھر سے ڈرنے لگی اور کانپنا شروع ہو چکی تھی۔

میں نے کہا ڈرو نہیں۔بس جو پوچھ رہا ہوں بتاتی جاؤ۔ویسے تو وہ کتاب پر ہی نظریں جمائے بیٹھا تھا لیکن اس کی باتوں سے لگ رہا تھا کہ وہ بھرپور جانتا تھا کہ پیچھے بیٹھی لڑکی کس کیفیت کا شکار ہے۔

ہ۔ہاں۔۔۔اس نے ہچکی لیتے جواب دیا

جانتی ہوں قتل کی سزا کیا ہے ؟وہ پھر سے بولا

ہ۔ہاں۔۔۔آنسو گال پر بہتے ٹھوڑی سے نیچے ٹپک رہے تھے۔

پھر ؟

تم پولیس کو بلا لو میں گرفتاری دینے کو تیار ہوں۔اس کی بات پر زین نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا جو سر جھکا کر بیٹھی بس آنسو بہائے جا رہی تھی

تو تمہیں کیا لگتا ہے میں پولیس کو نہیں بلاؤں گا؟اس نے سنجیدگی سے کہا سحر نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

کوئی کسی سے زیادہ دیر تک ہمدردی کرنے میں کامیاب نہیں رہ سکتا۔اس نے اپنی بات سے زین کو جواب دے دیا اور وہ سمجھ بھی گیا۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔

لیکن میں رہ سکتا ہوں۔کہاں رہتی ہو ؟وہ پھر سے نظریں کتاب پر جمائے پوچھنے لگا۔

اندھیرے میں۔۔۔اس نے آنسوؤں کے درمیان جواب دیا۔زین نے پھر سے اس کی طرف دیکھا۔یہ لڑکی اسے بہت حیران کر رہی تھی

تو روشنی کو تلاشو۔

یعنی اندھیرے میں جگنو ڈھونڈوں؟

جگنو اندھیرے میں ہی ملتے ہیں۔

اندھیرا ختم ہی نہیں ہو رہا اور روشنی کی کوئی امید نظر ہی نہیں آتی۔

اگر روشنی کی کوئی امید نہیں ہے تو خود شعلہ بن جاؤ۔

مطلب؟

مطلب دوسروں سے ہمدردی اور مدد کی امید رکھنے کے بجائے خود اپنی مدد کرو۔جو کوئی بھی تمہیں برباد کرنے کی کوشش کرے اسے جلا کر بھسم کر دو۔

زین کی بات پر سحر نے متر نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔مگر وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔وہ ابھی بھی بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔

ویسے تمہارے ساتھ اور کون کون رہتا ہے؟وہ اپنے آنسو صاف کرتی اس سے پوچھنے لگی۔

میرے ساتھ کوئی نہیں رہتا بلکہ میں خود کسی کے ساتھ رہتا ہوں۔اس نے ہنستے ہوئے جواب دیا

مطلب؟

یہ گھر فضل انکل کا ہے اور فلحال میری پناہ گاہ بھی یہی گھر ہے۔وہ نیچے سے کھڑا ہوا اس کی طرف دیکھا

فضل انکل کون ہیں؟

جان جاؤ گی۔

اور کون کون رہتا ہے اس گھر میں؟

میں اور فضل انکل بس۔وہ اندر کمرے میں گیا اور واپسی پر اس کے ہاتھ میں کتاب نہیں تھی۔

شاید وہ کتاب رکھنے گیا تھا۔

تمہارا کیا رشتہ ہے فضل انکل سے؟ وہ واپس آیا تو سحر نے پھر سے سوال کیا

انسانیت کا۔اس نے گلاس اٹھایا اور پاس رکھے کولر سے پانی بھرنے لگا

تمہارے ماں باپ؟ وہ دلچسپی سے اس کے بارے میں پوچھنے لگی۔

نہیں ہیں۔۔۔پانی بھر کر وہ کرسی پر بیٹھا اور پانی پینے لگا۔

بہن بھائی بھی نہیں ہیں؟ سحر کی بات پر پانی پیتے ہوئے وہ رک سا گیا۔اس نے گلاس واپس رکھا

پتہ نہیں۔۔۔

پتہ نہیں مطلب؟

بہن تھی لیکن اب ہے یا نہیں وہ نہیں جانتا میں۔اس کی آنکھوں میں درد اترا تھا۔جسے سحر نے بخوبی دیکھا تھا

مطلب؟ وہ اس کے مختصر سے جوابوں سے بہت الجھ رہی تھی۔

وہ تھوڑی دیر یونہی اسے دیکھتا رہا اور پھر اٹھ کر کچن کی جانب چلنے لگا۔

اپنا جواب نا پا کر وہ بھی اس کے پیچھے ہی جانے لگی۔

تم کیا کرتے ہو؟ کچن میں داخل ہوتے اس نے سوال کیا

پڑھائی کرتا ہوں پارٹ ٹائم جاب بھی کرتا ہوں اور۔۔۔وہ بولتے بولتے رک گیا

اور؟اس نے جواب نہیں دیا تھا وہ اب کف لنکس کھولنے لگا تھا۔آستینیں چڑھاتے وہ سنک کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

اس نے سنک میں پڑے برتن دھونا شروع کیے۔

تم برتن بھی دھو لیتے ہو؟

صرف برتن ہی نہیں کھانا بنانا جھاڑو پوچا سب کر لیتا ہوں۔ تمہیں بھی سیکھا دوں گا۔اس کی بات کا جواب دینے کے بعد اس نے اسکی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے کہا

وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔م۔مجھے نہیں سیکھنا۔اس کے جواب پر وہ پھر سے مسکرایا تھا۔

ویسے کل تو تمہارے پاس گاڑی بھی تھی؟وہ ہاتھ باندھتے کچن کے دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی۔

وہ پوری طرح اپنے کام کی طرف متوجہ تھا۔ ٹیکسی تھی۔ڈرائیور کو کچھ زیادہ ہی نیند آرہی تھی اس لیے میں ڈرائیو کر رہا تھا یا پھر شاید تمہیں کسی کی مدد کی ضرورت تھی اس لیے اللہ نے وسیلہ بنا دیا۔وہ برتن دھو کر فارغ ہوا۔وہ ابھی بھی ویسے ہی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

تم نے میری مدد کیوں کی؟

کیونکہ میرا اللہ چاہتا تھا کہ کوئی نا کوئی تمہاری مدد کرے تو وہ کوئی میں ہو گیا۔اس نے کندھے اچکائے

ویسے مجھے کوئی کام کرنا نہیں آتا ورنہ میں تمہاری مدد ضرور کرتی۔اسے اب چولہا جلاتا دیکھ وہ بولی تو زین کے لبوں پر پھر سے مسکراہٹ کی وجہ بنی۔

میں نے کہا نا میں سیکھا دوں گا۔زین کے جواب پر اس نے گندا سا منہ بنایا۔

نام کیا ہے تمہارا؟اتنی باتوں کے بعد اسے نام پوچھنا یاد آہی گیا۔

زین جہانزیب۔اس نے مصروف سے انداز میں جواب دیا

میں سحر عارف۔ سحر نے بھی اپنی پہچان بتاتی۔

ہممم۔اس نے جواب دیا

پوچھو گے نہیں کہ میں آدھی رات کو سڑک پر کیا کر رہی تھی اور اس آدمی کو کیوں قتل کیا میں نے؟

نہیں۔۔۔اسکا سارا دھیان ناشتہ بنانے کی طرف تھا۔

کیوں؟

جو ہو چکا وہ ضروری نہیں ہے جو ہونے والے ہے اس کے بارے میں سوچنا چاہیے۔

کیا ہونے والا ہے؟

اب سے تم یہی رہو گی؟اسکا ناشتہ ٹرے میں سجاتے وہ اسکی طرف پلٹ کر دریافت کرنے لگا۔

میں کہاں جاؤں؟

یعنی یہی رہو گی۔

ناشتہ کر لینا اور دروازہ اندر سے بند کر لینا جب تک میں نا آؤں دروازہ نہیں کھولنا۔اسے نصیحت دیتا وہ واپس کمرے میں جانے لگا۔

سحر وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی۔وہ تھوڑی دیر بعد عجلت میں بیگ میں کتابیں ڈالتا باہر نکلا۔

تم ناشتہ نہیں کرو گے؟سحر کی بات پر زین نے اسے دیکھا۔مجھے بھوک نہیں ہے۔اسے جواب دیتا وہ باہر جانے لگا۔

مجھے بھی بھوک نہیں ہے۔وہ پیچھے سے بولی۔زین دروازے کے پاس پہنچا اور پلٹ کر کچن کے دروازے میں دیکھا جہاں کھڑی وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔دروازہ بند کر لو۔اس سے کہہ کر وہ باہر نکلا۔وہ بھی دروازے کے پاس آتی دروازہ بند کرنے لگی۔

★★★

تم نے کہا تھا تم مجھے یہاں سے نکال لو گے۔وہ کھڑکی کے پاس بیٹھی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی جہاں ایک سترہ سالہ لڑکا کھڑکی کی جالی پر ہاتھ رکھے دور کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھ رہا تھا۔

میں تمہیں یہاں سے نکال سکتا ہوں لیکن میرے پاس تمہیں رکھنے کے لیے کوئی محفوظ ٹھکانہ نہیں ہے۔وہ اداس سا بولا تھا۔

بھاڑ میں گیا محفوظ ٹھکانہ۔۔ تم مجھے بس یہاں سے نکال دو آگے میں خود دیکھ لوں گی۔۔وہ دکھی سی بے بس ہو کر بولی تھی۔

اوں ہوں۔۔۔اگر میں تمہیں یہاں سے نکال کر اکیلا چھوڑ دوں تو یہ لوگ تمہیں پھر سے ڈھونڈ لیں گے۔وہ ابھی بھی اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔

تم میرے بھائی کو ڈھونڈنے کی کوشش تو کرو۔

اتنے بڑے شہر میں کہاں ڈھونڈوں؟نا میرے پاس اس کی کوئی معلومات ہے اور نا ہی میں نے اسے دیکھ رکھا ہے تو کیسے ڈھونڈوں؟

تمہیں پتہ ہے وہ روز آ کر مجھے یہ دکھا کر جاتی ہے تاکہ میں بھول نا جاؤں کہ سولہ سال کی عمر ہونے کے بعد وہ مجھ سے کیا کروائے گی۔پریشے نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے گھنگرو اٹھا کر نیچے فرش پر پٹخے

تو کیا کروں میں؟وہ بالکل پرسکون تھا۔

تم مجھے اتنے سالوں سے یہ کہہ رہے ہو کہ میں تمہیں بچا لوں گا بچا لوں گا۔مگر کچھ کر نہیں رہے ہو۔دیکھو تم مجھے بس یہاں سے نکال دو آگے مجھے تمہاری کوئی مدد نہیں چاہیے۔میں خود سب کر لوں گی۔وہ آنسو بہاتی اس کے سامنے ہاتھ جوڑتی منت کرنے لگی۔

اور یہاں سے نکلنے کے بعد کیا کرو گی تم؟

اپنے بھائی کو ڈھونڈوں گی۔اس نے ابھی کہا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور کوئی لڑکی اندر داخل ہوئی۔وہ اچانک دروازہ کھلنے پر گھبرا گئی۔

تیرے کو کتنی بار منع کیا ہے کہ کھڑکی کے پاس نا بیٹھا کر۔وہ اس کے پاس آتی کھڑکی بند کرنے لگی۔دروازہ کھلنے کی آواز پر ہی عارب سائیڈ ہٹ چکا تھا۔

وہ کھڑکی بند کر کے اس کی طرف پلٹی۔اتنے سال گزر گئے مگر تیرے آنسو خشک نہیں ہوئے۔اس کے لہجے پر پریشے بے اختیار کانپی اور آنسوؤں کا گلا گھونٹ گئی۔

جانتی ہو نا تمہارے گھر والوں نے بیچ دیا تمہیں یہاں تو پھر کیوں کھڑکی سے باہر جھانکتی رہتی ہو جیسے کوئی تمہیں بچانے آ جائے گا۔

م۔میں تو بس۔۔۔

جانتی ہوں مشکل حالات صرف انسان کو ہی نہیں بلکہ اس کے دماغ کو بھی وقت سے پہلے بڑا کر دیتے ہیں۔تم بھی یہاں اتنا وقت گزارنے کے بعد بہت بڑی ہو چکی ہو۔اس لڑکی کا انداز بہت عجیب تھا جو پریشے کو گھبرانے پر مجبور کر رہا تھا۔

کون تھا یہ؟وہ ایک قدم آگے بڑھائے پوچھنے لگی مگر پریشے کی سانسیں حلق میں اٹکا گئی۔وہ خوفزدہ سی اس کی طرف دیکھنے لگی۔

تمہیں کیا لگتا ہے اتنے سالوں میں مجھے آج تک یہ معلوم نا ہو سکا کہ تم اتنی دیر کھڑکی کے پاس بیٹھ کر کیا کرتی ہو۔وہ اس کی طرف قدم بڑھا رہی تھی جبکہ وہ خوفزدہ سی پیچھے ہوتی چلی جا رہی تھی۔

دیکھو پلیز تمہیں مجھ پر ترس نہیں آتا۔میری عمر نہیں ہے یہ سب کرنے کی۔وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے روتے ہوئے بولی۔

وقت سے پہلے بڑی ہو گئی تم اور کافی سمجھدار بھی۔اور ہاں مجھے تم پر ترس نہیں آتا کیونکہ مجھ پر بھی کسی نے نہیں کھایا تھا۔اس کا لہجہ ہر قسم کے جزبات سے عاری تھا۔

پلیز مجھے یہاں سے نکال دو۔وہ روتے ہوئے منت بھرے لہجے میں بولی۔

تمہیں کیا لگتا ہے وہ لڑکا تمہاری مدد کیوں کرنا چاہتا ہے۔وہ اس کے قریب پہنچی اور اس کے گال پر انگوٹھا پھیرنے لگی۔بہت خوبصورت ہو تم۔پری ییشے نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

وہ اب تک اس کے چھوٹے سے دماغ میں پتہ نہیں کون کون سی باتیں بھر چکے تھے۔

شٹ اپ۔۔جانتی ہو جس دن پہلی دفعہ میں نے اس سے بات کی تھی اس نے کتنا ڈانٹا تھا مجھے کہ تم ایسے کیسے کسی پر بھی اعتبار کر کے اس سے بات کر سکتی ہو۔اور تب سے آج تک کی اس کی گئی باتیں ایسی تھیں جیسے ایک بھائی کی اپنی چھوٹی بہن سے ہوتی ہیں۔وہ تکلیف سے چلاتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر ادا کر رہی تھی۔

دکھاوا تو کوئی بھی کر لیتا ہے۔اب مجھے ہی دیکھو کب سے جانتی ہوں تمہارے اس سچ کے بارے میں لیکن اس کوٹھے پر کسی اور کے کان تک یہ بات نہیں جانے دی میں نے۔وہ گھوم کر بیڈ پر بیٹھی۔

پری ییشے نے نم آنکھوں سے اس لڑکی کو دیکھا۔

جانتی ہوں تم کتنی معصوم ہو اور بہت چھوٹی بھی۔جب سے تم یہاں آئی تھی میں نے تب سے ہی سوچ لیا تھا کہ تمہیں دیا گیا انکا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی میں تمہیں اس جہنم سے نکال دوں گی۔اب کے اس کا لہجہ بے بسی بھرا ہمدردی سے چور تھا۔

پری ییشے آگے ہوتی اسے گلے لگا گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔اب وقت آگیا ہے کہ میں اپنی سوچ کو سچ ثابت کر ڈالوں۔اس لڑکی کے کہنے پر پری ییشے مزید جزباتی ہوتی اسے اور زور سے گلے لگا گئی۔

ارے واہ زری آج تو بڑے ہینڈسم لگ رہے ہو۔۔عشاء نے زریام کو انٹرنیس پر دیکھا تو اسکی طرف ہی آنے لگی۔وہ سب بارات کے فنگشن کے لیے ہال میں موجود تھے۔

بہت شکریہ ! لیکن تم نے بہت دیر کر دی۔ وہ اس کے ساتھ ہی چلنے لگا تھا۔ اسکی بات پر عشاء رکی اور اسکی طرف دیکھا

مطلب ؟

مطلب یہ کہ اگر تم یہ پہلے کہہ دیتی تو شاید تمہارے لیے میں پوری دنیا سے لڑ جاتا لیکن اب نہیں۔۔ اب جو میرے مقابل ہے نا اس سے تو میں کبھی مر کر بھی پنگا نا لوں

کیا بکواس کر رہے ہو ؟

ہاں اب تو تمہیں میری باتیں بکواس ہی لگیں گی

زری۔۔ تم سچ میں۔۔ وہ حیرت کی انتہا پر تھی

ارے ارے مزاق کر رہا ہوں۔ اسے سنجیدہ دیکھ کر زریام نے جلدی سے بات سنبھالی۔

اس کی بات پر عشاء نے سخت تیوروں سے اسے دیکھا۔ اور پھر منہ بناتی رخ دوسری طرف موڑ گئی

اچھا اب ناراض ہونے کا وقت ہے ؟ موقع دیکھ کر ناراض ہوا کرو کیونکہ یہاں پر تو میں نے بالکل بھی نہیں منانا۔۔۔ زریام نے اسکی طرف دیکھا وہ نہیں ہنسی تھی۔ کیا واقعی ناراض ہو گئی ؟ وہ اس کے قریب ہوا۔

وہ لوگ انٹرینس سے کافی دور کھڑے تھے۔ زریام نے ذوہان کو انٹرینس پر دیکھا تو اسے نئی شرارت سوجھی۔

اچھا اب مان جاؤ نا ورنہ میں نے ایسے ہی روتا چھوڑ کر چلے جانا ہے۔ زریام نے ایک آخری کوشش کی لیکن وہ رخ دوسری طرف کیے کھڑی تھی۔ اس کی باتوں پر مسلسل چہرے کے زاویے بگاڑ رہی تھی

ایک قدم کا فاصلہ بھی مٹاتے اس نے عشاء کے کندھے کے ساتھ کندھا مس کیا اور اس کے کان کے قریب جھکا۔ تیرا دھیان کدھر ہے، تیرا ہیرو اُدھر ہے۔ اس نے لب دباتے ذوہان کی طرف اشارہ کرتے عشاء کے کان میں سرگوشی کی تو عشاء نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا ان کے پاس سے ہی ویٹر گزرا تھا۔ عشاء نے ویٹر کے ہاتھ میں پکڑی ٹرے سے جوس کا گلاس اٹھایا اور زریام کی طرف دیکھا۔ بہت ہینڈسم لگ رہے ہو نا؟ اب بچ کر دکھاؤ۔۔۔

وہ گلاس سامنے کیے اس کی طرف قدم بڑھانے لگی جبکہ زریام اب الٹے قدم لے رہا تھا۔ نہیں عشاء۔۔ ایسے نہیں کرتے۔۔ پورے دو گھنٹے لگا کر میں تیار ہوا ہوں۔۔ نہیں عشاء دیکھو نا کتنا پیارا لگ رہا ہوں۔۔ عشاء پلیز

وہ پریشانی سے خود کے دفاع کے لیے جو منہ میں آرہا تھا بول رہا تھا

کس نے کہا تھا دو گھنٹے لگاؤ تیار ہونے میں۔ نا تمہاری شادی ہے نا ہی کوئی تمہیں پسند کرنے آرہا ہے۔ تیکھے لہجے میں کہتی وہ اس کی طرف بڑھی لیکن زریام پیچھے مڑ کر بھاگنے لگا۔ عشاء بھی اس کے پیچھے ہی بھاگنے لگی۔

ماہروش جسے اریز نے پہلے ہی بہت تنگ کر رکھا تھا بے بسی سے انہیں دیکھنے لگی اب کونسا نیا ڈرامہ شروع کر دیا۔

بھاگتے ہوئے زریام اچانک رکا تھا اور پریشانی سے عشاء کی جانب پلٹا۔ نو عشاء۔ زریام نے بے بسی سے کہا لیکن عشاء کو تو جیسے نا کچھ سنائی دے رہا تھا اور نا ہی کچھ دکھائی دے رہا تھا۔ عشاء نے جوس کا گلاس سامنے کھڑے وجود پر انڈیل ہی دیا۔

زریام جلدی سے دائیں جانب کھسک گیا اور جوس جس وجود پر گرا تھا اسے دیکھ کر عشاء کی تو سٹی گم ہوئی تھی۔ وہ منہ کھولے ڈبڈباتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی

ذوہان نے ایک نظر اپنے کپڑوں پر ڈالی اور عشاء نے تھوک نگلا۔اس نے عشاء کی طرف دیکھا اور عشاء نے جلدی سے اپنے کندھے پر سیٹ کیا ڈوپٹہ اٹھا کر اس کے کپڑے صاف کرنے شروع کر دیے۔

سوری ذوہان بھائی یہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔ مجھ سے غلطی سے ہو گیا۔ڈر اس کے چہرے پر واضح تھا

کیا کر رہی ہو ؟ پیچھے ہٹو۔۔ذوہان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکنا چاہا کیونکہ اس وقت وہ لوگ سب کی توجہ کا مرکز بن رہے تھے

سوری ذوہان بھائی۔میں صاف کر دیتی ہوں۔وہ پریشانی سے کہتی اس کے کپڑے اپنے دوپٹے سے دوبارہ صاف کرنے لگی۔

میں نے کہا دور ہٹو۔۔اس نے دبے دبے غصے میں کہا۔عشاء ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی۔

ذوہان کے کپڑے تو صاف نہیں ہوئے تھے البتہ عشاء کے کپڑے ضرور خراب ہو گئے تھے

ذوہان نے تاسف سے اسے دیکھا جو پہلے ہی گھبرائی ہوئی اسے ہی دیکھ رہی تھی

اب چلو میرے ساتھ۔۔اسے کہہ کر وہ اب واپس جانے لگا۔عشاء نے ادھر اُدھر دیکھ کر زریام کو تلاشنا چاہا مگر وہ نہیں ملا۔

بدتمیز انسان اچھا نہیں کیا تم نے میرے ساتھ۔چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔۔زریام کو کوستی وہ ذوہان کے پیچھے ہی جانے لگی

سارا راستہ خاموشی رہی تھی۔ناوہ کچھ بولا تھا اور نا عشاء کچھ بولنے کے قابل تھی۔جیسے ہی گاڑی پورچ میں رکی وہ دونوں بغیر ایک دوسرے کی طرف دیکھتے گاڑی سے اتر کر اندر جانے لگے

جلدی سے چینج کر کے آؤ۔اسے کہہ کر وہ سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں جانے لگا۔وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور سادہ سا جوڑا اٹھا کر چینج کیا۔چینج کرنے کے بعد وہ باہر آئی اور لاؤنج میں پڑے صوفے پر ڈھے سی گئی۔

اب چہرہ دھلا تھا اور بال کھلے تھے۔سارا موڈ خراب ہو گیا۔اب دوبارہ جا کر کیا ہی فائدہ؟اس نے ٹانگیں اوپر کرتے بازو ٹانگوں کے گرد پھیلاتے گھٹنوں میں سر دے دیا

تم تیار نہیں ہوئی؟ذوہان کی آواز پر اس نے سر اٹھایا اور سامنے دیکھا۔ذوہان بالکل تیار سا اس کے سامنے کھڑا تھا۔

میرا موڈ نہیں ہے جانے کا آپ چلے جائیں۔اس کا اترا چہرہ دیکھ کر ذوہان اس کے سامنے صوفے پر بیٹھا

تمہیں کیوں نہیں جانا؟دوبارہ تیار ہو لو کچھ نہیں ہوتا۔وہ اس کے سامنے بیٹھا نرمی سے کہنے لگا

بس اب دل نہیں کر رہا۔وہ بچوں کی سی طرح منہ بنا رہی تھی

اگر مجھ پر جوس گرا ہی دیا تھا تو اپنے کپڑے خراب کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

کیونکہ میں ڈر گئی تھی۔اتنے سارے مہمانوں کے درمیان آپ نے غصہ کرنا تھا۔وہ سر جھکائے بیٹھی روہانسا ہوتی کہہ رہی تھی

میں نے غصہ کیا؟ذوہان کی بات پر اس نے نظریں اٹھا کر شکوہ کناں آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا

یاد ہے اس دن میں نے آپ پر پانی گرا دیا تھا تو آپ نے کتنا غصہ کیا تھا۔۔وہ معصومیت سے پلکیں جھپکاتی کہہ رہی تھی۔ذوہان اسکی بات پر مسکرایا

تمہیں پتہ ہے نامیرا کام کیسا ہے میرے موبائل پر پانی گر گیا تھااور میرے موبائل میں بہت ایمپارٹنٹ ڈیٹا ہوتا ہے اگر موبائل خراب ہو جاتا تو ڈیٹا بھی ختم ہو جانا تھا اسی لیے مجھے غصہ آگیا تھا

کام مجھ سے زیادہ ضروری ہے ؟ پتہ نہیں کیوں وہ کہہ بیٹھی وہ بھی اتنے لاڈ اور مان سے۔ یقین کرنا تو ذوہان کے لیے بھی مشکل تھا۔

بے ساختہ اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔ تم سے زیادہ ضروری تو کچھ بھی نہیں ہے۔ میں خود بھی نہیں۔۔۔ ذوہان نے اب کی بار اسے دیکھا اور عشاء تذبذب کا شکار ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔

اپنے لفظوں کا مطلب سمجھتے اب وہ شرمندہ ہو رہی تھی

جاؤ تیار ہو کر آؤ ابھی تو فنکشن شروع بھی نہیں ہوا اور تم نے موڈ بدل لیا۔ شاہستگی سے مسکرا کر کہہ کر وہ صوفے سے پشت ٹکا گیا۔ عشاء بھی ہلکا سا مسکرائی اور اثبات میں سر ہلا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔

ویسے اتنا برا بھی نہیں ہے۔ دل کے کسی کونے سے آواز آئی تھی۔ عشاء مت بھولو یہ وہی انسان ہے جس نے مستقبل میں تم پر پابندیاں عائد کر کر کے تمہاری زندگی عذاب کر دینی ہے۔

سوچیں پھر سے بھٹکنے لگی تھیں۔

★★★

زین نے کہا ہے وہ پتہ لگا لے گا تم پریشان نا ہو۔ وہ کان میں ہینڈ فری لگائے نگاہیں ادھر اُدھر گھماتے احتیاط سے بات کر رہی تھی

ہمممم۔ اور ہمارے کام کا کیا بنا؟

تم شادی انجوائے کرو۔۔ شادی کے بعد تمہیں یہ ہیپی نیوز بھی مل ہی جائے گی۔ وہ ابھی کوئی اور بات کرتی اس سے پہلے اسے زویا اپنے پاس آتی دکھائی دی۔

اچھا میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔ دوسری طرف چہرہ موڑتے وہ آہستہ سے کہتے کال کاٹ گئی اور کان سے ہینڈ فری نکالی

بھابھی آپ نے عشاء کو دیکھا ہے؟ زویا سحر کے سامنے کھڑی سوال کر رہی تھی مگر نگاہیں ابھی بھی متلاشی تھی

ہاں روز دیکھتی ہوں۔ پر سکون سا جواب زویا نے اسے دیکھا۔ سحر کے جواب پر زویا بے ساختہ ہنس دی

وہ ذوہان اور عشاء کی لڑائی ہو گئی تھی۔ عشاء نے ذوہان پر جوس گرا کر اس کے کپڑے تو خراب کر ہی دیے پھر ان کو اپنے دوپٹے سے صاف کر کے اپنے کپڑے بھی ساتھ ہی خراب کر دیے۔ اب شاید گھر گئے ہیں چینج کرنے۔ سحر نے اسے ساری اطلاع دی

یہ عشاء بھی نا۔۔ ایسے ہی ذوہان بھائی سے الجھتی رہتی ہے پھر کہتی ہے وہ غصہ کرتے ہیں۔ اب اتنا ٹف ٹائم کوئی مجھے دے تو میں تو دس فٹ کی دوری بنائے رکھوں۔ لیکن پھر بھی ذوہان بھائی کا صبر ہے۔

اور یہ صبر تو اسے ساری زندگی کرنا ہے۔ سحر کی بات پر وہ بے ساختہ ہنس دی۔

کیوں ہسا جا رہا ہے بیوٹیفل لیڈیز؟ زریام ان کے پاس آتا شرارت سے کہنے لگا

ہم کیوں ہنس رہے ہیں اسے چھوڑو لیکن ابھی تمہارے رونے کا وقت ضرور ہوا چلتا ہے ہینڈ سم بوی۔۔ سحر کے انداز پر انکا قہقہہ ضبط کرنا بہت مشکل تھا

زری تمہیں پتہ ہے نا وہ پہلے ہی ہر وقت ذوہان بھائی سے الجھتی رہتی ہے اور پھر تم نے۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ میں تو۔۔۔ اور وہ بے ساختہ ہنس دیا

آنے دو اسے چھوڑے گی نہیں تمہیں۔ تیار رہنا۔۔۔ اسے تنبیہہ کرتی وہ آگے بڑھی

زری تم۔۔۔عشاء وہاں پہنچتے ہی زریام کے سر پر کھڑی تھی۔وہ غصہ سے آگ بگولہ ہوئی ہاتھ میں جوس کا گلاس پکڑے اسے پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔جو میز کے گرد لگی کرسیوں کے پیچھے چھپ رہا اور خود کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا

عشاء تم کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔اس نے رک کر عشاء کی تعریف کرنے میں ہی عافیت سمجھی۔

نہیں آج تمہاری یہ گیم نہیں چلے گی۔۔وہ پھر سے اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگی جو ایک کرسی کی اوٹ سے نکل کر دوسری کرسی کی اوٹ ہو لیتا تھا

یار آج سچی میں پیاری لگ رہی ہو۔۔وہ پھر سے رک کر کہنے لگا۔انداز ایسا تھا کہ عشاء ایک منٹ کو رکی۔

آج ؟یعنی میں پہلے پیاری نہیں لگتی۔۔وہ پھر سے طیش میں آ گئی۔

نہیں۔۔۔بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا

ہاں ؟عشاء نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

نہیں۔۔نہیں۔۔ایسا ہو سکتا ہے ؟میرا مطلب ہے کہ آج پہلے سے زیادہ پیاری لگ رہی ہو۔۔وہ گڑبڑا گیا اور پھر اپنی بات کو صحیح طریقے سے پیش کیا

زویا تم کچھ بولو نا۔۔

زریام نے زویا سے کہا جو کرسی پر بیٹھی ان دونوں سے بالکل غافل موبائل چلا رہی تھی

عشاء جلدی گراؤ جوس لیٹ ہو رہا ہے۔۔ہو گیا کچھ ؟اب ٹھیک ہے ؟زویا پہلے عشاء سے کہہ کر پھر زریام کی طرف دیکھتے ہوئے معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے بولی۔زریام کا تو منہ کھلا کا کھلا کر رہ گیا

دیکھو عشاء اگر تم نے یہ جوس مجھ پر گرایا تو میں۔۔۔زریام نے انگلی اٹھا کر قدرے غصے سے کہا

تو تم کیا؟ وہ بھی غصے سے کہتی ایک قدم آگے ہوئی

تو میں کر ہی کیا سکتا ہوں سوائے گھر جا کر چینج کرنے کے۔۔۔ لیکن یار اب ہم لوگ بس گھر ہی آتے جاتے رہیں گے؟ آج چھوڑ دو نا پلیز۔۔

بڑی امید سے اس نے پلیز کہا کہ شاید اب وہ مان جائے۔ اور پھر وہ مان ہی گئی۔ اس نے گلاس ٹیبل پر رکھا اور بچوں کی طرح ہونٹ باہر نکالے کرسی پر بیٹھی۔ زریام بھی خدا کا شکر ادا کرتا کرسی پر ڈھے سا گیا

تم دونوں کا ہو گیا؟ چلو اب پکچرز بھی بنوانی ہیں۔ ان کی لڑائی کے اختتام پر زویا نے موبائل بند کر کے رکھا اور ان کی طرف دیکھا

ارے بہت بنوالی گروپ فوٹوز اب تو کپل فوٹوز بنوانی ہیں۔ زریام نے دیکھتے ہی دیکھتے ایک نئی خواہش کا اظہار کیا

یار ویسے ذوہان بھائی سے رشتہ ہونے کا ایک تو فائدہ ہوا کہ میرا شادی کا شوق ختم ہو گیا۔ عشاء کی بات پر زویا اور زریام نے بمشکل خود کو ہنسنے سے روکا تھا۔

★★★

ارحم مجھے پتہ ہے تم مجھے بتانا نہیں چاہتے تھے اس بارے میں لیکن ایم سوری۔۔۔

اٹس او کے۔۔ ارحم نے اسکی شرمندگی محسوس کرتے اس کی بات کاٹتے کہا

میں نے کوشش کی ہے اس کے بارے میں کوئی ایسا ثبوت ڈھونڈنے کی جس کی بنا پر میں اسے اریسٹ کر سکوں لیکن مجھے نہیں ملا۔ ہاں اگر تم ماہم کو۔۔۔

نہیں زیان ماہم کو انوالو نہیں کرنا۔۔ ارحم جلدی سے بولا تھا

اور کوئی نا کوئی ثبوت تو ملے گا کوئی اتنا اچھا نہیں ہوتا۔

اچھا پھر تو تم نے بھی کوئی کرائم کیے ہوں گے۔۔زیان نے سنجیدگی سے کہا۔ابھی تم نے ہی تو کہا کوئی اتنا اچھا نہیں ہوتا۔ارحم حیرانی سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا

ہر کسی کے بارے میں خود سے رائے نہیں بناتے۔۔زیان کی بات پر ارحم لب بھینچ گیا

جو اس نے کیا اس کے بعد وہ اچھا انسان کہلانے کے لائق ہے ؟

تم نے اس کے پاس ماہم کے خلاف استعمال کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں رہنے دیا تو پھر فکر کس بات کی ہے ؟کچھ نہیں کرے گا وہ کیونکہ اب تک تو سمجھ گیا ہو گا اس کے ساتھ یہ سب حادثاتی طور پر نہیں ہو رہا۔

کہتے ہی زیان اس کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا۔

تبھی زریام اس کے ساتھ آ کر بیٹھا۔

ارحم بھائی کیسے ہیں آپ ؟زریام گرم جوشی سے اسے ملنے لگا۔۔

تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔ارحم نے اس سے بغل گیر ہوتے دانت پیستے کہا

اب تو کر دیا جو کرنا تھا۔۔وہ اس سے الگ ہوتا مسکرا کر کہنے لگا

بیٹا ارادہ تو میرا پورا تھا کہ تمہیں ہاسپٹل تک پہنچا دوں لیکن میری شرافت ہے۔۔۔

ارحم بھائی کسی لڑکی سے اسکی مہندی کے دن اکیلے میں ملنا کونسی شرافت ہوتی۔۔۔زریام مسکراہٹ دباتا کہنے لگا

اہہہہہہ۔۔۔ارحم بھئی میرا بازو ٹوٹ جائے گا۔۔ابھی اس کی بات ختم ہی نا ہوئی تھی کہ ارحم نے بیٹھے بیٹھے ہی اسکا بازو پکڑ کر مروڑ کے اسکی کمر کے ساتھ لگایا

ٹوٹ جائے گا تو پراسٹک سرجری کر دوں گا۔۔ارحم بظاہر سامنے دیکھتا مسکرا کر اس سے کہہ رہا تھا

چلیں آپکی ہیروئن آ گئی اب مجھے چھوڑ دیں پلیز۔۔ورنہ ٹوٹے بازو کے ساتھ مجھے کوئی لڑکی نہیں دے گا۔

ارحم نے جھٹکے سے اسے چھوڑا۔زریام دوسرے ہاتھ سے اپنا بازو سہلانے لگا۔۔ظالم لوگ۔۔

اسے لقب دینا نا بھولا تھا

شادی کا بڑا شوق ہے۔۔ارحم نے اس کی طرف دیکھا

ہاں بھئی اب ایک ہی تو زندگی ہے اس میں شادی کا شوق بھی نا رکھیں۔۔۔اسے آنکھ ونک کرتا وہ

فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور غائب ہو گیا

عمر دیکھو اور حرکتیں دیکھو۔۔۔ارحم نے سر جھٹکا

★★★

اس وقت سحر ماہم کے پاس بیٹھی اس سے بات کر رہی تھی اور ضامن سائیڈ پر رکھے صوفے پر

بیٹھا ارحم سے بات کر رہا تھا۔زویا اور عشاء غائب تھیں۔ذوہان کا بھی کچھ پتہ نا تھا جبکہ زریام

کیمرہ مین کو کوئی انسٹرکش دے رہا تھا

اچانک ہی زویا اور عشاء کہیں سے نمودار ہوئی تھیں۔زریام بھی انکو دیکھتا وہاں پہنچا۔

عشاء نے ہاتھ میں پکڑا دودھ کا گلاس ٹیبل پر رکھا اور گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئی۔

ارحم بھائی رسم۔۔۔آنکھوں میں شرارت لیے زویا بولی

ارحم کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی انکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ذوہان بھی وہاں پہنچا تھا اور

سحر کے پاس رکھے سنگل صوفے پر بیٹھا تھا

ارحم کے ماتھے پر شکنیں پیدا ہوئیں۔رسمیں بچے نہیں کرتے۔۔

ہم بچے نہیں ہیں۔۔زویا جلدی سے بولی تو ارحم نے آئیبرو اچکایا جیسے کچھ یاد دلانا چاہا ہو کہ کل وہ

کیا کہہ رہی تھی

ارحم بھائی کل آپ نے کام ہی ایسا کروایا تھا کہ اب۔۔۔۔زویا مسکراہٹ دباتے کہنا شروع ہوئی

تو ارحم نے اسے گھورا جس کا فائدہ یہ ہوا کہ وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ گئی۔

باقی تو کسی کو بات کی سمجھ نا آئی تھی البتہ عشاء اور زریام بمشکل مسکراہٹ روکے ہوئے تھے

سب چھوڑیں۔۔ آپ یہ دودھ پیئں۔۔ عشاء نے دودھ کا گلاس اٹھا کر ارحم کے سامنے کیا

مجھے دودھ اچھا نہیں لگتا۔۔ ارحم نے تو بات ہی ختم کر ڈالی۔ لیکن آج تو پینا پڑے گا۔۔ عشاء بضد ہوئی۔۔۔

اس کو پلاؤ شاید مٹھاس آ جائے اس کے اندر یہ پینے کے بعد۔۔ ارحم نے ذوہان کی طرف اشارہ کیا تو عشاء نے منہ کہ مختلف ڈیزائن بنائے

عشاء نے اسے جھکنے کا اشارہ کیا تو وہ تھوڑا سا اسکی طرف جھکا

بھائی پیدائشی کڑوے ہیں اتنی جلدی اثر نہیں ہوگا۔۔ عشاء کے کہنے پر ارحم نے بمشکل قہقہہ روکا۔ ذوہان تیوری چڑھائے تنقیدی نظروں سے یہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا

آپ ہمیں باتوں میں لگا رہے ہیں۔۔ زویا نے خفگی سے کہا تو ارحم نے اسکی طرف دیکھا۔ تم خود باتوں میں لگ رہی ہو

ارحم بھائی۔۔ اب کے عشاء نے سختی سے کہا

بس ایک ہی سپ لینا ہے کچھ نہیں ہوتا ارحم بھائی۔۔۔ پیچھے سے زریام کی آواز آئی۔۔ ارحم نے ضامن کی طرف دیکھا تو اس نے کندھے اچکائے

اچھا لاؤ۔۔ ارحم نے گلاس اٹھایا۔ اور اسے گھما گھما کر اس کا جائزہ لینے لگا۔۔ یہ اس کے اوپر پھول بوٹے کیوں۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ اب گلاس کو سجانا ضروری تھا؟

ارحم بھائی آپ تو ایسے کہہ رہے جیسے اب تک عافیہ آنٹی نے آپ کو باہر کی ہوا ہی نا لگنے دی ہو۔

زریام کی بات پر سب کا قہقہہ ضبط کرنا بہت مشکل تھا۔ ارحم بس اسے گھور ہی سکا۔

بھائی ہم نے اپنے ان نازک ہاتھوں سے بہت محنت سے اس گلاس کو سجایا ہے۔ زویا احتجاجاً بولی

تو نہیں سجانا تھانا۔۔جاؤبدل کر آؤ اسے۔مجھے سادہ گلاس میں دودھ چاہیے۔وہ دونوں اسے دیکھ کر رہ گئیں۔

انہیں ویسے ہی بیٹھا دیکھ ارحم اب گلاس کے اندر موجود دودھ کا جائزہ لینے لگا۔یہ اس میں کیا ڈالا ہے؟

بھائی میوے ہیں۔۔جڑی بوٹیاں نہیں ہیں۔۔عشاء نے دانت کچکچاتے کہا۔تنگ آگئی تھی اس کے سوالوں سے۔۔اتنی تفتیش تو پولیس والے بھی نہیں کرتے جتنی وہ کر رہا تھا۔ایک سپ ہی تو لینا تھا۔۔ایک سپ لے اور بات ختم۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔ارحم نے اثبات میں سر ہلایا لیکن ابھی گلاس کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اپنی جان پر کھیل کر اس نے سپ لینا ہو

بھائی زہر نہیں ملائی۔۔عشاء کی بات پر ارحم نے برہمی سے اسے دیکھا جبکہ باقی سب کا قہقہہ گونجا تھا

بمشکل اس نے ایک سپ لیا اور انہیں گلاس واپس کیا

چلیں اب پیسے دیں۔۔عشاء نے گلاس ٹیبل پر رکھ کے رخ اس کی طرف کیا

پیسے کس چیز کے؟

دودھ کے۔۔

یہ دودھ پیسوں کا تھا؟

ہاں۔۔

اگر پیسے ہی لینے تھے تو دودھ نہیں پلانا چاہیے تھا تم لوگوں نے دودھ بھی زبردستی پلا لیا اب میں پیسے نہیں دوں گا

ہا۔۔عشاء کے منہ سے بے ساختہ نکلا

رسم ہے جیجا جی۔۔۔سحر پہلی بار بولی تھی

بھابھی آپ تو ایسے بتا رہی ہیں جیسے اب تک ارحم بھائی جنگلات میں رہتے تھے جو انہیں رسمیں ہی نہیں پتہ۔۔زریام نے پھر سے لگے ہاتھوں ارحم کو مرچیں لگانا لازمی سمجھا۔ارحم بے بس سا ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

ایک کروڑ دیں جلدی سے۔۔عشاء پھر سے بولی تھی

پتہ بھی ہے ایک کروڑ میں کتنے زیرو ہوتے ہیں؟اب زریام کے تنزیہ تیروں کا رخ عشاء کی طرف تھا

ہاں پتہ ہے۔۔عشاء نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

بتاؤ پھر۔۔زریام کی بات پر عشاء کا دل کیا یہ دودھ کا گلاس اس کے اوپر انڈیل ہی دے۔پہلے والا حساب بھی چکتا ہو جائے گا اور یہ بھی۔

بہت زیادہ نہیں ہیں؟ارحم نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

ارحم بھائی رکیں۔۔میرے پاس ایک حل ہے۔۔زریام جلدی سے آگے ہوا اور گرم جوشی سے کہنے لگا

ذوہان بھائی کھلے ہیں؟زریام ذوہان کی طرف بڑھا تو ذوہان نے اثبات میں سر ہلاتے پیسے اسے دیے

کھلے سے مراد ہزار نہیں ہوتا۔ہزار سے کم چاہیے۔۔وہ واپس مڑا سب متحیر سے اس کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہے تھے۔تھوڑی دیر کے لیے وہ منظر سے غائب ہو گیا لیکن وہاں بالکل خاموشی رہی۔

وہ واپس نمودار ہوا اور ضامن کے پاس پہنچا

بھائی وہ لفافہ دیں۔ضامن نے پہلے ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھا اور پھر اسے لفافہ دے دیا۔۔ سب سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ آخر وہ کرنا کیا چاہتا ہے

یہ لو یہ سو اور یہ لاکھ۔۔۔کتنے ہوئے ؟اس نے پیسے عشاء کے ہاتھ میں زبردستی رکھے اور سنجیدگی سے کہہ کر آخر میں آنکھ ونک کی۔اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے اس کے عمل پر سب ہس ہس کے لوٹ پوٹ ہونے لگے تھے

چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔۔عشاء پیسے ٹیبل پر پٹختے اس کے پیچھے لپکی جبکہ وہ پہلے ہی بھاگ اٹھا تھا جیسے معلوم ہو کہ آگے کیا ہونے والا ہے

زویا ابھی بھی وہی بیٹھی تھی اور زریام اور عشاء کی بھاگم بھاگ دیکھ رہی تھی۔ارحم نے پہلے اسے دیکھا اور پھر ذوہان کی طرف دیکھا

ذوہان کیلکولیٹر نکالو اور رقم کیلکولیٹ کرتے جاؤ۔یہ اس گلاس میں کتنا دودھ آیا ہو گا؟ارحم نے ضامن کی طرف دیکھتے پوچھا

چلو جتنا بھی ہے ہم ایک پاؤ لگا لیتے ہیں۔ضامن کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ بول پڑا۔

اور جو میوے اس میں ڈالے ہیں وہ کتنے ڈالے ہیں ؟اب کی بار اس نے زویا کی طرف دیکھتے پوچھا زویا نا سمجھی سے اس کی باتیں سن رہی تھی

اور یہ سجاوٹ کا سامان کتنے کا لیا تھا؟اب کی بار اس نے گلاس پر کی گئی سجاوٹ کے بارے میں پوچھا لیکن جواب ندارد

ذوہان اس ساری رقم کو کیلکولیٹ کر واور مجھے بتاؤ۔میں انہیں پیسے دیتا ہوں۔زویا کا منہ تو کھلا کا کھلا رہ گیا جبکہ ماہم سمیت باقی سب کا قہقہہ گونجا تھا

★★★

وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو اندر کا منظر واضح ہوتا گیا۔ پورا کمرہ گلاب کے پھولوں سے بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ کمرے میں موم بتیوں کی مدھم روشنی کے علاوہ اور کوئی بھی روشنی نا تھی۔

اس نے قدم اندر رکھا اور دروازہ آہستہ سے بند کرتا اس کی طرف پلٹا۔ وہ بیڈ پر دلہن کے لباس میں گھونگھٹ اوڑھے بیٹھی تھی۔ اس کی دلہن۔۔ وہ مسکرایا۔۔

وہ اس کے پاس پہنچا اور ایک گھٹنا بیڈ پر رکھتا بیٹھا۔ آپ کو پتہ ہے آج کا دن میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن ہے کیونکہ آج آپ مکمل طور پر میری زندگی میں شامل ہوئی۔۔ اس نے مدھم سی آواز میں کہنا شروع کیا

یہ سرخ لباس۔۔۔ یہ گھونگھٹ اوڑھنا۔۔ میں آپ کو بتا نہیں سکتا آج آپ مجھے کس قدر کنفیوز کر رہی ہیں۔ کنفیوز تو خیر وہ اب بھی بہت تھا

وہ سر جھکا کر بیٹھا مسکرا کر کہہ رہا۔ یقین تو اسے واقع ہی نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اس کے سامنے دلہن کے روپ میں یوں گھونگھٹ اوڑھے بیٹھی ہے۔ کتنا خوبصورت لمحہ تھا نا یہ۔۔ اس کا دل کر رہا تھا وہ اس لمحہ کو ہمیشہ کے لیے اپنی آنکھوں میں قید کر دے۔ کاش یہ لمحہ کبھی نا گزرے۔

اس نے ماہم کا ہاتھ تھامنے کی غرض سے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کہ موبائل کی وائبریشن پر اس کا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا۔

عشاء۔۔ موبائل پر جگمگاتا نمبر دیکھ ارحم نے کہا تو ماہم نے جلدی سے چہرے کے آگے سے گھونگھٹ ہٹایا

یااللہ ان نام کے بچوں کو تھوڑی سی عقل دے دے۔۔۔ مطلب آج تو رہنے دیتے۔ ارحم نے آہ بھری اور کال ریسیو کی

ہاں بولو عشاء

کیا؟ کون سے ہاسپٹل میں ؟ ہاسپٹل کا نام سن کر ماہم نے گھبرا کر دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا

اچھا ٹھیک ہے برہان بھائی نے تو بھابھی کے لیے کوئی سرپرائز پلین کیا تھا وہ لوگ ابھی نہیں آ سکیں گے تم ایسا کرو زریام اور زویا کو اپنے پاس بلا لو یا پھر ان کے گھر چلی جاؤ۔۔ عشاء کو سب سمجھانے کے بعد وہ پریشان سا کھڑا ہوا

کیا ہوا؟ گھبراہٹ کی وجہ سے ماہم کا رنگ زرد پڑتا جا رہا تھا

احمد انکل ہاسپٹل میں ہیں۔۔۔ میں آپ کو سب بتاتا ہوں لیکن ابھی مجھے جانا چاہیے۔۔

میں بھی آؤں گی۔۔ ماہم جلدی سے اپنا بھاری لہنگا سنبھالتی بیڈ سے نیچے اترنے لگی۔

اس طرح؟ ارحم نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا اور ماہم کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔ آپ پریشان نا ہوں۔۔ میں آپ کو ساری صورتحال سے آگاہ کرتا رہوں گا۔۔ ماہم نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی مگر وہ اسے وہاں چھوڑے باہر نکلا

ارحم تم یہاں؟ ضامن ارحم کو دیکھتے کھڑا ہو کر اس کے پاس آنے لگا۔ سحر جو اس کے پاس ہی بیٹھی تھی کھڑی ہوئی

عشرت بیگم بھی ان کی طرف متوجہ ہوئی

انکل کیسے ہیں؟ وہ اس کے پاس پہنچتا پریشان سا بولا تھا

اب ٹھیک ہیں۔۔ لیکن تم یہاں کیسے اور تمہیں بتایا کس نے؟ اس کی بات کا جواب دیتے وہ اس سے دریافت کرنے لگا

عشاء نے کال کی تھی کہ تم سب ہاسپٹل آئے ہو اور وہ گھر میں اکیلی ہے۔شاید تم لوگوں نے ہی اسے ماہ بھابھی کو بلانے کا کہا لیکن وہ لوگ تو خود گھر پر نہیں ہیں۔۔۔ارحم اسے سب بتانے لگا

بیٹا یہاں سب ٹھیک ہے تم گھر جاؤ۔آج تمہاری شادی کی رات ہے اور ماہم بھی پریشان ہورہی ہوگی۔۔۔عشرت بیگم پریشان سی ارحم سے کہنے لگی

ڈونٹ وری آنٹی۔۔کچھ نہیں ہوتا۔۔ارحم نے انہیں تسلی کروائی

★★★

بابا اب آپ کی طبیعت کیسی ہے ؟وہ سب اس وقت احمد شاہ کے پاس ہاسپٹل کے کمرے کھڑے تھے

ضامن کے سوال پر انہوں نے اثبات میں سر ہلا کر اسے تسلی کروائی کہ وہ ٹھیک ہیں

سحر ضامن کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑی نہایت بدمزہ ہورہی تھی۔بس ماموں جان پیسے سے اتنا پیار ہے کہ فیکٹری میں آگ لگنے کا سن کر ہی بستر سنبھال لیا۔

لیکن آپ کو تو کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔میں تو سمجھی تھی کہ یہ خبر سنتے ہی آپ دنیا سے چل بسیں گے۔۔ویری ڈساپوائنٹڈ۔۔۔ان نے افسوس سے سر دائیں بائیں ہلایا

ارحم اب تم جاؤ گھر۔۔۔بابا اب ٹھیک ہیں۔۔۔ضامن نے ارحم کی طرف دیکھتے فکر مندی سے کہا

ٹھیک ہے انکل میں چلتا ہوں آپ اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔ان سب سے اجازت لیتا ارحم باہر نکل گیا

سحر آپ بھی گھر چلی جائیں اور چچی جان آپ بھی گھر جائیں میں ہوں یہاں۔۔ویسے بھی صبح تک ڈاکٹر ڈسچارج کر دیں گے۔۔۔ضامن نے بہت مشکلات کے بعد عشرت بیگم کو تو بھیج دیا مگر سحر نہیں گئی تھی

بہت زیادہ نقصان ہو گیا؟ وہ ہاسپٹل کے کمرے سے باہر نکل رہے تھے جب سحر نے پوچھا

ہمممم بہت زیادہ۔۔۔اس نے پریشانی سے جواب دیا

آپ پریشان نا ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ سحر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے تسلی دی

ضامن نے پہلے اسکی طرف دیکھا اور پھر اپنے کندھے پر رکھے اس کے ہاتھ کی طرف۔ سب ٹھیک ہو تو جائے گا لیکن وقت لگے گا۔۔

تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟

پریشانی کا سبب وہ کانٹریکٹ ہے جو ہم نے زین کی کمپنی سے کیا تھا۔۔

اووو۔۔۔اس نے ہونٹوں کو گول کر کے سمجھنے والے انداز میں کہا۔ پھر اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیلتی گئی۔ یقیناً وہ ان لوگوں کی حالت سے بہت لطف اندوز ہو رہی تھی۔

★★★

وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو گلاب کے پھولوں کی خوشبو نے اس کا استقبال کیا۔ کمرہ بالکل ویسا ہی سجا تھا جیسے رات کو تھا۔ وہ سامنے بیڈ پر کمفرٹر اوڑھے سو رہی تھی۔

اس نے رات کو تقریباً دس بار کال کر کے احمد شاہ کی حالت کے بارے میں پوچھا تھا اور ارحم اسے تسلی کرواتے ہوئے تھک گیا تھا۔ بہت مشکل کے بعد شاید اب ہی وہ سوئی تھی

اس نے گاڑی کی چابیاں سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور تھوڑی دیر کسی غیر مری نقطے کو نظر میں رکھے کھڑا رہا۔ پلٹ کر اس نے ماہم کی طرف دیکھا اور پھر اس کے قدم خود بخود ہی اس کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا اور اسے دیکھنے لگا

وہ سوتے ہوئے کتنی پیاری لگ رہی تھی نا۔ شاید نہیں۔۔ وہ تو ہر حال میں اسے پیاری لگتی تھی۔
وہ کتنی دیر اسے دیکھتا رہا پھر ہاتھ آگے بڑھا کر چہرے پر آئی لٹ ہٹانی چاہی مگر وہ پہلے ہی آنکھیں کھول چکی۔ وہ گڑبڑا گیا اور جلدی سے چہرہ دوسری طرف پھیرتے سیدھا ہو کر بیٹھا

ماہم جلدی سے اٹھ کر بیٹھی اور دوسری سائیڈ سے بیڈ سے نیچے اتری۔

ماہم نے ڈوپٹہ اٹھا کر سر پر لیا وہ ویسے ہی بیٹھا کان کی لو کھجا رہا تھا۔ وہ ابھی تک کل والے کپڑوں میں تھا۔ ماہم کے جوتے اسی طرف پڑے جہاں ارحم بیٹھا تھا۔ وہ خود کو پر سکون کرتی اس سائیڈ پہنچی ارحم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو گھبراہٹ کے وجہ ماہم کے پسینے چھوٹنے لگے تھے۔ وہ اس سے نظریں چراتی ہاتھ کی پشت سے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرنے لگی۔

ارحم بیڈ سے اٹھا اور فریش ہونے کی غرض سے باتھ روم میں بند ہو گیا۔ ماہم نے بھی سکون کا سانس بھرا ہوا جلدی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

★★★

تم لوگ کچھ لو گے ؟ عشاء اور کنزل اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر زویا، زریام اور پریشے سے دریافت کرنے لگی۔ ویسے تو انکی بالکل نہیں بنتی تھی لیکن اب ایک ساتھ پروجیکٹ کی تیاری کرنے کی وجہ سے ان سب کی کافی انڈرسٹینڈنگ ہو گئی تھی اور تھوڑی دوستی بھی۔

وہ لوگ اس وقت لائبریری میں موجود تھے۔ پریشے اور زریام ساتھ ساتھ کرسی پر بیٹھے تھے انکے مقابل عشاء اور کنزل جبکہ سائیڈ والی کرسی پر زویا براجمان تھی۔ لائبریری ٹیچر کیونکہ وہاں نا تھا اس لیے وہاں پڑھائی کم اور باتیں زیادہ ہو رہی تھیں

زویا تم بھی چلو نا۔ کنزل نے زویا کو زبردستی کھڑا کیا۔ وہ دونوں کیفے ٹیریا جانے کا ارادہ رکھتی تھیں اور کنزل زویا کو بھی ساتھ لے جانا چاہتی تھی۔ پریشے اور زریام سے پوچھنے کے بعد وہ سب وہاں سے چلے گئے

زریام کے قریب رہنے پر اب پریشے کی حالت پہلے کی طرح نہیں ہوتی تھی۔ وہ اب کافی حد تک خود پر کنٹرول کر چکی تھی۔ زریام اپنا موبائل نکال کر موبائل چلانے لگا جبکہ پریشے ابھی بھی کتاب پر جھکی تھی

جو پوائنٹس اس دن آپ کو نکال کر دیے تھے وہ کاپی کر لیے تھے؟ بغیر موبائل سے نظریں ہٹا کر وہ بولا تھا

نہیں میں تمہیں کیوں کاپی کروں؟ میں تو خود نکالوں گی پوائنٹس۔۔ وہ گردن اکڑا کر اس کی طرف دیکھے بنا بولی

زریام نے موبائل سے نظریں ہٹاتے اسے دیکھا۔۔ مجھے نہیں کاپی کرنا پوائنٹس کو کرنا ہے۔۔۔ زریام نے شرارت سے کہا

پتہ ہے مجھے۔۔ میں بھی پوائنٹس کا ہی کہہ رہی ہوں۔ ویسے بھی تمہیں کاپی کر کے میں پیسٹ کہاں کروں گی۔۔ اپنی دھن میں وہ بولے جا رہی تھی بغیر سوچے سمجھے کہ آخر کہہ کیا رہی ہے۔ وہ اس کے قریب جھکا۔

اپنے دل میں۔۔ زریام نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تو پریشے کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا ہوئی۔

وہ لب دباتا سیدھا ہو کر بیٹھا واپس اپنے موبائل میں متوجہ ہو چکا تھا لیکن پریشے کی سانسیں حلق میں اٹکا چکا تھا۔

زری بات سنو۔۔۔ کوئی لڑکی وہاں پہنچ کر زریام سے بات کرنے لگی تھی۔ پریشے نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا

تبھی پتہ نہیں کس خیال کے تحت اس نے موبائل نکالا اور انسٹا گرام اوپن کیا۔اب کی بار اس نے زری سیرچ کیا تھا۔وہ کیوں چاہتی تھی اس کی آئیڈی ڈھونڈنا؟زری خان۔۔۔آخر کار بہت مشکل کے بعد اسے آئی ڈی مل ہی گئی۔

زویا کنزل اور عشاء وہاں پہنچی تو اس نے مسکراتے ہوئے اپنا موبائل بند کیا اور واپس کتاب پر جھکی۔وہ لڑکی بھی اب جا چکی تھی۔اب پریشے اور انتظار نہیں کر سکتی تھی اپنے دل کی بات کہنے کے لیے۔اسے جلد ہی اپنے اندر ہمت جمع کر کے زریام سے اپنے دل کی بات کہنی تھی

★★★

وہ ادھر اُدھر دیکھتا احتیاط سے آگے بڑھ رہا تھا۔اس اڈے پر غیر قانونی اسلحہ اور ڈرگز وغیرہ کی سمگلنگ کا سامان موجود تھا۔اگر وہ ان گینگ کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائے تو اسے اسکی جاب واپس مل سکتی تھی

اسے کسی نے شرٹ سے پکڑ کر کھینچا تو وہ بوکھلا کر رہ گیا۔پاس سے ہی ایک آدمی ہاتھ میں بندوق پکڑے گزرا تھا۔ان کی طرف اس آدمی کی پشت تھی جس کی وجہ سے وہ انہیں دیکھ نہیں پایا تھا

کیا ایس پی صاحب۔۔چھپ کر حملہ کریں گے؟وہ اپنے ازلی حلیے میں اس کے سامنے کھڑی تھی۔اسے دیوار کے ساتھ لگائے ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھے اور دوسرا ہاتھ دیوار پر رکھے وہ سائیڈ سمائل لیے پوچھ رہی تھی

ذوہان اسکا چہرہ نہیں دیکھ پا رہا تھا مگر ہیٹ کے پردے سے ہلکی سی چھلکتی لہو رنگ آنکھیں اسے یہ بتا رہی تھیں کہ وہ مسکرا رہی ہے

آج تو میں بچانے آگئی مگر بار بار کون آئے گا؟

اس نے آنکھوں سے اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا یعنی ہاتھ ہٹاتے گی تو ہی بولے گا نا۔۔۔

کیوں پھپھی کی بیٹی ہو میری جو مجھے بچانے آگئی؟اس نے ہاتھ ہٹایا تو وہ بولا

پھپھی کی بیٹی ہی ہوں۔اس نے لاپرواہی میں جواب دیا

ایسکیوزمی۔۔۔

میرا مطلب ہے کہ فرض کرلو۔فرض کرنے سے کیا جاتا ہے؟

مجھے نہیں کرتا فرض۔مجھے مجرموں کے ساتھ رشتہ داریاں بنانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی گولی چلنے کی آواز پر وہ بروقت پیچھے ہوئی اور گولی ان کے درمیان سے گزر گئی۔اس نے اپنے دائیں جانب دیکھا جہاں ایک آدمی بندوق سے دوبارہ اس کا نشانہ لینے لگا تھا

لمحہ ضائع کیے بنا اس نے اپنی گن نکالی اور اس آدمی کا نشانہ لیا۔اب انہیں بہت سی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں شاید اب اس اڈے پر سب کو گڑبڑ کا احساس ہو چکا تھا۔

وہ دونوں سیڑھیوں کی طرف بھاگے۔۔اوپر آتے ہی انہیں دو لوگ اپنے سامنے آتے دکھائی دینے لگے۔ان لوگوں کے پاس گن نہیں تھی اور وہ دونوں اپنی گولیاں ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔

ایک آدمی نے ذوہان کو مارنے کی کوشش کی لیکن ذوہان نے اس کا ہاتھ پکڑتے بازو مروڑ کر کمر کے ساتھ لگایا اور گردن مروڑ ڈالی۔وہ آدمی بے حس و حرکت زمین پر ڈھے گیا۔وہی عمل اینجل نے دہرایا تھا۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔جانتی ہوں اس وقت ہم دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔۔اینجل نے مسکراتے ہوئے کہا

ابھی وہ لوگ آگے بڑھتے کہ وہاں بہت سے لوگوں نے پہنچ کر انہیں گھیر لیا تھا۔ایک بات ان کے حق میں بہتر تھی کہ ان میں بندوقیں محض کچھ ہی لوگوں کے پاس تھیں۔

دونوں نے اپنی گن نکالتے انہیں ڈھیر کیا۔سائلنسر کی وجہ سے آواز پیدا نا ہوئی تھی۔اب وہ باقی سب سے ہاتھوں سے نمٹنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

آہستہ آہستہ کر کے ان لوگوں کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی اور ان دونوں کے لیے اتنے لوگوں سے اکیلے لڑنا مشکل ہو رہا تھا

لڑائی کے دوران گولی چلنے کی آواز پر اینجل بے ساختہ پیچھے ہٹی۔اس نے سامنے دیکھا اور گن نکالتے ٹریگر دبایا لیکن اس میں گولیاں ختم ہو چکی تھیں

ذوہان نے پاؤں کی ٹھوکر سے نیچے پڑی گن اوپر اچھالی اور ہاتھ میں پکڑی

دوبارہ گولی چلنے پر وہ پیچھے کی جانب جھکی تھی اور اسکی ہیٹ نیچے گر گئی۔اینجل۔۔وہ ابھی پیچھے کو جھکی ہوئی تھی جب ذوہان نے اسکی طرف گن پھینکی۔وہ جلدی سے گن پکڑتے سیدھی ہو کر سامنے کھڑے آدمی کا نشانہ لے گئی۔

اس آدمی کو مارنے کے بعد اینجل نے گن کا رخ ذوہان کی طرف دیکھا۔ذوہان کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلیں۔وہ اس کی جان بچانے کے لیے گن اسے دے چکا تھا اور وہ اسکا ہی نشانہ لے رہی تھی۔ تھی تو دشمن ہی نا موقع سے فائدہ تو اٹھانا تھا اسے۔۔

وہ ویسے ہی کھڑا رہا جیسے اپنی جگہ سے ہلنا مشکل ہو گیا ہو۔پہلے گولی چلنے کی آواز آئی اور پھر اسے اپنے پیچھے کسی کے زمین بوس ہونے کی۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پھر اینجل کی طرف دیکھا۔

کیا اے۔ایس۔پی صاحب سب کو اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے؟میں جانتی ہوں یہ سب ختم ہونے کے بعد تم مجھے پکڑنے کی پوری کوشش کرو گے۔۔

اینجل نے اسے آنکھ ونک کی اور پھر سے لڑائی میں حصہ لینے لگی۔ذوہان نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ایک آدمی نے ذوہان کے منہ پر مکہ مارا تھا۔اس کا چہرہ دوسری جانب ڈھلکا تھا۔

ذوہان۔۔اینجل نے ہاتھ جوتوں کے پاس لے جاتے خنجر نکالا اور ذوہان کی طرف پھینکا۔وہ بروقت ایک طرف ہو گیا ورنہ خنجر اس کا سینہ چیرتے ہوئے گزر جاتا۔خنجر پیچھے آدمی کو لگا تھا ذوہان کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے اچانک اس اپنے منہ پر زوردار مکہ پڑا وہ اوندھے منہ نیچے جا گری تھی۔اس کے یوں زمین بوس ہونے کی وجہ سے دھول ہوا میں اُڑی تھی اور اس کی آنکھوں میں بھی جا چکی تھی۔اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگی اور پانی بھی بھرنے لگا۔سب اچانک دھندلا سا گیا تھا۔ذوہان نے اسکی طرف آتے آدمیوں سے اسکی جان بچائی تھی۔

تم ٹھیک ہو؟وہ ابھی بھی زمین پر گری ہوئی تھی۔اسے آنکھوں میں جلن محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے جلدی سے آنکھوں سے لینز نکالے۔ابھی اسکی ہیٹ اس سے دور گری ہوئی تھی۔وہ واپس کھڑی ہوئی لیکن اب کوشش کر رہی تھی کہ ذوہان کی نظر اس پر نا پڑے

اینجل۔۔کان میں لگی ہینڈ فری سے آواز آئی۔ہاں بولو۔۔

سب ہو گیا ہے۔تم ٹھیک ہو اور کہاں ہو؟ہم آئیں۔۔زین کی پریشان سی آواز ابھری تھی

نہیں تم لوگ نکلو میں بھی بس آ رہی ہوں۔۔انہیں اطلاع دیتی وہ ایک آخری انسان کو زمین بوس کرتی وہاں سے بھاگنے کا ارادہ رکھتی تھی

اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر اپنی ہیٹ اٹھا کر سر پر لی اور آنکھوں کے آگے جھکائی۔

وہ واپس زوہان کی طرف مڑی اور اس کے پاس آنے لگی۔سچ کہتے ہیں زندگی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا تب ہی تو ایک پولیس آفیسر ایک مجرم کے ساتھ لڑ رہا ہے محض اپنی جان بچانے کے لیے۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسکے پاس آ رہی تھی اور وہ پہلے سے چونکا ہو کر کھڑا تھا۔

اینجل اس کے قریب پہنچی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔پولیس پہنچنے والی ہو گی اور مبارک ہو اس سب کا کریڈٹ تمہیں جائے گا۔اس نے ان نیچے بے سدھ پڑے آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے کہا

میری وجہ سے آج تمہیں تمہاری جاب واپس مل جائے گی۔میرے آدمیوں نے اسلحہ ڈھونڈ لیا ہے اب آگے کا کام تمہارا ہے۔اس نے ذوہان کے کندھے سے نادیدہ گرد جھاڑی وہ نگاہیں ترچھی کر کے اپنے کندھے پر رکھے اس کے ہاتھ کی طرف دیکھنے لگا۔

اچانک ہی اینجل نے اسے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا مگر ذوہان نے اسکا ہاتھ پکڑتے مروڑتے ہوئے اسکا رخ دوسری جانب کر کے اس کی کمر کے ساتھ لگایا۔کیا لگا تمہیں ہر دفعہ مجھ سے بچ جاؤ گی؟وہ اس کے کان کے پاس جھکتے بولا تھا۔وہ تیش میں آگئی اور اس کی گرفت میں پھڑ پھڑانے لگی

پولیس کا سائرن سنائی دینے لگا تھا۔وہ بری طرح مچل رہی تھی اور خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔چلو احسان کا بدلا احسان۔۔اس نے جھٹکے سے اینجل کو چھوڑا تو وہ بمشکل گرنے سے بچی تھی۔جاؤ یہاں سے اور ہاں مجھ پر کیا گیا تمہارا احسان اترا۔۔ذوہان نے سائیڈ سمائل دیتے ہوئے کہا جبکہ اینجل کا دل کیا پاس پڑی کوئی گن اٹھا کر میگزین کی ساری گولیاں اس کے سینے میں اتار دے۔

ایک آخری نظر اس پر ڈال کر وہ فوراً وہاں سے نکلی۔اس کے جاتے ہی ذوہان بھی آگے بڑھا مگر اپنے بوٹ کے نیچے کچھ محسوس کرتے ہوئے رک گیا۔اس نے اپنا قدم واپس لیا اور نیچے جھک کر سنہری رنگ کی چین اٹھائی اور اسے دیکھنے لگا۔

وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے بیٹھی تیار ہو رہی تھی۔ کن اکھیوں سے وہ پیچھے کھڑے ارحم کو بھی دیکھ رہی تھی جو کف لنکس بند کر رہا تھا۔ کف لنکس بند کرتا وہ ماہم کے پیچھے آکر کھڑا ہوا اور آئینے میں دیکھتے اپنے بال سیٹ کرنے لگا۔

حالانکہ وہ اس سے بات نہیں کرتا تھا مگر پھر بھی ماہم اس کے تھوڑا سا بھی قریب آنے پر سانس روک جاتی تھی۔ بہت مشکل لگ رہا تھا اسے اسطرح ایک ساتھ رہ کر اجنبیوں کی طرح زندگی گزارنا

اس نے ایئر رنگ اٹھایا اور کان کے سوراخ میں ڈالنے لگی مگر ائیر رنگ تھا کہ اندر جانے کو تیار ہی نا تھا۔

میں پہنا دوں ؟ اسے مسلسل کوشش کرتا دیکھ ارحم بولا

ماہم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ ارحم نے ہاتھ آگے بڑھایا لیکن ماہم ائیر رنگ ڈریسنگ ٹیبل پر پٹختے کھڑی ہوئی

تم نا اپنی لیمٹس میں رہا کرو۔ مجھ سے زیادہ بات کرنے کی کوشش مت کیا کرو۔ تمہیں اس کمرے میں میرے ساتھ کس طرح رہنا ہے یہ میں طے کروں گی۔

پتہ نہیں اس لڑکی کو غصہ کیوں آتا تھا اور کس لیے آتا تھا مگر وہ غصہ نکلتا صرف ارحم پر ہی تھا وہ اسے دیکھ کر رہ گیا پھر آہستہ سے سر کو جنبش دی اور زخمی سا مسکرایا۔ یعنی اس نے قبول نہیں کیا۔ بس مجبور ہو کر اس نے شادی کر لی مگر دل سے ابھی اس شادی کو قبول نہیں کیا تھا۔

اور کتنے امتحان لے گی وہ اس کی محبت کے ؟ آخر کیوں یقین نہیں آتا تھا اس کی محبت پر ؟ اس نے ٹھنڈا سانس ہوا کے سپرد کیا چلو یہی قسمت سہی۔۔۔

وہ خاموش تھا بالکل چپ اور ماہم کو اسکی خاموشی بہت چبھ رہی تھی۔ پتہ نہیں وہ لڑکی چاہتی کیا تھی ایک طرف کہتی تھی کہ وہ اس سے بات نا کرے اور دوسری طرف اس کے خاموش ہونے پر بے چینی آگھیرتی تھی

آپ کہہ سکتی ہیں۔۔۔ مجھ پر آپ کا اختیار ہے۔۔ آپ جب بھی غصہ ہو مجھ پر نکال سکتی ہیں۔۔۔ جب بھی اداس ہو مجھے بتا سکتی ہیں۔۔۔ جب بھی رونا چاہیں میرے پاس آسکتی ہیں اور۔۔۔ وہ خاموش ہو گیا

اور۔۔۔ وہ سننا چاہتی تھی۔ اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔ اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ اسکا گھر ہے اسکا کمرہ ہے وہ اسکی بیوی ہے وہ جو چاہے کرے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ کیوں کرتا تھا وہ ایسے؟ کیوں وہ اسے اسکی نظروں میں گرا رہا تھا؟ کیوں اتنا اچھا بنتا تھا؟ کیوں؟

جب میں خوش ہوں؟ ماہم کو لگا وہ بس رو دے گی۔ بمشکل ہی وہ اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے بول رہی تھی

آپ خوش نہیں ہو سکتی۔۔

کیوں؟

تھوڑی دیر وہ خاموش رہا۔۔ کیونکہ آپ کہتی ہیں کہ "آپ میرے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی۔"

ماہم نے آنسوؤں کو حلق سے نیچے اتارا وہ اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ ماہم جلدی سے وہاں سے مڑی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی۔

کیوں کرتا تھا وہ اس سے اتنی محبت؟ وہ اس کے بالکل بھی قابل نہیں تھی۔۔۔ ارحم کی اتنی محبت کے بعد بھی وہ اس کا ساتھ نبھانے کے لیے خود کو تیار کیوں نہیں کر رہی تھی؟ ہاں وہ ارحم کی محبت پر یقین کرتی تھی۔۔ اور یہ بھی مانتی تھی کہ شاید ہی وہ کوئی کسی سے اتنی محبت کرتا ہو جتنی وہ اس سے کرتا تھا۔

بہت محبت کرتے ہو مجھ سے ؟

پتہ نہیں۔۔۔ارحم کے جواب دینے کے بعد پھر سے کمرے میں خاموشی چھاگئی جو سب سے زیادہ بری ماہم کو لگ رہی تھی۔

میں نے ہمیشہ آپ کو اپنے تصورات میں پایا ہے اور میں آج تک یہ اندازہ نہیں لگا سکا کہ مجھے آپ سے زیادہ محبت ہے یا ان تصورات سے جن میں آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہتی ہیں۔۔

وہ کہہ کر فوراً پلٹ گیا۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا۔آنسو اس کے گال پر لڑھکے تھے

کل رات کا منظر اسے پھر سے یاد آنے لگا تھا۔

وہ چینج کر کے ابھی بیڈ پر آکر بیٹھی تھی۔موبائل کی بیل پر اس نے جلدی سے کال اٹھائی اور بغیر دیکھے کال ریسیو کی۔

ہاں ارحم کیسے۔۔۔

کیوں تمہارے پاس نہیں ہے وہ جو اسکی کال کا انتظار کر رہی تھی ؟اس کی بات کسی نے کاٹی تھی۔

اس نے بے ساختہ موبائل پر نمبر دیکھا۔

کیوں کال کی ہے ؟وہ کھردرے لہجے میں بولی

تمہیں یہ بتانے کے لیے کہ تم جو کہتی ہو کہ کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا وہ آج غلط ثابت ہو جائے گا۔۔

م۔مطلب ؟وہ بے چینی سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔جو بھی تھا جیسا بھی تھا محبت کرتی تھی وہ اس سے۔۔یہی تو ایک خامی ہے محبت کی وہ اگلے کا کردار بھی نہیں دیکھتی۔۔

میں نے جو بھی کیا تھا وہ اپنی مرضی سے نہیں کیا تھا لیکن پھر مجھے لگا کہ شاید اس طرح میں تمہیں حاصل کر سکوں گا لیکن میں نہیں کر سکا الٹا تمہاری نظروں میں گر گیا لیکن اب میں جینا نہیں

چاہتا۔ میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ ایک انسان کے لیے صرف ایک انسان کے لیے لوگ مرنے کو بھی تیار ہو جاتے ہیں۔۔۔

کال بند ہو گئی تھی اور ماہم کو لگا کہ اسکی سانسیں بھی بند ہو رہی ہیں۔۔ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ؟ جب بھی وہ ارحم کو قبول کر کے اس کے ساتھ زندگی گزارنے کے بارے میں سوچتی تھی رایان درمیان میں آجاتا تھا۔۔ اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا۔ کیا کرے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

یار آج کا دن تو بہت ہی برا جا رہا ہے۔ زری گانا ہی سنا دو۔۔ عشاء نے جھٹکے سے کتاب بند کی اور زریام کی طرف دیکھا

زویا سنائے گی نا۔۔ اس نے زویا کی طرف اشارہ کیا

نہیں میں نہیں سنا رہی۔ تم ہی۔۔۔

ا۔ایک منٹ۔۔ ایک منٹ۔۔ ٹوس کر لیں؟ عشاء نے ناگواری سے کہا

اچھا ٹھیک ہے گیم کھیلتے ہیں جو ہارا وہ سنائے گا گانا۔ عشاء نے مسکراتی نظروں سے زویا کو دیکھا

تم اور زری آئی کانٹیکٹ کرو گے سکسٹی سیکنڈ یعنی کہ ایک منٹ۔ جس نے پہلے پلک چھپکائی وہ سنائے گا گانا۔

عشاء کی بات پر زویا نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ وہی زریام نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ یہ کیسی گیم ہوئی؟

عشاء انکا آئی کنٹیکٹ کروا کے پتہ نہیں کونسے جزبات جگانا چاہ رہی تھی

جیسی بھی ہے تم لوگ شروع کرو۔۔۔زریام نے کندھے اچکائے اور زویا کی طرف دیکھا اور آئیبرو اچکایا۔یعنی پوچھ رہا تھا کہ تیار ہو تم؟

زویا نے بے بسی سے عشاء کو دیکھا۔اس کی آنکھوں میں تو وہ دو سیکنڈ نا دیکھ پائے اور وہ ساٹھ سیکنڈ دیکھنے کا کہہ رہی تھی

پریشے پوری طرح انکی طرف متوجہ تھی اور کنزل پریشے کی طرف۔زریام اور زویا نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا۔پریشے نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔پانچ سیکنڈ ہی ہوئے تھے اور زویا نظریں جھکا گئی۔زریام مسکراتا ہوا سیدھا ہو کر بیٹھا۔

آئی ایم ویٹینگ۔۔۔بغیر اس کی جانب دیکھے زریام نے کہا

کلاس میں موجود تمام سٹوڈنٹس انکی طرف متوجہ تھے۔زویا نے گلا تر کیا۔

تو آتا ہے سینے میں

جب جب سانسیں بھرتی ہوں

تیرے دل کی گلیوں سے

میں ہر روز گزرتی ہوں

زویا کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو بے اختیار اس نے زویا کی طرف دیکھا تھا

ہوا کے جیسے چلتا ہے تو

میں ریت جیسی اڑتی ہوں

کون تجھے یوں پیار کرے گا

جیسے میں کرتی ہوں

وہ بھی اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی۔ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی وہ گانے کے الفاظ ادا رہی تھی۔ زریام اسے دیکھتا رہا کبھی کبھی اسے واقعی زویا کی آنکھوں میں اپنے لیے جزبات محسوس ہوتے تھے۔ اس نے شدت سے دعا کی تھی کہ کاش ایسا کچھ بھی نا ہو جو اسے لگ رہا تھا۔

میری نظر کا سفر

تجھ پہ ہی آکر رکے

کہنے کو باقی ہے کیا

کہنا تھا جو کہہ چکے

میری نگاہیں ہیں تیری نگاہوں پہ

تجھے خبر کیا بے خبر

گانے کے الفاظوں سے وہ اس تک اپنے دل کی بات پہنچانا چاہتی تھی۔ وہ بے چین سا سیدھا ہو کر بیٹھا۔ کبھی کوئی ایسا موقع نا آئے جب کسی وجہ سے انکی دوستی میں دراڑ پیدا ہو۔

میں تجھ سے ہی چھپ چھپ کر

تیری آنکھیں پڑھتی ہوں

کون تجھے یوں پیار کرے گا

جیسے میں کرتی ہوں

اس نے بے چینی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ زویا کی نظریں ان میں چھپے جزبات اسے بہت کنفیوز کر رہے تھے۔

تو جو مجھے آملا

سپنے ہوئے سر پھرے

ہاتھوں میں آتے نہیں

اڑتے ہیں لمحے میرے

میری ہسی تجھ سے

میری خوشی تجھ سے

تجھے خبر کیا بے قدر

کہیں نا کہیں پریشے کو بھی محسوس ہو چکا تھا کہ زویا زریام کے لیے کیا جزبات رکھتی ہے مگر زریام کے جزبات کا اندازہ نہیں لگا پا رہی تھی۔وہ کیونکہ وہ زویا کے ساتھ بھی ویسے ہی رہتا تھا جیسے عشاء کے ساتھ رہتا تھا۔ان کی دوستی کی بنا پر اس کے جزبات کے بارے میں اندازہ لگانا بہت مشکل تھا۔

جس دن تجھ کو نا دیکھوں

پاگل پاگل پھرتی ہوں

کون تجھے یوں پیار کرے گا

جیسے میں کرتی ہوں

گانا ختم ہوا اور زویا کو لگا وہ رو دے گی۔یہ محبت اتنا بے بس کیوں کر دیتی ہے؟اتنا بے بس کہ انسان کا خود پر سے اختیار ختم ہونے لگتا ہے۔اتنی اذیت کے بعد بھی انسان اس شخص کو چاہنا نہیں چھوڑتا جو پل پل اسے تڑپاتا ہے۔خاموش محبت بہت اذیت دیتی ہے۔روح کو چھلنی کر دینے جیسی اذیت۔

پریشے دیر مت کرو ایک دفعہ صرف ایک دفعہ خود کو موقع دے کر دیکھو۔کنزل اس کے پیچھے چل رہی تھی جو تیز تیز قدم لیتی کوریڈور سے گزر رہی تھی۔

کنزل نے اسکا بازو پکڑ کر اسے روکا اور اسکا رخ اپنی طرف کیا۔ایک دفعہ اپنی قسمت آزما کر تو دیکھو۔ورنہ ساری زندگی یہ سوچتی رہو گی کہ میں ایک دفعہ اپنے جزبات بیان کر دیتی تو شاید میں اپنی محبت کو حاصل کر لیتی

نہیں کنزل یہ مجھے بہت مشکل لگ رہا ہے۔میں نہیں کر پاؤں گی۔۔اس نے اپنا بازو چھڑوایا اور آگے چلنے لگی

کنزل اس کے پیچھے لپکی۔تو تمہیں کون کہہ رہا ہے کرنے کو؟میں ہوں نا۔۔میں کروں گی جو کرنا ہے۔وہ اس کے سامنے آتی اسکا راستہ روک گئی

اور تم کیا کرو گی؟

وہی جو ضروری ہے۔۔اس نے کندھے اچکائے

کنزل۔۔۔

اور کچھ نہیں دیکھو میں تمہاری دوست ہوں مجھ سے بہتر تمہیں کوئی نہیں سمجھ سکتا۔تم ایک دفعہ میری بات مان لو صرف ایک دفعہ۔کنزل کی بات پر پریشے لب بھینچ گئی۔

★★★

زری پریشے تمہیں کیسی لگتی ہے؟وہ سینڈوچ کھاتے ہوئے زریام سے پوچھ رہی تھی۔جو اپنے موبائل میں مصروف تھا زویا چونکہ وہاں نا تھی تو عشاء کا ارادہ زریام کو تنگ کرنے کا تھا

جیسے باقی لڑکیاں لگتی ہیں۔۔کیوں؟مصروف سے انداز میں اس نے پہلے جواب اور پھر اس کے سوال کی وجہ بھی پوچھی

تمہیں نہیں لگتا وہ باقی لڑکیوں سے مختلف ہے؟

کیوں کیا مختلف ہے اس میں؟

بس مجھے لگتا ہے۔ ویسے مجھے تو یہ بھی لگتا ہے کہ وہ تم میں انٹرسٹڈ ہے۔ عشاء کی بات پر کنزل جو ان کے پاس آنے کا ارادہ رکھتی تھی وہی رک گئی

تمہیں بڑے اندازے ہو جاتے ہیں۔ وہ لاپرواہ سا بولا

ہاں نا اگر شک ہے تو پرپوز کر کے دیکھ لو۔ ایک سیکنڈ کی بھی دیری کیے بغیر ہاں کر دے گی۔ اس نے پر یقین ہو کر کہا

نہیں اب پھر سے کوئی شرط نہیں عشاء۔۔ زریام کی بات پر کنزل کی آنکھیں حیرت سے پوری کھلی وہ اس پر شرط لگانا چاہ رہے تھے۔ وہ جو ابھی کسی مقصد کے تحت ان کے پاس آئی تھی واپس مڑ گئی

لڑکیاں بہت جزباتی ہوتی ہیں۔ ان کے جزبات کے ساتھ کھیلنے والے اندازہ بھی لگا سکتے کہ اپنے کچھ وقت کی تفریح کے لیے وہ انہیں کس اندھیرے میں دھکیل دیتے ہیں

کم از کم میں تو کسی لڑکی کے جزباتوں کو کھلونا نہیں بنا سکتا۔

ارے مزاق کر رہی ہوں میں خود ایک لڑکی ہوں جانتی ہوں کسی لڑکی کے لیے اپنے جزبات کا مزاق بنتے دیکھنا کیسا ہوتا ہے۔ عشاء نے فوراً بات سنبھالی

پھر اچانک ہی وہ واپس مڑی اور ان کے پاس پہنچی تھی۔ تم لوگ اتنی گھٹیا سوچ رکھتے ہو گے جانتی نہیں تھی میں۔ ان دونوں نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔

تم لوگوں کے بارے میں میری رائے بالکل غلط نکلی میں تو تم لوگوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہ رہی تھی مگر تم لوگوں نے اپنی اس گھٹیا سوچ کو مجھ پر عیاں کر کے مجھے روک لیا۔ اور اس کے لیے میں تم لوگوں کی بہت بہت شکر گزار ہوں۔

بغیر انکی کوئی بات سنے انکی بات کا مطلب سمجھے جو اسکے منہ میں آیا وہ بول کر چلی گئی۔ وہ دونوں ہکا بکا سے بیٹھے اس کی پشت کو دیکھنے لگے

یہ۔یہ لڑکی بے عزتی کر کے گئی ہے ؟اس اچانک ہوئے حملے پر انہیں کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا

ہاں لگتا تو ایسے ہی ہے۔عشاء بھی اس کی تائید میں بولی

مگر بے عزتی کرنے کی کوئی وجہ بھی تو ہونی چاہیے۔زریام کو اب تک سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ لڑکی کیا بول کر گئی ہے اور کیوں بول کر گئی ہے

وجہ میں پتہ کر کے آتی ہوں۔۔وہ واپس سے اپنے جلالی روپ میں آتے اس کے پیچھے جانے کے ارادے سے کھڑی ہوئی

ارے ارے۔۔اسے غصہ آتا دیکھ زریام نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے روکا۔

خیر ہے کوئی بات نہیں۔۔اس کے بولنے سے تمہارے کونسے بال گر گئے ہیں۔

وہ لاپرواہی سے کہتا واپس اپنے موبائل میں متوجہ ہو چکا تھا جبکہ عشاء نے تو وجہ معلوم کرنی تھی ایسے کیسے وہ کچھ بھی کہہ کر چلی گئی

★★★

کیسی چل رہی ہے میرڈ لائف ؟زریام نے آنکھوں میں شرارت لیے ارحم سے پوچھا

جیسی بھی چلے بس چل ہی جائے۔وہ بڑبڑایا

ہنی مون پر کہاں جا رہے ہیں ؟اسے خاموش دیکھ کر زریام نے پھر سے سوال کیا

یہاں ڈاکٹر صاحبہ میرے ساتھ ڈائنگ ٹیبل تک تو جانے کو تیار نہیں ہیں اور یہ بات کر رہا ہے ہنی مون کی۔وہ پھر سے بڑبڑایا جبکہ اب زریام کو اسکا جواب نا دینا عجیب لگ رہا تھا

ابھی سوچا نہیں۔۔۔

کب سوچیں گے پھر ؟زریام نے شرارت سے پوچھا جبکہ ساتھ بیٹھی زویا نے اس کے پاؤں پر پاؤں مارا تو برہمی سے اسے دیکھنے لگا

یہ آپ لوگوں کو صبح سویرے آنا تھا اتنی دیر کیوں کر دی؟عشاء بولی تھی۔وہ ابھی یونیورسٹی سے آئے تھے اور آتے ساتھ ہی ان کی آمد کا سنتے ان کے پاس پہنچ گئے تھے

اگر آ بھی جاتے تو تم کیا کرتی تمہیں تو ویسے بھی یونیورسٹی جانا تھا۔ارحم نے جواب دیا

میں آف کر لیتی نا۔۔۔

ایسے پڑھتی ہوں تم آف کر کے؟ارحم کے ماتھے پر شکنیں پیدا ہوئی

ارحم بھائی۔۔۔عشاء نے خفگی سے کہا تو ارحم کا قہقہہ گونجا

وہ سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے اور پھر آہستہ آہستہ سارے وہاں سے چلے گئے۔پیچھے زریام اور ماہم رہ گئے تھے۔

اور کیا ہو رہا ہے آج کل؟ماہم نے زریام سے پوچھا جو پیچھے صوفے پر سر ٹکائے آنکھیں مسل رہا تھا

زریام سیدھا ہو کر بیٹھا اور ماہم کی طرف دیکھا

محبت ہو رہی تھی۔۔ہو لینے دوں یا رہنے دوں؟

اسکی بات پر ماہم کا قہقہہ ضبط کیے نہیں ہوا تھا۔کچھ بھی ہو سکتا تھا مگر اس لڑکے کی طرف سے کوئی سنجیدہ بات موصول ہو یہ نہیں ہو سکتا تھا۔

کون ہے وہ خوش نصیب آخر مجھے بھی تو پتہ چلے۔۔اس نے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا

ہے کوئی۔۔۔آپ کو بتانا کیا ہے سیدھا ملوا دوں گا۔

یونیورسٹی میں ہے؟

ہاں۔۔

یہ یونیورسٹی پڑھنے گئے تھے یا محبت کرنے؟

گیا تو پڑھنے ہی تھا اب کیا معلوم تھا محبت ہو جائے گی۔۔انداز ایسا تھا کہ ماہم ایک بار پھر سے ہنس دی۔

پھر بات کی تم نے۔۔۔

نہیں کی ابھی مجھے خود نہیں سمجھ آ رہا کہ یہ محبت ہی ہے یا پھر وقتی اٹریکشن۔۔

تم اندازے لگاتے رہنا اور وہ تمہیں اپنے نکاح پر انوائیٹ کر کے چلی جائے۔

خیر اب ایسا بھی نہیں ہے۔میں نکاح پر جا سکتا ہوں۔اس نے ماہم کو جھکنے کا اشارہ کیا تو وہ اسکی طرف جھکی۔لڑکی اغوا کرنے۔

ٹھیک ہے مجھے بتا دینا میں زوہان سے کہہ کر تمہارے خلاف کیڈنیپگ کا کیس فائل کروا دوں گی۔وہ سیدھی ہو کر بیٹھی اور سنجیدگی سے کہا۔

جس سے مرضی کہہ دینا لیکن ذوہان بھائی سے نہیں۔زریام کے انداز پر ماہم کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

میں نے سوچا ہے کہ اس سے کہہ دوں۔

تو پھر کب کہہ رہے ہو؟

جب مجھے یقین ہو جائے گا کہ یہ واقعی محبت ہے۔وہ لاپرواہی سے بولا۔

یہ تم۔۔۔

اتنے سمجھدار کب سے ہو گئے ہو۔۔۔وہ اسکی بات کو مکمل کرتا بولا جبکہ وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی کھڑی ہوئی۔تم لوگ نہیں سدھر سکتے۔

تھینک یو۔۔۔زریام نے سر کو خم دیا

★★★

زوی۔۔اا۔۔۔وہ زویا کو تلاشتا ہوا اس کے کمرے میں داخل ہوا مگر وہ یہاں بھی نا تھی۔

وہ واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ سٹڈی ٹیبل پر رکھی ڈائری نے اسکی توجہ اپنی طرف کھینچی۔ وہ اس ڈائری کی طرف بڑھنے لگا۔

ٹیبل تک پہنچ کر اس نے ڈائری اٹھائی اور کھولی۔ ڈائری کی سجاوٹ دیکھ کر تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

ڈائری کے اوپر ڈائری کا ٹائیٹل لکھا ہوا تھا جو کہ شاید زویا نے خود ہی دیا تھا۔

"میری چھوٹی چھوٹی خوشیوں کی بہت بڑی وجوہات"

ڈائری پر مختلف پکچرز کاٹ کے لگائی ہوئی تھیں۔ اور لکھا ہوا سب بہت اچھے طریقے سے مختلف رنگوں سے ہائی لائٹ کیا گیا تھا۔

سالار سکندر۔۔۔ اس نے زیرِ لب دہرایا۔ نام تو کافی یونیک ہے۔ لیکن ہے کون؟ اور زویا کو کہاں ملا؟ اس نے ڈائری کا ورق پلٹا۔ جہان سکندر۔۔۔ اس نے سامنے دیکھا وہ بری طرح الجھا۔ یہ کیا؟ وہ تو سمجھا تھا شاید زویا کسی کو پسند کرتی ہے اور اس کے بارے میں اپنے پاس لکھا ہوا ہے مگر یہ تو۔۔۔

اس نے ورق پلٹا۔ عمر جہانگیر۔۔۔ اگلا ورق۔۔ فارس غازی۔۔۔ اگلا ورق۔۔ ہاشم کاردار۔۔ اور وہاں ہر ورق پر نام کے ساتھ بہت سے ڈائیلاگز بھی لکھے ہوئے تھے۔

وہ پیچھے ہو کر صوفے پر بیٹھا اور دلچسپی سے ڈائری کو پڑھنے لگا۔ ڈائری پڑھنے کے بعد بہت مشکل سے اسے اندازہ ہوا کہ زویا نے ناولز کے بارے میں لکھ رہا ہے۔ اچھا تو یہ ناول ہیروز ہیں اور اسے سمجھنے میں بہت زیادہ دیر لگی مگر اسے سمجھ آ ہی گیا۔

مطلب زویا وہ جو سارا سارا دن پڑھتی رہتی ہے وہ کورس کی کتابیں نہیں ہوتی وہ ناولز کی کتابیں ہوتی ہیں۔۔۔ اس کے دماغ میں اچانک ہی کچھ کلک ہوا۔ وہ بے یقینی سے کہتا صوفے سے اچھلا اسکا مطلب۔۔۔ اتنا بڑا دھوکہ۔۔۔ وہ جلدی سے باہر لپکا

★★★

کیا کرتی پھر رہی ہو؟ وہ اپنے ہاتھ پیچھے کمر پر باندھے زویا کے سامنے کھڑا تھا

کیا کرتی پھر رہی ہوں؟ زویا نے نا سمجھی سے پوچھا

کیا ہے یہ؟ اس نے ڈائری زویا کے سامنے کی۔ اور ڈائری دیکھتے تو زویا کے طوطے چڑیاں سب اڑ گئے

یہ۔۔ میں۔۔ وہ۔۔ یہ۔۔ تمہیں کہاں ملی؟ وہ جز بز ہو کے بولی۔

مطلب تم وہ جو سارا دن پڑھتی رہتی ہو وہ کورس کی کتابیں نہیں بلکہ ناولز ہوتے ہیں۔۔ اور ہمیں دیکھو اب تک پتہ ہی نا چلا۔۔ اس نے زویا کو سنا کر پھر اپنی عقل پر ماتم کیا

تبھی تو میں بھی سوچوں کہ وہ لڑکی جو دن رات پڑھتی ہو صرف پاسنگ مارکس آنے پر وہ تو صدمے سے ہی مر جائے مگر تمہارے چہرے پر تو پریشانی کی تھوڑی سی جھلک تک دیکھنے کو نہیں ملتی۔

تمہیں کیوں مرچی لگ رہی ہے؟ میں کورس کی کتابیں پڑھوں۔۔ ناولز پڑھوں۔۔ یار سالے پڑھوں۔۔ اب کے زویا نے اس کے ہاتھ سے ڈائری جھپٹی

ہاں مجھے کیوں مرچی لگ رہی ہے؟ اس نے نا سمجھی کے عالم میں زویا کی بات دہرائی

نہیں مجھے مرچی نہیں شاک لگ رہا ہے۔ تم جب دیکھو پڑھنے کا کہہ کر ناولز پڑھتی رہتی ہو اور ہمیں بھنک تک نہیں پڑنے دیتی۔۔ پھر کچھ سمجھ آنے پر جلدی سے بولا

کیا ہے بھئی ناولز ہی پڑھتی ہوں کوئی گناہ تو نہیں کرتی۔۔۔ زویا کو تو غصہ ہی آ گیا تھا

ٹھیک ہے ناولز پڑھ لینا تو ٹیسٹ بھی تیار کر لینا ورنہ مجھے لگتا ہے کہ اب کی بار تو پاسنگ مارکس بھی نہیں آنے۔۔۔ پر سکون سے انداز میں اس سے کہہ کر وہ فوراً وہاں سے نکل گیا جب کہ وہ تو تپ کہ ہی رہ گئی

ممی آپ ان پیارے پیارے ہاتھوں پر اتنا ظلم نہیں کر سکتی۔۔۔عشاء احتجاجاً بولی

میں کونسا تم سے پہاڑ توڑنے کو کہہ رہی ہوں بس تھوڑی دیر کچن میں آکر کھانا بنانا ہی سیکھنا ہے۔۔۔

یہ سب اس سڑیل انسان کی وجہ سے۔۔۔لوگوں کو صرف بیوی چاہیے ہوتی ہے۔اسے زبردستی کی بیوی چاہیے اوپر سے سگھڑ بھی ہو۔۔۔عشاء کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ذوہان اس کے سامنے آئے اور وہ اس کا قتل ہی کر ڈالے

ٹھیک ہے آپ باہر جائیں آج سب کے لیے کھانا میں بناؤں گی۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے کہا

پہلے سیکھ تو لو پھر بناتی رہنا۔

نہیں مجھے آج ہی بنانا ہے

ٹھیک ہے پھر میں اپنی نگرانی میں تمہیں کھانا بنانا سکھاؤں گی۔ عشرت بیگم جلدی سے بولی۔وہ عشاء کو یہاں اکیلا چھوڑ کر اس سے اپنے کچن کا حشر نہیں کروانا چاہتی تھیں

ممی آپ فکر نا کریں آج ایسا کھانا بناؤں گی کہ کچھ لوگوں کو لگ پتہ جائے گا۔۔۔اس نے دانت کچکچاتے کہا

بہت مشکل کے بعد وہ اپنی ماں کو کچن سے باہر بھیجنے میں کامیاب ہو ہی گئی۔اس نے ڈوپٹہ اتار کر کرسی پر اچھالا اور بالوں کا جھوڑا بنایا۔

سب کے لیے جیسا کھانا بنتا ہے بنادو اور مجھے بتاؤ کہ ذوہان بھائی کو کھانے میں کیا پسند نہیں ہے۔
چلو رہنے دو انہیں کیا پسند ہے وہی بتادو کیا یاد کریں گے وہ بھی۔۔ پھر اپنی بات کو بدل کر پیش کرتی اترا کر کہنے لگی

یہ سالن بنانا آسان ہوتا ہے یا چاول۔۔۔اس نے موبائل پر ریسیپی سرچ کرتے پوچھا

سب کچھ ہی آسان ہوتا ہے۔۔ ملازمہ کی بات پر عشاء نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

میں بریانی بناؤں تو اس میں زیادہ محنت تو نہیں کرنی پڑے گی؟

نہیں آپ بریانی ہی بنالیں۔۔۔

ملازمہ کی بات پر عشاء نے بریانی کی ریسیپی سرچ کی اور دیکھنے لگی۔ یہ تو بہت آسان ہے کوئی بھی بنالے۔اس نے بے نیازی سے کہا

ہلدی کونسی ہوتی ہے؟اس نے مصالحہ کے ڈبوں کی طرف اشارہ کرتے ہلدی کے بارے میں پوچھا۔

ہلدی کا نہیں پتہ؟ ملازمہ پہلے تو حیران ہوئی اور پھر اسے ہلدی نکال کر دی

یہ کیا کر رہی ہیں؟ ملازمہ پریشانی سے اس کی طرف بڑھی اور ہلدی کا ڈبہ چھینا

وہ تو کچھ بھی دیکھے بنا چمچ بھر بھر کے ڈالے جا رہی تھی۔ہلدی کا ڈبہ گیا تو اس نے مرچی کا ڈبہ اٹھایا۔

بس کر دیں اتنی مرچیں۔۔۔ملازمہ نے پریشانی سے کہا

کیوں کم ہیں کیا؟اس نے دیکھتے ہی دیکھتے تقریباً آدھا ڈبہ پتیلی میں انڈیل دیا تھا۔

آپ رہنے دیں۔۔۔میں بنالوں گی۔۔ ملازمہ ضبط سے بولی تھی

نہیں میرے ناہونے والے شوہر کو سگھڑ بیوی چاہیے تو آج میں اسے بتانا چاہتی ہوں کہ میں کتنی سگھڑ ہوں۔۔۔اس نے پھر سے مرچی ڈالی تھی اور ملازمہ تاسف سے سر نفی میں ہلا کر رہ گئی

اوئے کدھر جا رہا ہے؟عشاء ملازمہ کے ساتھ کھانے کے ڈونگے میز پر لگاتے ہوئے زریام سے دریافت کرنے لگی

گھر جا رہا ہوں۔۔۔وہ اسے کہہ کر اپنے راستے جانے لگا۔بیٹھو کھانا کھا کر جانا۔۔عشاء کے کہنے پر وہ رکا۔میں نے بنایا ہے آج کھانا۔

پھر تو مجھے چلنا چاہیے۔۔۔وہ جانے لگا تھا کہ اب عشاء اس کے سامنے آگئی۔بیٹھو یہاں۔۔۔اسے آنکھیں دکھاتے غصے سے کہا

عشاء نے اسے زبردستی کرسی پر بیٹھایا۔زریام کو تو چپ لگ گئی وہ کچھ بولا ہی نہیں

ٹینشن نا لو کھانا سہی ہو گا۔

وہ سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے جب ذوہان آکر وہاں بیٹھا۔آج دیکھنا خود ہی منع کر دے گا مجھ سے شادی کے لیے۔۔۔عشاء نے زریام کے پاس جھکتے کہا۔زریام اس کے ساتھ جبکہ ذوہان مقابل بیٹھا تھا

زریام کو کچھ نا کچھ تو گڑ بڑ محسوس ہوئی تھی

ارے ذوہان بھائی آپ یہ لیں ناں میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتا عشاء نے جلدی سے اس کے سامنے اپنی بنائی گئی بریانی پیش کی

عشاء شکل تو اچھی لگ رہی ہے۔۔زریام نے بریانی کی شکل دیکھتے ہوئے سرگوشی کی

یاد ہے ایک دفعہ پروفیسر احمر نے کہا تھا بلکہ تمہیں کہاں سے یاد ہو گا تم کونسا ہمارے کالج میں پڑھتے تھے۔

خیر وہ کہتے تھے اگر ایگزیمنیشن حال میں پیپر سامنے پڑا ہو اور آپ کو کچھ بھی نا آتا ہو تو اسے ہر گز بھی خالی نہیں چھوڑنا۔اس کو ایسی لک دینی ہے کہ سامنے والا بغیر پڑھے ہی ایمپریس ہو جائے۔

اور سو میں سے ننانوے نمبر تو دے ہی دے۔

اور پھر انہوں نے مثال بھی دی تھی۔ جیسے کہ کوئی ایک کھانے کی ڈش لے لیں اب وہ شکل سے ایک دم مزیدار اور خوبصورت لگے مگر کون جانتا ہے کہ اس کے اندر کیا ہے؟ وہ مسکراہٹ دباتے مزے سے کہہ رہی تھی جبکہ زریام کی پریشان نظریں ذوہان پر ہی ٹکی تھیں

ان کی دبی دبی سرگوشیاں سب کو انکی طرف متوجہ کر رہی تھیں

ذوہان نے بریانی کا چمچ منہ میں رکھا۔اس کی آنکھیں ناگواری سے پھیلی۔اس نے پہلے پلیٹ کی طرف دیکھا اور پھر عشاء اور زریام کی طرف۔عشاء تو سر جھکائے مسکراہٹ دبانے کے چکر میں تھی جبکہ زریام ذوہان سے نگاہیں ملانے میں اعتراض برت رہا تھا

ذوہان نے بمشکل وہ زہر حلق سے نیچے اتارا۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ عشاء نے کونسے مصالحے ڈالے اور کیسے ڈالے۔ مرچوں کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں نمی جمع ہوئی تھی۔ گلے میں جلن ہونے لگی تھی

اس نے ابھی ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا کہ عشاء نے جلدی سے جگ اٹھا کر پانی گلاس میں انڈیلا اور گلاس اٹھا کر زریام کو دیا۔

زری تمہیں مرچی لگی ہے؟ معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے بولی۔زریام کا سر خود بخود نفی میں ہلا۔

عشاء نے دانت پیستے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا تو زریام نے بے بسی سے پہلے گلاس کو اور پھر ذوہان کو دیکھا۔وہ عشاء کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتا ایک ہی سانس میں سارا پانی حلق سے نیچے اتار گیا۔وہ بیچارہ خواہ مخواہ ان کے درمیان پھنس گیا تھا

عشاء سے اپنی مسکراہٹ اور ضبط نہیں ہو رہی تھی جبکہ ذوہان بے یقینی سے اس آفت کو دیکھ رہا تھا

عشاء کیا بنایا ہے تم نے ہمیں بھی ٹیسٹ کراؤ۔ سحر کی آواز پر عشاء کی مسکراہٹ سمٹی اور یہاں زریام نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔ سب ملازمہ کے ہاتھ کا ذائقہ پہچانتے تھے تو انہیں اتنا تو سمجھ آ ہی گیا تھا کہ وہ سارا کھانا عشاء نے نہیں بنایا

وہ بھابھی میں نے ذوہان بھائی کے لیے بنایا ہے۔ تو آپ انہی سے پوچھ لیں کہ کیسا بنا ہے۔

عشاء بھائی نہیں کہا کرو۔ اب تو رشتہ طے ہو گیا تمہارا ان کے ساتھ۔۔ زریام سے کہاں کچھ ضبط ہوتا ہے

رشتہ ہی طے ہوا ہے نکاح تو نہیں ہوا نا۔ نکاح سے پہلے سب آپس میں بھائی بہن ہی ہوتے ہیں۔ نکاح ہو جائے گا تو چھوڑ دوں گی بھائی کہنا۔ عشاء کی بات پر سب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

عشرت بیگم نے اسے گھوری سے نوازا۔ اس لڑکی کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ سامنے بڑے ہیں یا چھوٹے جو منہ میں آئے بول دیتی تھی۔

ذوہان بریانی پاس کرو۔ سحر نے ذوہان سے کہا تو ذوہان نے عشاء کو دیکھا جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

بھابھی کیا ضرورت ہے آپ کو یہ والی بریانی کھانے کی آپ وہ کھائیں نا جو آپ سب کے لیے بنایا گیا ہے۔ عشاء جلدی سے بولی تھی

کیوں ایسا بھی کیا ہے اس بریانی میں جو تم مجھے کھانے نہیں دے رہی؟

نہیں سحر بھابھی کچھ بھی نہیں ہے آپ لیں۔ بلکہ ضامن بھائی کو بھی کھلائیں۔ زریام مسکراہٹ دباتے کہنے لگا جبکہ عشاء نے اس کے پاؤں پر پاؤں مارا ضبط سے اس نے تو چہرے پر تکلیف کے تاثرات بھی نا آنے دیے

ذوہان بھائی پاس کریں۔ زریام نے ذوہان سے کہا مگر وہ بالکل خاموش بیٹھا تھا جیسے ان کی باتیں سن ہی نا رہا ہو۔

نہیں میں نے اتنے پیار سے صرف ذوہان بھائی کے لیے بنایا ہے تو وہی کھائیں گے بس۔اب کے عشاء کے انداز پر سب سے زیادہ دھچکا تو عشرت بیگم کو لگا تھا۔

ذوہان نے داد دینے والے انداز میں آئیبرو اچکایا۔

عشاء اتنے ہی پیار سے بنایا ہے تو بھائی تو نا کہو! زریام کی بات پر عشاء نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی۔

اب عشاء کو واقعی اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا جو اس نے زریام کو کھانے پر روک کے کی تھی۔

ایسا بھی کیا ہے جو تم لوگ بت بن کر بیٹھے ہو؟ ذوہان پاس کرو۔۔احمد شاہ کے کہنے پر عشاء نے رونی شکل بنائے انہیں دیکھا

لگتا ہے کچھ زیادہ ہی پیار شامل ہے جو تم ہمیں نہیں دینا چاہتے۔اب کی بار ضامن بولا تو عشاء نے حیرانی سے اسے دیکھا۔اس کے تو وہم و گمان میں بھی نا تھا کہ ضامن بھائی بھی ایسی بات کر سکتے ہیں

نہیں نہیں آپ لوگ لیں۔ذوہان کی کہنے کی دیر تھی اور عشاء نے ڈر کے مارے تھوک نگلا۔

زریام تو عشاء کی حالت کو بہت انجوائے کر رہا تھا۔کہاں وہ ذوہان کو سبق سکھانا چاہ رہی تھی اور یہاں اسے خود ہی سبق مل گیا۔

ایک دفعہ پھر وہ بات سچی نکلی۔جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔۔۔وہ دبی ہسی لیے سوچ رہا تھا

سحر نے تھوڑی سی بریانی پلیٹ میں نکالی تھی۔عشاء کے تو پسینے چھوٹنے لگے تھے۔اس نے ایک چمچ کھایا اور جس طریقے سے کھایا وہ صرف وہی جان سکتی تھی۔عشاء نے زور سے آنکھیں میچ رکھی تھی۔

ارے واہ تمہارے ہاتھوں میں تو بہت ذائقہ ہے۔سحر کی آواز پر اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو اسے دیکھ کر بمشکل مسکرا رہی تھی

سحر کی بات پر زریام انتہائی بدمزہ ہوا۔ضامن نے مسکراہٹ دباتے گلاس میں پانی ڈال کر سحر کے سامنے رکھا جیسے کہ جانتا ہو بریانی کیسی ہو سکتی ہے

اچھا ایسی بات ہے تو مجھے بھی تو ٹیسٹ کرواؤ۔۔احمد شاہ کے کہنے پر عشاء کی بحال ہوئی سانسیں پھر سے رکنے لگی تھی

مجھے بھی دو بیٹا۔اب کے عشرت بیگم کا بھی دل چاہ رہا تھا اپنی بیٹی کے ہاتھ کا ذائقہ محسوس کرنے کا۔

نہیں بہت کرپسی ہے آپ لوگ رہنے دیں۔ذوہان کے بولنے پر عشاء نے بے ساختہ اسکی طرف دیکھا۔دیکھو عشاء تم نے زہر سے بھی بدتر کھانا اس کے لیے بنایا پھر بھی وہ تمہیں سب سے بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔دل کے کسی کونے سے آواز آئی تھی۔

★★★

زویا تم ناولز پڑھتی ہو؟ پچھلے ایک گھنٹے میں تقریباً ایک ہزار مرتبہ عشاء یہ بات کہہ چکی تھی

او بھئی معاف کر دو مجھے۔ غلطی ہو گئی مجھ سے ناولز پڑھنے کی۔زویا نے قدرے جھنجھلا کر کہا تنگ آگئی تھی وہ ان کی باتوں سے۔

ویسے کونسے ناولز پڑھتی ہو؟

ان کمپلیٹ لو سٹوریز۔۔۔ایسے ہی؟عشاء کی بات کا جواب زریام نے دیا تھا اور آخر میں کنفرم بھی کرنا چاہا تھا۔

تمہیں کیسے پتہ کہ وہ ان کمپلیٹ لو سٹوریز پڑھتی ہے؟

یاد ہے تمہیں زویا تم نے ایک دفعہ مجھ سے کہا تھا کہ تم چاہتی ہو تمہیں یکطرفہ محبت ہو اور وہ تمہیں نا ملے تو تم اس اذیت کو محسوس کرنا چاہتی ہو۔یہ جاننا چاہتی ہو کہ جسے خود سے بڑھ کر

چاہو جس کے نام کی سانسیں چلتی ہوں اس کے بغیر جینا کیسا ہوتا ہے؟ وہ اس کی کہی ہوئی باتیں دہرا رہا تھا

پتہ بھی ہے محبت کا حاصل نا ہونا کتنی تکلیف کا باعث بنتا ہے؟ عشاء نے اس کی اس احمقانہ سوچ پر اسے ڈپٹا۔

تم چاہتی ہو کہ اس تکلیف کو محسوس کرو۔ یاد رکھنا زویا اس تکلیف پر مر جانے کی خواہش کرو گی مگر موت بھی تم سے روٹھ جائے گی۔

تب مجھے کہاں پتہ تھا کہ محبت اصل میں کتنا درد دیتی ہے۔ پتہ ہوتا تو کبھی بھی ایسے الفاظ استعمال نا کرتی۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ مجھے کسی سے اس قدر محبت ہو جائے گی کہ اس کے سامنے اپنا آپ بے مول لگنے لگے گا۔ دن رات کی اذیت کے بعد بھی منہ سے اظہار نا ہو پائے گا۔ اس نے کرب سے آنکھیں میچی

مجھے پسند ہیں ایسی کہانیاں، ایسے کردار جو محبت میں ہارے ہوں۔ انہیں پڑھ کر مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ تکلیف میری رگوں میں دوڑتی ہے۔ ایسی کہانیاں پڑھ کر کبھی کبھی نا مجھے خواہش ہوتی تھی کہ میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہو۔ اور میں جان پاؤں کہ موو اون کرنا یا بھلا دینا آسان ہوتا ہے یا مشکل یا پھر نا ممکن۔

مگر وہ افسانوی کردار ہوتے ہیں زویا کچھ صفحے پلٹنے کے بعد انکی کہانی ختم ہو جاتی ہے۔ مگر یہ حقیقی زندگی یہ وقت سے پہلے کبھی ختم نہیں ہوتی۔ تمہیں یہ تکلیف ساری عمر برداشت کرنی ہو گی۔

زریام کی بات پر زویا لب بھینچ گئی۔ دل تھا کہ خون کے آنسوں رو رہا تھا۔ کہہ تو وہ بالکل سہی رہا تھا۔ مگر وہ کر بھی کیا سکتی تھی؟ بس اپنی قسمت کو قبول کرنے کے علاوہ۔

تم بتا کیوں نہیں رہی ہو کہ اس نے جواباً گیا کہا؟ پریشے تھک چکی تھی کنزل سے زریام کا جواب سننے کی کوشش کر کر کے مگر وہ تھی کہ جواب دینے کو تیار ہی نا تھی۔

چھوڑو پری۔۔۔ کنزل نے لاپرواہی سے کہا۔ پھر اچانک ہی اس کی طرف دیکھا۔ کیا تم اس کو بھول نہیں سکتی؟

میں نے سوچ سمجھ کر اس کو اپنے ذہن پر سوار نہیں کیا۔ کیا بات کر رہی تھی کنزل بھی۔ بھلا دینا اتنا آسان ہوتا تو غم کس بات کا تھا

وہ تمہارے قابل نہیں ہے پری۔۔

مجھے نہیں لگتا کہ آج تک کسی کو بھی محبت قابلیت دیکھ کر ہوئی ہو گی۔ پریشے اسے بار بار لاجواب کر رہی تھی

مانا کہ محبت اندھی گونگی بہری ہوتی ہے مگر انسان کو تو اپنے آنکھیں کان اور دماغ کھلا رکھنا چاہیے۔

کنزل تم فضول میں اپنا وقت برباد کر رہی ہو۔

پری ایک ایسے انسان کو چننا چاہیے جو محبت نا ہی سہی کم از کم عزت تو کرتا ہو۔

تمہیں اس کی کونسی بات سے لگتا ہے کہ وہ میری عزت نہیں کرتا؟

رہنے دو تم ہرٹ ہو گی۔

نہیں تم بتاؤ۔۔

تم جاننا چاہتی ہو نا تو سنو اسے تمہارے جزبات کو کھلونا بنا کر تھوڑے وقت کے اپنے منورنج کے لیے کھیلنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کنزل کی کہی بات نے اتنی تکلیف نا دی تھی جتنی اس کے انداز نے دی۔ باتیں پھر بھی برداشت ہو جاتی ہیں مگر انداز اور لب ولہجہ نہیں۔

تم جھوٹ بول رہی ہو؟ اس کی آنکھیں نم تھیں

مجھے پتہ تھا تم یقین نہیں کرو گی۔اس نے پریشے کے کندھے پر ہاتھ رکھا

پری میں تمہاری دوست ہوں تم سے غلط بیانی کیوں کروں گی؟میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے اس نے عشاء کے ساتھ شرط لگائی تھی تمہیں پرپوز کرنے کی۔پریشے کو لگا اس کا دل کسی نے مٹھی میں لے کر مسل ڈالا ہو۔

کیا اب بھی تمہیں لگتا ہے کہ تم اس سے کہو گی مجھے تم سے محبت ہے اور وہ تمہارے جزبات کا مزاق بنانے کے بجائے تمہیں اپنا لے گا؟پریشے کی گال پر آنسو لڑھک گئے۔پریشے اس کا ہاتھ ہٹاتی فوراً وہاں سے جانے لگی۔

★★★

وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی۔بیگ کندھے سے کھسک کر نیچے گر چکا تھا۔خاموش آنسو بہہ رہے اور کنزل کی کہی باتیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔

کتنی مشکل ہوتی ہے نا زندگی ہم جس چیز کے بارے میں سوچتے ہیں کہ یہ ہمارے لیے بالکل بھی مشکل نہیں وہی ہمیں ایسے موڑ پر لا کھڑا کر دیتی ہے جہاں پر تڑپنے سسکنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہوتا۔

وہ بے جان قدموں سے آگے بڑھی اور بیڈ پر بیٹھی۔ایسا لگ رہا تھا وجود کسی نے جلتے انگاروں پر رکھ دیا ہوں۔یکطرفہ محبت کا انجام صرف رونا،تڑپنا اور سسکنا ہی ہوتا ہے؟

وہ بیڈ پر پیچھے ڈھے سی گئی۔آنسو آنکھوں سے ٹوٹ کر بیڈ شیٹ میں جزب ہونے لگنے تھے۔ایسا لگ رہا تھا یہ تکلیف روح نکال کر ہی چھوڑے گی۔

اس کا دل کر رہا تھا ہر چیز تہس نہس کر دے مگر وجود ایسا ہو چکا تھا جیسے جان ہی نا رہی ہو۔اسکا دل کر رہا تھا کہ چیخ چیخ کر روئے مگر چیخیں تھیں کہ گلے میں دب چکی تھیں۔

کنزل کی کہی باتیں اسے سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔ جو بھی ہو کسی کو خود کے ساتھ کے لیے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ یہ جیسی بھی ہے حقیقت ہے اور اس کو قبول کرنے میں ہی عافیت ہے۔

کتنی دیر رونے کے بعد جب آنسو بھی اس سے روٹھ گئے وہ اٹھ کر بیٹھی۔ حاصل کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ میں اپنی محبت کو حاصل کر کے دیکھاؤں گی۔ وہ صرف مجھے استعمال کرنا چاہتا ہے میں اسے بتاؤں گی جب کوئی آپ کے ساتھ ایسا سلوک کرے کہ آپ کا ذہنی سکون برباد ہو کر رہ جائے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔

وہ کھڑی ہوئی اور فرش پر گرا اپنا بیگ اٹھایا اور موبائل نکالا اس نے کوئی نمبر ڈائل کیا۔

بولو پری۔۔۔ کال فورا ریسیو کرلی گئی تھی

عارب بھائی آپ کہاں ہیں؟

آفس میں۔ تمہیں کوئی کام ہے؟

زین بھائی آپ کے پاس ہیں؟

نہیں زین میرے پاس تو نہیں ہے مگر آفس میں ہی ہے۔ سب خیریت ہے؟

ہاں سب ٹھیک ہے۔ آپ گھر آسکتے ہیں؟

عارب نے ٹائم دیکھا۔ ہاں آ تو سکتا ہوں مگر۔۔۔

پھر جلدی آئیں اور زین بھائی کو کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پریشے نے کہا اور موبائل بند کر کے دور پھینکا

عارب نے دروازے پر دستک دی اور اجازت ملنے کے بعد جیسے ہی اندر داخل ہوا ٹھٹھک کر رہ گیا۔

یہ کیا ہوا تمہیں؟ وہ پریشان سا اس کی طرف بڑھا۔ بہت زیادہ رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی تھیں۔ بال بکھرے ہوئے کمرے کی حالت اجڑی ہوئی۔ بیگ اور موبائل نیچے فرش پر گرا ہوا۔ خود بیڈ کی پائنتی سے ٹیک لگائے کسی بے جان وجود کی طرح بیٹھی تھی۔

عارب بھائی مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ آنسو پھر سے ابل پڑے تھے

ہاں میرا بچہ لیکن رو کیوں رہی ہو؟ اس نے پیار سے پریشے کو گلے لگایا اور اسکے بال سہلانے لگا۔

پری اس سے الگ ہوئی۔ عارب نے اسے بیڈ پر بیٹھایا۔ وہ اسے سب بتانے لگی تھی۔

مگر پری یہ غلط ہے۔ تحمل سے اسکی بات سننے کے بعد وہ بولا۔

بھائی میں بس اتنا جانتی ہوں کہ محبت سہی غلط کچھ نہیں دیکھتی اور اگر وہ مجھے نا ملا تو میں اپنی جان دے دوں گی۔

نہیں پری۔۔۔

اچانک ہی اس نے تکیے کے نیچے سے گن نکالی اور اپنے سر پر رکھی۔ اگر آپ میری مدد نہیں کریں گے تو میں اس میگزین کی ایک بھی گولی ضائع نہیں جانے دوں گی۔

پری چھوڑو اسے کیا پاگل پن ہے یہ۔ عارب غصے سے کہتا اسکی طرف بڑھنے لگا مگر وہ بیڈ سے کھڑی ہو کر پیچھے دیوار کے ساتھ جا لگی۔

بھائی اب اگر آپ نے ایک قدم اور بڑھایا تو میں ٹریگر دبا دوں گی۔ وہ مترنم آواز میں چیخی تھی

پری کھلونا نہیں ہے یہ۔ گولی چل جائے گی۔ لاؤ مجھے دوں۔ عارب اسے پیار سے بہلانے لگا

بھائی گولی تب تک نہیں چلے گی جب تک میں اسے چلانا نہیں چاہوں گی۔ آپ بتائیں کریں گے میری مدد؟

پری میں سمجھ سکتا تمہاری حالت۔۔۔

آپ نہیں سمجھ سکتے۔۔وہ چلائی تھی۔اگر آپ سمجھ سکتے ہوتے تو میرے سامنے باتیں نا کر رہے ہوتے مجھے وہ لا دیتے جس کی مجھے ضرورت ہے۔وہ بلک بلک کر رونے لگی

پری سمجھنے کی کوشش کرو وہ کوئی چیز نہیں ہے جو میں تمہیں لا دوں۔عارب ابھی بھی اسے پیار سے سمجھا رہا تھا

میں کچھ نہیں سمجھنا چاہتی بھائی۔وہ تکلیف سے تڑپ رہی تھی رو رہی تھی اور عارب سے مزید برداشت نہیں ہو رہا تھا

اگر وہ پریشے کی بات مان لے تو زین اسے جان سے مار دے گا اور اگر وہ اس کی بات نا مانے اور پریشے جزباتی ہو کر ٹریگر دبا دے اور اسے کچھ ہو جائے تب بھی تو اسکا بھائی اسے جان سے مار دے گا۔دونوں صورتوں میں اسے تو مرنا ہی ہے پھر کیوں نا پریشے کے کام ہی آ جائے۔

اچھا ٹھیک ہے میں کروں گا۔جو تم کہو گی میں وہ کروں گا لیکن اس کو نیچے کرو۔اس نے پر سکون انداز میں کہا

پہلے وعدہ کریں۔

وعدہ۔تسلی ہونے پر پریشے نے گن ہٹائی۔جیسے ہی پریشے نے گن ہٹائی عارب نے جلدی سے اس کے ہاتھ سے گن لی۔

★★★

وہ اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔بمشکل ہی اس کی آنکھیں کھلی مگر منظر ابھی بھی دھندلا دھندلا سا تھا۔آہستہ آہستہ سب واضح ہوتا گیا۔خود کو انجان جگہ پر پا کر پہلے تو وہ حیران ہوا اور پھر اٹھنے کی کوشش کی۔مگر ناکامی ہوئی۔

وہ کرسی پر بیٹھا تھا ہاتھ پیچھے کرسی سے باندھے ہوئے۔اس کے ذہن کو پریشانی نے آگھیرا۔اس نے رسی میں قید اپنے ہاتھوں کو حرکت دینے کی کوشش کی مگر سوائے تکلیف کے کچھ حاصل نا ہوا تھا۔وہ یہاں کیوں اور کس لیے ہے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے خود کو آزاد کروانے کی کوشش چھوڑی اور دروازے کی طرف دیکھا۔سامنے کوئی لڑکا ہاتھ میں کوئی فائل لیے سنجیدہ چہرہ لیے اس کی طرف بڑھ رہا۔وہ بہت حیران تھا کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟

کون ہو تم اور مجھے کیوں باندھا ہے؟اس نے بے خوفی سے پوچھا

بہت ضروری کام ہے تم سے۔بس ان پیپرز پر تمہارے سگنیچر چاہیں۔عارب کی طرف سے پرسکون سا جواب موصول ہوا۔

کیسے پیپرز؟

وہ جاننا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے تم بس چپ چاپ سگنیچر کردو۔عارب نے فائل ٹیبل پر پٹخی۔

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میرے نام نا کوئی فیکٹریاں ہیں اور نا ہی کوئی زمینیں تو پھر ایسا کیا ہے جو یہ مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔وہ بڑبڑایا

بھئی تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔کسی اور کو اغوا کرنا تھا تم غلط بندے کو اٹھا لائے ہو۔میرے پاس تمہیں دینے کو کچھ نہیں ہے۔

نہیں میں نے کوئی غلطی نہیں کی۔بالکل سہی بندہ اٹھایا ہے۔تمہارے پاس مجھے دینے کو بہت کچھ ہے۔

سائن۔۔اس نے زریام کی توجہ پھر سے پیپرز پر دلانا چاہی۔

پہلے بتاؤ ان پیپرز میں ہے کیا پھر ہی سگنیچر کروں گا۔آنکھوں میں تشویش لیے اس نے پوچھا۔

اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔ نکاح نامہ۔ آرام سے جواب دیا گیا

کیا؟ نکاح نامہ ؟ وہ بے یقینی سے چلایا۔ یقیناً آج سے پہلے اس کو اتنا بڑا سرپرائز کبھی نہیں ملا تھا

یعنی میرا نکاح۔۔ لیکن کس سے۔۔

بہت بولتے ہو تم لڑکے۔ جلدی سے سگنیچر کرو۔ میرا وقت ضائع مت کرو۔

نہیں کروں گا۔ اس نے گردن اکڑا کر کہا۔ بھئی مزاق سمجھ رکھا ہے کوئی بھی آکر کہے کہ اس نکاح نامے پر دستخط کردو تو کیا میں کر دوں گا؟ نا میں لڑکی کو جانتا ہوں۔ ایسے ہی کسی سے بھی نکاح کر لوں۔ جان نا پہچان میں تیرا شوہر۔

نہیں کرو گے ؟ جیسے آخری بار پوچھا گیا تھا

نہیں۔۔۔ اس نے گردن دائیں سے بائیں ہلائی

اب بھی نہیں کرو گے۔ جانے کہاں سے اس نے گن نکالی اور زریام پر تانی

کچھ لمحے خاموشی رہی اور زریام غور سے گن کو دیکھتا رہا۔ پرانا ماڈل ہے۔ زریام نے استہزائیہ ہستے ہوئے کہا

ماڈل بھلے پرانا ہو مگر کام بھی کوئی نیا نہیں کرے گا۔ اسی پرانے کام کے لیے استعمال ہو گا۔۔۔ انسانی جسم سے روح نکالنے کے لیے کافی ہو گا۔

اچھا تو چلاؤ گولی۔ اس نے چیلنجنگ انداز میں کہا۔ مسکراہٹ ہنوز قائم تھی

عارب نے ٹریگر دبا دیا اور گولی چلنے کی آواز پر زریام کی مسکراہٹ تھمی۔ اس نے زور سے آنکھیں میچی۔ تھوڑی دیر کے لیے تو دھڑکنوں کے چلنے کی آواز بھی تھم گئی تھی۔ جب اسے احساس ہوا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

زریام کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ سچ میں گولی چلا دے گا وہ تو اسے خالی خولی دھمکی سمجھ رہا تھا

گولی اس کی گردن کے بالکل پاس سے ہو کر گزری اور پیچھے دیوار میں پیوست ہو گئی۔اگر عارب کا نشانہ تھوڑا سا بھی غلط ہوتا تو اس وقت زریام کے کفن دفن کی تیاریاں شروع ہو چکی ہوتیں۔

اوہووو۔۔میرا نشانہ چوک گیا لیکن یہ ہر بار نہیں چوکتا۔اس نے گن کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے افسوس سے کہا

اب بھی نہیں کرو گے سگنیچر؟

ہاتھ کھولے گے تو کروں گا نا۔۔زریام نے دانت کچکچاتے کہا

عارب ہلکا سا مسکرایا اور اس کے ہاتھ کھولنے کے لیے آگے بڑھا۔جیسے ہی اس نے زریام کے ہاتھ کھولے زریام نے اس پر حملہ کرنا چاہا مگر عارب نے اس کا ہاتھ پکڑ کے مروڑ کر کمر کے ساتھ لگایا اور ٹیبل پر پڑی اس فائل پر جھکایا۔

ابھی بچے ہو۔۔اس نے زریام کے کان میں سرگوشی کی۔اور ساتھ ہی اس کے دائیں ہاتھ میں قلم پکڑایا جبکہ بائیاں بازو ابھی بھی اس کی گرفت میں تھا

زریام نے ناچاہتے ہوئے بھی سگنیچر کر دیے۔اس کے سگنیچر کرنے کی دیر تھی کہ عارب نے اسے جھٹکے سے چھوڑا اور فائل اٹھائی۔زریام کو کچھ بھی دیکھنے سمجھنے کا موقع نا ملا۔

زیادہ ہنگامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔میرے آدمی تمہیں تمہاری گاڑی تک پہنچا دیں گے۔

مگر سنو تو۔۔۔وہ جلدی سے اسکی طرف لپکا مگر وہ دروازہ بند کر چکا تھا۔زریام نے غصے سے دروازے کو لات ماری۔

ابھی بچے ہو۔وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔بھئی بچوں کا نکاح کون کرواتا ہے اور وہ بھی زبردستی؟ پتہ نہیں کس اندھی بہری گونگی لنگڑی کے ساتھ میرا نکاح کروا دیا۔نام بھی نہیں دیکھنے دیا۔وہ اپنا سر دیوار میں مارتا بے بسی کی انتہا پر تھا۔

کیا ڈھونڈرہی ہیں؟ وہ لاؤنج میں کھڑی چیزیں الٹ پلٹ کرتے کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی کہ ذوہان کی آواز پر رکی۔

اس نے مڑ کر ذوہان کی طرف دیکھا۔

کیا یہ؟ اس نے ہاتھ میں بند چین کو ہوا میں لہرایا۔ سحر کی آنکھوں میں بے یقینی اتری۔ وہ چین مسلسل دائیں سے بائیں ہل رہی تھی اور سحر کی آنکھیں بھی اس کے تعاقب میں ہی تھیں۔

سحر نے تھوک نگلا۔ اتنی بڑی غلطی وہ کیسے کر سکتی تھی؟

یہ مجھے باہر گری ہوئی ملی تھی۔ کیا آپ کی ہے؟ ذوہان نے نارمل سے انداز میں کہا جبکہ سحر کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے یا جھوٹ۔

کیا یہ اسے واقعی گھر سے ملی ہے یا پھر۔۔۔

ذوہان بغور اس کا زرد پڑتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا ابھی؟ کیا سوچ رہی ہیں؟

ہ۔ہاں۔ ذوہان کی آواز پر اس نے چونک کر اسے دیکھا

ک۔کچھ نہیں۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ سے چین پکڑتی اس کے پاس سے گزرتے عجلت میں باہر نکلی

ذوہان نے پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔ سحر حیات۔۔۔

★★★

زری کہاں رہ گئے تھے تم؟ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔ زویا نے زریام کو سیڑھیاں چڑھتا دیکھا تو بولی۔ زریام کے قدم اس کی آواز پر رکے تھے۔

زویا تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ میرا موڈ نہیں ہے۔ وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا کہہ رہا تھا اور لہجے سے لگ رہا تھا کہ بہت ڈسٹرب ہے۔

لیکن ہمارا تو پلین تھا نا جانے کا۔ وہ پھر سے بولی

ہاں تو اب کہہ رہا ہوں نا موڈ نہیں ہے۔اس کے لہجے پر زویا بے ساختہ گھبرا گئی۔اس نے کبھی اس کے ساتھ سخت لہجے میں بات نا کی تھی لیکن آج ایسا کیا ہوا جو آج پہلی بار وہ اس پر چلایا تھا۔ اس نے اوپر دیکھا۔وہ اپنے کمرے میں داخل ہوتا زور سے دروازہ بند کر گیا۔وہ الجھی متر نم آنکھوں سے اس کے کمرے کے دروازے کو دیکھنے لگی۔

★★★

وہ اندر داخل ہوا تو سامنے ہی وہ کرسی پر بیٹھی ٹیبل پر سر رکھے شاید سوئی ہوئی تھی۔ارحم آگے بڑھا اور اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھا۔اب وہ اس کے ہاسپٹل میں کام کرنے کے لیے مان ہی گئی تھی ارحم کی وجہ سے نہیں بلکہ بڑوں کے کہنے پر۔

اہم اہم۔وہ کھنکارا تو ماہم نے آہستہ سے آنکھیں کھولنا چاہی جو کہ کھلنے کو تیار ہی نا تھیں۔بہت مشکل سے وہ سیدھی ہو کر کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھی مگر آنکھیں کھلی رکھنے میں ابھی بھی دشواری ہو رہی تھی

آپ ٹھیک ہیں؟

ہمممم۔ماہم نے زور سے آنکھیں مسلی اور اسے دیکھا۔ارحم اسے دیکھ کر ہلکا سا ہنسا۔ماہم کے ماتھے پر شکنیں پیدا ہوئی۔کیا ہے؟اس نے ارحم کے ہسنے کی وجہ دریافت کرنا چاہی

ارحم نے اپنا موبائل نکال کر کیمرہ اوپن کر کے اسے پکڑایا۔ماہم نے موبائل کے فرنٹ کیمرے اپنی شکل دیکھی۔چہرے پر تھکن کے آثار آنکھوں میں نیند اور بال بکھرے ہوئے جو کہ ارحم کی ہسی کی وجہ بن رہے تھے۔

اس نے منہ کے مختلف ڈیزائن بنائے۔ہاں تو ٹائم کہاں تھا میرے پاس۔۔۔خفگی سے کہہ کر اس نے ارحم کا موبائل واپس کیا۔کل صبح کے بس ایکسڈینٹ کی وجہ سے ہاسپٹل میں بہت مریض تھے۔اور انہیں فوری ٹریٹمنٹ دینے کے چکر میں ڈاکٹرز کے پاس سانس لینے کا وقت بھی نا تھا۔

اس وقت بھی وہ ارحم کے کیبن میں کام کی وجہ سے ہی آئی تھی مگر تھکاوٹ کی وجہ سے سو گئی تھی۔

آپ گھر چلی جائیں تھوڑی دیر آرام کر لیں۔

مگر ابھی یہاں میری ضرورت ہے۔

کوئی بات نہیں میں دیکھ لوں گا آپ گھر جائیں۔

ٹھیک ہے۔آج پہلی دفعہ ماہم بھی جلدی مان گئی کیونکہ اسے نیند بہت آ رہی تھی اور تھکن کا احساس بھی بہت زیادہ تھا۔

وہ کرسی سے کھڑی ہوئی لیکن دوسرے قدم پر ہی لڑکھڑا گئی۔ارحم جلدی سے کھڑا ہوا اور اسے تھاما۔آپ ٹھیک ہے؟شاید ویکنس ہو رہی ہے۔۔وہ اس کی طبیعت کا اندازہ لگاتا ہوا گویا ہوا۔

آپ نے کچھ کھایا؟

کل صبح کے ناشتے کے بعد کچھ نہیں کھایا۔۔ارحم نے اسے واپس کرسی پر بیٹھایا

کیوں؟اب آپ کو کھانا کھانے کے لیے بھی کہنا پڑے گا؟آپ خود خیال نہیں کر سکتی؟وہ اسے ڈپٹنے لگا۔کل کا سارا دن اور آج کا دن بھی تو گزر ہی گیا تھا۔رات کے نو بج رہے تھے اور اب تک اس نے کچھ کھایا ہی نہیں تھا۔

تم نے کھایا ہے؟وہ اس کی طرف دیکھتے پوچھنے لگی۔

میری بات اور ہے۔

کیوں تمہاری بات کیوں اور ہے؟

شکر کرو میری طبیعت نہیں ٹھیک ورنہ بتاتی تمہیں مرد اور عورت کے درمیان جو فرق کرتے ہو۔کسی دن ایسا سبق سکھاؤں گی کے بھول جاؤ گے سارا فرق۔وہ کہہ نا پائی بس سوچ ہی پائی۔

میں ڈرائیور کو کال کرتا ہوں آپ کا اس حالت میں ڈرائیور کرنا سیو نہیں ہے۔وہ ڈرائیور کو کال کرنے کے بعد عالیہ بیگم کو کال کرنے لگا تا کہ وہ ماہم کے لیے کھانا بنوا سکیں۔

وہ کرسی سے سر ٹکائے شاید پھر سو چکی تھی جب ارحم نے اسے پکارا۔اس نے بمشکل تھوڑی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔آئیں میں آپ کو گاڑی تک چھوڑ آؤں۔ارحم نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے کھڑا کیا۔

میں چلی جاؤں گی۔بیمار نہیں ہوں۔ماہم نے برہمی سے اسے دیکھا

جی بہتر۔وہ اسے ساتھ لیے گاڑی تک چھوڑنے کی غرض سے باہر نکلنے لگا۔

★★★

وہ آتے ساتھ ہی اپنے کمرے میں آکر فریش ہو کر سو گئی تھی۔عالیہ بیگم نے اس کے کھانے کا انتظام کروار کھا تھا مگر اس کے سکون کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے جگایا نہیں تھا۔وہ کافی مرتبہ اس کے کمرے میں آکر اس کو دیکھ چکی تھیں۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو کمرے میں اندھیرا چھایا تھا۔اس نے لیمپ کی ہلکی روشنی میں کمرے میں ہر طرف نظر دوڑائی مگر ارحم وہاں موجود نہیں تھا۔وہ واپس سر تکیے پر رکھ کے آنکھیں موندھ گئی۔

تھوڑی دیر وہ لیٹی رہی۔نیند اسے پھر سے اپنی آغوش میں لے رہی تھی۔وہ اٹھ کر بیٹھی اور بالوں میں انگلیاں پھنسائی تبھی کچھ یاد آیا تھا جو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکان لانے کی وجہ بنا تھا۔ہاں وہ ہاسپٹل میں ارحم کے کیبن میں بیٹھ کر کی گئی بات۔

وہ مسکراتے ہوئے کھڑی ہوئی اور لائٹ جلا کر آئینے کے سامنے آکر بیٹھی۔اس نے اپنے بالوں کو دیکھا جو ابھی تک بکھرے ہوئے تھے اور مسکراتے ہوئے برش اٹھایا۔ابھی وہ اپنے بال سنوار ہی رہی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر بے ساختہ دروازے کی طرف دیکھا۔

ارحم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر آہستہ سے دروازہ بند کر کے صوفے پر آ کر بیٹھا۔ وہ آنکھیں بند کر کے صوفے سے سر ٹکا کر اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے اپنا سر دبانے لگا۔ یقیناً وہ بہت تھک چکا تھا۔

میں نے آرام کر کیا ہے تم بیڈ پر سو جاؤ۔ اس کی تھکاوٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے ماہم پر سکون سی بولی۔

ارحم نے آنکھیں کھول کر سامنے وال کلاک پر دیکھا۔ رات کے تین بج رہے تھے اور پھر ماہم کی طرف دیکھا جو آئینے کے سامنے بیٹھی اپنے بال سنوار رہی تھی

اگر آپ کے پاس وقت ہو تو ایک کپ چائے بنا کر دے سکتی ہیں؟

نہیں میرے پاس تو بال سنوارنے کا بھی وقت نہیں ہے۔ دیکھو نا دو دن سے نہیں بنائے۔ اس نے لاپرواہی سے کہا۔ بھئی اب اتنی بھی بری نہیں تھی کہ اسے ایک کپ چائے بھی نا بنا کر دے۔

اچھا آپ مجھے کہہ دیتی میں بنا دیتا آپ کے بال۔۔۔ وہ شائستگی سے کہہ کر صوفے سے کھڑا ہو کر اس کی جانب بڑھنے لگا۔ کچھ تو تھا اس کے لب ولہجے میں ماہم ایک پل کے لیے سانس روک گئی۔

تم لڑکیوں کے بال بھی بنا لیتے ہو؟ خود کو نارمل رکھتی وہ استفسار کرنے لگی۔

سب لڑکیوں کے تو نہیں مگر اپنی بیوی کے تو بنا ہی سکتا ہوں۔ اس نے آرام سے ماہم کے ہاتھ سے برش لے لیا تھا۔ وہ بالکل ساکت رہ گئی جیسے ہلنا مشکل ہو گیا ہو۔

ارحم نے اس کے لمبے بالوں کو ہاتھوں میں بھرا اور ان میں برش پھیرنے لگا۔ ماہم کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

رہنے دوں تم سے نہیں ہو گا۔ ماہم نے اسے روکنا چاہا

مجھے کوشش تو کر لینے دیں۔ آپ پہلے ہی رائے دے رہی ہیں۔ اس نے مسکرا کر کہا اور ماہم کے بالوں کو جھوڑے میں قید کیا

یہ کیا کیا؟ ماہم نے آئینے میں دیکھتے ہوئے بے یقینی سے کہا

سہی نہیں بنا کیا؟ ارحم نے پریشانی سے پوچھا

اس کو تم جھوڑا بنانا کہتے ہو؟ ماہم نے بالوں سے کیچر نکالا تو بھورے ریشمی بال کمر پر کسی آبشار کی طرح بہہ گئے۔

مجھے اتنا ہی آتا تھا ہاں اگر آپ چاہیں تو سیکھ سکتا ہوں۔۔۔ شوخ سے لہجے میں کہتا وہ ایک بار پھر ماہم کی بولتی بند کرنے کی وجہ بنا تھا۔ اس کی تو جیسے ساری تھکاوٹ ماہم سے بات کر کے ہی ختم ہو چکی تھی۔

تم پہلے فریش ہو جائے پھر میں چائے کا بندوبست کرتی ہوں۔ ماہم کے کہنے پر ارحم نے سر کو خم دیا اور فریش ہونے چلا گیا

جب وہ تولیے سے بال سکھاتا باتھ روم سے باہر نکلا اسے سامنے صوفے پر بیٹھا پایا۔

ہاں چلو چائے بنانے چلتے ہیں۔ اسے دیکھ کر ماہم ہڑبڑی میں کھڑی ہوئی

یعنی میں آپ کے ساتھ چلوں؟ یہ تو ناانصافی ہے آپ نے مجھ سے اپنے بال بھی بنوا لیے اور اب میرا کام بھی ایمانداری سے نہیں کر رہی۔ ارحم نے تولیہ بیڈ پر پھینکتے برش اٹھایا اور بالوں میں پھیرنے لگا۔

باہر اندھیرا ہے مجھے ڈر لگتا ہے۔

ارحم بے ساختہ اس کی طرف پلٹا اور سر تا پیر اسے دیکھا۔ لگتا تو نہیں ہے آپ کسی چیز سے ڈرتی بھی ہیں۔

تم چل رہے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں سونے لگی ہوں۔

اچھا ٹھیک ہے چلیں۔۔۔وہ اس کے ساتھ کمرے سے باہر نکلا اور کچن کی طرف بڑھا۔کچن میں داخل ہوتے ہی ماہم نے فریزر کھول کر فروٹس نکالے اور ایک سیب اٹھا کر سلیب پر چڑھ کر بیٹھی اور سیب کھانے لگی۔

ارحم ہاتھ باندھے نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔ماہم کی نظر اچانک ہی اس پر پڑی تو اس نے آئبرو اچکایا۔

یعنی اب چائے بھی میں بناؤں؟ارحم کے کہنے پر وہ مسکرائی۔وہ بھی مسکرایا تھا۔ارحم نے آگے بڑھ کر چولہا جلایا۔کیتلی اٹھا کر چولہے پر رکھی اور چائے کا پانی چڑھایا۔

ویسے تمہیں بنانی آتی بھی ہے؟ماہم نے سیب کھاتے ہوئے لاپرواہی سے پوچھا

ہاں معلوم تو ہے کہ کیسے بنتی ہے مگر کبھی بنائی نہیں ہے۔ارحم کی بات پر ماہم کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔اس نے مسکراتی نظروں سے ارحم کو دیکھا۔ویسے جب سے میں تمہاری زندگی میں آئی ہوں تم وہ ہر کام کر رہے ہو جس سے پہلے غافل تھے۔یاد ہے وہ پولیس اسٹیشن والا واقع۔وہ فخریہ انداز میں کہتے ہوئے آخری بات پر ہنسی۔پولیس اسٹیشن والی بات یاد آنے پر ارحم بھی ہنسا تھا۔

باہر سے آواز برآمد ہونے پر وہ تیزی سے سلیب سے نیچے اتری۔سیب ڈسٹ بن میں اچھالا اور ارحم کو دھکا دے کر دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کے کیتلی کو دیکھنے لگی۔ارحم نے اس اچانک افتاد پہ بمشکل خود کو سنبھالا تھا۔

تم لوگ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو؟کچن کے دروازے میں کھڑی عالیہ بیگم نے دریافت کرنا چاہا

وہ ہم۔۔۔

ارحم کو چائے پینی تھی تو میں وہی بنانے آئی تھی۔ماہم کے کہنے پر ارحم نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔یعنی شوہر کے سامنے کچھ اور ساس کے سامنے کچھ۔

ملازمہ کو بلا لیتے۔

مناسب نہیں لگتا نا اب آدھی رات کو انکو سرونٹ کوارٹر سے بلوائیں۔ارحم نے جواب دیا تو عالیہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے جانے لگی۔

تم دونوں نے کھانا کھالیا؟ جاتے ہوئے کچھ یاد آنے پر وہ پلٹی

آپ فکر نہیں کریں آنٹی میں دے دیتی ہوں۔ان کی بیٹے کے لیے فکر مندی دیکھ کر ماہم نے تسلی کروائی جبکہ ارحم حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اتنی بھی بری نہیں ہیں میری ماں۔عالیہ بیگم کے جاتے ہی ارحم ماہم سے کہنے لگا۔

میں نے سوچا کہیں گی کیسی بہو ملی ہے میرا بیٹا آدھی رات کو تھکا ہارا گھر آیا اور اس سے چائے بنوا رہی ہے۔ماہم نے بے نیازی سے کندھے اچکائے

اتنا خیال ساس کے بیٹے کا بھی کر لیا کریں۔ارحم نے اس کے کان کے پاس جھکتے سرگوشی کی تو چائے میں چینی ڈالتا اسکا ہاتھ رکا۔

بائے داوے میری ماں نے ایسا کچھ نہیں کہنا تھا سو آپ اپنی یہ سوچ ختم کردیں۔ارحم نے اسے پکڑ کر کرسی پر بیٹھایا اور چائے کے لیے مگ نکالے۔

چائے مگ میں انڈیلنے کے بعد اس نے دونوں مگ ماہم کے سامنے ٹیبل پر رکھے اور اس کے ساتھ ہی کرسی کھینچ کر بیٹھا

ایک مگ اس کو پکڑاتے اس نے اپنا مگ اٹھایا اور لبوں سے لگایا۔

ایک سپ لینے کے بعد دونوں نے ہی بدمزہ ہو کر مگ واپس ٹیبل پر رکھا۔

چینی کی جگہ نمک ڈال دیا آپ نے۔ارحم نے بے یقینی سے ماہم کی طرف دیکھا جبکہ وہ شرمندہ سی اس سے نظریں چرانے لگی۔

★★★

کیا ہو رہا ہے؟وہ باہر نکلی تو ہر طرف گہما گہمی کا عالم دیکھتے ہوئے ملازمہ سے پوچھ بیٹھی۔ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پکڑی ٹرے سے جوس کا گلاس اٹھایا

یہ۔۔۔

نام تو نہیں لکھا۔۔اس نے ملازمہ کی بات کاٹتے ہوئے گلاس کو گما گما کر دیکھتے ہوئے کہا

ویسے یہ تیاریاں کیسی ہیں؟اس نے جوس کا گلاس لبوں سے لگایا

نکاح کی۔۔

اممم۔نکاح؟لیکن کس کا؟ماہی کی بھی شادی ہو گئی۔ضامن بھائی کی بھی ہو گئی تو رہ کون گیا؟وہ دوبارہ سے گھونٹ بھرنے لگی۔

ذوہان صاحب۔۔ابھی ملازمہ بول ہی رہی تھی کہ وہ جلدی سے اسکی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

لڑکی مل گئی؟

لڑکی تو پہلے بھی تھی۔پیچھے سے زریام کی آواز برآمد ہونے پر وہ اس کی طرف پلٹی۔

یعنی پہلے سے ہی لڑکی تھی اور میری نیندیں ایسے ہی اڑار کھی تھیں؟وہ خفگی سے بولی۔

کون ہے ویسے؟اس نے ملازمہ کو خالی گلاس پکڑایا۔زریام نے اسے کندھے سے پکڑا اور آئینے کے سامنے لا کھڑا کیا۔

وہ۔۔آئینے میں اشارہ کرتے ہوئے اس نے کہا تو عشاء بے ساختہ نان سٹاپ کھانسنا شروع ہوئی

ریلیکس اب نکاح کے بعد سکون سے کھانستی رہنا۔زریام نے لب دباتے کہا

وہ اس کی طرف پلٹی۔میرا نکاح؟یعنی سرپرائز نکاح؟

وہ تو میرا ابھی ہوا ہے۔ چلو تمہیں پتہ تو ہے کہ کس کے ساتھ ہو رہا ہے میں تو لڑکی کو جانتا تک نہیں ہوں۔ وہ بڑ بڑایا

ایسے کون کرتا ہے؟ وہ صدمے کی کیفیت میں بولی

سب نے ہمیں فالتو سمجھ لیا ہے کوئی بھی آ کے نکاح نامہ پر دستخط لے کر جا رہا ہے۔ وہ پھر سے بڑ بڑایا۔ اس کو تو اپنے نکاح کا غم کھائے جا رہا تھا۔

زری۔۔۔ عشاء نے پکارا

ہوں۔۔ زریام نے جواب دیا

مجھے یہ شادی نہیں کرنی۔ وہ پریشانی سے بولی

تو اپنے گھر والوں سے کہو۔ وہ اس سے کہہ کر پلٹ گیا۔ عشاء بھی اس کے پیچھے ہی لپکی۔ وہ ان کے گھر سے نکلتا اپنے گھر جانے لگا۔

یار کیسے دوست ہو تم؟ مشکل میں مدد ہی نہیں کر سکتے۔ وہ بھی اس کے پیچھے ہی تھی۔

ہاں تمہاری مدد کروں تاکہ وہ پولیس والا مجھے حوالات میں بند کر دے۔ اس نے استہزائیہ ہستے ہوئے کہا

وہ لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے صوفے پر بیٹھا۔ زویا پہلے ہی خفا سی وہاں بیٹھی تھی۔

یار مجھے اس سے شادی نہیں کرنی۔ اور اگر کسی نے زبردستی کی تو میں نے خودکشی کر لینی ہے۔

ہمیں کیوں سنا رہی ہو؟ اپنے گھر والوں کو جا کر سناؤ۔ زویا بولی تھی۔

عشاء میری کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو تو ضرور بتانا۔ زریام نے کشن اٹھا کر گود میں رکھا اور سر پیچھے کو ڈھلکایا۔

سچی زری؟ تم کتنے اچھے ہو نا۔۔۔ وہ خوشی سے چہک کر بولی

زریام سیدھا ہو کر بیٹھا۔ کیا؟ میں خودکشی کا کہہ رہا ہوں۔ زریام کے جواب پر زویا نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

عشاء کا چہرہ غصے سے لال ہوا۔ مزاق لگ رہا ہے تم لوگوں کو؟ اس نے فروٹس کی ٹوکری سے چھری اٹھائی اور کلائی پر رکھی

نہیں عشاء واپس رکھو اسے۔۔ زریام پریشانی سے آگے ہوتا کہنے لگا۔ ایک پل کے لیے تو زویا بھی گھبرا گئی تھی۔

عشاء نے اداسی سے اسے دیکھا۔

زویا جاؤ کچن سے دوسری چھری لے کر آؤ اس سے نہیں کٹے گئ کلائی۔ خواہ مخواہ اس کی محنت ضائع جائے گی۔ پرسکون سا کہہ کر وہ صوفے سے ٹیک لگا گیا۔

کچھ ایسا ہو زری کہ اس کے بچنے کے چانسس بالکل بھی نا ہوں کیونکہ اگر یہ بچ گئ تو شادی تو ہو ہی جانی ہے گھر والوں سے عزت افزائی علحیدہ ہونی ہے۔ زویا نے اپنے خیالات پیش کیے۔

ایک منٹ ہم بتاتے ہیں خودکشی کے طریقے۔ زویا کی بات پر زریام نے کہا۔

اگر تم نے یہاں کلائی کاٹ لی تو ہم تمہیں مرتا ہوا تو نہیں دیکھ سکتے۔ دوست ہیں تمہارے یقیناً ہاسپٹل لے کر جائیں گے اور اگر تم بچ گئ تو تمہارے ساتھ ہمارا بھی ٹائم ویسٹ۔

چھت سے کود جاؤ۔ زویا نے حل دیا

نہیں یار چھت سے کودنے پر تو صرف ٹانگیں ہی ٹوٹیں گی اور شاید پھر ذوہان بھائی معزور لڑکی سے شادی نا کریں۔ لیکن پھر کسی اور نے بھی شادی نہیں کرنی۔

کار ایکسڈینٹ؟ زویا نے ایک نیا حل پیش کیا۔

ہاں ہماری گاڑی چھوڑ کر کسی بھی گاڑی کے سامنے آجانا لیکن اس میں بھی ایک پرابلم ہے۔ آخر میں وہ پھر اداس ہوا۔

وہ کیا؟زویا ترقی بر ترقی بات میں حصہ لے رہی تھی۔

اس میں دو صورتیں بن سکتی ہیں۔

پہلی اگر اس کا کسی گاڑی سے ایکسڈینٹ ہو جائے اور گاڑی چلانے والا کوئی رحم دل انسان ہو تو اسے ہاسپٹل لے کر جائے گا اور یہ بچ سکتی ہے۔

دوسرا اگر وہ انسان اس کو سڑک پر مرتا ہوا چھوڑتا ڈر کر بھاگ نکلے تو آہستہ آہستہ لوگوں کی بھیڑ اکھٹی ہو گی۔کیمرے نکلیں گے اور ویڈیوز بنیں گی۔پھر جا کر کسی کو یاد آئے گا کہ لڑکی کو ہاسپٹل بھی پہنچانا ہے۔پھر اسے ہاسپٹل لے جایا جائے گا۔

تب تک تو اسکا کافی خون بہہ چکا ہو گا۔پھر اسے خون کی ضرورت ہو گی۔اب اس کا بلڈ گروپ او نیگیٹو جو کہ مجھ سے ہی میچ کرتا ہے مجھے بلڈ دینا پڑے گا یار۔کیونکہ اب ہمسایہ ہونے کا حق بھی تو ادا کرنا ہو گا۔اور اوپر سے بچپن کی دوستی بھی ہے۔

ویسے اگر تمہارا بہت زیادہ خون بہہ جائے اور ڈاکٹرز امید چھوڑ دیں تب بھی ایک مسئلہ ہے۔اگر تمہارا وقت ہی نا آیا ہو تو؟ساری محنت گئی کھو کھاتے میں۔اس نے افسوس سے سر دائیں سے بائیں ہلایا۔

عشاء تو پورا منہ کھولے متحیر سی اس کی باتیں سن رہی تھی۔

اس سے اچھا نہیں ہے شادی کر کے اس کا جینا حرام کرو؟تاکہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو کہ کس مصیبت کو گلے ڈال لیا ہے۔زریام نے اسے نیا مشورہ دیا۔

میرے پاس ایک اور حل بھی ہے۔زویا چہک کر بولی تو دونوں نے اسکی طرف دیکھا

کیوں نا ہم عشاء کو کیڈ نیپ کروا دیں؟

اول تو اس کا ہونے والا شوہر اسے ڈھونڈ لے گا اور دوسرا اگر وہ واقع اسے لے گئے تو ہم کیا کریں گے؟اس کے شوہر سے کیسے بچیں گے؟زریام نے پریشان کا اظہار کیا

یہ بھی ہے۔زویااداسی سے بولی

مر جاؤتم دونوں۔وہ غصے سے کہتی کھڑی ہوئی۔

ہمارے مرنے پر سب سے زیادہ آنسو بھی تم ہی بہاؤ گی۔زویانے غرور سے کہا۔ہاں وہ غرور جو انہیں اپنی دوستی پر تھا۔

میرے آنسو اتنے فالتو نہیں ہیں جو تم لوگوں کے لیے انہیں ضائع کروں۔

سہی کہہ رہی ہو میرے مرنے پر بالکل بھی نہیں رونا۔زریام نے لاپرواہی سے کہا

نہیں تم لوگوں سے پہلے میں مروں گی۔زویا جلدی سے بولی۔

کیوں ملک الموت کے ساتھ کانٹیکٹ ہے تمہارا؟

بس میں کہہ رہی ہوں ناپہلے میں مروں گی۔

ٹھیک ہے بھئی پہلے تم مر جانا۔وہ بالکل لاپرواہ سا اس کی خواہش کے احترام میں بولا۔

★★★

وہ لڑکا مل گیا۔زین جہانزیب۔۔اچھا ٹھیک ہے تم لوگ اسے ہاتھ بھی نہیں لگاؤ گے جو کرنا ہے میں خود کروں گا۔ذوہان موبائل کان سے لگائے کسی سے محو گفتگو تھا۔سحر آفس کے لیے بالکل تیار سی وہاں سے گزر رہی تھی مگر ذوہان کے الفاظ سن کر وہیں روک گئی جیسے ہلنا مشکل ہو گیا ہو۔

وہ گاڑی کی چابیاں لیتا اسے مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔سحر نے ہاتھ میں پکڑی فائل نیچے پھینکی اور اس کے پیچھے جانے لگی۔

وہ باہر نکلی اور ڈرائیور سے گاڑی کی چابیاں مانگنے لگی۔

سوری میم میں آپ کو گاڑی کی چابیاں نہیں دے سکتا مجھے اس کی اجازت نہیں ہے۔آپ کو جہاں جانا ہے میں لے جاؤں گا۔ڈرائیور کے الفاظ سن کر سحر کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی۔

تم مجھے بتاؤ گے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں ؟اس نے اسے کالر سے پکڑا اور غرائی۔اس کے انداز پر ڈرائیور بے ساختہ بوکھلا گیا اور گاڑی کی چابیاں اس کے حوالے کر دی۔ سحر نے اس دھکا دیا تو دوسری گاڑی کے ساتھ جا لگا۔

وہ گاڑی میں بیٹھی اور گاڑی باہر نکالنے لگی۔اس کے جانے کے بعد ڈرائیور نے موبائل نکالا اور نمبر ڈائل کیا۔جی سر جیسا آپ نے کہا تھا بالکل ویسا ہی ہو رہا ہے۔اس نے مقابل کو اطلاع دی اور موبائل رکھ دیا۔

وہ ذوہان کی لوکیشن ٹریس کرتے ہوئے اس کے پیچھے ہی جا رہی تھی۔جب ذوہان کی گاڑی سامنے نظر آئی تو اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی اور اس کے مقابل گاڑی لائی۔دونوں نے ونڈ اسکرین نیچے کی اور ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔پھر اچانک ہی ذوہان گاڑی کی سپیڈ اور بڑھا گیا جسکی وجہ سے اسکی گاڑی پھر سے سحر کی نظروں سے اوجھل ہونے لگی تھی۔

وہ گاڑی شہر سے بہت دور لا چکا تھا۔اب دور دور تک گاڑیوں کا کوئی نام و نشان نا تھا۔سحر نے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی اور ذوہان کی گاڑی کو کراس کرتے سامنے لائی اور اچانک بریک لگا دی۔ اس اچانک عمل پر ذوہان بھی تیار نا تھا اور اچانک بریک لگانے پر بمشکل اپنا سر سٹیرنگ پر لگنے سے بچا پایا تھا۔

اس نے ڈیش بورڈ کھول کر گن نکالی اور باہر نکلی۔وہ دونوں گاڑی سے باہر نکلے اور آمنے سامنے آ کھڑے ہوئے۔کیا ہوا ابھی جان کوئی کام تھا کیا جو آپ یہاں تک میرے پیچھے آ گئی ؟سحر نے اسے گن پوائنٹ پر رکھا مگر وہ پر سکون سا اس سے دریافت کرنے لگا۔

شٹ اپ بکواس بند کرو اپنی۔وہ غصے سے چلائی۔

لیکن میں نے تو ابھی شروع بھی نہیں کی۔اس کے نارمل انداز پر سحر بہت حیران ہو رہی تھی۔

کیوں ڈیڈلی اینجل ؟وہ ہلکا سا مسکرایا اور ایک قدم اسکی طرف بڑھایا۔میں گولی چلادوں گی۔ سحر نے اسے وارن کیا

تو چلادیں۔ گولی چلانے کے لیے ہی ہوتی ہے۔اس نے ایک قدم اور آگے بڑھایا۔

م۔میں سچ میں چلادوں گی۔اس نے گن پر مضبوطی بڑھائی۔

تو میں کونسا مزاق میں چلانے کا کہہ رہاہوں۔ابھی کہ سحر کسی عمل کو یقینی بناتی گارڈز کی گاڑیاں وہاں آکر رکی تھیں۔اسے چاروں طرف سے گھیر لیا گیا تھا۔اس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔ذوہان نے پولیس کو نہیں بلایا تھا۔لیکن کیوں ؟اگر وہ جان چکا تھا اس کے بارے میں تو اب تک پولیس کو اطلاع کیوں نہیں دی تھی ؟

آپ پر شک تو مجھے اسی دن ہی ہو گیا تھا جب مال میں میں نے آپ کو عشاء کے ساتھ دیکھا تھا۔اور میرا شک یقین میں تب بدلا تھا جب آپ رات کے اندھیرے ضامن بھائی کے کمرے کی بالکنی سے کود کر گھر سے باہر نکلی تھیں۔آپ سب کچھ بہت اچھے سے پلین کر رہی تھیں لیکن غلطی کر گئی۔وہ اب اس کے بالکل قریب پہنچ چکا تھا۔سحر نے گن بالکل ویسے ہی تھام رکھی تھی۔

صرف یہی نہیں سب جان گیا ہوں میں کہاں رہتی ہیں۔آپ کے ساتھ کون کون ہے۔اور بھی بہت کچھ۔لیکن ایک چیز جو میں نہیں جانتا وہ یہ ہے کہ آپ ہم سے کیا چاہتی ہیں۔تب ہی گاڑی کے ٹائرز کی چرچراہٹ نے ان کی توجہ اپنی طرف دلائی تھی۔سب نے ہی گاڑی کی طرف دیکھا جہاں سے ضامن باہر نکلا تھا۔سحر نے پہلے ضامن کو دیکھا اور پھر ذوہان کو جو اسکے بالکل پاس کھڑا تھا۔بے ساختہ ہی اس نے تھوک نگلا۔

ذوہان نے ضامن کو دیکھا اور ہلکا سا سر کو خم دیا۔گارڈز کو اشارہ کرتے وہ وہاں سے چلا گیا۔

گاڑیوں کے جاتے ہی فضا میں مکمل خاموشی چھا گئی۔سحر ضامن کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی جبکہ ضامن اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس آنے لگا جبکہ وہ اسکی طرف دیکھنے سے اعتراض برت رہی تھی۔

جانتی ہیں مجھے آپ پر شک کب ہوا؟ جب آپ میری اصلیت جانتے ہوئے بھی مجھے میری نظروں میں گرانے کی کوشش کرتی تھیں۔ کیونکہ اگر وہ غلط فہمی ہوتی تو اگلے دن ہی ختم ہو جاتی لیکن وہ تو سوچی سمجھی سازش تھی اسی لیے تو اب تک قائم ہے۔ وہ اس کے ارد گرد گھومتا بالکل پر سکون سا کہہ رہا تھا جبکہ وہ سانس روکے اسے سن رہی تھی۔

پتہ ہے سب سے زیادہ تکلیف کونسی بات دیتی ہے مجھے؟ یہی کہ ایک لڑکی ہو کر آپ نے کونسا طریقہ استعمال کیا میری زندگی میں شامل ہونے کے لیے۔ حالانکہ آپ جانتی تھیں کہ مجھے آپ سے محبت ہے اگر آپ ایک دفعہ مجھ سے اپنے خیالات کا اظہار کر دیں تو میں بغیر سوچے سمجھے آپ کو اپنی زندگی میں شامل کر لوں گا۔ لیکن نہیں؟ آپ تو مجھے میری ہی نظروں میں گرانا چاہتی تھیں۔

اس کی باتیں اب سحر کو تکلیف دینے لگی تھیں۔ اتنا برا تو اسے زین کے منہ سے سن کر نہیں لگا تھا جتنا برا ضامن کے منہ سے سن کر لگ رہا تھا۔ آنسو گالوں پر بہہ نکلے تھے مگر ہچکیاں گلے میں ہی دب چکی تھیں۔ جس ہاتھ میں گن پکڑ رکھی تھی وہ نیچے لڑھک چکا تھا۔

ہماری فیکٹری میں آگ لگنا ایک حادثہ نہیں تھا جانتا ہوں میں۔ ویسے آپ نے کبھی سوچا نہیں کہ ایک وقت میں آپ مجھ سے اپنا رویہ بہت خراب کر لیتی ہیں اور دوسرے وقت میں ہمدردی کرنے لگتی ہیں۔

تھوڑا شک مجھے تھا اور تھوڑا شک ذوہان کو تھا آپ پر۔ پھر تھوڑا تھوڑا کر کے بہت زیادہ ہوتا گیا اور آج۔۔۔ وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا مگر اسکا بھیگا چہرہ دیکھ کر لب بھینچ گیا۔

اس نے سحر کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا۔ میری طرف دیکھیں۔۔ وہ اس سے نظریں چرانے لگی۔

میں نے کہا اب بھی میری آنکھوں میں دیکھ کر بات کریں جیسے ہر وقت مجھے ندامت کا احساس دلانے کے لیے کیا کرتی تھیں

سحر نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔

نہیں یہ آپ نہیں کر سکتی۔ اسکا حق آپ کو نہیں ہے۔ اسکا حق میں رکھتا ہوں سحر۔ آپ مجھے اسطرح کیوں دیکھ رہی ہیں جیسے غلط آپ نے نہیں میں نے کیا ہو؟

بس۔۔ چپ کرو۔۔ اب اگر تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی نکلا تو زبان کاٹ دوں گی تمہاری۔۔۔ وہ اسے گریبان سے پکڑ کر چلائی تھی۔

وہ ہلکا سا مسکرایا اور اس کے ہاتھوں پر نرمی سے ہاتھ رکھے۔ کاٹ دیں کوئی گلہ نہیں ہے۔ وہ سحر کے ہاتھوں سے اپنے گریبان کو چھڑا کر لبوں کے پاس لے جانے لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی عمل کرتا سحر نے غصے سے اس کے ہاتھ جھٹک دیے۔

اب اگر تم جان ہی گئے ہو میرے بارے میں تو تمہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی گن اوپر کی اور ضامن کی طرف دیکھا۔ ضامن نے اسکا ہاتھ پکڑ کر گن کا رخ اپنے دل کے مقام کی طرف کیا۔

میری ہر چیز یہاں تک کہ دھڑکنوں پر بھی آپ کا اختیار ہے جب چاہیں چھین لیں۔ ضامن کے الفاظوں پر سحر کی گن پر قائم گرفت ڈھیلی ہوتی گئی۔

اس نے گن کا رخ اپنے دل کے مقام کی طرف کیا۔ اس میگزین کی گولیوں پر سب سے زیادہ حق میرا ہے۔ اور اب سہی معنوں میں ضامن کی جان نکلی تھی۔

کیا کر رہی ہیں آپ؟ وہ تڑپ کر اسکی طرف بڑھا تھا۔

میں تمہیں اذیت میں دیکھنا چاہتی ہوں اور تمہارے لیے اس سے بڑی اذیت کیا ہو گی کہ یہ گولی تمہارے نہیں میرے سینے میں جائے۔

اگر میں تمہیں ماردوں تو کوئی فائدہ نہیں ہو گا تمہارے لیے تو آسانی ہو جائے گی۔ لیکن میں چاہتی ہوں تم ساری زندگی تکلیف سے تڑپو، روز مرو۔

نہیں سحر آپ ایسا نہیں کر سکتی۔اب بھی آپ اپنے بارے میں سوچ رہی ہیں۔ میرا کیا؟ اسے لگا اسکی سانسیں رک گئی ہیں۔ قدموں سے جان نکلنے لگی تھی۔

وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا اور اس کے ہاتھوں سے گن چھیننے کی کوشش کرنے لگا۔اس چھینا جھپٹی میں گولی کی آواز نے فضا میں سکوت پیدا کیا۔ضامن کو لگا اس کی دھڑکنیں اس کے کانوں میں گونجنے لگی ہوں۔ گولی چل چکی تھی۔ خون بھی بہہ رہا تھا۔اس کے ہاتھ خون سے رنگے تھے مگر وہ تو بالکل ٹھیک تھا۔بس اتنا سا موقع ملا سوچنے کا اور وہ اس کی باہوں میں جھول گئی۔

★★★

ممی میں یہ نکاح کرنے کو تیار ہوں مگر میں دوسری دلہنوں کی طرح بھاری ڈریس نہیں پہنوں گی۔ نا ہی مہندی سے ہاتھ بھروں گی۔ چوڑیاں پہنانے کا تو بالکل سوچنا بھی مت اور سب سے بڑی بات۔ وہ جو ایک سانس میں سب بولے جا رہی تھی رکی اور ماں کی طرف دیکھا۔

میں نکاح میں رضامندی تب ہی دوں گی جب آپ لوگ مجھے یہ یقین دلادیں گے کہ آج نکاح کے ساتھ ساتھ رخصتی بھی ہو گی۔ وہ پر سکون سی کہتی رخ دوسری طرف موڑ گئی۔

لڑکی ہوش میں ہو تم؟ عشرت بیگم اس کی بات پر ڈپٹنے والے انداز میں کہنے لگی ساتھ ہی ادھر اُدھر بھی دیکھا تھا کہ کسی نے سن ہی نا لیا ہو۔

اگر آج رخصتی نا ہوئی تو دنیا کی کوئی بھی طاقت مجھے تین قبول ہے بولنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ کہتے ہی وہ مطمئن سی پلٹ گئی جب کہ عشرت بیگم کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

★★★

زری جاؤ ناذرا کیمرہ مین کو کہہ کر آؤ باقی لوگوں کو چھوڑے بس زیادہ سے زیادہ پکچرز میری لے دلہن میں ہوں بھئی۔اس نے اترا کر کہتے ہوئے ادا سے ڈوپٹہ سیٹ کیا۔

عشاء دلہنوں والی حرکتیں بھی کرلو۔زریام نے اسے دیکھتے بے بسی سے کہا۔

تمہیں جتنا کہا ہے اتنا کرو بس۔عشاء نے اسے آنکھیں دکھائیں تو وہ اس کے پاس سے کھڑے ہوتے کیمرہ مین کے پاس جانے لگا۔

ویسے عشاء تمہیں دیکھ کر کوئی کہہ نہیں سکتا کہ تم دلہن ہو۔زویا بھی اس کی اوور ایکٹنگ سے تنگ آچکی تھی۔

ہاں بھئی اب چھوٹے بچوں کا نکاح کروائیں گے تو ایسا ہی ہو گا نا۔

بچی؟ جانے کہاں سے زریام کے کانوں تک عشاء کی کہی گئی بات پہنچ گئی اور وہ وہی سے پلٹ آیا۔

زری آج تو میں دلہن بنی ہوں آج تو نا تنگ کرو نا مجھے۔اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تو زریام بھی اسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر گیا۔

نکاح کے بعد وہ سب فیملی فوٹو شوٹ کے لیے اکھٹے ہوئے تھے۔مگر پکچرز بننے کے بعد سب ایک ایک کر کے غائب ہوتے جا رہے تھے۔

زریام نے عشاء کی طرف دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی شرمانے کی ناکام کوشش کر رہی۔

نہیں کرو عشاء مجھے ہسی آرہی ہے۔زریام نے بمشکل مسکراہٹ دباتے کہا۔اچانک ہی اس کی نظر ذوہان پر پڑی جو بالکل خاموش بیٹھا تھا۔نا کچھ بول رہا تھا اور نا ہی انکی باتوں کا جواب دے رہا تھا۔شاید وہ کسی چیز کو لے کر بہت زیادہ پریشان تھا۔وہ اس کے ساتھ آکر بیٹھا تا کہ اسے باتوں میں لگا سکے ورنہ اس کی شکل دیکھ کر تو لگ ہی نہیں رہا تھا کہ کچھ دن پہلے یہ انسان عشاء سے شادی کے لیے مرا جا رہا تھا۔

بہت محبت کرتی ہو اس سے ؟ عارب اس کے پاس سیڑھیوں پر بیٹھتا پوچھنے لگا۔ جو باہر سیڑھیوں پر بیٹھی یک ٹک چاند کو دیکھے جارہی تھی۔

مجھے اسے دیکھنا، اس کے پاس رہنا، اس سے بات کرنا، اسکی موجودگی کو محسوس کرنا بہت اچھا لگتا ہے۔ اگر یہ محبت ہے تو میں اس میں بہت آگے نکل چکی ہوں۔ وہ ہنوز نظریں چاند پر ٹکائے گم سم سی بیٹھی بول رہی تھی۔

پھر بتادو اسے۔

نہیں بتاسکتی۔ وہ آنسوؤں پر ضبط کیے بولی۔

مگر ایک نا ایک دن تو بتانا ہی ہوگا۔

وہ دن جب آئے گا تب دیکھ لوں گی۔

اور جب اسے سب معلوم ہو جائے گا تب وہ تم سے رشتہ رکھے گا؟ عارب کی بات پر پریشے تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئی۔

پتہ نہیں۔۔۔ شاید نہیں۔۔۔ مجھے نہیں معلوم۔۔۔ اسے خود بھی نہیں سمجھ آرہی تھی کہ آخر وہ کہنا کیا چاہتی ہے۔

بہتر ہوگا تم اسے خود ہی سب بتادو۔۔۔

نہیں۔۔۔

پھر آخر کیا چاہتی ہو تم؟

بس اتنا کہ اسکا نام میرے نام کے ساتھ جڑا رہے۔ یہ میرے دل کو تسلی دیتا ہے کہ وہ صرف میرا ہے اور میرا ہی رہے گا۔

عارب اسے دیکھ کر رہ گیا۔ وہ ابھی بھی چاند کو دیکھ رہی تھی۔ چاند کی روشنی میں اس کی آنکھوں کی نمی چمک رہی تھی۔ وہ کچھ دیر یونہی اسے دیکھتا رہا اسے نہیں لگتا تھا کہ کبھی ان کی یہ جان سے پیاری بہن کسی کے لیے خود کو بے مول کر دے گی اور وہ کچھ کر بھی نہیں پائے گا۔ وہ خاموشی سے کھڑا ہوا اور اندر چلا گیا۔

وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو اس کی نظر بے ساختہ ہی اس سرخ لباس میں ملبوس لڑکی پر پڑی۔ وہ صوفے پر بیٹھی موبائل ہاتھ میں لیے پاؤں جھلاتی موبائل کی اسکرین پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی۔

ذوہان کف لنکس کھولتا ہوا بیڈ تک آیا اور اس کا سرخ رنگ کا ڈوپٹہ بیڈ سے اٹھایا۔ عشاء اس سے بالکل غافل موبائل میں مصروف تھی۔ ابھی وہ کچھ کہتا کہ عشاء نے اپنا دائیاں ہاتھ آگے کیا۔

ذوہان نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔ میری منہ دکھائی؟

وہ خاموش ہو گیا اور دوپٹہ اسکی طرف بڑھایا جسے عشاء نے تھام کر ساتھ صوفے پر رکھا۔

مجھے نہیں معلوم تھا کہ نکاح کہ ساتھ رخصتی بھی ہو گی۔

واہ جی شادی کرنے کا بڑا شوق تھا آپ کو لیکن منہ دکھائی لینا یاد نا رہا۔ عشاء نے تنزیہ لہجے میں کہا۔

پتہ نہیں ہے شادی کے بعد منہ دکھائی دینی ہوتی ہے۔ اس پر دلہن کا حق ہوتا ہے۔

صرف اپنا حق لینا ہی یاد آتا ہے تمہیں۔ وہ بیڈ پر بیٹھتا لاپرواہی سے کہنے لگا۔

ہاں جی۔۔ اور آپ یہ تکیہ اٹھائیں اور کمرے سے باہر جائیں۔ اس کی بات پر ذوہان نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

بلکہ نہیں۔۔ تکیہ رہنے دیں آپ وہ گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور گھر سے ہی باہر جائیں۔ عشاء نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی گاڑی کی چابیوں کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

★★★

ایسے ہی کمرے سے باہر کسی نے دیکھ لیا تو وضاحتیں دینی پڑیں گی۔ لیکن لڑکوں سے یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ آدھی رات کو کہاں گئے تھے اور کیا کرنے گئے تھے۔ ذوہان نے پرسکون تاثر لیے اسے دیکھا اور گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے اٹھا۔ اس نے ڈریسنگ ٹیبل سے گاڑی کی چابیاں اٹھائیں اور دروازے کی طرف بڑھا۔

اور ہاں آتے وقت میری منہ دکھائی بھی لے کر آیئے گا۔ منہ تو آپ نے دیکھ ہی لیا ہے۔ وہ اس کی بات سننے کے لیے رکا اور پھر نفی میں سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

عشاء تھوڑی حیران تو تھی کہ بغیر کچھ کہے وہ کیسے چلا گیا۔ خیر جو بھی ہے اب غلطی کی ہے تو بھگتے۔ وہ مسکراتے ہوئے صوفے سے کھڑی ہوئی اور بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔

کیسی ہیں بھابھی؟ وہ ضامن کے پاس پہنچتے ہوئے دریافت کرنے لگا۔

ٹھیک ہے۔ تم کیوں آئے؟

کمرے میں رہنے کہاں دیا اس نے۔ وہ بڑبڑایا۔

سوری یار میں تمہارے نکاح میں شرکت نہیں کر سکا۔ وہ خاصا شرمندہ تھا۔

کوئی بات نہیں بھائی۔ ویسے بھی میں نے سب سے کہہ دیا تھا کہ آپ اور بھابھی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گئے ہیں۔ ذوہان کے کہنے پر ضامن نے اثبات میں سر ہلایا۔

آپ ٹھیک ہیں؟ وہ دونوں اس کے پاس کھڑے تھے۔ اور وہ ہاسپٹل کے بیڈ پر لیٹی چہرہ دوسری طرف موڑے آنسو بہا رہی تھی۔

سحر نے ان دونوں کی طرف دیکھا۔ذوہان مجھے اریسٹ کر لو۔اس کی بات پر ذوہان اور ضامن نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔بھابھی ضرورت پڑی تو میں اپنی جاب چھوڑ دوں گا مگر آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔

کیوں ؟تم لوگ جانتے ہو میں کون ہوں۔میں نے تم لوگوں کے ساتھ کیا کیا نہیں کیا۔پھر بھی ؟مجھے صرف اتنا پتہ ہے کہ ہر انسان کے پاس کچھ بھی کرنے کے لیے کوئی نا کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے۔

وجہ جاننا چاہتے ہو ؟اس نے ہتھیلی کی پشت سے اپنے آنسو صاف کیے۔

وہ انہیں سب بتانے لگی۔وہ دونوں لب بھینچ گئے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔آپ نے کبھی جاننے کی کوشش نہیں کی کہ اس سب کے پیچھے کون ہو سکتا ہے ؟ضامن کی بات پر سحر نے اسکی طرف دیکھا

جاننا کیا ہے ؟سب کچھ میری آنکھوں کے سامنے ہوا تھا۔اس کی بات پر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

تو مار دو مجھے تمہارا بدلہ پورا ہو جائے گا۔ضامن کے کہنے پر سحر نے شکوہ کناں آنکھوں سے اسے دیکھا۔

کاش میں نے تمہیں پہلے ہی مار دیا ہوتا۔جس دن ہم کراچی آئے تھے اور میں نے پہلی بار تمہیں دیکھا تھا تب مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم کون ہو۔کاش تم کبھی میرے سامنے ہی نا آئے ہوتے۔

آنسو پھر سے گالوں پر بہہ نکلے تھے۔ذوہان ضامن کا کندھا تھپتھپا کر باہر نکل گیا۔یقیناً وہ انہیں اکیلے بات کرنے کا موقع دینا چاہتا تھا۔

تو تمہیں پہلے ہی مجھ سے محبت تھی میں اب تک ایسے ہی محنت کرتا رہا۔وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام کر بولا۔آپ سے تم تک کا سفر کتنا طویل گزرا تھا نا۔لیکن خیر سفر

جیسا بھی ہو۔ گزر جانا مائینے رکھتا ہے۔ یہ بھی گزر چکا تھا۔ اور جو گزر چکا تھا اس کے بارے میں کیا ہی سوچنا۔

آپ فکر مت کریں میں ساری زندگی ایسے ہی گزار دوں گا مگر کسی تیسرے کو آپ کی سچائی کے بارے میں پتہ نہیں چلنے دوں گا۔ اس کی بات پر سحر نے اس کی طرف دیکھا اور آنسو صاف کیے۔

کیا اب بھی تم مجھ جیسی لڑکی کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہو؟

یہ مجھ جیسی کیا ہوتا ہے؟ تم میری محبت ہو۔ ضامن نے واقع اسے لاجواب کیا تھا۔ وہ ایسے ہی اسے دیکھتی رہی۔ اسی ہاسپٹل سے، اسی کمرے سے یہ کہانی شروع ہوئی تھی اور اب اسی جگہ اس کا اختتام بھی ہوا تھا۔

★★★

وہ اپنے گھر کی طرف روانہ تھا جب اس کی گاڑی کے سامنے ایک گاڑی آرکی۔ ارحم کا موڈ گاڑی میں بیٹھے انسان کو دیکھ کر ہی خراب ہو گیا۔ اس نے ہارن پر ہاتھ رکھا اور مسلسل بجاتا گیا مگر سامنے والا بھی بلا کا ڈھیٹھ تھا کچھ اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔ آخر تھک کر وہ گاڑی سے باہر نکلا تو مقابل بھی گاڑی سے باہر نکلتا اس کے پاس آنے لگا۔

یہ کیا حرکت ہے؟ جانتے ہو جب تم میرے سامنے آتے ہو تمہیں زندہ زمین میں گاڑھ دینے کا دل کرتا ہے۔ وہ غصے سے کہتے ہوئے اس کی جانب بڑھا۔

ارے ڈاکٹر صاحب آرام سے۔ آپ ابھی سے اپنا بی پی ہائی کر لیں گے تو میری بات سننے کے بعد کیا کریں گے؟ وہ مسکرا کر کہتا اس کے مقابل آ کھڑا ہوا۔

امید کرتا ہوں میری بات سننے کے بعد آپ کو سپیشل ٹریٹمنٹ کی ضرورت ضرور پڑے گی۔ وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے معنی خیزی سے مسکراتا ہوا کہنے لگا۔

میرے پاس تمہاری فضول باتیں سننے کے لیے وقت نہیں ہے۔ ارحم اسکا ہاتھ جھٹکتا واپس مڑا۔
تمہاری بیوی مجھ سے ملنے آ رہی ہے۔ رایان کی بات پر ارحم کے قدم زنجیر ہوئے۔ اور صرف آج ہی نہیں تم سے شادی کے بعد کافی مرتبہ مل چکی ہے۔ روزانہ صبح شام ہاسپٹل میں مجھے پھول دینے آتی تھی۔ بہت محبت کرتی ہے مجھ سے۔ ارحم کے ضبط کی انتہا تھی۔ وہ پلٹا اور غصے سے اس کا کالر جکڑا اور ایک ایک مکہ اس کے منہ پر رسید کر دیا۔ وہ اسے قانونی طور پر سزا دلوانا چاہتا تھا نا کہ خود اس پر جسمانی تشدد کرے۔ لیکن وہ اسے مجبور کر رہا تھا۔
آج کے بعد میری بیوی کے بارے میں بولنے کی جرات کی تو یقین کرو ایسا حشر کروں گا کہ کوئی جان بھی نہیں پائے گا کہ رایان شاہ کے ساتھ ہوا کیا۔ کسی کو تمہاری لاش بھی دیکھنے کو نہیں ملے گی۔ ارحم غصے سے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے غرایا جبکہ وہ مسلسل مسکرا رہا تھا۔
تب ہی رایان کا موبائل بجا۔ اس نے ارحم کے ہاتھ جھٹکے اور جیب سے اپنا موبائل نکالا۔ موبائل پر نمبر دیکھ کر رایان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔
اس نے موبائل کا رخ ارحم کی طرف کیا۔ موبائل پر نمبر جگمگا رہا تھا۔ مسز ارحم ملک۔ اور ارحم کو لگا وہ ہل نہیں سکے گا۔ ماہم ایسا کیسے کر سکتی تھی۔؟ وہ اسکی آنکھوں میں دھول کیسے جھونک سکتی تھی؟ وہ اسے دھوکا کیسے دے سکتی تھی؟ وہ اس سے چھپ کر رایان سے تعلق کیسے رکھ سکتی تھی؟
رایان نے کال ریسیو کی اور سپیکر پر ڈالی۔
ہاں ماہم میں بس راستے میں ہی ہوں۔ وہ مسکراتی نظریں ارحم پر ٹکاتا کہنے لگا۔
ارحم کا دل کر رہا تھا اسے جان سے مار دے۔ لیکن قصور تو ماہم کا بھی اتنا ہی تھا۔ رایان میں نہیں آ سکتی۔ ماہم کی آواز ارحم کی سماعتوں سے ٹکرائی تو بے ساختہ اس نے موبائل کی طرف دیکھا۔

میں مانتی ہوں کہ مجھے تم سے بہت محبت ہے لیکن میں ارحم کو دھوکے میں رکھ کر تم سے ملاقاتیں نہیں بڑھا سکتی۔ کہتے ہی اس نے کال کاٹ دی۔ارحم کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔ماہم کے الفاظوں نے اس کا۔اسکی محبت کامان رکھ لیا۔

رایان کی مسکراہٹ سمٹی لیکن پھر قدرے سنبھل کر اسکی طرف دیکھا۔

دیکھا وہ تم سے محبت نہیں کرتی۔

وہ میری بیوی ہے میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے

اپنی محبت کے بدلے میں مجھے انکی محبت نہیں چاہیے مجھے انکی خوشی چاہیے۔کاش تم اس قابل ہوتے کہ میں انہیں انکی خوشیاں دے سکتا۔ارحم نے اس کی طرف دیکھتے افسوس سے کہا۔

اور ہاں مجھے اس کے بارے میں بدگمان کرنے کی کوشش مت کیا کرو۔ارحم ملک دنیا تباہ کر دے گا مگر ماہم کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دے گا۔وہ اس سے کہتا فوراً اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھا۔

★★★

کیا ہوا؟گاڑی اچانک جھٹکا کھا کر رکی تو عشاء اور زویا دونوں نے ہی پریشانی سے پوچھا۔

پتہ نہیں۔۔تم لوگ بیٹھو میں دیکھتا ہوں۔زریام نے سیٹ بیلٹ کھولا اور گاڑی سے باہر نکلا۔وہ دونوں بھی اس کے پیچھے ہی گاڑی سے باہر نکلی۔وہ اب گاڑی کا بونٹ کھول کر چیک کرنے لگا تھا۔

جلدی کرو زری۔بہت گرمی ہے۔عشاء نے ہاتھ ماتھے پر رکھتے کہا جسکی وجہ سے سورج کی کرنوں اور اس کی آنکھوں کے درمیان پردہ آگیا۔

وہ کہنے لگا تھا کہ باہر کیوں کھڑی ہو اندر جا کر بیٹھ جاؤ لیکن رک گیا۔ ویٹ ویٹ یہ خوبصورت لڑکیوں کو تو ٹینشن ہو تمہیں کس بات کی ٹینشن ہو رہی ہے۔ زریام کی بات پر ان دونوں کا منہ تو کھلا کا کھلا ہی رہ گیا۔ یعنی اس کی نظر میں وہ خوبصورت ہی نہی ہیں۔

زری تم۔۔ عشاء نے کڑے تیوروں سے اسے دیکھا۔

مجھے لگتا ہے بہت زیادہ گرمی ہے اور تم لوگ میرے رحم و کرم پر ہو لہذا سوچ سمجھ کر۔ زریام نے نامحسوس طریقے سے ڈھکے چھپے الفاظوں میں انہیں دھمکی دے دی تھی جس کا فائدہ یہ ہوا کہ وہ دونوں گندا سا منہ بنا کر رہ گئی۔

زویا کی نظر گنے کے جوس کی ریڑھی پر پڑی تو خوشی سے چہکی۔ میں تم لوگوں کے لیے گنے کا جوس لے کر آتی ہوں بلکہ ایسا کرو اُدھر ہی چلتے ہیں نئ میموریز بنیں گی۔ وہ ان دونوں کو زبردستی کھینچتے اپنے ساتھ لے جانے لگی۔ تھوڑی دیر کے لیے وہ تینوں گرمی بھولتے اپنی مستیوں میں مست ہو چکے تھے بغیر اس بات کا اندازہ لگائے کہ ان کی حرکتیں کون کون دیکھ رہا ہے۔

★★★

زری تمہارے پاس فزکس کے نوٹس ہیں؟ زویا زریام کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہنے لگی۔

ارے تمہیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ تم جاؤ ناولز پڑھو۔ وہ جو کھڑکی کے پاس کھڑا کچھ سوچ رہا تھا اس کی طرف پلٹا اور طنزیہ انداز میں کہنے لگا۔

ناولز پڑھتی ہیں میڈم پھر تو سٹینڈرڈ بھی کافی ہائی ہو گے آپ کے۔ وہ سٹڈی ٹیبل سے کتاب اٹھاتے صوفے پر بیٹھا۔

نہیں مجھے تم قبول ہو۔ لاپرواہی سے کہا گیا جملہ سمجھ آنے پر اس کے تو ہوش ہی اڑ گیا۔

ایسکیوز می۔۔اس نے آئیبرو اچکایا

مطلب کہ تم جیسا۔وہ گھبراہٹ سے ماتھے پر آئے بال پیچھے کرنے لگی۔

مجھ جیسا؟ مجھ جیسا پارٹنر کیا ایسے ہی مل جاتا ہے؟ جانتی بھی ہو بہت خوش قسمت ہو گی وہ لڑکی جسے مجھ جیسا پارٹنر ملے گا۔اس نے تفاخر سے کہا۔

زویا لب بھینچ گئی۔ بعض اوقات ایسی باتیں ہمارے سامنے پیش ہوتی ہیں جن کا جواب جانتے ہوئے بھی ہم دے نہیں پاتے۔وہ بغیر نوٹس لیے ہی واپس پلٹ گئی۔

لیکن دروازے میں ملازمہ کو دیکھ کر رک گئی جس کے ہاتھ میں کوئی لفافہ تھا۔زریام کی نظر اچانک ہی اس پر پڑی۔اس سے پہلے کے زویا لفافے کو ہاتھ لگاتی زریام نے جلدی سے آگے بڑھ کر لفافہ ملازمہ کے ہاتھ سے جھپٹا۔

مجھے بھی دیکھاؤ۔زویا دلچسپی سے بولی

تمہارے دیکھنے کی چیز نہیں ہے۔ کہیں نا کہیں تو زریام کو بھی اندازہ ہو چکا تھا کہ اس لفافے میں کیا ہو سکتا ہے۔

ایسا بھی کیا ہے جو تم مجھ سے چھپا رہے ہو؟آج تک ہم نے ایک دوسرے سے کچھ چھپایا ہے جو تم آج چھپا رہے ہو؟زویا کو برا لگا تھا۔

زویا کہا نا کچھ نہیں ہے۔اس کی آواز کافی اونچی تھی جو زویا کو ہرٹ کرنے کا سبب بنی تھی۔زویا کی آنکھوں میں نمی جمع ہوئی۔وہ نم شکوہ کناں آنکھوں سے اسے دیکھتے بھاگتے ہوئے اس کے کمرے سے باہر نکلی۔زریام نے غصے سے لفافہ بیڈ پر پھینکا اور بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود کو پر سکون کرنے لگا۔

کیا یار ہو گا کچھ تم کیوں ٹینشن لے رہی ہو؟ وہ پرفیوم کی بوتل کا ڈھکن کھولتے ہوئے بولی۔ ہاتھ میں پرفیوم پکڑ رکھا تھا جو خود پر چھڑک رہی تھی اور کندھے کے درمیان موبائل پھنسا رکھا تھا۔

اچانک دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ قدرے گھبرا گئی اور کمرے میں ایک دلخراش چیخ گونجی۔

پرفیوم کی بوتل اس کے پاؤں پر گر چکی تھی اور موبائل بھی زمین بوس ہوتا ٹوٹ چکا تھا۔

کیا ہو گیا؟ وہ پریشانی سے اس کی طرف بڑھا۔ عشاء نیچے بیٹھ کر اپنے پاؤں کا جائزہ لینے لگی۔ زیادہ فکر تو اسے اپنے موبائل کی تھی جو کہ ٹوٹ چکا تھا مگر درد کا احساس بھی بہت زیادہ تھا۔

اب اتنی سی بات پر چیختی چلاتی رہو گی تو ہو گیا گزرا میرا تمہارے ساتھ۔ وہ تھکے تھکے انداز میں کہنے لگا۔

مجھے درد ہو رہا ہے اور آپ کو ابھی بھی اپنی پڑی ہے؟ وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے شکوہ کرنے لگی۔

لاؤ مجھے دیکھاؤ۔ ذوہان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سہارا دیا اور کھڑا کر کے بیڈ پر بٹھایا۔

میرا موبائل۔ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیرنے لگے تھے۔ ذوہان اسے دیکھ کر رہ گیا وہ لڑکی اپنی تکلیف پر اتنا نہیں رو رہی تھی جتنا اپنے موبائل کے ٹوٹ جانے پر رو رہی تھی۔

وہ نیچے بیٹھا اور اس کا زخم دیکھنے لگا۔ پاؤں کے انگوٹھے کا ناخن بالکل الگ ہو چکا تھا۔ ذوہان نے پریشانی سے اسے دیکھا جو آنکھیں بند کیے بند آنکھوں سے آنسو بہا رہی تھی اور سسکیاں بھی بھر رہی تھی۔

وہ اٹھا اور فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کر اس کے پاس آیا۔ اس نے کاٹن سے زخم صاف کرنا شروع ہی کیا تھا کہ عشاء نے سسکی بھری اور پاؤں واپس کھینچا۔ نہیں مجھے نہیں کروانا صاف۔ آپ پلیز چھوڑ دیں۔ ایسے ہی رہنے دیں۔ وہ ابھی بھی آنکھیں بند کر کے بیٹھی تھی جیسے کہ زخم کو دیکھنا چاہ رہی ہو۔

کچھ نہیں ہو گا میں درد نہیں ہونے دوں گا۔اور اگر زخم کو کھلا چھوڑ دیا تو اور بھی زیادہ مشکل کا سامنا ہو گا۔اس نے نرمی سے اس کا پاؤں تھاما۔

نہیں کریں نا پلیز۔وہ پھر سے آنسو بہانے لگی۔

چپ آواز نا آئے اب تمہاری۔اب اگر تمہاری آواز میرے کانوں میں پڑی تو اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔ذوہان نے ڈپٹنے والے انداز میں کہا تو وہ رونا منہ بناتی چپ کر گئی۔

ذوہان نے احتیاط سے اس کے زخم کی پٹی کی اور اسکی طرف دیکھا۔وہ ابھی بھی آنکھیں سختی سے میچے بیٹھی تھی۔ہو گیا ایسے ہی شور ڈالا تھا تم نے۔وہ نیچے سے کھڑا ہوا اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے مڑتا عشاء نے اسکا ہاتھ تھاما۔

اسے اپنے ہاتھوں پر چبھن محسوس ہوئی تھی۔بغیر اس کے کہ وہ اس کے ہاتھ تھامنے پر خوش ہوتا وہ اس چبھن کی وجہ جاننے کا خواہشمند ہوا۔

ہاتھ دکھاؤ اپنے۔وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کا دائیاں ہاتھ تھام کر دیکھنے لگا۔یہ کیا کر رکھا ہے تم نے ؟وہ بے یقینی سے کہنے لگا۔

وہ والا دکھاؤ۔عشاء نے اپنا دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا۔

یہ ناخن اتنے بڑے کر رکھے ہیں ؟جانتی ہو اچھی بات نہیں ہوتی۔عشاء کا دل کیا بال نوچ دے اس کے۔اسی لیے وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی معلوم تھا اسے کہ ایسے ہی کرے گا۔

بس پابندیاں ختم نہیں ہوں گی اس کی۔یہ نا کرو۔وہ نا کرو۔یہ نا پہنو۔یہاں نا جاؤ۔بھئی شوہر کا کم باپ کا کردار زیادہ ادا کرنا ہے اس نے۔

یہ کیوں بڑھا رکھے ہیں ؟اس نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

یہ فیشن ہے۔ہر کوئی بڑھاتا ہے۔عشاء نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا۔

فیشن ؟ذوہان نے داد دیتی نظروں سے اسے دیکھا۔اور وہاں سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا۔اس نے وہاں سے کٹر اٹھائی۔

پھر تو تم کہو گی کہ بغیر ڈوپٹہ کے باہر نکلنا بھی فیشن ہے۔وہ واپس آ کر اس کے پاس بیٹھا۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے۔عشاء نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔میں سب کر سکتا ہوں بیوی ہو تم میری۔اس نے عشاء کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر وہ تھوڑا دور کھسکی۔اتنا بڑا ظلم کرتے ہوئے آپ کے ہاتھ نہیں کانپیں گے ؟

بالکل بھی نہیں کانپیں گے۔اس نے عشاء کی اوور ایکٹنگ پر بمشکل مسکراہٹ دباتے کہا۔

کیا دشمنی ہے آخر آپ کی میرے ساتھ کیوں مجھے سکون سے جینے نہیں دیتے۔ذوہان نے اس کا ہاتھ پکڑا تو عشاء کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر ذوہان کے ہاتھ پر گرا۔

پہلے وہ ہلکا سا مسکرایا پھر چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے اسے دیکھا۔تم اس دنیا میں فیشن ایبل دکھنے کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہو مگر کبھی سوچا ہے ان سب چیزوں کا سائیڈ ایفیکٹ کیا ہے ؟

کیا مطلب ؟اس نے سوالیہ نظروں سے ذوہان کو دیکھا۔

تم فیشن ایبل دکھنے کے لیے اللہ کو ناراض کرنے کو تیار ہو ؟ذوہان کی بات پر عشاء کا سر خود بخود نفی میں ہل گیا۔تم ڈوپٹہ نا لینے کو بال کھلے چھوڑ کر باہر نکلنے کو فیشن کہتی ہو۔کمال ہے ویسے آج کل کی جنریشن گناہ کو فیشن کہنے لگی ہے۔کچھ تو ایسا تھا اس کے لہجے میں عشاء اک پل کے لیے ساکت ہو گئی۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ناخن کاٹنے لگا تھا مگر اب وہ مزاحمت نہیں کر رہی تھی۔

میں تم سے کچھ بھی نہیں چاہتا۔نا اپنا حق اور نا ہی محبت مگر ایک چیز میں چاہتا ہوں کہ تم خود کو سنوارو۔پتہ ہے مسلمان لڑکی کی پہچان اس کے کردار سے،حیا سے ہوتی ہے۔باپردہ عورت ہونا مسلمان عورت ہونے کی پہچان ہے۔

پردے میں کوئی کمپرومائز نہیں ہوتا عشاء۔ یہ دلیلیں بے کار ہیں کہ میں گھر سے نکلتے وقت چادر لینا بھول گئی یا پھر کچھ نہیں ہوتا میں نے باریک ہی سہی ڈوپٹہ تو لے رکھا ہے۔ اللہ کا حکم نا ماننے کی کوئی جسٹیفیکیشن نہیں ہوتی عشاء۔

ہمیں خود کو ان سوالوں کے لیے ہمیشہ تیار رکھنا چاہیے جو روزِ محشر ہم سے پوچھے جائیں گے۔

جب ہم سے پوچھا جائے گا کہ سب معلوم ہونے کہ باوجود بھی تم نے وہ کام کیوں کیا جس سے تمہارے اللہ نے تمہیں روک رکھا تھا تو کیا جواب دیں گے ہم؟ عشاء کی آنکھوں سے اب جو آنسو نکلنے تھے وہ سچے تھے۔ جن میں ڈر پوشیدہ تھا۔ اللہ کا حکم نا ماننے کا ڈر۔ وہ نا محسوس طریقے سے اس کے ناخن کاٹ چکا تھا۔ عشاء ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے ہوئے کھڑی اور صوفے پر پڑا اپنا ڈوپٹہ اٹھا کر سر پر لیا۔

اب ٹھیک ہے؟ وہ معصومیت سے پوچھنے لگی۔

عشاء میں یہ نہیں چاہتا کہ تم مجھ سے ڈر کر یا میرے زور زبردستی کرنے پر دوپٹہ لو بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم یہ دل سے کرو۔ تمہیں اس بات کا خیال ہونا چاہیے کہ تم کہاں کھڑی ہو اور کس حالت میں کھڑی ہو۔ وہ بیڈ سے کھڑا ہو کر اس کے مقابل آ کھڑا ہوا۔

عشاء پہلے تو تھوڑی دیر اسے یونہی دیکھتی رہی پھر روہانسا ہوتی اس کے گلے لگ گئی۔ وہ حیران رہ گیا۔ پھر نرمی سے اس کے گرد بازو پھیلائے۔ سچ بتاؤں آج سے پہلے آپ مجھے کبھی اتنے اچھے نہیں لگے۔ میں سوچتی تھی کہ آپ بلاوجہ کی پابندیاں لگاتے ہیں۔ لیکن نہیں میں غلط تھی۔ ہر لڑکی آپ جیسا ہسبیڈ ڈیزرو کرتی ہے۔ وہ تو واقعی رو دی تھی۔ ذوہان نے اسکی طرف دیکھا اور ہلکا سا مسکرایا۔

اچھا پہلے میں کتنا اچھا لگتا تھا؟

بالکل بھی نہیں۔ اس نے منہ بگاڑا۔

اور اب کیوں لگتا ہوں؟

پتہ نہیں۔

یعنی تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی؟اس نے شرارت سے پوچھا۔عشاء جھٹکے سے اس سے دور ہوئی۔اب محبت کہاں سے آ گئی بیچ میں؟محبت ایسے تھوڑی ہو جاتی ہے۔وہ اب لب کاٹنے لگی تھی۔

تو پھر کیسے ہوتی ہے محبت؟ذوہان نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے دل کے مقام پر رکھا۔وہ اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔جبکہ عشاء کو لگا اس کا دل اچھل کر باہر آ جائے گا۔

م۔مجھے کیا پتہ۔اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔میں کون سا ہر ہفتے محبت کرتی ہوں۔وہ کہتے ہی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی ہوئی جبکہ اس کی بات پر ذوہان کا قہقہہ گونجا۔

یہ آپ اس الماری کو لاک کیوں رکھتے ہیں؟پھر کچھ یاد آنے پر جلدی سے پوچھا۔

تمہیں کیسے پتہ؟اب سے پہلے بھی تم میرے کمرے کی تلاشی لیتی تھی یا ابھی سے اشتیاق ہو گیا جاننے کا؟

اہمم میں۔

باز آ جاؤ۔۔

باز بن جاؤں؟وہ چہک کر اسکی طرف بڑھی۔لیکن کیسے؟میں تو لڑکی ہوں باز کیسے بنوں؟ذوہان نے بے ساختہ سر نفی میں ہلایا۔

اچھا بتائیں نا کیا ہے اس میں؟

کچھ بہت خاص۔

مجھ سے بھی زیادہ؟

تم سے بھی زیادہ۔

مجھ سے زیادہ کیا خاص ہے آپ کے لیے۔اس نے خفا سا تاثر لیے پوچھا۔

تم سے جڑی چیزیں۔

مجھ سے جڑی چیزیں؟

ہاں ایسی چیزیں جو تمہاری یاد دلاتی ہوں یا پھر تمہاری یاد کو کبھی دل سے جانے ہی نا دیتی ہوں۔

پھر تو مجھے دیکھنا پڑے گا۔وہ اشتیاق سے کہنے لگی۔

ضرور دیکھنا۔تمہارے لیے ہی ہے۔

پھر دیں چابی۔اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

ابھی نہیں۔

پھر کب؟

جب وقت آئے گا۔

اور وقت کب آئے گا؟وہ کھلکھلا دی۔

جب کچھ ہونے کا وقت آتا ہے تو وہ خود بخود ہی ہو جاتا ہے انسان کو پتہ بھی نہیں چلنے دیتا۔

وہ پھر سے کھلکھلا اٹھی۔بہت اچھی باتیں کر لیتے ہیں آپ۔مزہ آئے گا آپ سے باتیں کرنے میں۔وہ مسکراتے ہوئے کہہ دروازے کے پاس جانے لگی۔

جیسا میری آفت چاہے۔ذوہان نے کہا مگر عشاء کمرے سے باہر نکل گئی۔

عشاء شاید آج ذوہان سے بات کر کے بہت زیادہ ہی خوش ہو گئی تھی۔اسی لیے تو اس کے آفت کہنے کا بھی نوٹ نہیں کیا تھا ورنہ پرانے والی عشاء تو اس کے آفت کہنے پر اس کا خون پی جاتی۔

★★★

تم کہہ رہی ہو ہم پیچھے ہٹ جائیں۔ مگر کیوں ؟سب کچھ تو ہماری پلاننگ کے مطابق ہو رہا ہے۔

کیا تم بدلہ نہیں چاہتی یا ارادہ بدل گیا ہے تمہارا؟ وہ اپنے سامنے بیٹھی لڑکی سے دریافت کرنے لگا جو سر جھکائے بیٹھی لب کاٹ رہی تھی۔

انہیں ہمارے بارے میں سب معلوم ہو گیا ہے۔وہ بغیر نگاہیں اٹھائے بولی۔

کیا؟ مگر کیسے ؟

اب میں تھک گئی ہوں مزید کچھ نہیں کرنا چاہتی۔

اپنے ماں باپ کا بدلہ بھی نہیں چاہتی۔

انہوں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ قاتل کو ڈھونڈنے میں میری مدد کریں گے۔

اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ قاتل نہیں ہیں ؟

مجھے اس پر یقین ہے۔وہ مجھ سے غلط بیانی نہیں کرے گا۔

اب یہ مت کہہ دینا کہ تمہیں اس سے محبت بھی ہو گئی ہے۔لہجے سے تنز واضح جھلک رہا تھا۔

محبت تو تب ہوتی جب اس کے لیے پہلے کوئی جزبات ہوتے ہی نا دل میں۔ہاں لیکن اب بڑھ ضرور رہی ہے۔الفاظ تھے یا موت کا پروانہ جو اسے سنا دیا گیا تھا۔اس کی آنکھوں میں زخمی تاثر ابھرا تھا۔دل کو جیسے کسی نے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا تھا۔وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا جو ابھی تک سر جھکائے بیٹھی تھی۔

تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟ بمشکل ہی وہ بول پایا تھا۔

ہاں زین مجھے اس سے محبت تھی مگر میں یہ بات کبھی خود کو بھی نا کہہ سکی۔ سحر نے اس کی طرف دیکھا جس کی شکل دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے جسم سے روح کھینچ ڈالی ہو۔

وہ اپنی پلکیں جھپکنے لگا۔ کیا اب وہ ایک لڑکی کے سامنے یوں رو دے گا۔ نہیں وہ صرف ایک لڑکی تھوڑی تھی وہ تو اس کی محبت۔اس کی آتی جاتی سانسوں کی وجہ تھی۔

بہت کوشش کے بعد بھی اس کی آنکھ سے آنسو بہہ ہی نکلا۔

زین۔۔۔ سحر بے چینی سے اسکی طرف بڑھی اور اس کے پاس صوفے پر بیٹھی۔

تم ٹھیک ہو؟ وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔

اب تک تو ٹھیک تھا مگر تمہیں اس کے ساتھ دیکھنے کے بعد رہ پاؤں گا یا نہیں یہ نہیں جانتا میں۔

وہ مرد ہو کر اپنے آنسوؤں پر ضبط نہیں رکھ پا رہا تھا۔

ک۔ کیا مطلب؟ تمہاری طبیعت ٹھیک تو ہے؟ وہ اس کا بھیگا چہرہ دیکھ کر پریشانی سے بولی تھی۔

طبعیت میں خود غرضی آگئی ہے۔ تمہیں پانے کے لیے خود غرض بننا چاہتا ہوں میں۔ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو سحر بے ساختہ تھوڑی دور کھسکی تھی۔

مجھے لگتا ہے مجھے جانا چاہیے۔ وہ عجلت میں کہتی کھڑی ہوئی۔

محبت کرتا ہوں تم سے۔ اور یہ اب مجھے بہت تکلیف دینے لگی ہے۔ اس کے الفاظ سحر کے کانوں میں سنائی دیئے تو قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہو گئے۔

ز۔ زین۔۔۔ وہ اس کی طرف پلٹی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

تمہیں کسی اور کا سوچ کر سانس لینا بھی دشوار گزرتا ہے۔ وہ کھڑا ہوا اور اس کے قریب آیا۔

پلیز یہ مت کہنا کہ تم مجھے اس تکلیف میں اکیلا چھوڑ کر چلی جاؤ گی۔ اس نے سحر کا ہاتھ تھاما اور آنکھوں سے لگا کر رونے لگا۔

سحر سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔ الفاظ ساتھ چھوڑ گئے تھے۔ اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکالا۔

زین میری شادی ہو چکی ہے۔ وہ بمشکل بول پائی تھی۔

ٹوٹ بھی سکتی ہے۔ وہ لاپرواہی سے بولا

ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

کاش اتنا اچھا نصیب خدا میرا ابھی بنا دیتا۔ وہ سسک اٹھا۔ آنکھوں میں درد خوف تکلیف کیا نہیں تھا۔

وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔ اس کو زین کا یوں اس کے سامنے کھڑا ہو کر اس کے لیے رونا بہت تکلیف دے رہا تھا۔ وہ فوراً وہاں سے باہر نکلی۔ دروازے پر عارب کو دیکھ کر اک پل کے لیے رکی مگر پھر باہر نکل گئی۔

اس کے جاتے ہی عارب تیزی سے زین کے پاس پہنچا۔

تم نے اب تک کیوں نہیں بتایا؟

میں نے بہت دیر کر دی عارب۔ بہت دیر کر دی۔ بہت زیادہ۔ وہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔ عارب اس کے پاس نیچے بیٹھا۔

پاگل ہو گئے ہو؟ زندگی میں بہت کچھ نہیں ملتا۔ کیا اب ایسے رونے لگ جاؤ گے۔ بہت کوشش کے بعد عارب بھی اس کی حالت دیکھ کر رونے سے خود کو روک نہیں پایا تھا۔

بہت کچھ نہیں عارب وہ میرا سب کچھ تھی۔ وہ اس سے لپٹ گیا۔ عارب کو اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا۔

دیکھو یہ وقتی ہو سکتا ہے۔ تم خود کو سنبھال لو گے۔ وہ اس سے الگ ہوتا پیار سے سمجھانے لگا۔

میں اسے جان سے مار دوں گا۔ وہ پھرتی سے کھڑا ہوا اور دراز سے گن نکالی۔ عارب بھاگ کر اس کے پاس آیا اور گن چھینی۔ کیا اسے مار دینے سے سحر کو تم سے محبت ہو جائے گی؟ اس نے گن دور پھینکی۔

مجھے نہیں معلوم۔ بس اتنا معلوم ہے کہ سانس لینا مشکل لگتا ہے اس کے بغیر۔ وہ روتا ہوا اس کے گلے لگ گیا۔ عارب سے مزید برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

ہر خواہش پوری ہونے کے لیے نہیں ہوتی۔ وہ اس کا رخ اپنے طرف موڑتے ہوئے نرمی سے بعلا۔

خواہشیں مر جائیں تو انسان بھی مر جاتا ہے۔ اس نے لمبی سسکی بھری۔

تم کہنا چاہتے ہو کہ انسان بس خواہشات کی خاطر جیتا ہے؟

انسان جیتا ہی تو خواہشات کی خاطر ہے۔ انکو پورا کر لینے میں اپنے آپ کو وقف کر دیتا ہے۔

بعض خواہشات بہت چھوٹی ہوتی ہیں لیکن انہیں پورا کرنے میں صدیاں گزر جاتی ہیں۔

مجھے تو پورا کرنے کے لیے وقت بھی نا ملا۔

★★★

کیسی ہو تم؟ ماہ روش سحر سے گلے ملتے ہوئے بولی۔

فائن اینڈ شائن۔ سحر اور ضامن کے پیچھے سے آواز آئی تھی۔ لاؤنج میں بیٹھے سبھی لوگوں نے گردن موڑ کر دیکھا۔ وہ بچوں کی طرح بھاگتے ہوئے آئی اور تیزی سے ماہ سے لپٹ گئی۔ ماہ تو بوکھلا کر ہی رہ گئی۔ پھر ہنسنے لگی اور اس کے گرد بازو پھیلائے۔

ارے واہ بڑے لوگ تشریف لائے ہیں۔ ماہ روش نے عشاء سے الگ ہوتے ہوئے ذوہان سے کہا جو اب عشاء کے مقابل آ کھڑا ہوا تھا۔

ارے واہ کچھ ہی دنوں میں اتنا بدلاؤ۔ ماہم نے عشاء کے کپڑے اور خاص کر ڈوپٹہ کو دیکھتے کہا جس کے نیچے سے ایک بار بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

عشاء نے ذوہان کی طرف دیکھا مگر وہ اب ارحم سے حال احوال دریافت کرنے لگا تھا۔ ضامن اور برہان آپس میں کوئی بات شروع کر چکے تھے۔ سحر ماہ روش کے ساتھ کچن میں جا چکی تھی۔ اور ماہم ہمیشہ کی طرح عشاء کی بے تکی باتیں سننے میں لگی تھی۔

زریام اور زویا نہیں آئے؟ ارحم کی آواز پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

آنا تو تھا انہیں مگر پتہ نہیں اب تک کیوں نہیں آئے۔ عشاء نے جواب دیا۔

ویسے ان کے بغیر کسی محفل میں کوئی مزا نہیں ہے۔ ارحم نے دل سے اقرار کیا تھا۔ یہ تو ہے۔

ماہم نے بھی اعتراف کیا۔

کوئی ہمیں بہت زیادہ یاد کر رہا ہے؟ زریام کی آواز کانوں میں پڑی تو ارحم کو شبہ ہوا کہیں اس نے سن تو نہیں لیا اسے کہتے ہوئے کہ ان کے بغیر کسی محفل میں کوئی مزا نہیں۔ ایسے ہی خامخواہ سر پر چڑھ جانا تھا۔

آپ ہی کی کمی تھی۔ ارحم کا انداز تنزیہ تھا۔

ارحم بھائی آپ جو مرضی کہہ لیں مگر میں جانتا ہوں میرے بغیر آپ کے لیے ہر دعوت بیکار ہے۔ وہ مسکراتے ہوئے ارحم سے بغل گیر ہوا۔

ہاں ہم تو جیسے کرائے کے بندے ہیں نا۔ ذوہان نے بھی تنز کرنا ضروری سمجھا۔

نہیں ذوہان صرف اپنی تعریف کرو ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے ہم ایسے ہی ٹھیک ہیں۔

ضامن کی بات پر سب نے بمشکل قہقہہ ضبط کیا تھا۔

خالہ۔۔۔ اریز بھاگتے ہوئے آیا اور عشاء کی گود میں چڑھ گیا۔ او خالہ کے چمچے ہم بھی کچھ لگتے ہیں۔ زویا نے کہا تھا۔ ویسے میں کہنا تو نہیں چاہتا لیکن آپ سب فضول لگتے ہیں۔ اریز کی بات پر سب منہ کھولے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے جبکہ برہان کو بے اختیار کھانسی شروع ہوئی تھی۔

اب کیا فایدہ برہان بھائی پہلے ہی لگا میں کسنی تھی نا۔ زریام نے پانی کا گلاس اٹھا کر برہان کو پکڑایا۔

ویسے یہ ڈاکٹر پھر بھی مجھے اچھا لگتا ہے۔ اریز نے ارحم کے بارے میں پسندیدگی کا اظہار کیا تو ارحم سر جھکا کر ہلکا سا مسکرایا۔

بس یہی ادا جان لیوا ہے۔ اس کے دوبارہ بولنے پر اب سب کو ہی کھانسی کا دورہ پڑا۔

بیٹا کچھ زیادہ نہیں ہو رہا۔ زریام نے دانت پیستے کہا۔

چھوٹا ملک جب سر جھکا کر یوں مسکراتا ہے نا قسم سے اتنا کیوٹ لگتا ہے کہ بس نا پوچھو۔ یہ چار سالہ بچہ ہر بار ہی ان کو شاکڈ کر کے ہی اپنے گھر سے جانے دیتا تھا۔ برہان حیران تھا آج وہ بالکل سہی بول رہا تھا۔ تا کہ کسی کو کچھ سمجھنے میں مشکل کا سامنا نا ہو۔

نہیں نہیں تم بتاؤ۔ زویا ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت سے بولی۔ میں نے کہا نا کہ نا پوچھو پھر کیوں پوچھ رہے ہو؟ اس نے خفگی سے کہا تو زویا لب بھینچ گئی۔

لڑکیوں چلو میرے ساتھ کچن میں سب۔ ماہ روش ان کے پاس پہنچ کر کہنے لگی۔ اتنے سارے لوگ کھانا بنائیں گے؟ آپ لوگ بنائیں ہم کھا لیں گے۔ عشاء فٹ بولی۔ چلو آؤ چلتے ہیں۔ ماہم کھڑی ہوئی تو زویا اور عشاء بھی نا چاہتے ہوئے کھڑی ہوئیں۔

ماہم۔۔۔ ارحم کے پکارنے پر ماہم رک گئی تھی۔ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ وہ اس سے کہتا باہر نکلا۔ عشاء اور زویا نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا مگر وہ ان کو گھورتی ارحم کے پیچھے جانے لگی۔

کیا بات کرنی ہے؟ وہ اس کے قریب آتے ہوئے کہنے لگی۔ کچھ دینا تھا آپ کو۔ اس نے ایک لمبی سی ڈبی اسکی طرف بڑھائی۔ یہ کیا ہے؟

آپ کو چوڑیاں نہیں پسند ناں اور صبح مما کہہ رہی تھی نئی نویلی دلہن کو کلائیاں خالی نہیں رکھنی چاہیے۔ پھر میں آپ کے لیے یہ لایا آپ کو پسند ہیں نا۔ ماہم نے ڈبی کھولی تو چمکتا ہوا نفیس سا بریسلٹ اس کی آنکھوں کے سامنے آیا۔

تمہیں کیسے پتہ بس ہر وقت مجھ پر ہی نظر رکھتے ہو؟ وہ اس کی بات کے درمیان میں ہی بولی۔

نظر ان پر رکھی جاتی ہے جو پہنچ سے دور ہوں۔ آپ تو ہمیشہ دل و دماغ میں رہتی ہیں۔ اس نے بریسلٹ نکالا اور اس کا ہاتھ نرمی سے پکڑا۔

میری خواہشات پوری کر کے مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور نہیں کر پاؤ گے۔ یہ میرے بس میں ہوتی تو اب تک ہو چکی ہوتی۔ اس کی آنکھیں پانی سے بھر گئیں۔

اور میرے بس میں ہوتا تو میں آپ کی ساری خواہشیں پوری کر دیتا۔ میرے ساتھ نا رہنے والی بھی۔ بریسلٹ پہنانے کے بعد ارحم نے اسکا ہاتھ عقیدت سے لبوں سے لگایا۔

کیوں مجھ پر وقت ضائع کر رہے ہو؟ مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔

یقین تو ہوگا نا؟ اس کا ہاتھ ابھی بھی ارحم کے ہاتھوں میں تھا۔ اتنا یقین کہ ارحم ملک ماہم کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے اس کی خوشی کے لیے خود کو بھی نظر انداز کر سکتا ہے؟

اور رہی بات وقت ضائع کرنے کی تو مجھے دس بار بھی زندگی ملے تو میں وہ آپ کے لیے وقف کر سکتا ہوں۔

ماہم کا دل کیا کہ قبول کر لے اس انسان کو دل و جان سے۔ اس سے بہتر ہمسفر اس کے لیے کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اسے دیکھ کر دل میں عجیب احساس پیدا ہونے لگا تھا۔ ہاں محبت کی اک یہی تو نشانی تھی۔ لیکن وہ تو پہلے ہی محبت کر چکی تھی۔ پھر کیوں؟

م۔ میں جاؤں؟ ماہم نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا اور آنکھ کا کونا صاف کیا۔

وہ دونوں ساتھ ہی اندر داخل ہونے لگے۔

کیا کرنا ہے؟ عشاء کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

جو دل کرے۔ ماہ نے جواب دیا۔

اچھا میرا دل تو کچھ بھی کرنے کو نہیں کر رہا تو کیا میں رہنے دوں؟ اس نے معصومیت سے کہا تو سب اسے دیکھ کر رہ گئے۔

بھئی تم کچھ مت کرو میں کروا دیتی ہوں۔ ماہم اندر داخل ہوتے بولی۔

مجھے نہیں لگتا کہ ارحم بھائی آپ کے ان نازک ہاتھوں سے کوئی کام کرواتے ہوں گے۔زویا نے شرارت سے کہا جبکہ ماہم بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

یہ ہاتھ تو بس۔۔۔

عشاء تم لوگوں نے۔۔ماہم عشاء کی بات کاٹتے ہوئے بے یقینی سے کہنے لگی۔

کیا؟میں تو کہہ رہی تھی کہ یہ ہاتھ تو بس لوگوں کو شفایاب کرنے کے لیے ہیں۔عشاء نے جلدی سے کہا جبکہ باقی سب نے بمشکل مسکراہٹ روکی۔

ویسے آپ کیا سمجھ رہی تھیں؟زویا کی طرف سے سوال آیا۔

ویسے تم جو سمجھ رہی تھی وہ بھی ٹھیک ہے۔سحر نے مسکراتے ہوئے کہا

آپ بھی کہہ لیں۔ماہم نے ماہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سب کا ہی جاندار قہقہہ گونجا تھا۔

تنگ نہیں کرو میری بہن کو۔ماہ روش نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے دبے دبے غصے میں کہا۔

★★★

اس نے گاڑی روکی اور باہر نکلا مگر گاڑی ابھی بھی اسٹارٹ کھڑی تھی۔گاڑی کی ہیڈ لائٹس تاریک سڑک پر پڑ رہی تھیں۔رات کے اندھیرے میں وہ شخص گاڑی وہی چھوڑے پیدل چلنے لگا۔

وہ اس گلی میں چاروں طرف دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا۔یہاں اسکی بہت سی یادیں تھیں۔اس سے جڑی ساری یادیں بھی تو یہی تھیں۔اچانک ہی سب دھندلا گیا۔اس نے آنکھیں بند کر کے کھولی۔آنکھوں میں موجود پانی بہہ نکلا تھا اور سب واضح نظر آنے لگا تھا۔

وہ آگے بڑھا اور اسی گھر کی طرف رخ کیا جہاں انہوں نے ایک ساتھ بہت وقت گزارا تھا۔

جہاں انہوں نے ایک دوسرے کو جانا تھا۔

پری کون ہے؟ وہ اس وقت کچن میں کھڑا چائے بنا رہا تھا جب سحر نے اس کے پاس آتے ہوئے جواب طلب کرنا چاہا۔

وہ تھوڑی دیر خاموش رہا۔ تمہیں کیوں جاننا ہے؟

یہ تمہارے پاس جہانزیب چوہدری کی تصویریں کیسے ہیں اور۔۔اس کے ہاتھ میں کوئی ڈائری تھی جس میں زین نے اپنے بارے میں اور اپنی فیملی کے بارے میں لکھ رکھا تھا۔

بابا ہیں میرے۔۔۔وہ اس کی بات کے درمیان میں ہی بول پڑا۔پہلے تو وہ تھوڑی دیر اسے دیکھتی رہی اور پھر لگاتار ہستی گئی۔

اس نے سرتاپیر زین کو دیکھا۔یہ تمہارے بابا ہیں تو تم یہاں اس حال میں کیوں کھڑے ہو؟ بمشکل اپنی مسکراہٹ سمیٹے ہوئے وہ پوچھنے لگی۔

وقت، حالات، قسمت، اب کس کو گلہ دوں؟ وہ مایوسی سے بولا تو سحر کی مسکراہٹ مکمل طور پر غائب ہو گئی۔

سچ میں تمہارے بابا ہیں؟ وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولی۔

زین نے اثبات میں سر ہلایا۔اور پری؟

میری بہن ہے۔زین کے چہرے پر تکلیف کا تاثر چھایا۔

تم ہمیشہ آدھی بات بتاتے ہو۔اس نے شکوہ کیا۔

لندن سے واپسی پر بابا کی ایکسڈینٹ میں ڈیتھ ہو گئی تھی۔ مما صدمہ برداشت نہیں کر پائیں اور پھر اسی طرح پریشے بھی ایک دن سکول سے واپس ہی نہیں آئی۔مجھے فضل انکل جو ہمارے وفادار ملازم تھے یہ کہہ کر اس گھر سے لے آئے کہ میری جان کو خطرہ ہے۔مجھے نہیں معلوم کہ حقیقت کیا ہے لیکن اس سب سے ایک ہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ اس کے پیچھے کوئی اپنوں کی سازش ہے۔

میں نے اب تک پری کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی ہے۔ مگر۔۔۔

ہم مل کر ڈھونڈیں گے تو یہ والی پری تو کیا اصلی والی پری بھی مل جائے گی۔اس نے زین کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ سحر کے انداز پر وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔

اور تم لوگوں کا بزنس؟ وہ دلچسپی سے پوچھنے لگی۔

چچا کے پاس ہے۔

تم نے کبھی کوشش نہیں کی اپنا حق واپس لینے کی۔

جب رشتے نا ہوں تو پیسوں کا کیا کروں گا؟

تمہیں پتہ ہے اپنا حق چھوڑ دینا خود پر ظلم کرنے برابر ہی ہے۔لوگ اپنا حق خود چھوڑ دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ فلاں انسان نے میرا حق مار لیا۔ بھئی کوئی پوچھے ان سے کیا تم اس قابل نہیں تھے کہ اپنا حق واپس پانے کی کوشش کرتے۔ سحر کی بات پر زین نے اس کی طرف دیکھا۔کچھ بولنے کے لیے لب وا کیے لیکن خاموش ہو گیا۔ جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔

تمہیں اُسی وقت ان لوگوں پر کیس کرنا چاہیے تھا اپنے ماں باپ کے قتل کا اور پریشے کی گمشدگی کا۔

اور وہ پیسہ کہاں سے لاتا جو ججوں کے منہ کھلوانے کے لیے انکی جیبوں میں بھرنا پڑتا ہے۔

اب کے وہ دونوں ایک دوسرے کے چہرے پر نظریں ٹکائے کھڑے تھے۔کچن میں گہری خاموشی چھا گئی اور وہ دونوں بنا پلک چھپکائے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔چائے ابل کر باہر گرنے لگی تو سحر نے جلدی سے آگے بڑھ کر چولہا بند کیا۔

سحر نے زین کی طرف دیکھا۔میں سیکھ لوں گی۔

میری بدولت۔۔۔اس نے سینے پر ہاتھ رکھتے سر کو خم دیا تو وہ دونوں ہی مسکرا اٹھے۔

★★★

وہ تاریک سڑک پر خاموش چل رہے تھے۔ چال میں اتنی سست روی تھی کہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ چل بھی رہے تھے یا نہیں۔ وہ کہہ رہی تھی تم مجھ سے شادی کر لو۔ پریشے کی بات پر عارب کی گرفت پریشے کے ہاتھ پر سخت ہوئی۔ وہ تکلیف سے آنکھیں میچ کر رہ گئی۔

آج کہ بعد اگر تم نے میرے نام کے ساتھ بھائی استعمال نا کیا تو قسم کھاتا ہوں جان سے مار دوں گا تمہیں۔ بغیر اسکی طرف دیکھے اس نے ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا جبکہ وہ اس کے لہجے کی سرد مہری محسوس کرتی کپکپا اٹھی۔

عمر دیکھی ہے تم نے اپنی؟ وہ تنزیہ گویا ہوا لیکن پری نے اب کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

ہم کہاں جائیں گے اب؟ تھوڑی دیر یونہی چلنے کے بعد جب اسے لگا اس میں اور سکت باقی نہیں رہی وہ بولی۔

ابھی تو اسی بات کا ڈر ہے کہ انہیں معلوم ہو چکا ہو گا اور وہ ہمیں ڈھونڈنے کے لیے نکل بھی پڑے ہوں گے۔

وہ اب اسے لیے کالونی کا رخ کر چکا تھا۔ کالونی کی گلیوں میں وہ شاید کسی گھر کی تلاش میں تھا۔ اچانک ہی اسے دور سے روشنی خود پر پڑتی دیکھائی دی۔ وہ پری کو ساتھ لیے کسی گھر کی دیوار کی اوٹ ہو لیا۔ وہ گاڑی کی ہیڈ لائٹس تھیں۔ اس کا دل ڈر کی وجہ سے تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔ وہ دونوں سانس روکے کھڑے تھے۔

پریشے ڈر کی وجہ سے اس کو بازو سے پکڑے سہمی سی کھڑی تھی جبکہ اس کا اپنا حال بھی ویسا ہی تھا۔

وہ لوگ گاڑیوں سے اُترتے شاید پوری کالونی میں پھیل چکے تھے۔ عارب اس وقت خود کو بہت زیادہ بے بس محسوس کر رہا تھا۔

م۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔اس نے سسکی بھرتے اپنے ڈر کا اظہار کیا۔تم نا جاؤ یہاں سے۔عارب نے سرگوشی نما آواز میں کہا۔میں ان کے سامنے جا رہا ہوں اور انہیں اپنی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ایسے میں تم لمحہ ضائع کیے بغیر یہاں سے جتنی دور جا سکتی ہو چلی جاؤ۔وہ اپنا بازو اس کے ہاتھ سے چھڑانے لگا مگر اس نے مزید زور سے اس کا بازو پکڑ لیا۔م۔میں اکیلی کہاں جاؤں گی۔ وہ روتے ہوئے بولی۔رات کے اس پہر وہ آخر کہاں جا سکتی تھی؟

دیکھو تم مجھے کہتی تھی کہ تم مجھے یہاں سے نکال دو بس باقی سب میں خود کر لوں گی۔ کہتی تھی نا؟عارب نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے کہا تو سہمی ہوئی پری نے زور سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بس اب سمجھو میں نے اپنا کام پورا کر دیا ہے۔اب آگے کیا کرنا ہے یہ تم خود سوچو گی۔جاؤ یہاں سے۔اس نے پریشے کو بازو سے پکڑ کر اسکا رخ دوسری طرف موڑا۔

ل۔لیکن۔وہ سہمی ہوئی اس کی طرف پلٹی۔پورا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔ڈر کی وجہ سے وہ اتنا کانپ رہی تھی کہ ایک بھی قدم اٹھانا مشکل تھا۔

وہ اسے وہیں چھوڑے وہاں سے چلا گیا۔وہ کچھ نا کر سکی۔اس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں لیکن اندھیرے میں بمشکل ہی کچھ نظر آ رہا تھا۔اس کی سسکیاں اب ہونٹوں میں دبنے لگی۔

اسے اپنے کانوں میں مردانہ آواز سنائی دی تو اس نے ایک قدم پیچھے لیا۔پھر دوسرا۔پھر تیسرا۔ اور پھر اس نے خود کو بھاگتے ہوئے پایا۔وہ پاگلوں کی طرح اندھا دندھ بھاگ رہی تھی۔

جب پیروں میں درد محسوس ہونے لگا تو تکلیف کے سبب قدم روک گئی اور مکان کی اوٹ ہو لی۔ ابھی بھی وہ الٹے قدم لے رہی تھی جب اچانک ہی اس کی پیٹھ کسی کی پیٹھ سے ٹکرائی۔وہ بے ساختہ پلٹی مگر اس سے پہلے کی چیختی مقابل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کے اس کی چیخ منہ میں ہی دبا دی۔

اس کا پورا جسم پسینے میں شرابور ہو چکا تھا۔ جسم پر عجیب لرزا طاری تھا۔ لیکن مقابل کو دیکھ کر آنکھوں سے اشک بہنے لگے تھے۔ اس کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا سا اٹکا۔ اسے لگا اب وہ مزید اپنے قدموں پر کھڑی نہیں رہ پائے گی۔

پ۔پری۔۔۔زین کے لبوں نے حرکت کی اور پری روتے ہوئے اس سے لپٹ گئی۔

میری گڑیا۔ زین کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔ او میرے خدایا۔ وہ اس سے لگ ہوا اور اسے دیکھنے لگا۔ پری تم۔۔۔یہ خواب تو نہیں ہے۔۔۔ وہ ایک بار پھر اسے گلے لگا گیا۔ دونوں ایسے مل رہے تھے جیسے مدتوں بعد مل رہے ہوں۔ آنکھوں سے بہتا پانی تو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

بھائی۔ وہ اس سے الگ ہوئی۔ تم ٹھیک تو ہو نا؟ کہاں تھی تم اب تک؟ جانتی ہو تمہارے بھائی کا کیا حال رہا تمہارے بغیر؟ زین نے اسے گھما گھما کر اس کا جائزہ لیا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ سب حقیقت ہے۔ وہ اس کے سامنے کیسے ہو سکتی تھی؟ وہ اسے واپس مل گئی تھی؟ اللہ نے کتنا بڑا احسان کر دیا تھا نا اس پر اس کی بہن کو اس سے ملوا کے۔ وہ کیسے شکر ادا کرے۔ اسے لگا اسے جینے کی ایک نئی وجہ مل گئی ہو۔

بھائی میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔ وہ پھر سے روہانسا ہوتی اس کے گلے لگی۔ بھائی کی جان تم تو بھائی کی جان اپنے ساتھ ہی لے گئی تھی۔ ایسا لگ رہا ہے کہ اتنے سالوں بعد آج سہی سے سانس لے پایا ہوں۔ وہ جو رونے میں مصروف تھی اچانک کچھ یاد آنے پر جھٹکے سے اس سے دور ہوئی۔

کیا ہوا؟ زین نے پریشانی سے پوچھا۔

بھائی۔ وہ۔ عارب بھائی۔۔۔ اس کا اتنا ڈر دیکھ کر زین بہت پریشان ہوا تھا۔

مجھے ڈھونڈ رہے ہو؟ عارب کی آواز پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔

وہ محتاط سا چلتا ہوا اس کے قریب آنے لگا۔ حلیے سے تو وہ لڑکی لگ رہی تھی۔ اس لڑکی سے تو وہ بچ ہی جائے گا۔

وہ اس کے پاس پہنچا۔ سحر نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ تو انہوں نے مجھے پکڑے کے لیے ایک لڑکی کو بھیجا ہے۔ وہ اس کا مزاق اڑانے لگا۔ تبھی اچانک سحر نے اس کے گلے میں بازو ڈال کر اس کا رخ دوسری طرف موڑا۔ وہ خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگا۔

تمہارے خیال میں ایک لڑکی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی؟ وہ پر سکون سی بولی۔ اسے سانس لینے میں دشواری ہونے لگی تھی۔ وہ دونوں ہاتھوں سے اس کا بازو ہٹانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔ آخر اس نے ترس کھاتے ہوئے عارب کو چھوڑ ہی دیا۔ آزادی پاتے ہی وہ بری طرح کھانسنے لگا اور آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی۔

کس سے چھپ رہے ہو؟ وہ اس سے پوچھنے لگی۔

تمہیں انہوں نے نہیں بھیجا؟ عارب نے الٹا سوال کر ڈالا۔

میرے ساتھ آؤ۔ وہ اسے اشارہ کرتی کسی گھر میں داخل ہوئی۔ وہ اس کے پیچھے ہی تھا۔ وہ ایک کمرے میں داخل ہوئی جہاں ایک آدمی کو رسیوں سے باندھ رکھا تھا۔

قدموں کی چاپ سنتے ہی اس آدمی نے سر اٹھا کر دیکھا۔ ک۔ کون ہو تم؟ اس کا حلیہ دیکھنے سے ہی خوفناک لگتا تھا اور پھر اوپر سے اس کی لہورنگ آنکھیں لوگوں کو اور زیادہ خوف میں مبتلا کرتی تھیں۔

میں کون ہوں یہ جاننا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے۔ تم بس اتنا جان لو کہ تمہارے لیے میں موت کا فرشتہ بن کر آئی ہوں۔ اور پھر وہ ڈیڈلی اینجل کے نام سے پہچانی جاتی تھی۔ یعنی موت کا فرشتہ۔ وہ سب مل کر کام کرنے لگے تھے۔ انہوں نے مل کر زین کا بدلہ لیا تھا اور اس کا سب کچھ واپس حاصل کیا تھا۔ تب سے وہ ایک ساتھ ایک ٹیم بن کر ایک فیملی بن کر رہنے لگے تھے۔

وہ اس گھر کے پاس پہنچا اور دروازے پر ہاتھ جمایا۔ وہ دستک دینا چاہتا تھا مگر دے نہیں پا رہا تھا۔

اس نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ وہ اس دروازے کے ساتھ کمر ٹکا کر نیچے بیٹھتا چلا گیا۔

ایسا لگ رہا تھا اب دوبارہ وہ کبھی کھڑا نہیں ہو پائے گا۔ اس نے سر گھٹنوں میں دے دیا اور

زار و قطار رونے لگا۔ یقیناً اس کی حالت اس وقت ترس کھانے کے لائق تھی۔ دروازہ کھلنے کی

آواز پر اس نے سر نہیں اٹھایا۔ اسے اپنوں کندھے پر کسی کے بازوؤں کا حصار محسوس ہوا تو اس

نے سر اٹھا کر دیکھا۔

فضل انکل کو دیکھتے وہ ان سے لپٹ گیا۔ وہ اس کی حالت دیکھ کر کافی پریشان ہو گئے تھے۔ زین

بیٹا تم ٹھیک ہو؟

اسی بات کا تو غم ہے کہ میں ٹھیک کیوں ہوں۔ مجھے مر جانا چاہیے تھا۔ وہ ان سے علیحدہ ہوا اور

روتے ہوئے بولا۔

کیسی باتیں کر رہو تم؟ اور رو کیوں رہے ہو؟

میں جس کے ساتھ ہنسنا چاہتا تھا وہ مجھے تنہا راتوں میں روتا ہوا چھوڑ گئی۔ اس کی بات پر مقابل لب

بھینچ گیا اور وہ ویسے ہی رو رہا تھا۔

محبت کرتی تھی تم سے؟

محبت کرتی ہوتی تو چھوڑتی؟

محبت کرنے والے اکثر چھوڑ جاتے ہیں۔

وقت گزارنے والے چھوڑ جاتے ہیں۔

کسی کے چھوڑ جانے سے زندگی ختم نہیں ہو جاتی۔

زندگی نہیں انسان ختم ہو جاتا ہے۔

خاتمے سے نئی شروعات ہوتی ہے۔ ان کی بات پر زین نے چونک کر انہیں دیکھا۔

داستان ختم ہونے پر خوشی مناؤں۔وہ تنزیہ بولا۔

نئی داستانیں شروع ہونے کے لیے پرانی داستانوں کو ختم ہونا ہی پڑتا ہے۔تھوڑی دیر وہ نم آنکھوں سے انہیں دیکھتا رہا۔وہ اور بھی بہت کچھ کہنا چاہتا تھا مگر کہہ نہیں پا رہا تھا۔

بہت شکریہ آپکا وہ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے وہاں سے کھڑا ہوا۔اور تیز تیز قدموں کے ساتھ اس گلی سے باہر نکلنے گیا۔پیچھے وہی اندھیرا رہ گیا۔وہی اندھیرا جو اسکو اپنی زندگی میں پھیلتا نظر آ رہا تھا۔رات کا اندھیرا تو ختم ہو جاتا ہے لیکن اس کی زندگی میں شامل ہونے والے اندھیرا کیا کبھی ختم ہو پائے گا؟لوگ کہتے ہیں کہ زندگی میں تاریک راتیں کیوں آتی ہے؟کوئی یہ کیوں نہیں سمجھتا سارے دن کی مشقت کے بعد رات کا آنا سکون کا پروانہ ہوتا ہے۔

زندگی میں آج غم آیا ہے تو سمجھ لو کل خوشیاں لانے کا سبب بھی بنے گا۔غموں کے بعد ہی تو خوشیاں دستک دیتی ہیں۔جیسے دن کے بعد رات،رات کے بعد دن،روشنی کے بعد اندھیرا، اندھیرے کے بعد روشنی،خوشی کے بعد غم اور غم کے بعد خوشیاں۔۔۔بس یہ چکر تو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔چلتا جاتا ہے۔چلتا جاتا ہے اور چلتا ہی جاتا ہے۔

★★★

تم سمجھتی ہو نا کہ میں نے تمہیں بلیک میل کرنے کی کوشش کی لیکن ایسا نہیں ہے ماہم۔وہ سب مجھ سے ارحم نے کروایا تھا۔

بکواس بند کرو اپنی۔میں ارحم کو اچھے سے جانتی ہوں وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔وہ اس کی بات پر غصے سے چلائی۔اب تک وہ ارحم کے ساتھ جتنا وقت گزار چکی تھی اور جتنا اس کے بارے میں جان چکی تھی اس کے بعد وہ اس کے بارے میں کچھ بھی غلط نہیں سن سکتی تھی۔

جانتی تو تم مجھے بھی بہت اچھے سے تھی پھر میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں؟رایان کی بات پر ماہم لب بھینچ گئی۔سہی تو کہہ رہا تھا وہ۔ہم اگر انسانوں کو جان پاتے تو کیا ہی مشکلات رہتیں؟

ارحم کے سٹڈی روم میں جاؤ۔ماہم جو گہری سوچ میں ڈوب چکی تھی اس کی آواز پر چونکی۔

ہ۔ہاں۔ارحم کی سٹڈی میں جاؤ۔آگے میں بتاتا ہوں۔وہ تحمل سے بولا۔

مگر کیوں؟

تم جاؤ۔اس کے کہنے پر ماہم ارحم کے سٹڈی روم کی طرف بڑھنے لگی۔

ہاں۔وہاں پہنچ کر اس نے رایان کو اطلاع دی۔

یہاں سے میرا موبائل ڈھونڈو۔اس نے اگلا حکم صادر کیا۔

کیا کہہ رہے ہو؟تمہارا موبائل ارحم کے پاس کیوں ہوگا؟وہ اس کی بات پر الجھتی ہوئی بولی۔

تم سے جتنا کہہ رہا ہوں اتنا کرو۔اب کے اس کی آواز پہلے سے اونچی تھی۔وہ رایان کے کہے کے مطابق اس کا موبائل تلاش کرنے لگی۔ہر ایک چیز دیکھنے کے بعد وہ چہرے پر طنزیہ تاثر لیے سیدھی ہوئی۔

تم نے خود کو میری نظروں میں اور کتنا گرانا ہے۔وہ تنزیہ گویا ہوئی۔وہ جانتی تھی ارحم اس کے اور رایان کے تعلق کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تو وہ رایان پر کیسے یقین کر سکتی تھی؟

وہ مڑی ہی تھی کہ اس کی نظر کونے میں پڑی ٹیبل پر پڑی۔

بے ساختہ ہی وہ اس کی طرف بڑھی۔وہاں سے چیزیں الٹ پلٹ کرتے ہوئے اسے موبائل مل ہی گیا۔اس کی آنکھوں میں مایوسی پھیلی۔جس مرد پر وہ یقین کرتی تھی وہ مرد اسکا بھروسہ توڑ دیتا تھا۔

کچھ ملا؟دوسری طرف سے آتی آواز آج اسے بہت بری لگ رہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ہاں کہے یا نا۔

میسنجر اوپن کرو۔رایان کو سمجھ آچکی تھی کہ موبائل اسے مل گیا ہے اسی لیے بولا۔رایان جیسے جیسے اسے کہہ رہا تھا وہ کرتی جا رہی تھی۔

پاسورڈ؟ بمشکل ہی وہ بولی تھی۔

ہمارے فرسٹ میٹ اپ کی ڈیٹ۔اس کے کہنے کی دیر تھی کہ ماہم کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔

اس کا دماغ سمجھنے سے قاصر تھا کہ ارحم سہی ہے یا رایان۔

اس نے ارحم اور رایان کی چیٹ نکالی تھی۔

تم اسے چاہتے ہو نا تو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔وہ مسیجز پڑھنا شروع ہوئی۔بس کچھ ہی میسج تھے جن میں ارحم رایان کو کچھ کرنے کے لیے کہہ رہا تھا مگر رایان رضامندی نہیں دے رہا تھا۔

اس کے بعد دونوں کے درمیان کال کی گئی تھی۔مگر جو بھی تھا اب ارحم کے پاس رایان کا موبائل کیوں تھا؟

میں نے ارحم کے کہنے پر ہی تمہیں وہ پکچرز بھیجی تھیں۔اور میرا موبائل اس کے پاس اس چیز کا ثبوت ہے کہ وہ مجھ سے کی گئی باتوں کا کوئی ثبوت میرے پاس نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔اس نے مجھ سے ڈیل کی تھی کہ اگر میں اسکا کہا مانوں تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا۔مگر اس نے تمہیں نہیں چھوڑا۔مجھے نہیں معلوم کہ اسکا مقصد کیا تھا اس سب کے پیچھے مگر۔۔ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ موبائل ماہم کے ہاتھوں سے پھسل کر نیچے گر چکا تھا۔

ارحم ایسا کیوں کرے گا؟اس کا مقصد کیا تھا؟یہ سب کیوں کر رہا تھا وہ؟وہ سب سے زیادہ تکلیف میں تو آج نظر آ رہی تھی۔اس کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا تھا؟اسے لوگوں کی پرکھ کیوں نہیں ہوتی تھی؟وہ بے جان سی الٹے قدم لینے لگی۔

وہ گہری سوچ میں ڈوبا کوریڈور میں دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔وہ لڑکی کون ہو سکتی ہے ؟اور اس کے نکاح کے پیچھے کیا وجہ ہو سکتی ہے ؟ایک طرف پریشے اس کے دل و دماغ سے نہیں نکل رہی تھی اور دوسری طرف وہ لڑکی الگ مسئلہ بن چکی تھی اس کے لیے۔

مگر وہ جو بھی تھی خود منظر عام پر کیوں نہیں آئی۔اور وہ لڑکا کون ہو سکتا تھا جس نے زریام سے نکاح نامے پر دستخط لیے ؟ کرائے کا غنڈہ ؟ نہیں غنڈے اتنی اٹریکٹو پر سنیلٹی نہیں رکھتے۔

لیکن عشاء نے کہا تھا کہ شکل پر نہیں جانا چاہیے۔افففففف۔وہ سر ہاتھوں میں گرا کر بے بسی کی انتہا پر تھا۔

زری پریشان ہو ؟اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو عشاء اس کے سامنے کھڑی تھی۔

ہاں۔۔۔وہ اداسی سے بولا۔

ارے سچ میں پریشان ہو گیا؟ وہ بھی پریشان ہوئی تھی۔کیونکہ کتنی بڑی مصیبت کیوں نا آجائے وہ لوگ اسطرح پریشان نہیں ہوتے تھے۔

وجہ پریشے ہے عشاء۔زریام نے آخر اپنے دل کی بات مان ہی لی۔

پریشے ؟عشاء پر تو حیرتوں کے آسمان گرے تھے۔وہ آگے کچھ نہیں بولا تھا اور عشاء سمجھ چکی تھی۔عشاء کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ زریام پریشے سے محبت کرنے لگا ہے۔اگر حالات مختلف ہوتے تو شاید وہ اس بات پر بہت خوش ہوتی لیکن یہاں مسئلہ اس کی بچپن کی جان سے پیاری دوست کا تھا۔وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ زریام زویا کو ہرٹ کرنے کا سبب بنے۔

تمہیں اس بات کا یقین ہے زری کہ تمہیں پریشے سے واقعی محبت ہے۔یہ وقتی اٹریکشن ہو سکتی ہے۔

مجھے بھی یہی لگا تھا عشاء لیکن یہ وقتی اٹریکشن نہیں ہے۔ وہ لڑکی میری زندگی کا سکون ختم کرنے لگی ہے۔ میں کچھ کر نہیں پا رہا۔ میں ہر وقت اس کے بارے میں سوچتا رہتا ہوں۔

اگر اسے محبت کہتے ہیں تو میں اس سے بہت محبت کرنے لگا ہوں۔ وہ اپنے سارے جزبات عشاء کے سامنے بیان کر گیا اس بات سے انجان کہ اس کے اقرار سے وہ کس قدر پریشان ہو چکی تھی۔

جب زویا کو معلوم ہو گا تو وہ کیا کرے گی؟ دونوں طرف اس کے عزیز دوست تھے جن میں سے کسی ایک کو بھی وہ دکھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ایسے میں وہ کیا کرے کس کا ساتھ دے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

★★★

اس نے آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔ زریام اندر موجود نا تھا۔ وہ دروازہ کھولتی اندر آ کر اسے بند کر گئی۔

ایسا کیا تھا جو یہ مجھ سے چھپا رہا تھا چل بھئی زویا لگ جا کام پر۔ وہ پرجوش انداز میں کہتی وہ لفافہ ڈھونڈے لگی۔ اس بات سے بے خبر کہ وہ لفافہ اس کے لیے کتنی تکلیف کا باعث بنے گا۔

اس نے وارڈروب کھولا اور چیزیں الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگی۔ کمرے کا کوئی کونا ایسا نا تھا جو اس نے چھوڑا ہو۔ ہاں مل گیا۔ آخر کار اسے وہ لفافہ مل ہی گیا۔ زریام نے تو ٹینشن میں اسے کھول کر بھی نہیں دیکھا تھا۔

اس نے چمکتی نظروں سے لفافے کو دیکھا اور اسے کھولنے لگی۔ اس نے اند سے کاغذ نکالا اور کھول کر پڑھنے لگی۔

جس چیز کو وہ اتنے دنوں سے جاننا چاہ رہی تھی آج وہ جاننے کے بعد ایسا لگ رہا تھا کہ پوری حویلی اس کے سر پر آ گری ہو۔ اسے لگا اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ بے ساختہ اس نے گردن پر ہاتھ پھیرا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ قدرے گھبرا گئی تھی۔زریام نے اس کے ہاتھ میں وہ لفافہ دیکھ کر زور سے آنکھیں میچی۔

کیا ہے یہ ؟اس کے پاس آتے ہی وہ چلائی تھی۔

میرا برتھ سرٹیفکیٹ۔۔وہ پر سکون سا بولا۔ بھئی جب دیکھ چکی تھی تو پوچھ کر کیا ثابت کرنا چاہ رہی تھی؟

شٹ اپ زری۔۔۔وہ اور زور سے چلائی اور وہ نکاح نامہ فرش پر پھینکا۔

ڈونٹ شاؤٹ زویا۔ان نے زویا کو وارن کیا تھا۔اچھا تو نوبت یہاں تک آپہنچی کہ وہ اس پر چلانے لگا تھا۔اور آج وہ اس سے کہہ رہا تھا کہ وہ اونچی آواز میں بات نا کرے۔

زری جانتے ہو کیا کیا ہے تم نے ؟وہ اپنے آنسوؤں پر ضبط کرتے ہوئے بولی۔وہ اپنے آنسوؤں اپنے جزبات اس انسان کے سامنے واضح نہیں ہونے دے سکتی تھی۔

زویا یہ میری زندگی ہے میں جو بھی کروں جیسے مرضی گزاروں تمہیں کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔کیا الفاظ تھے نا۔زویا کو لگا اس کی اب تک کی مخلصی اس کے منہ پر مار دی گئی ہو۔جو بھی تھا ایک دوستی کا مان تو سلامت رکھتا نا وہ۔

وہ غصے سے کہتا واپس پلٹ چکا تھا۔جاتے جاتے دروازہ زور سے بند کر کے گیا۔زویا ویسے ہی کھڑی رہ گئی۔پھر اس نے نیچے جھک کر کاغذ اٹھائے اور اس کے کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ باہر لان میں میں بیٹھا دنیا جہاں کی مایوسی چہرے پر سجائے ہوئے تھا۔وہ اسے دیکھ کر اس کے پاس ہی آنے لگی۔کچھ بھی ہو جائے لیکن وہ لوگ اپنا تعلق ختم نہیں کر سکتے تھے۔

تمہیں پتہ ہے پریشے نے کیا کیا ہے ؟اس کے قریب پہنچتے ہی وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

کیا کیا ہے ؟اس کا لہجہ بھی سرد تھا۔

پریشے کسی لڑکے سے نکاح کر چکی ہے۔ سحر کی بات پر زین نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔

ڈونٹ ڈو دیس سحر پلیز۔ وہ بچی ہے ابھی۔ اب وہ اس حد تک چلی جائے گی کہ وہ پریشے کو بھی نہیں چھوڑے گی۔ اس کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

اسی لیے تو کہہ رہی ہوں اس کے بارے میں معلومات رکھا کرو۔ ویسے بچی نہیں ہے وہ۔ وہ اس کے سامنے بالکل بھی نرم لہجہ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔

کہنا کیا چاہتی ہو؟

وہی جو تم سمجھ رہے ہو۔ اور جانتے ہو اس نے یہ نکاح زبردستی کیا ہے۔

سٹاپ اٹ سحر۔۔ پلیز۔۔ بس کر دو یار کیوں کر رہی ہو تم یہ؟

میں جھوٹ نہیں بول رہی اگر تمہیں یقین نہیں ہے تو چلو آؤ اس کے کمرے میں چلتے ہیں۔ ثبوت ہمیں وہاں مل ہی جائے گا۔ وہ تھوڑی دیر خالی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر کھڑا ہوا اور پریشے کے کمرے کی جانب چل دیا وہ اسے غلط ثابت کرنا چاہتا تھا۔

کمرے میں داخل ہو کر وہ دیوار سے ٹیک لگائے پر سکون سی کھڑی ہو گئی۔ زین ہر جگہ دیکھتے نکاح نامہ تلاش کرنے لگا۔ اور آخر کار مطلوبہ چیز مل ہی گئی۔ اس نے ہاتھ میں نکاح نامہ پکڑے بے یقینی سے سحر کی طرف دیکھا۔ سحر نے کندھے اچکائے۔

اب اس کو ٹھیک کیسے کرنا ہے وہ تم دیکھو گے۔ وہ سیدھی ہوئی اور اس کی طرف بڑھی۔

مگر وہ یہ سب اکیلے نہیں کر سکتی۔ زین نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ لڑکی اتنا بڑا کام اکیلے تو نہیں کر سکتی تھی کسی نے تو اس کی مدد کی ہی ہو گی۔

کس نے کہہ دیا کہ اس نے یہ سب اکیلے کیا ہے۔ عارب بھی اس کے ساتھ تھا۔

عارب بھی؟ اس کی تو۔ وہ غصے سے کہتا کمرے سے باہر نکلنے لگا جب سحر نے اس کا بازو پکڑتے اسے روکا۔

اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔اس لڑکے کو حقیقت سے آگاہ کیسے کرنا ہے اس کے بارے میں سوچو۔ سحر کے کہنے پر وہ رک گیا۔

مگر یہ لڑکا تو۔

جانتی ہوں اسی لیے کہہ رہی ہو اس معاملے کو ختم کرو۔ وہ پریشانی سے نکاح نامہ بیڈ پر پٹختے بیڈ پر بیٹھا۔

★★★

زری تم نے دستخط کیے کیوں؟ عشاء بھی اسی کو قصوروار ٹھہرا رہی تھی۔

اگر میں دستخط نا کرتا تو اس وقت تم قبرستان میں بیٹھی میری قبر پر پھول چڑھا رہی ہوتی۔اس نے تنز کیا۔

لیکن لڑکی کون ہے؟ عشاء نے دوبارہ سوال کیا۔زویا سر جھکائے خاموش سی بیٹھی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔

یہ تو تم مجھے بھی نہیں پتہ۔اس نے اداسی سے جواب دیا۔

ابے او کم عقل انسان نکاح نامے پر لڑکی کا نام تو ہو گا نا۔عشاء نے اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا۔

ارے ہاں ٹینشن میں میں نے یہ تو سوچا ہی نہیں۔وہ جلدی سے اندر کی طرف بھاگا۔وہ دونوں بھی اس کے پیچھے اس کے کمرے میں جانے لگیں۔

کیا ہوا؟ نہیں مل رہا کیا؟ عشاء کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی جو ہر ایک چیز نیچے پھینکتا جا رہا تھا جبکہ زویا ابھی بھی خاموش تھی۔

زویا تمہارے پاس تھا نا؟ کہاں ہے؟ وہ پریشان سا زویا کی طرف پلٹا۔

مجھے نہیں معلوم۔یہیں کہیں ہو گا۔زویا نے کندھے اچکائے۔

مل کے ڈھونڈتے ہیں مل جائے گا۔ عشاء نے کہا تو وہ مل کر ڈھونڈنے لگے۔ ان تینوں نے کمرے کی ہر ایک چیز الٹ پلٹ کر کے رکھ مگر پھر بھی نکاح نامہ نہیں ملا تھا۔

کس نے اٹھایا ہو گا؟ وہ پریشان سا صوفے پر بیٹھا۔ پریشان تو عشاء بھی لگ رہی تھی مگر زویا کے چہرے پر پر سکون تاثر چھایا تھا۔

تو اسکا مطلب ہے کہ اب تک جن آنکھوں کا تم نے خوف پھیلا رکھا تھا وہ تمہاری ہیں ہی نہیں؟ ذوہان نے اس کی طرف دیکھتے بے یقینی سے کہا جو آنکھوں میں لینز لگا رہی تھی۔ سحر نے اس کی طرف دیکھا۔ جب میں اپنا بدلہ لے لوں گی اس کے بعد ان آنکھوں کا استعمال کبھی نہیں کروں گی۔ ویسے مجھے پسند ہے یہ رنگ۔

لیکن اب تمہاری پسند بدل جانی چاہیے۔

اچھا مجھے لگا تم کہو گے کہ اب تمہیں بدل جانا چاہیے۔

انسان بدلتا نہیں ہے راہ راست پر آتا ہے۔

اس کا مطلب ہے اب تک میں راہ راست پر نہیں تھی۔

بالکل بھی نہیں۔ ایک غلط کام تو میں بھی کر رہا ہوں تمہیں تمہارے طریقے سے تمہارا بدلہ لینے کی اجازت دے کر۔

ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کر رہی مگر تم مجھے اس بات کا یقین دلاؤ کہ میرے مجرموں کو قانونی طور پر سزا دلاؤ گے اور مجھے انصاف دلاؤ گے۔

تھوڑی دیر وہ اسے دیکھتا رہا۔ مجھ پر یقین تو کرو میں کر سکتا ہوں۔

جانتی ہوں میرے بارے میں معلوم کرنے کے لیے تم نے زین پر کتنا تشدد کیا تھا اور اب بات کر رہے ہو قانون کی۔ وہ تنزیہ بولی۔

وہ مجرم تھا۔

یہ بھی مجرم ہیں۔اور جرم کے پیچھے کی وجہ جانے بغیر تمہیں سزا دینے کا کوئی حق نہیں تھا۔

ٹھیک ہے تم جو چاہتی ہو کرو۔اس نے ہاتھ کھڑے کیے۔

ماضی۔۔۔

میں گھر میں کسی سے بھی اس بارے میں بات نہیں کر پا رہی کیونکہ بابا رشتہ نہیں دیں گے۔

جب تک تمہاری فیملی سے مل نا لیں۔مدیحہ پریشان سی بولی۔

تو ہم کچھ ایسا کرتے ہیں کہ انہیں میری فیملی سے ملوا دیتے ہیں۔عارف نے حل پیش کیا۔

تمہیں میرے گھر والے پاگل لگتے ہیں جو چھان بین نہیں کروائیں گے؟

کمال ہے اب تک تو تم نے مجھے یہ بات نہیں کہی کہ میرے پیرنٹس نہیں ہیں تو تم اس وجہ سے مجھ سے شادی نہیں کر سکتی۔

دیکھو تم میری محبت پر شک کر رہے ہو۔اسے برا لگا تھا۔

میں شک نہیں کر رہا میں صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ اب میں انکار نہیں سن سکتا۔

میں بھی مجبور ہوں۔

تو نہیں کرنا چاہیے تھا نا۔میرا پرپوزل قبول کر کے میری محبت پر یقین نہیں کرنا چاہیے تھا۔

تم اب اسطرح کرو گے؟

میں تمہاری شادی نہیں ہونے دوں گا۔کسی بھی صورت نہیں ہونے دوں گا۔

★★★

آج وہ لوگ شادی کی تاریخ طے کرنے آئے تھے۔اور وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔وہ کمرے سے باہر نکلی اور لان کی طرف بڑھی تاکہ ٹھنڈی ہوا اپنے اندر اتار کر تھوڑا سکون حاصل کر سکے۔وہ

لان میں داخل ہوئی تو اس لڑکے کو سامنے پا کر پلر کی اوٹ ہو گئی۔ وہ فون پر کسی سے محو گفتگو تھا۔

میں تمہارے لیے ہی یہ شادی کر رہا ہوں۔ وہ غور سے اسے سننے لگی۔

تمہیں ہی چاہیے نا ایک ایسی زندگی جہاں سب تمہارے مطابق ہو؟ اور ڈونٹ وری میں چھوڑ دوں گا اسے۔ وہ میری کزن ہے اور کتنی بے وقوف ہے میں اچھے سے جانتا ہوں۔ اس کے ذہن میں عجیب عجیب سوالات جنم لینے لگے تھے۔

تم نہیں سمجھ رہی میری بات اگر اس لڑکی کے سر پر کسی کا سایہ باقی نا رہے تو اس کے باپ کے سب کچھ پر اسکا حق ہو گا یعنی ہمارا۔ اس کے ذہن میں اچانک ہی دھماکے ہونے لگے تھے۔ اسے سمجھنے میں پل بھی نہیں لگا تھا کہ اس کی بات کا مطلب کیا ہے۔

وہ جلدی سے واپس اپنے کمرے میں آئی اور اپنا موبائل اٹھایا۔ وہ کتنی دیر اپنے موبائل کو تکتی رہ گئی۔ پھر اس نے موبائل پر انگلیاں چلانی شروع کی۔ پاسورڈ۔۔۔ کال لاگ۔۔۔ نمبر۔۔۔ اور اس نے کال ملا دیا۔ وہ غلط کر رہی تھی اپنے ماں باپ کا بھروسہ توڑ رہی تھی۔ ماں باپ کے ساتھ وفا نبھاتی تو محبت کی نظروں میں بے وفا ٹھہرتی۔ اور اگر ماں باپ کا غرور توڑ دیتی تو شاید کبھی اپنی نظروں میں نا اٹھ پاتی۔

یا اللہ میں کیا کروں؟ بیل جا رہی تھی مگر مقابل کال نہیں اٹھا رہا تھا۔ اسے بے چینی ہونے لگی تھی۔ نہیں اگر وہ شادی کر لے تو بھی تو اسکی فیملی کو خطرہ تھا۔

بیل جا رہی تھی مگر مقابل نے کال نہیں اٹھائی تھی۔

وہ کمفرٹر اوڑھے بیڈ پر لیٹی مسلسل کروٹ بدل رہی تھی۔ وہ جھنجھلا کر اٹھی اور اپنا موبائل دوبارہ اٹھایا۔ وہ صبح سے اس انسان کو کال کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ تھا کہ اس کی کال اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔

وہ کھڑی ہوئی اور کمرے سے باہر نکلی۔ باہر چاروں طرف اندھیرا تھا۔ رات کے دو بج رہے تھے اس وقت کوئی بھی نہیں جاگ رہا تھا۔ اس کا دماغ کام کرنا بند کر رہا تھا ذہن میں بہت سی سوچیں اکھٹی ہو کر اس کو پریشان کر رہی تھیں۔ وہ گھر سے باہر نکلی۔ گارڈ سو رہا تھا وہ آسانی سے باہر جا سکتی تھی مگر کیا یہ سہی تھا؟ اس نے مڑ کر اپنے گھر کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھیں پانی سے بھر گئی۔

کیا اسے کبھی کوئی معاف کرے گا؟ کیا اسے اس کا اللہ معاف کرے گا؟ لیکن وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ اسے وہ انسان بھی قبول کرے گا یا نہیں جس کے لیے وہ یہ سب کر رہی تھی۔ وہ باہر نکل گئی۔ اسے نہیں سمجھ آ رہا تھا کہ وہ کہاں جائے گی اور کس کے پاس جائے گی وہ بس اس شادی سے بچنا چاہتی تھی۔

وہ فلیٹ کے سامنے کھڑی اس انسان کو ایک مرتبہ پھر کال کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔ وہ ایک لڑکی ہو کر اتنی ہمت کر آئی تھی اپنے گھر سے نکل کر اس کے گھر تک پہنچ آئی تھی۔ صرف محبت کی خاطر۔ ایک نامحرم کی خاطر۔ یہ بھی نا سوچا کہ وہ تو نامحرم ہے اور وہ ایک اکیلی لڑکی اس کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

سرد ہوا اسے کپکپانے پر مجبور کر رہی تھی۔ مقابل نے کال اٹھائی تو اس کی رکی سانسیں جیسے تھوڑی بحال ہوئی تھیں۔

کہاں ہو تم؟ کال ریسیو ہوئی تو وہ فوراً بولی۔

کیوں کال کی ہے؟ کیا اپنی شادی پر انوائیٹ کرنے کے لیے؟ وہ تنزیہ بولا۔

باہر آؤ۔

باہر؟ وہ تیزی سے بیڈ سے کھڑا ہوا۔

میں باہر کھڑی ہوں اور بہت سردی ہے باہر۔ اس کی بات سنتے ہی عارف کا دماغ بھک سے اڑا۔

وہ بغیر جوتے پہنے جلدی سے باہر بھاگا۔اس نے دروازہ کھولا تو وہ سامنے کھڑی تھی۔چادر سے منہ ڈھانپے سردی سے کانپ رہی تھی۔تم اس وقت یہاں کیسے آئی؟وہ بولا نہیں تھا چلایا تھا۔

تمہارے لیے آئی ہوں۔

تم ہر فیصلہ خود کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔واپس جاؤ۔اس نے مدیحہ کا بازو پکڑا اور اس کا رخ دوسری طرف موڑا۔

کیا میں اپنی تزلیل کروانے آئی ہوں؟وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے پوچھنے لگی۔

مقابل نے بے بسی سے اسے دیکھا۔دیکھو مدیحہ بہت محبت ہے مجھے تم سے۔جانتا ہوں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔لیکن اگر تم میرے لیے کچھ کرنا چاہتی ہو تو ایک دفعہ اپنے گھر والوں سے بات کرلو۔آگے جو بھی ہو گا مجھے منظور ہے لیکن میں یہ نہیں چاہتا کوئی میری مدیحہ کے کردار پر انگلی اٹھائے۔

واپسی کے دروازے بند ہو چکے ہیں عارف۔

شاید ہمارا ساتھ ایسے ہی لکھا تھا۔کیا میں تمہیں قبول نہیں ہوں؟اس کے انداز پر عارف کو خود پر شرمندگی محسوس ہوئی تھی۔

وہ تھوڑی دیر اسے دیکھتا رہا۔ٹھیک ہے ہم ابھی نکاح کریں گے۔اس نے راستہ چھوڑا تو وہ اندر داخل ہوئی۔

★★★

شادی کے تین ماہ بعد وہ واپس کراچی آئے تھے۔تھوڑی دیر کے لیے ان کا منظر سے غائب ہونا بنتا تھا۔جب وہ واپس آئے تو مدیحہ بہت بار اس سے کہہ چکی تھی کہ اسے اپنے گھر والوں سے ملنا ہے مگر وہ ملوانے کو تیار نا تھا۔وہ اسے کیسے بتاتا کہ اس کے گھر سے بھاگ جانے کا صدمہ اس کا باپ برداشت نہیں کر پایا اور وہ اس وقت کوما میں ہے۔

وہ اسے تکلیف میں کیسے دیکھ سکتا تھا؟اسی لیے اس نے یہ بات مدیحہ سے چھپانا بہتر سمجھی۔

آج وہ گھر جلدی آیا تھااور بہت پریشان بھی لگ رہا تھا۔

تم اپنے گھر والوں سے ملنا چاہتی ہو؟ وہ ڈائنگ ٹیبل سے برتن سمیٹ رہی تھی جب عارف نے پوچھا۔

ہاں لیکن ان کا ریکشن پتہ نہیں کیا ہو گا۔وہ اداسی سے بولی۔

مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ یہ بات اس لڑکی کو کیسے بتائے۔

تمہارے بابا۔۔۔ابھی اس نے پوری بات بتائی ہی نا تھی کہ پلیٹیں اس کے ہاتھ سے پھسلتی نیچے گر گئی۔

اس نے عارف کی طرف دیکھا۔اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔اس نے اگلا الفاظ استعمال کیے اور مدیحہ کو لگا وہ ہل نہیں سکے گی۔تم۔۔تم جھوٹ بول رہے ہونا۔۔۔وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی اور اسے شرٹ سے پکڑا۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔اس نے پیار سے اس کو گلے لگایا۔یہ سب میری وجہ سے ہوا۔میں قاتل ہوں اپنے باپ کی۔وہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچے رونے لگی۔

★★★

وہ اس گھر میں داخل ہوئی تو ہر طرف ماتم کا سماں تھا۔وہ دھڑکتے دل کے ساتھ آگے بڑھی اور بھاگ کر میت کے پاس پہنچی۔اسے دیکھتے ہی اس کی بڑی بھابھی کی کھڑی ہوئی۔

اب کیا لینے آئی ہو۔اس سے پہلے کے وہ نیچے بیٹھتی اس کی بھابھی نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

مجھے ایک دفعہ بابا کو دیکھنا ہے۔وہ آنسوؤں کے درمیان بولی۔

مر گیا تمہارا باپ۔اور اسے یہ بالکل بھی گوارا نہیں ہوگا کہ تم اس کا چہرہ دیکھو۔اس نے مدیحہ کو پیچھے کی طرف دھکا دیا۔اس سے پہلے کے وہ گرتی کسی نے اسے پیچھے سے تھاما تھا۔

ایک دفعہ۔صرف ایک دفعہ۔وہ تڑپ کر بولی۔

لے جاؤ اسے یہاں سے اور دوبارہ کبھی لوٹ کر نا آنا ورنہ جان سے مار دیے جاؤ گے۔اس نے عارف کی طرف دیکھتے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

نہیں۔مجھے کہیں نہیں جانا۔اس نے عارف کے حصار سے خود کو نکالا۔مجھے میرے بابا کو دیکھنا ہے۔اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی اس کی بھابھی نے پھر سے اسے پکڑا۔

کہا نا لڑکی دفع ہو جاؤ یہاں سے۔میت کے سامنے تماشہ بن چکا تھا۔سب رشتے دار وہاں موجود لوگ طرح طرح کی باتیں کرنے لگے تھے۔عورتوں کے علاوہ وہاں پر مرد صرف عارف ہی موجود تھا۔

بھابھی میں مر جاؤں گی۔ایک دفعہ دیکھنے دیں نا۔وہ نیچے فرش پر گری اور بے ہوش ہو گئی۔کسی کو کوئی فرق نا پڑا تھا۔

عارف جلدی سے اس کے پاس بیٹھا اور اس کے گال تھپتھپانے لگا۔اگر اسے کچھ ہوا چھوڑوں گا نہیں میں کسی کو۔وہ غصے سے کہتا ہوا اسے اٹھا وہاں سے باہر نکلا تھا۔

★★★

ان کی کنڈیشن بہت خراب ہے۔نرویس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔اور بچے کی جان کو بھی خطرہ ہے۔

بچہ ؟اس نے چونک کر ڈاکٹر کو دیکھا۔

ہم کوشش کر رہے ہیں آپ دعا کریں۔ڈاکٹر اپنے وہی الفاظ استعمال کرتی چلی گئی جو وہ ہر ایک کے سامنے استعمال کرتی تھی۔وہ ویسے ہی کھڑا رہا۔اس خوشی کی تو اسے خواہش تھی مگر یہ

خوشی اسطرح اس کے سامنے آئی اس کا اندازہ نا تھا۔ جہاں اسے خوش ہونے کا موقع ہی نہیں ملے گا۔

اس نے کتنی دعائیں مانگی تھی۔ کیا کیا تھا جو اس نے نا کیا ہوا ہو۔ اور آخر کار اللہ نے اس کی سن ہی لی۔ اور اس کے بیوی اور بچے دونوں کو اسے واپس لوٹا دیا۔ ڈاکٹرز نے کہا تھا کہ اسے اس ماحول سے نکال کر پر سکون اور اچھا ماحول دیا جائے تاکہ وہ جلد از جلد سروائو کر سکے۔ اس کے بعد وہ اسے لے کر وہاں سے بہت دور جانا چاہتا تھا جہاں انہیں کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نا ہو۔ جہاں وہ اپنی زندگی آرام سے گزار سکیں۔ اپنی خوشیاں بانٹ سکیں۔

★★★

وہ اندر داخل ہوا تو عجیب سا منظر دیکھا۔ کیا ہوا؟ ماہ آپی کیوں رو رہی سب خیریت تو ہے نا؟ وہ عشاء کے پاس جھکتے کہنے لگا۔

اریز۔۔۔ یار پتہ نہیں کہاں چلا گیا۔ ابھی بھی سب اسے ہی ڈھونڈنے نکلے ہیں۔ عشاء نے جواب دیا۔ رو تو وہ بھی رہی تھی۔ یہ بچہ ہمیشہ انہیں ایسے ہی پریشان کرتا تھا۔

کیا مطلب کہاں چلا گیا؟

نہیں معلوم زری۔ بچہ ہے شاید کھیلتا ہوا کہیں چلا گیا ہو گا۔

ٹھیک ہے میں بھی جاتا ہوں۔ زریام بھی جلدی سے باہر نکلا تاکہ اریز کو ڈھونڈ سکے۔

وہ بچہ کرسی پر بیٹھا۔ سٹرا کے ذریعے جوس پیتا ہوا سامنے موجود انسان کو مسلسل تکتا جا رہا تھا۔

مقابل بھی خاموشی سے بیٹھا اس کی ہر ایک حرکت کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

اب اپنے بارے میں کچھ بتاؤ گے؟ زین نے پیار سے پوچھا۔

تا بتاؤں ؟ وہ بچہ آرام سے بولا۔ جبکہ زین کی اب بس ہو رہی تھی۔ کتنی دیر سے اس بچہ نے اسے باتوں میں لگا رکھا تھا مگر اپنے بارے میں کچھ بتا ہی نہیں رہا تھا۔ اور اوپر سے اسکا تو تلا بولنا۔ زین اس کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش میں تھک چکا تھا۔

اب وہ کیا کرے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

کیا ہوا کچھ پتہ چلا؟ ذوہان گھر واپس آیا تو ماہ روش تڑپ کر اسکی طرف بڑھی۔ رو رو کر اسکا برا حال تھا۔

ذوہان شرمندہ سا نفی میں سر ہلانے لگا۔ اس کے جواب ملتے ہی وہ پھر سے رونے لگی تھی۔

عشرت بیگم تو اسے سنبھال نہیں پا رہی تھیں۔

تو دوبارہ جائیں نا۔ کچھ بھی کریں ڈھونڈیں اسے۔ عشاء اس کے پاس آتے ہوئے بولی۔

میں نے پولیس میں کمپلین کر دی ہے جیسے ہی کوئی معلومات ملے گی وہ ہمیں اطلاع کر دیں گے۔

وہ اس سے کہتا ہوا ضامن کو کال کرتے ہوئے باہر نکلنے لگا۔

وہ سب ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک چکے تھے مگر اس بچہ کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ زریام اب اس کو تلاشتا ہوا ریسٹورنٹ میں داخل ہوا۔ ابھی اس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں ہی تھیں کہ دل میں خیال آیا کہ وہ یہاں کیسے ہو سکتا ہے۔ اسے کہیں اور ڈھونڈنا چاہیے۔ بغیر وقت کا ضیاع کیے۔

ابھی کہ وہ واپس مڑتا اس دفعہ دیکھ لینے کا خواہش مند ہوا۔ ہو سکتا تھا وہ اسے مل جائے۔ اس نے قدم آگے بڑھائے۔

ابھی وہ تھوڑا آگے ہی بڑھا تھا کہ سامنے کا منظر دیکھ کر حیرت میں مبتلا ہوا۔ وہ تیزی سے اس کے پاس پہنچا۔ اریز۔۔۔ تم یہاں کیسے پہنچے ؟ وہ حیرانی سے پوچھنے لگا۔

یہ بچہ ؟ اس کی پریشانی دیکھتے زین کو لگا کہ اس بچے کا کوئی نا کوئی تعلق تو ہے اس سے۔

یہ آپکو کہاں ملا؟ وہ سامنے والے سے دریافت کرنے لگا۔

تم زیادہ جلدی نہیں آگئے ؟ اریز بولا تو زین نے چونک کر اسے دیکھا۔اس کا مطلب ہے کہ وہ ٹھیک سے بول سکتا تھا۔اتنا وقت ایسے ہی اس نے اس کا دماغ گھمایا۔

یہ ٹھیک سے بول سکتا ہے ؟اس نے زریام کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی ہاں۔ہمارے ساتھ بھی اکثر ہوتا ہے۔اس نے اریز کو گود میں اٹھایا۔

بہت شکریہ آپکا۔زریام شکریہ ادا کرتے وہاں سے جانے ہی لگا تھا کہ اریز کی آواز پر رک گیا۔

ایک منٹ۔۔مجھے نیچے اتارو۔زریام نے اس کے کہنے پر اسے کرسی پر کھڑا کیا۔اریز نے زین کو جھکنے کا اشارہ کیا تو وہ اس کی طرف جھکا۔اس نے زین کے گال پر کس کی۔زریام کا تو منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔یہ بچہ اپنے باپ کو کس نا کرے اور اسے کیسے کر رہا تھا؟

کسی کا احسان نہیں رکھتے۔اس نے اپنا گال آگے کیا تو زین نے مسکراتے ہوئے اس کے گال پر کس کیا۔زریام حیران سا کھڑا اسے دیکھ رہا تھا یہ بچہ پیدا ہوا تھا یا ڈانلوڈ؟

اس نے سر جھٹکا اور اسے واپس اٹھایا۔ابھی کہ وہ وہاں سے جاتا زین نے اسے روکا تھا اور اس سے نمبر مانگا تھا۔بغیر جان پہچان کے زریام نے جلدی میں اسے اپنا کانٹیکٹ نمبر دے دیا۔

وہ اس کو ساتھ لیے وہاں سے نکلنے لگا اور ساتھ ہی گھر میں بھی کال کر کے اطلاع دے دی تاکہ وہ لوگ پریشان نا ہوں۔

★★★

وہ کمرے میں داخل ہوئی اور لائٹ جلا کر بیڈ پر آکر بیٹھی۔اتنا ہنگامہ ہوا تھا آج اس کا تو سر چکرا رہا تھا۔پھر اچانک ہی ذوہان کا خیال آیا تھا۔وہ دوبارہ کہاں چلا گیا؟اب ہر رات خود سے ہی چلا جائے گا کیا؟عشاء کو امید نہیں تھی کہ وہ اتنی آسانی سے اس کی بات مان سکتا ہے۔یہاں تو وہ کچھ کہہ ہی نہیں رہا تھا۔مزا نہیں آرہا تھا بھئی۔

لڑائی دونوں اطراف سے برابر کی ہونی چاہیے۔تب ہی تو مزہ آتا ہے۔

اس نے موبائل اٹھایا اور اسے کال کرنے لگی۔موبائل بجنے کی آواز کمرے میں گونجنے لگی۔لو جی موبائل بھی گھر چھوڑ گئے ہیں۔وہ اس کا موبائل ڈھونڈنے لگی۔تکیے کے پاس سے اس نے موبائل اٹھایا۔

موبائل کی سکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں سرخی پھیلنے لگی۔"میری آفت" اس کی اتنی جرات میرا نمبر آفت کے نام سے سیو کر رکھا ہے۔

وہ غصے سے آگ بگولہ ہوئی تب ہی اس کی نظر اپنے موبائل پر پڑی۔"سڑیل کزن" وہ جز بز ہوئی۔سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھتا چلا گیا۔ہاں تو آفت لکھا ہے تو کیا ہوا میری بھی تو لکھا ہے۔اس نے دونوں موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھے۔

★★★

زری تمہیں سچ میں پریشے سے محبت ہے؟وہ اس کے ساتھ کلاس روم سے باہر نکلتے ہوئے پوچھنے لگی۔

سچ ہو یا جھوٹ اب تو کچھ نہیں ہو سکتا۔

کیوں نہیں ہو سکتا۔جب اس لڑکی کا کوئی اتہ پتہ ہی نہیں ہے تو تم اپنا وقت ضائع کیوں کرو گے؟ میری مانو تو کہہ دو پریشے سے۔عشاء نے یہ بات کس طرح سے کی تھی یہ تو صرف وہی جانتی تھی۔اگر اسے زویا سے محبت نہیں ہے تو اس کے لیے کیا ہی کر سکتی تھی مگر وہ بھی تو اس کا دوست تھا نا۔وہ اپنے دونوں دوستوں کو ایک ساتھ بکھرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اس نے کوئی جواب نا دیا وہ بھی شاید یہی ارادہ رکھتا تھا۔اب نا اس کے پاس اس لڑکی کے بارے میں کوئی معلومات تھی وہ کیسے ڈھونڈتا اسے؟وہ اپنی زندگی اس نکاح نامے کے پیچھے ضائع نہیں

کر سکتا تھا۔اسے اپنی زندگی جینے کے بارے میں سوچنا چاہیے۔اسے اپنے بارے میں سوچنا چاہیے۔

اس نے پہلے پریشے کو دیکھا اور پھر اپنے ساتھ ساتھ چلتی عشاء کو۔ کیا وہ کہہ دے اس سے اپنے دل کی بات؟عشاء اس سے نظریں چرانے لگی۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنے قدم پریشے کی جانب بڑھائے۔ کہیں وہ جلدی تو نہیں کر رہا تھا؟ وہ رک گیا اور پلٹ کر عشاء کی طرف دیکھا۔اس کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے عشاء دوسری طرف دیکھنے لگی۔

اس کے قدم خود بخود پریشے کی جانب اٹھنے لگے۔زویا دور سے نم آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔وہ نکاح نامے پر اس لڑکی کا نام دیکھ چکی تھی اور اسی نے عشاء سے کہا تھا کہ وہ زریام کو پریشے کو پرپوز کرنے کا کہے۔کمال ضبط تھا اس کا بھی اس لڑکے سے وہ اس وقت محبت میں مبتلا ہوئی تھی جب اسے محبت کا مطلب بھی نا پتہ تھا۔اور آج وہ اس کی خوشی کے لیے خود کو موقع دیے بغیر پیچھے ہٹ رہی تھی۔عشاء نے زویا کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر اس قدر تکلیف کا تاثر دیکھ اس کو اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔اسے زویا کی باتوں میں آکر زریام سے کچھ نہیں کہنا چاہیے تھا۔

اس کا دل کیا وہ ابھی اسے روک دے اور اس سے کہہ دے وہ کسی اور سے کیسے محبت کر سکتا ہے؟اس کی محبت پر صرف زویا کا حق ہونا چاہیے تھا۔اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔وہ دوستی کا حق ادا نہیں کر پائی۔

وہ پریشے کے پاس پہنچا تو پریشے نے اس کی طرف دیکھا۔ تھوڑی دیر وہ بغیر پلک جھپکائے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔

زویا نے پلکیں جھپکائیں۔اسے لگا اس کا دل بند ہو جائے گا۔کیا وہ اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ سکتی تھی؟کیا وہ اتنی بہادر تھی؟کیا وہ اتنی مضبوط تھی؟

نہیں۔۔اگر آج وہ وہاں سے چلی جائے تو خود کو کبھی نہیں سنبھال پائے گی۔آج اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اسے کسی اور کا بنتا دیکھنا تھا کہ دل ایک بار میں ہی مر جائے۔

وہ روز روز کی اذیت سے چھٹکارا پانا چاہتی تھی۔اس میں اتنی سکت نا تھی کہ وہ روزانہ آنسو بہا سکے۔چیخ سکے۔چلا سکے۔

اپنی حالت کا اندازہ ہونے کے بعد پریشے نے نظریں جھکائیں تھیں۔وہ ابھی بھی اس کی لرزتی پلکوں کو دیکھ رہا تھا مگر پلکوں سے زیادہ تو اس کا دل لرز رہا تھا۔اس کا اتنا پاس آنا اسے اچھا لگ رہا تھا اور عجیب بھی۔وہ کیوں اس کے سامنے آ کھڑا تھا؟اور اس طرح دیکھنے کا مقصد کیا تھا۔

بے ساختہ ہی اس کی نظر عشاء پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اس کی نظریں عشاء سے ہٹ کر اس کے پیچھے کھڑی زویا کی طرف اٹھی۔

کنزل کی کہی گئی باتیں یاد آئی تھیں۔کچھ دیر پہلے اس کے پاس آنے پر جو جزبہ اسے اپنے دل میں پیدا ہوتا محسوس ہوا تھا وہ کہیں دور چلا گیا تھا۔اس کی آنکھوں میں حیرت در آئی۔کنزل ٹھیک کہہ رہی تھی۔مگر اس کا دل اس بات کو ماننے سے انکاری تھا۔

کنزل کی کہی گئی بات کا ثبوت اس کے سامنے تھا۔کاش کنزل جھوٹی نکل جائے اور وہ ایسا کچھ نا کہے۔کاش وہ اس کی ذات کی کرچیاں نا بکھیرے۔ایک دفعہ پھر اس نے ان تینوں کو دیکھا۔وہ ابھی تک خاموش کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اس کا دل،اس کا وجود خوف سے بری طرح لرز رہا تھا۔پریشے مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔پریشے کو لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی۔اس نے پل بھر کے لیے آنکھیں بند کیں۔کنزل سچ کہہ رہی تھی

وہ وہی بات کہنے کا ارادہ رکھتا تھا جو وہ اس کے منہ سے سننے کی خواہش مند تھی۔ مگر وہ غلط طریقے سے غلط مقصد سے کہہ رہا تھا۔

پریشے نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ کیا وہ اپنی محبت کے ہاتھوں اس طرح رسوا ہو گی؟

مجھے تم سے۔۔۔ پریشے کو لگا جیسے اس کے دل نے دھڑکنا بند کر دیا ہو۔ وہ کہہ کیوں نہیں رہا تھا؟ تمہید کیوں باندھ رہا تھا؟

مجھے۔۔ وہ پھر سے خاموش ہو گیا۔ کتنا مشکل ہوتا ہے نا اپنی محبت کا اعتراف کرنا۔ اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

مجھے تم سے محبت ہے۔ کیا تم میری اس محبت پر یقین کر کے میرا ساتھ قبول کرنا چاہو گی؟ وہ اپنی آنکھوں میں اُبلتے آنسوؤں پر ضبط کرنے لگی۔ یہ بات تو ہمیشہ سے ہی وہ اس کے منہ سے سننا چاہتی تھی۔ اگر اس نے ہاں کر دی تو وہ لوگ اپنی لگائی شرط اس پر واضح کر کے اس کا تماشہ بنا دیں گے۔ نہیں وہ اپنا تماشا بنتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی۔

فضا میں زوردار تھپڑ کی آواز گونجی۔ جس نے وہاں وجود تمام سٹوڈنٹس کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ عشاء اور زویا نے بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

پریشے کی آنکھوں سے آنسو ابل ہی پڑے۔ ابھی وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے پریشے نے اسے گریبان سے پکڑا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے یہ بات کہنے کی؟ جانتے ہو میں کون ہوں؟ وہ طیش سے چلائی۔ وہ متحیر سا کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ الفاظ ساتھ ہی نہیں دے رہے تھے۔

جانتے ہو تمہارا نام و نشان مٹوا سکتی ہوں اس زمین سے۔ اس نے جھٹکے سے زریام کو چھوڑا تو وہ دو قدم پیچھے ہوا۔

یقیناً اتنا کافی ہو گا تمہارے لیے۔آج کے بعد تم کسی سے بھی یہ الفاظ کہہ نہیں سکو گے۔اگر زرا سی بھی عزت نفس سلامت ہو تو۔وہ حقارت بھری نظر اس پر ڈال کر وہاں سے چلی گئی۔وہ ایسے ہی کھڑا رہ گیا۔عشاء بھاگ کر اس کے پاس پہنچی تھی۔ابھی کہ وہ اسے ہاتھ بھی لگاتی زریام نے ہاتھ کھڑا کر کے اسے روکا۔

زری۔۔۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔وہ بمشکل بولا۔

زری۔۔۔

میں نے کہا جاؤ۔وہ چلایا تو عشاء ڈر کر پیچھے ہوئی۔بلکہ مجھے ہی جانا چاہیے۔وہ اس سے کہتا آگے بڑھا۔عشاء اس کے پیچھے ہی لپکی۔میرے پیچھے آنے کی کوشش مت کرنا۔اسے وارن کرتا وہ وہاں سے جانے لگا۔

اس نے چاروں طرف دیکھا۔اسے دبی دبی ہسی اور سرگوشیوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔وہ غصے سے واپس مڑی۔یقیناً وہ پریشے کو چھوڑنے کا ارادہ بالکل بھی نہیں رکھتی تھی۔وہ تیز تیز قدموں سے کوریڈور سے گزر رہی تھی۔جب کسی نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔وہ بوکھلا گئی۔عشاء نے اس کا بازو مروڑ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا سر دیوار کے ساتھ لگا یا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے تھپڑ مارنے کی؟وہ اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے سرد مہری سے بولی تھی۔پریشے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرنے کی کرنے لگی مگر اس کی گرفت کافی مضبوط تھی۔

تم بھی تو ایک لڑکی ہو اگر کوئی تمہارے ایسا کرتا تو تم کیا کرتی؟وہ پر سکون سی بولی۔

میں فوراً اس کا پرپوزل قبول کر لیتی اگر میں اس کے کردار کے بارے میں جانتی ہوتی۔

کردار؟ وہ ہنسی۔

مجھ پر شرط لگانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا ناکہ میں کچھ بھی کر سکتی ہوں۔

شرط؟ عشاء کی گرفت ڈھیلی ہوتی گئی۔ پریشے نے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا تو وہ ڈائز سے ساتھ جالگی۔ اس نے ناگواری سے اپنے بازو کی طرف دیکھا جہاں اسے تکلیف کا احساس ہوا تھا۔

کیوں مجھے پروپوز کرنے کی شرط نہیں لگائی تھی تم لوگوں نے؟ پریشے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

وہ تم سے محبت کرتا ہے۔ عشاء منمنائی

اب جب اپنے کھودے گڑھے میں گرے ہو تو تکلیف کس بات کی ہے؟ وہ چہرے پر زہریلی ہسی لیتے اس سے کہہ کر باہر نکل گئی۔

ہم نے؟ شرط لگائی؟ پریشے پر؟ او گوڈ۔۔۔ اس کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

★★★

کوئی آپ سے ملنے آیا ہے۔ زویا وقار نام بتایا ہے۔ ملازمہ نے اسے آکر اطلاع دی۔ وہ حیرت میں مبتلا ہوئی۔ شاید یہ بھی عشاء کی طرح دھمکانے آئی ہو گی۔ وہ چہرے پر طنزیہ ہسی لیے کمرے سے باہر نکلی۔

جیسے ہی وہ لاؤنج میں داخل ہوئی زویا جلدی سے کھڑی ہوئی۔ تمہیں کچھ دینے آئی ہوں۔ اس نے اپنے بیگ سے وہ نکاح نامہ نکالا اور پریشے کو پکڑا یا۔

پریشے نے وہ نکاح نامہ کھول کر دیکھا۔ ہاتھوں پر ہلکی سی کپکپاہٹ طاری ہوئی تھی۔ دل خوف میں مبتلا ہوا تھا۔ زویا کے پاس یہ نکاح نامہ کیسے ہو سکتا تھا؟ اس کے ذہن کو بہت سے سوالوں نے آگھیرا۔

مجھے لگا تھا زری نے اپنی مرضی سے یہ نکاح کیا ہے۔ مگر وہ تو لڑکی کا نام تک نہیں جانتا تھا۔ دیکھو تم نے یہ نکاح جس طریقے سے بھی کیا وہ میں نہیں جانتی مگر زری سے چھپانے کی وجہ کیا ہے؟ میں اسے بتانا چاہتی ہوں مگر مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے اور ویسے بھی جب اسے معلوم ہو گا وہ مجھے طلاق دے سکتا ہے کیونکہ اس میں اس کی مرضی شامل نہیں تھی۔ وہ بے بس سی صوفے پر بیٹھی۔

جانتی ہو اپنی محبت کا اظہار کر دینا کتنی بہادری کی بات ہوتی ہے؟ زویا کی پلکیں بھیگی تھیں۔ وہ اسے کہہ رہی تھی کہ اپنی محبت کا اظہار کر دینا بہادری کی بات ہوتی ہے۔ خود وہ جو اسے اس شخص کے لیے منانے آئی تھی جس کی خاطر وہ آج مرنے کو بھی تیار تھی۔

اس سے پہلے کہ اسے کہیں اور سے معلوم ہو اسے خود ہی بتا دو تا کہ معاملہ سنبھل جائے۔ وہ کہہ کر جلدی سے باہر نکلی۔ وہ اس کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔ ہاں وہ کیوں کسی کے سامنے روئے؟ وہ اپنی تکلیف چھپانا جانتی تھی۔ اور یہی ایک چیز تھی جو آج اسے بہت بری لگ رہی تھی۔ وہ رونا چاہتی تھی۔ وہ سب سے کہنا چاہتی تھی کہ اپنی محبت خود اپنے ہاتھوں سے کسی کے حوالے کر دینا کس قدر تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ وہ بتانا چاہتی تھی کہ وہ بہت کمزور ہے برداشت نہیں کر سکتی۔

پریشے نم آنکھوں سے لاؤنج کے دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے وہ ابھی گزری تھی۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی وہ پریشان سی صوفے پر بیٹھی تھی۔ اب نا وہ اس کے ساتھ ہاسپٹل جاتی تھی اور نا ہی اس سے بات کرتی تھی۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا۔ کن اکھیوں سے اسے بھی دیکھ رہا تھا۔ ماہم وہاں سے کھڑی ہوئی اور دراز کھول کر کچھ تلاشنے لگی۔ مطلوبہ چیز ملنے پر وہ ارحم کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

کیا ہے یہ ؟ ہاتھ میں پکڑا موبائل زور سے بیڈ پر پھینکا۔ تم اب تک مجھے ایسی ایسی باتیں کہتے رہے جن کو سن کر میں سمجھتی تھی تم سے بہتر ہمسفر میرے لیے ہو ہی نہیں سکتا مگر تم بھی نکلے نا دھوکے باز۔ وہ غصے میں جو سمجھ آ رہا تھا بول رہی تھی۔

ارحم نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کیوں ؟ مجھے پہلے دوسروں سے زلیل کرواتے ہو پھر خود اپنی باتوں سے اپنی محبت کا یقین دلاتے ہو۔ کیا ہو گیا تم ؟ وہ غصے سے واپس مڑی اور ہاتھ مار کر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ہر ایک چیز نیچے گرا دی۔

وہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی اور خود کو پر سکون کرنے لگی جبکہ وہ ابھی بھی متحیر سا کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

طلاق دو مجھے۔ ماہم نے ارحم کی طرف دیکھتے آرام سے کہا۔

جی ؟

میں نے کہا ابھی اسی وقت طلاق دو مجھے۔ میں ایک بھی لمحہ اور تمہارے ساتھ اس گھر میں اس کمرے میں تمہارے نام کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ وہ پھر سے چلائی۔ اس کے لیے خود کو پر سکون رکھنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔ ارحم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یوں اچانک اسے ہو کیا گیا ہے۔

مجھے لگتا ہے آپ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ ارحم نے بازو سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھانا چاہا مگر ماہم نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ میں کہا تھا نا اپنی حد پار کرنے کی کوشش مت کیا کرو۔ اس کے لہجے پر ارحم لب بھینچ گیا۔

تھک گیا ہوں میں آپ کو اپنی محبت کا یقین دلاتے دلاتے۔ مگر مجھے لگتا ہے آپ سہی کہتی ہیں آپ میرے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی اور میرے لیے آپ کی خوشی سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں ہے۔

مجھے اب تمہاری کسی بات پر یقین نہیں ہے۔ نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے۔ وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولی۔

طلاق چاہیے آپ کو؟

ہاں۔۔۔

ٹھیک ہے جائیں یہاں سے میں بھیج دوں گا۔ وہ جزبات سے عاری لہجے میں بولا۔

مجھے ابھی اسی وقت طلاق دو۔

منہ سے دے نہیں سکوں گا کاغذات بجھوا دوں گا۔

ابھی بھی ارحم؟ اب تو ختم کر دو اسے۔ کیسے کر لیتے ہو؟ زبان سے کچھ عمل سے کچھ۔ جانتے ہو ایسے لوگوں کا شمار منافقین میں ہوتا ہے۔

ماہم پلیز سوچ سمجھ کر بولیں تاکہ کل کو اپنے الفاظوں پر پچھتاوا نا ہو۔ وہ بغیر اس کی طرف دیکھے بولا۔ آواز تھوڑی اونچی تھی۔

وہ چپ ہو گئی۔ جب سے وہ ارحم کی زندگی میں آئی تھی اس نے اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی۔ کاغذات بیجھنے میں دیر مت کرنا۔ وہ اس سے کہتی فوراً کمرے سے باہر نکل گئی۔

★★★

بھائی آپ نے یہ نکاح نامہ زریام کو بجھوایا تھا؟ وہ عارب کے پاس آتے گویا ہوئی۔

ہاں۔ وہ سٹڈی روم میں کتابوں کے ریک کے سامنے کھڑا تھا۔

کیوں؟

اسے یاد دلانے کے لیے کہ وہ نکاح شدہ ہے۔ اس کی بات سنتے ہی پری کا دھیان سیدھا زویا اور عشاء پر گیا۔ شاید عارب نے انہیں ایک ساتھ دیکھا ہو۔

بھائی وہ اس کی دوست ہیں۔

اچھا لگتا تو نہیں تھا۔ وہ کتابوں پر شہادت کی انگلی پھیرتے لگا۔ مطلوبہ کتاب ملتے ہی اس نے کتاب نکالی۔

کیا بات کر رہے ہیں آپ بھی؟ میں۔۔۔ وہ کچھ بولتے بولتے چپ ہو گئی۔ سمجھ اسے خود بھی نا آ رہا تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے اور کیا کرنا چاہتی ہے۔ وہ بلکل لاپرواہ سا اپنے کام میں مصروف تھا۔

★★★

وہ اپنے دوپٹے سے الجھتی ہوئی ہڑبڑی میں باہر نکل رہی تھی۔ اچانک ہی اس کی نظر سامنے موجود لڑکی پر پڑی تو بے ساختہ ہی وہ دروازے کے پیچھے چھپی۔

انہیں کس نے انوائیٹ کیا؟ وہ سرگوشی نما آواز میں خود سے کہنے لگی۔

وہ کسی سے محو گفتگو تھا۔ وہ جیسے ہی پلٹا کسی لڑکی سے ٹکرایا۔ جوس کا کلاس اس لڑکی کے کپڑوں پر گر چکا تھا۔ زویا نے منہ کھولے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا۔ مقابل خاصا پریشان ہوا تھا۔ واٹ دا ہیل۔ وہ چلائی تو عارب نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

دیکھیے غلطی آپ کی بھی تھی۔ وہ اپنے دفاع میں بولا۔

تم نے میرا ڈریس خراب کر دیا ہے۔

اچھا میں آپ کو ڈریس کے پیسے دے دوں گا۔ وہ لاپرواہی سے بولا۔

ایک منٹ۔۔۔ پیسے کا بھرم یہاں نہیں دیکھانا۔ سمجھے؟ تم سے زیادہ پیسہ ہے میرے میرے پاس۔ زویا کو تو اس کی بات پر مزید غصہ آ گیا تھا۔

اچھا پھر پریشانی کیا ہے؟

اب میں ایسے اس ڈریس کے ساتھ فنکشن اٹینڈ کروں گی۔ زری سے منع بھی کیا تھا کہ مجھے نہیں آنا پتہ نہیں کیوں لے آیا؟

آپ آئیں میرے ساتھ صاف کر لیں اور اگر چاہیں تو میں ڈریس ارینج کر دوں۔اس کی بات پر زویا نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔عارب نے لب دبائے۔نا جانے اسے ہسی کیوں آ رہی تھی۔

وہ اس کے ساتھ اندر جانے لگی۔ لیکن زریام کو دیکھتی اس کی طرف بڑھی۔زریام پر نظر پڑتے ہی عارب بے ساختہ کرسی کے پیچھے چھپا تھا۔

اسے کس نے بلایا؟ وہ حیران و پریشاں سا سوچنے لگا۔

ارے یہ کہاں گیا۔پلٹ کر دیکھنے پر عارب اسے نا ملا تو پریشان سی بولی۔ پھر اپنا مسئلہ زریام کو بتانے لگی۔

اس کا موبائل مسلسل بج رہا تھا۔اس نے تنگ آتے ہوئے کال اٹھائی۔عارب انہیں کس نے انوائیٹ کیا ہے ؟ سحر نے دبے دبے غصے میں پوچھا۔

کنہیں ؟ وہ تو پہلے ہی زریام کی وجہ سے پریشان تھا۔

ارے تم نہیں جانتے۔ تم جلدی اندر آؤ اور مجھے یہاں سے نکالو۔

میں نہیں آ سکتا۔اس نے زریام اور زویا کو اندر جاتے ہوئے دیکھا۔

کیوں نہیں آ سکتے ؟اس کے ماتھے پر شکنیں پیدا ہوئیں۔

مجھے باہر کام ہے۔عارب نے بہانا بنایا۔

عارب۔۔ سحر نے دانت پیستے کہا۔اب وہ بھی کیا ہی کرے ؟ دونوں طرف سے پھنس چکا تھا۔

اس نے کال کاٹی اور موبائل پاور ڈاوف کر دیا۔ سحر موبائل کو گھور کر رہ گئی۔اب اسے خود ہی وہاں سے نکلنا تھا۔وہ باہر جانے کی غرض سے دروازے کے پیچھے سے باہر نکلی مگر سامنے ہی ان دونوں کو اند داخل ہوتا دیکھ کر سانس روک گئی۔

بھابھی آپ ؟ وہ دونوں ایک ساتھ بولے۔ سحر نے زور سے آنکھیں میچی۔

ویلکم زریام۔۔۔پیچھے سے زین کی آواز سنائی دینے پر سحر نے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا۔سحر نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اس سے سوال کر ڈالا کہ انہیں کس نے بلایا ہے۔

میں نے بلایا ہے انہیں۔زین نے اس کی سوالیہ نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے کہا

کون تھی یہ ؟عارب نے پریشے سے پوچھا۔جو اسے ہی دیکھ کر لب دبائے کھڑی تھی۔

سوچیے گا بھی نہیں۔۔۔پریشے نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

ہاں تو سوچ کون رہا ہے ؟میں تو سیدھا کروں گا۔اس نے داخلی دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

خانزادہ فیملی سے تعلق رکھتی ہے۔زبان سے نہیں گولیوں سے بات کرتے ہیں۔پریشے نے جیسے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔

ہاں تو میں نے کونسی چوڑیاں پہن رکھی ہیں۔عارب نے جل کر کہا۔

ویسے یہ تمہارا وہی خانزادہ ہے جو میری گن کی گولی سے ڈر گیا تھا؟عارب نے کہا تو پریشے نے برہمی سے اسے دیکھا۔

وہ کونسا بندوقوں سے کھیل کر بڑا ہوا ہے۔اس نے ناراضگی سے کہا

خانزادہ فیملی سے ہے۔

ویسے مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی۔ایسی فیملیز تو اپنی لڑکیوں کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتی اور یہاں۔۔۔

نکلی خانزادہ۔۔۔عارب ہنسا۔

یہی بات ان کے منہ پر کہیں لگ پتہ جائے گا۔

چلو آؤ کہتے ہیں دیکھتے ہیں کیا پتہ لگتا ہے۔عارب نے اس کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

اففففف۔۔۔اس کی بات پر پریشے پیر پٹختی وہاں سے جانے لگی۔

اچھا تو آپ لوگ سب ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ زریام نے کہا۔ وہ انہیں سب بتا چکے تھے۔

مل لو زویا تمہیں اس عظیم ہستی سے ملنے کا بڑا شوق تھا۔ زریام نے کہا تو زویا نے اس کے پاؤں پر ہیل ماری۔ زریام نے بیچارگی سے اسے دیکھا۔ زویا نے اسے گھورا۔ مطلب اس کا انداز ایسا تھا کہ تعریف کرنے والا کم اور بے عزتی کرنے والا زیادہ لگ رہا تھا۔

زین نے عارب کو کال کر کے بلایا۔ وہ وہاں پہنچا تو پہلے ہی وہاں پر زریام اور زویا کو بیٹھے پایا۔ اب نا وہ واپس جا سکتا تھا اور نا ان کے درمیان بیٹھ سکتا تھا۔ وہ آگے بڑھا لیکن زریام کی طرف دیکھنے سے اعتراض برت تھا۔ اسے دیکھ کر زریام کو ایک نیا سرپرائز ملا۔

آپ؟ وہ بولا تو عارب نے سختی سے آنکھیں میچی۔ وہ پریشانی میں مبتلا ہوا۔ اب یہ لڑکا اس کا راز فاش کر دے گا۔

آپ سے مل کر بہت اچھا لگا۔ اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی عارب بول اٹھا۔

مگر تم تو ابھی ملے بھی نہیں ہو۔ زین کے کہنے پر سحر نے بمشکل مسکراہٹ دبائی۔ عارب جزبز ہوا۔

نہیں ہم مل چکے ہیں۔ اور بہت اچھی ملاقات تھی۔ ابھی تک نہیں بھولا میں۔ زریام نے دانت کچکچاتے کہا۔

اور کبھی بھولو گے بھی نہیں۔ سحر نے کہا تو عارب نے تھوک نگلا۔ یعنی وہ لوگ جانتے ہیں۔

زریام میرا تمہیں پریشے کی برتھ ڈے پر انوائیٹ کرنے کے پیچھے ایک خاص مقصد تھا۔ زین نے سنجیدگی سے کہا جبکہ عارب کا وہاں بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔ زویا انگلیاں مروڑنے لگی۔ دل ایسے

دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر نکل آئے گا۔بہت مشکل سے اس نے اپنے آنسو چھپائے۔عارب کی نظر اس پر پڑی تھی اور اس کی حالت کا اندازہ بھی لگا چکا تھا۔وہ رو دینے کے در پر تھی۔

دراصل عارب نے جس نکاح نامے پر تم سے دستخط لیے تھے وہ نکاح۔زین نے عارب کی طرف دیکھا جو نظریں جھکائے لب کاٹ رہا تھا۔

تمہارا نکاح پریشے کے ساتھ ہوا تھا۔زریام کو پھر سے شاک لگا تھا۔مطلب یہ شاکنگ نیوز تھوڑے وقفے سے بھی تو اس تک پہنچ سکتی ہیں۔ایک ساتھ ساری ایسی نیوز مل کر اسے آئی سی یو تک ضرور پہنچا دیں گی۔

اگر اسے پتہ ہوتا کہ اریز اس دن زین جہانزیب کے ساتھ تھا اور اسی نے اسے انوائیٹ کیا ہے تو وہ تو کبھی اس کی بہن کی برتھ ڈے پر آتا ہی نا۔اور یہاں آ کر پہلے ہی وہ شاکڈ تھا کہ وہ دراصل پریشے کی برتھ ڈے پر آیا ہے اور اوپر سے یہ نیوز۔اس کا سر چکرا گیا۔

میں جانتا ہوں اس کا طریقہ غلط تھا لیکن میں تم سے اسکی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔وہ شرمندہ سا بولا۔باقی سب خاموشی سے بیٹھے انہیں سن رہے تھے۔

میں ملنا چاہتا ہوں اس سے۔وہ بولا تو ان تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

ٹھیک ہے۔زین نے اجازت دے دی۔

★★★

تم جاننا چاہتی تھی نا کہ اس میں کیا ہے؟ذوہان کی آواز پر عشاء جو کمرے سے باہر نکلنے لگی تھی یکدم رکی۔

ان لاک ہے۔کھولو اور دیکھو اسے۔وہ لیپ ٹاپ پر کام کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولا۔عشاء نے مسکراتی نظروں سے الماری کو دیکھا اور اس کی طرف بڑھی۔

اس نے جیسے ہی الماری کھولی اندر موجود چیز دیکھ کر حیران ہوئی۔اس میں گفٹس تھے۔اس نے ذوہان کی طرف دیکھا۔

باہر نکالوان سب کو۔۔وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتے ہوئے بیڈ پر آکر بیٹھا۔

اس نے وہ سارے گفٹس باہر نکالے۔اور بیڈ پر رکھے۔جب تم پانچ سال کی تھی کبیر انکل کی ڈیتھ کے بعد جب میں نے تمہیں روتے ہوئے دیکھا تھا۔وہ مسکرایا۔تب میں نے تم سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر تم اس وقت بھی بہت بد تمیز ہوتی تھی۔اس کے کہنے پر عشاء نے منہ بنایا۔

تب پہلی بار تمہیں روتا دیکھ کر مجھے بے چینی ہوتی تھی۔اور میں نے سوچا تھا کہ بڑا ہو کر میں تمہارے آنسوؤں کا بدلہ لیگل طریقے سے لوں گا۔یعنی میرے فورس جوائن کرنے کے پیچھے وجہ تم تھی۔تب مجھے تم سے ہمدردی تھی۔پھر یہ ہمدردی پسند میں اور پھر محبت میں کیسے تبدیل ہوئی یہ میں نہیں جانتا۔

تمہیں برتھ ڈے سیلیبریشن کا بہت شوق تھا نا مگر ہماری فیملی میں کسی کو بھی برتھ ڈے سیلیبریشن پسند نہیں تھی۔تمہاری ہر برتھ ڈے پر میں تمہارے لیے گفٹ لاتا تھا اور اسی الماری میں رکھ دیتا ہے۔عشاء نے گفٹس دیکھے۔وہ چودہ گفٹس تھے۔

میں نے ایک دفعہ برتھ ڈے ایرینج بھی کی تھی جب تم پندرہ سال کی تھی۔مگر جانتی ہو تمہاری بد تمیزیوں کی وجہ سے میں تم سے بات نہیں کرتا تھا۔اور اسی لیے میں نے تمہیں بتایا ہی نہیں تھا۔

عشاء بغیر پلک جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی۔کھولو۔۔۔

ہوں۔۔۔۔وہ چونکی۔۔۔پھر مسکرائی اور گفٹ کھولنا شروع کیا۔

ہر ایک گفٹ پر برتھ ڈے نمبر تھا۔اور وہ اسکی چھٹی سالگرہ سے شروع ہو رہے تھے۔اس نے پہلا گفٹ کھولا۔اس میں سے ایک چھوٹا سا اسکاف نکلا تھا۔جو ایک چھے سال کی بچی کے لیے کافی تھا۔

عشاء نے بے ساختہ ذوہان کی طرف دیکھا۔میں نے کبھی تمہارے سر پر نہیں دیکھا تھا۔ذوہان نے کندھے اچکائے۔وہ مسکرائی۔

اس نے دوسرا گفٹ کھولا اور پھر اسی طرح تیسرا اور چھوتھا۔سب میں ہی اسکاف تھے مگر عمر کے لحاظ سے سائز میں تبدیلی تھی۔

دو گفٹ رہ گئے تھے۔اٹھارویں سالگرہ والا گفٹ اس نے کھولا تو اندر چادر تھی۔عشاء نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔ذوہان نے آنکھوں سے تسلی کروائی۔

ایک آخری گفٹ کھولا تو اس میں سیاہ رنگ کا عبایا تھا۔عشاء اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔اور ذوہان عشاء کو۔

مطلب چلو باقی سب تو ٹھیک ہے مگر جب میں چھوٹی تھی تب تو آپ میرے لیے ٹوائز لے سکتے تھے۔اس نے خفگی سے کہا۔دیکھ اب بھی وہ عبایا کو ہی رہی تھی۔

کیا تمہیں پسند نہیں آیا؟

اب تو سب پسند ہے۔وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔

یعنی میں بھی؟ذوہان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔عشاء نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا۔

میرے ساتھ آپ کا گزارہ نہیں ہو گا۔

میں رہ لوں گا۔

آپ کی زندگی عذاب کر دوں گی۔

پر سکون زندگی چاہتا بھی نہیں ہوں۔

ہر کام بگاڑ دیتی ہوں۔

میں سنوار دوں گا۔

فضول بولنے کی عادت ہے مجھے۔

میں سن لوں گا۔

مجھے رات کو باہر جانے کا بہت شوق ہے۔

صرف میرے ساتھ جاؤ گی تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اچانک بادل گرجنے کی آواز پر عشاء نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ باہر تیز بارش شروع ہو چکی تھی۔

مجھے بارش میں بھیگنا پسند ہے مگر آپ کو تو الجھن ہوتی ہے۔

آج سے تمہاری ہر پسند میری پسند ہے۔ ذوہان نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو عشاء نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما۔

وہ اسے لیے باہر نکلا۔ باہر نکلتے ہی وہ باہیں پھیلا کر چہرہ آسمان کی طرف کر کے آنکھیں بند کر کے کھڑی ہو گئی۔

ذوہان اس کے مقابل سینے پر بازو باندھے کھڑا تھا۔

تھوڑی دیر وہ ایسی ہی کھڑی رہی اور ذوہان اس کے چہرے پر بارش کے قطروں کو پڑتا دیکھتا رہا۔

عشاء نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا۔ آئی لو یو۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی۔ وہ مسکرایا اور اس کے گرد بازو پھیلائے۔

وہ اس سے الگ ہوئی۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ عشاء نے برہمی سے اسے دیکھا۔

اب تک تم مجھے جتنا کچھ کہتی آئی ہو اس کے بدلے میں یہ تین لفظ کچھ بھی نہیں تھے۔ ذوہان نے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا۔

اور وہ تین بول۔۔۔ عشاء نے ہاتھ پیچھے کمر پر باندھتے ادا سے کہا۔ بے ساختہ ہی وہ مسکرا دیا۔

وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو اسے سامنے کھڑا دیکھ کر اندر قدم بڑھانا مشکل لگ رہا تھا۔وہ کھڑکی کے پاس کھڑا باہر دیکھ رہا تھا۔پریشے کی طرف اسکی پشت تھی۔وہ اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ چھپاتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگی۔

کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ تم میری بیوی ہو؟اس نے بغیر مڑے کہا۔

میرے پاس ثبوت ہے۔اس سے کہہ کر پریشے نکاح نامہ نکالنے لگی۔زریام نے اس کی طرف دیکھا۔یہ دیکھو یہ نکاح نامہ اس پر تمہارے دستخط ہیں۔پریشے نے جلدی سے اسے نکاح نامہ پکڑایا۔وہ نکاح نامہ پکڑے کھڑا تھا مگر دیکھ وہ پریشے کی طرف ہی رہا تھا۔

اس نے نکاح نامہ دیکھا۔ہاں یہ وہی نکاح نامہ تھا جس پر عارب نے زبردستی اس سے دستخط لیے تھے۔

تھوڑی دیر کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔وہ نکاح نامے پر نظریں جمائے کھڑا تھا۔پھر اچانک ہی اس نے وہ نکاح نامہ پھاڑ دیا۔پریشے نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

اب بتاؤ کوئی ثبوت ہے؟اس نکاح نامے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرتا وہ پر سکون سا بولا۔

یہ تم نے کیا کیا؟اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔زریام نے کاغذ کے وہ ٹکڑے پریشے کے سر پر اچھالے۔

یاد ہے اس دن تم نے مجھے پوری یونیورسٹی کے سامنے تھپڑ مارا تھا؟وہ اس کے گرد گھومتا ہوا کہنے لگا۔تھپڑ پڑا؟اس کے پیچھے رک کر اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے اس نے کہا۔پریشے پر کپکپاہٹ طاری ہوئی۔

نکاح نامہ پھاڑ دینے سے ہمارا رشتہ ختم نہیں ہو جائے گا۔بمشکل ہی وہ بولی تھی۔

یہی تو تمہاری سزا ہے اب ساری زندگی ثابت کرتی رہو کہ تم میری بیوی ہو۔ تمہیں بھی تو پتہ چلنا چاہیے کہ کسی کو زبردستی اپنی زندگی میں شامل کرنا کیسا ہوتا ہے۔

میں مانتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

انسانوں کا اتنا ظرف نہیں ہوتا کہ وہ غلطیوں کو نظر انداز کر دیں یا معاف کر دیں۔

مگر۔۔۔

بس پریشے بہت ہو گیا۔ وہ اسے خاموش کرواتا باہر نکل گیا۔

چلو زویا۔۔۔ اس نے بغیر رکے بلند آواز میں کہا تو زویا جلدی سے اس کے پیچھے جانے لگی۔

میں دیکھ کر آتی ہوں۔ سحر کھڑی ہوئی اور پریشے کے کمرے کی طرف جانے لگی۔ زین زریام کے پیچھے گیا تو عارب نے بھی پریشے کے کمرے کا رخ کیا۔

وہ اندر داخل ہوئی تو اسے کمرے کے درمیان روتے ہوئے کھڑا پایا۔ اس نے فرش پر نکاح نامے کے ٹکڑے دیکھے اور پریشے کی طرف قدم بڑھائے۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔ سحر نے اس کے پاس پہنچتے ہی اسے گلے لگایا۔

میں ڈیزرو کرتی ہوں یہ۔۔۔ میں ڈیزرو کرتی ہوں۔ وہ ہچکی بھرتے سحر سے لپٹ کر کہنے لگی۔

عارب دروازے میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ اس سب کا زمیدار خود کو ٹھہرا رہا تھا۔ کاش وہ پریشے کی بات ماننے کے بجائے تحمل سے سوچ سمجھ کر کوئی فیصلہ کر لیتا۔ کاش وہ زریام سے بات کر لیتا۔ اسے نکاح کے لیے منا لیتا۔ اس کی منت سماجت کر لیتا تو آج یہ دن نا دیکھنا پڑتا۔

لیکن جو بھی ہو زریام کو اس کے ساتھ یہ سلوک کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس کی ہمت کیسے ہوئی ان کی جان سے پیاری بہن کی ذات کو اس طرح بے مول کرنے کی؟ وہ غصے سے واپس مڑا مگر زین کو سامنے پا کر رک گیا۔

ہاں جاؤ توڑ ڈالو اس کی ہڈیاں۔ تا کہ رہی سہی کسر بھی پوری ہو جائے۔ وہ طنزیہ بولا۔

ضرور توڑوں گا۔ وہ اس کو ہٹاتا آگے بڑھنے لگا مگر زین نے اس کا بازو پکڑا۔

اور پھر وہ بارات لے کر آجائے گا؟

وہ تو کیا اس کا باپ بھی لائے گا۔ عارب نے دانت پیستے کہا۔

اس کا باپ ہی لائے گا۔ زین نے کہا تو عارب نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔ مطلب اب اسکا باپ ہی اسے لائے گا۔ میں بات کرتا ہوں اس کے باپ سے تاکہ یہ معاملہ جلد از جلد رفع دفع ہو سکے۔

ویسے تم نے ایک پل کے لیے بھی یہ سوچا تھا کہ کل کو جو ہو گا وہ پریشے کے لیے آج سے زیادہ مشکل ہو گا؟

کل کے بارے میں کوئی نہیں جانتا لیکن آج کو سنوارنے کا اختیار سب کے پاس ہوتا ہے۔

اور اس کو وقتی سکون دینے کے لیے تم نے اس کی ساری زندگی بے سکونی میں مبتلا کر دی۔ اس کی بات پر عارب خاموش ہو گیا۔ اسے جواب دینے کے لیے الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے۔

★★★

رو لو زویا۔ عشاء اس کے سامنے کھڑی بولی۔ زویا نیچے فرش نظریں ٹکائے کھڑی تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں اتنی کمزور ہوں کہ رو دوں گی؟ اس نے بہت مشکل سے خود کو رونے سے روکا تھا۔

محبت میں ملی گئی تکلیف سہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ عشاء سے اس کی حالت برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ اگر وہ رو لے تو چلو دل کا بوجھ تو ہلکا ہو جائے گا۔

محبت تکلیف کا دوسرا نام ہے۔

محبت درد کی دوا بھی تو ہے۔

اور بہت خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کو محبت میں یہ مقام نصیب ہوتا ہے۔

تم اپنے ساتھ زیادتی کر رہی ہو۔

یہ میری قسمت کا لکھا تھا۔

نہیں میری دوست قسمت کے ہاتھوں یوں ہار نہیں سکتی۔اور پھر عشاء کی آنکھوں سے آنسو بہہ ہی نکلے۔

میں محبت کے ہاتھوں ہار گئی ہوں۔وہ مایوسی سے بولی۔

تم نے غلط کیا زویا۔اظہار کر دینا بڑی ہمت کی بات ہے۔

محبت کو اسکی محبت کے حوالے کر دینا ہمت کی بات ہے۔محبت کا نام حاصل کرنا نہیں ہوتا۔

تو تمہاری نظر میں محبت کیا ہے؟

ایسے جزبات جو دل سے زبان تک کا سفر اختیار کرنے میں برسوں لگا دیتے ہیں۔وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔عشاء نم آنکھوں سے اس کی پشت کو دیکھ کر رہ گئی۔

وہ اندر داخل ہوئی اور دروازہ بند کر کے دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی۔آنکھوں سے آنسو بے اختیار ہوتے بہنے لگے۔اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔وہ سسکیاں بھرنے لگی۔

میں نے اسے مانگا ہی نہیں تھا۔وہ مترنم آواز میں بولی۔پھر اچانک ہی اس نے اپنے گلے میں ہاتھ ڈالا اور گلے میں موجود چین کھینچ کر دور پھینکی۔وہ اس کی دی ہوئی کوئی چیز اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتی تھی۔میں نے اسے مانگا ہی نہیں تھا۔وہ چلائی اور ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ہر چیز نیچے گرا دی۔

وہ دونوں ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کے رونے لگی۔

مگر۔۔میری سانسیں کیسے چل رہی ہیں؟یہ دل۔۔یہ دل دھڑکنا بند کیوں نہیں ہوا۔لوگ کیسے مر جاتے ہیں؟میں مر کیوں نہیں رہی؟مجھے مرنا ہے۔مجھے مرنا ہے۔اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا شو پیس اٹھا کر دیوار میں دے مارا۔

وہ میرے نصیب میں ہی نہیں تھا۔ یااللہ ایسانصیب بنایا ہی کیوں میرا جس میں اسے میرا نا لکھا؟ میں کیسے دیکھوں گی اسے کسی اور کے ساتھ؟ وہ نیچے فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔

میں نے اسے مانگا ہی نہیں تھا۔ میں کیسے تجھ سے شکوہ کروں؟ وہ نیچے سے کھڑی ہوئی اور ٹیبل پر رکھی البم اٹھائی۔ وہ اس میں سے تصویریں نکال کر پھاڑنے لگی۔ میں نے اسے مانگا ہی نہیں تھا۔ پھر وہ روتے روتے ہسنے لگی۔ میں نے اسے مانگا ہی نہیں تھا۔ دیکھنے سے وہ کوئی دیوانی معلوم ہو رہی تھی۔ لیکن میں تجھ سے اس تکلیف سے نجات مانگی ہوں۔ مجھے اس سے نجات دلا دے میرے خدا۔ میں مرنا چاہتی ہوں۔

وہ پھرتی سے وہاں سے مڑی اور ڈریسنگ ٹیبل تک پہنچ کر مطلوبہ چیز ڈھونڈنے لگی۔ اس نے وہاں سے قینچی اٹھائی اور کلائی پر رکھی۔ تھوڑی دیر وہ اسی پوزیشن میں کھڑی رہی۔ پھر اس نے وہ قینچی دور پھینکی۔

کیوں ہے خودکشی حرام؟ وہ اپنے بال نوچتے ہوئی چلائی۔ میں نہیں جینا چاہتی۔ میں اس کے بغیر نہیں جینا چاہتی۔ کیوں ایک شخص اتنا بے بس کر دیتا ہے؟ کیوں کر دیتا ہے ایک انسان اتنا بے بس؟ کمرے میں اس کی دبی دبی سسکیاں گونجنے لگی۔

★★★

زین تم شادی کر لو۔ وہ ہاتھ میں کافی کا مگ لیے بالکنی میں کھڑا تھا جب سحر بالکنی میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

تمہارا شکریہ۔

زین تم اگر شادی کر لو گے تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تم بھول جاؤ گے سب۔ وہ اس کے قریب آتے اسے سمجھانے لگی۔

پہلا پیار بھلایا نہیں جاتا سنا تو ہو گا تم نے؟ اس کی آنکھوں میں درد تھا۔

وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔وہ پھر سے بولی۔

نہیں ہوتا۔۔وہ چلایا تھا۔کچھ ٹھیک نہیں ہوتا۔آنکھوں سے آنسو بھی روانی سے بہنے لگے۔

لوگ کہتے ہیں وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن نہیں۔کچھ ٹھیک نہیں ہوتا۔وقت کے ساتھ ہماری تکلیف بڑھتی رہتی ہے۔اس تکلیف کو برداشت کرتے کرتے ہم اندر سے کھوکھلے ہو جاتے ہیں۔بظاہر زندہ مگر مردہ ہو جاتے ہیں۔

تم کہہ رہی کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل کر لوں؟تمہارے علاوہ کسی اور کو اپنانا مر جانے کے برابر ہے اور میں ابھی مرنا نہیں چاہتا۔

شٹ اپ زین۔وہ چلائی تو زین نے اس کی طرف دیکھا۔

کوئی نہیں مرتا یار۔ہر کوئی جیتا ہے۔اور اگر تم واقعی مجھ سے سچی محبت کرتے ہو تم میرے کہنے پر شادی بھی کرو گے۔اس کا انداز حتمی تھا۔کہتے ہی وہ پلٹ گئی۔

اگر تم یہی چاہتی ہو تو ٹھیک ہے۔میری ویسے کونسی خواہشات پوری ہوئی ہیں؟اس کے کہنے پر سحر نے افسوس سے اسے دیکھا۔

ایک انسان کے لیے خود کو فراموش کر دینا بہت بڑی بے وقوفی ہے۔وہ ڈپٹنے والے انداز میں کہنے لگی۔

اور میں ایسی بے وقوفیاں ہر بار کرنا چاہوں گا۔کہتے ہی وہ رخ دوسری طرف موڑ گیا۔وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

ماہی ارحم بھائی کیوں نہیں آئے ابھی تک اور پھر تم ہاسپٹل بھی نہیں جاتی۔عشاء اس کی ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

کیوں تمہیں میرا یہاں رہنا پسند نہیں ہے؟ماہم نے خفگی سے کہا

ارے نہیں میں تو کہہ رہی تھی کہ ارحم بھائی تم سے اتنی محبت کرتے ہیں اتنے دن تمہارے بغیر کیسے رہ سکتے ہیں۔

محبت۔۔۔چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ پھیلی۔اس نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

میں نے ہی ضد کی تھی کہ مجھے کچھ دن اپنے گھر جانا ورنہ وہ تو مان ہی نہیں رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں موتی تیرے۔

اس سے پہلے کہ عشاء کوئی جواب دیتی ماہم کا موبائل بجا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی۔اس نے کال ریسیو کی۔مقابل کی بات سنی اور عشاء کے پاس سے کھڑی ہوئی۔

کیا ہوا؟

ارحم کی کال تھی۔مجھے جانا ہے۔وہ اپنی گھبراہٹ چھپاتے اس سے کہہ کر فوراً وہاں سے باہر نکل گئی۔

★★★

گاڑی مین گیٹ سے اندر داخل ہوئی اور اس نے قدم باہر رکھا۔سر آپکا انتظار کر رہے ہیں۔اسے سامنے موجود ملازم نے اطلاع دی اور وہ اندد داخل ہوئی۔

ہیلو ڈیئر۔وہ اندد داخل ہوئی تو اسے سیڑھیوں سے اترتا ہوا پایا۔کیوں بلایا ہے مجھے؟اس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

تم سے باتیں کرنے کے لیے۔رایان مسکرایا۔اس کی بات پر ماہم کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی۔

تم۔۔۔

آ آ۔۔۔اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے چپ کروایا۔ارے میری جان تم بھی نا اپنے شوہر کی طرح بہت جزباتی ہو۔وہ بھی بات بات پر غصے کو خود پر حاوی کر لیتا ہے مگر ایک چیز اس میں اچھی بھی ہے وہ

اپنے غصے پر ضبط کرنا جانتا ہے جو تم بالکل بھی نہیں جانتی۔وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس آنے لگا۔

یار تم نا بہت ڈیپریشن میں رہتی ہو اسی لیے میں نے سوچا تمہاری پریشانی کم کی جائے۔

ماہم نے سرد مہری سے اسے دیکھا۔تم سوچتی ہو گی کیا ہو رہا ہے تمہارے ساتھ اور کیوں ہو رہا ہے۔اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں تھا تم بنا قصور کے ماری گئی ہو۔ہاں۔۔ایک چیز میں تمہارا قصور تھا۔مجھ سے محبت کرنے میں۔

میں تو اپنے باپ کا کیا ہوا کام پورا کر رہا تھا۔وہ تمہاری فیملی کو نیست و نابود کرنا چاہتے تھے۔اور میں نے سوچا جب مچھلی خود ہی جال میں پھنس رہی ہے تو پھر میں کیوں نیک دل نا بنوں۔لیکن تمہارا وہ شوہر یار بہت محبت کرتا ہے تم سے تمہارے کردار پر انگلی نہیں اٹھنے دیتا یہ جانتے ہوئے بھی کہ تمہارا کردار کیا ہے۔کبھی کبھی تو مجھے اس پر ہنسی آتی ہے اتنی وفا نبھا کر وہ ثابت کیا کرنا چاہتا ہے۔ماہم کی آنکھیں نم ہوئی۔وہ بنا پلک چھپکائے سانس روکے اسے سن رہی تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ ایک لڑکا اگر کسی لڑکی سے سچی محبت کرتا ہو تو اس کے کردار کو نشانہ بننے دے گا۔کبھی بھی نہیں۔اس نے سر دائیں سے بائیں ہلایا۔

تم کیسے مجھ پر بار بار یقین کر لیتی ہو کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ایک طرف سے دیکھا جاؤ تو تم ڈیزرو کرتی ہو یہ۔ارحم کی اتنی محبت کے بعد بھی تم مجھے بھلا نا سکی۔

عشاء ابھی بھی ماہم کے کمرے میں بیٹھی زویا کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ ماہم کے موبائل کی بیل کی آواز پر بے ساختہ ادھر اُدھر دیکھا۔ماہی اپنا موبائل ادھر ہی چھوڑ گئی۔اس نے موبائل اٹھایا اور نمبر دیکھا۔ڈاکٹر ارحم۔۔۔اتنی عزت۔۔۔اس نے سراہنے والے انداز میں کہا۔

اسلام علیکم ارحم بھائی! اس نے کال اٹھاتے ہی کہا۔

وعلیکم السلام! کیسی ہو عشاء؟ ماہم سے بات کرواؤ۔ دوسری طرف سے پریشان سی آواز سنائی دی۔ عشاء نے عجیب نظروں سے موبائل کو دیکھا۔

ماہی ابھی گھر سے نکلی ہے۔ آپ نے بلایا تھا نا؟ اب تک تو اسے پہنچ جانا چاہیے تھا۔ اس نے بتایا۔

میں نے بلایا تھا؟ وہ حیران ہوا۔

ہاں ہاں میں نے ہی بلایا تھا۔ اب تک پہنچی نہیں تو یہی پوچھنے کے لیے کال کی تھی کہ کہاں رہ گئی ہے۔ ٹھیک ہے خداحافظ۔ اس نے کہا اور کال بند کر دی۔

عشاء نے کندھے جھٹکے اور اس کا موبائل بیڈ پر اچھالتے ہوئے کھڑی ہوئی۔

ماہم ویسے ہی خاموش کھڑی تھی۔ کچھ بولنے کے قابل کہاں رہی تھی۔ اسے توراایان کی باتیں اب سنائی بھی نہیں دے رہی تھیں اگر کچھ سنائی دے رہا تھا تو ارحم اور اس کے درمیان کی گئی باتیں۔ جب سب ختم ہو جاتا ہے تب ہی غلطی کا احساس کیوں ہوتا ہے؟

وہ ایک قدم اور آگے بڑھا اور ماہم نے ایک قدم پیچھے لیا۔ ویسے ہو تو تم بہت خوبصورت۔ اس نے اپنی انگلی کی پوروں سے اس کے گال چھونے چاہے لیکن اس نے اپنا چہرہ پیچھے کیا۔

کیا یار اب ایسے کرو گی؟ وہ مصنوعی ناراضگی سے کہنے لگا۔ میں تمہاری جان لے لو گی۔ وہ غصے سے چلائی۔

ارحم کی لے رکھی ہے کافی نہیں ہے کیا؟ اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ویسے ماہی۔۔۔

میں نے کہا تھا نا اپنی گندی زبان سے میری بیوی کا نام مت لینا۔ پیچھے سے رعب دار آواز سنائی دی تو ماہم بے ساختہ پلٹی۔ ارحم کو سامنے پا کر اس نے گلا تر کیا۔

ارحم میں۔۔۔ وہ جلدی سے ایک قدم اس کی طرف بڑھی۔

ماہم آپ باہر جائیں۔ باہر ڈرائیور موجود ہے آپ کو گھر پہنچا دے گا۔ وہ بغیر اس کی طرف دیکھتے بولا جیسے اس کی طرف دیکھنا بھی گناہ ہو۔

ارحم۔۔

ماہم جائیں۔۔۔ اس نے پہلے سے بلند آواز میں کہا۔ ماہم نے سسکی دبائی۔ اس سے پہلے کہ وہ ایک قدم بھی آگے بڑھاتی پیچھے سے اسے کسی نے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔ ارحم نے زور سے مٹھیاں بھینچی۔ اس کی آنکھوں میں شدید غصے کی لہر دوڑی۔

چھوڑو اسے۔ اس کے بعد زبان سے نہیں کہوں گا۔ اس نے حتمی لہجے میں کہا۔

رایان نے اچانک ہی گن نکالی اور ماہم کے سر پر رکھی۔ ارحم نے ضبط سے آنکھیں میچی۔

بہت افسوس ہے تمہارے لیے ابھی تو اسے تمہاری محبت پر یقین آیا تھا اور ابھی تم اسے آخری بار دیکھ رہے ہو۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا جو کہ ارحم کے لیے ناقابل برداشت ہو رہا۔

ارحم۔۔۔ وہ نم آواز میں بولی۔

میں نے کہا چھوڑو اسے۔ وہ حلق کے بل چلایا مگر مقابل مسکرا اٹھا۔

تھوڑا اور اونچا بولو سنائی نہیں دے رہا۔ وہ پر سکون سا بولا۔ ارحم کا دل کیا اس کی کھال ادھیڑ کر رکھ دے۔ ابھی وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ ماہم کی جان کو خطرے میں کسی صورت نہیں ڈال سکتا تھا۔۔

ارحم نیچے جھکو۔ ماہم شدت سے چلائی۔ ارحم کو کچھ سمجھ نا آیا مگر وہ ماہم کے کہے کے مطابق فوراً نیچے جھکا۔

پیچھے سے کسی نے گولی چلائی تھی جو سیدھا رایان کے ماتھے میں پیوست ہوئی تھی۔ ماہم کو اس کی گرفت سے جیسے ہی آزادی ملی وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی۔

ارحم نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں کوئی لڑکی کھڑی تھی۔ وہ لڑکی فوراً وہاں سے بھاگی۔

ہے رکو۔۔۔ارحم بھی اس سے پیچھے ہی بھاگا۔

ماہم وہی کی وہی رہ گئی۔اس نے نیچے پڑی اس لاش کو دیکھا اور بے ساختہ ہی دروازے کی طرف بھاگی۔ مگر سامنے ہی دو لوگوں کو اندر داخل ہوتا پا کر اپنے قدم روک گئی۔ان کا حلیہ بھی بالکل اس لڑکی کے حلیے کی طرح تھا جس کے پیچھے ابھی ارحم نکلا تھا۔

ڈرو نہیں۔۔کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔۔۔زین بولا تھا مگر وہ ڈرتے ہوئے الٹے قدم لینے لگی۔

تم جاؤ باہر تمہارے شوہر کے گارڈز تمہیں صحیح سلامت گھر پہنچا دیں گے۔عارب نے کہا

جلدی جاؤ۔۔۔یہاں کسی بھی وقت پولیس آسکتی ہے۔زین دوبارہ بولا تو جلدی سے باہر بھاگی۔

عارب اس کے پیچھے جاؤ اور اس کے صحیح سلامت گھر تک پہنچنے کو یقینی بناؤ۔اس کے کہنے پر عارب نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے پیچھے جانے لگا۔

وہ لڑکی تو کہیں غائب ہو چکی تھی۔کون تھی وہ؟وہ رک کر پریشان سا سوچنے لگا۔ماہم۔۔۔

اچانک ہی کچھ یاد آنے پر وہ واپس بھاگا۔

★★★

زین ماہم ٹھیک ہے ؟وہ رایان کے پاس نیچے بیٹھا راش کا جائزہ لے رہا تھا کہ سحر کی آواز پر اس کی طرف دیکھا۔

ہاں عارب گیا ہے اس کے پیچھے۔ارحم نے دیکھا تو نہیں ؟اسے جواب دے کر وہ پوچھنے لگا۔

نہیں وہ جا چکا ہے۔اس نے جواب دیا۔

ویسے ایک گولی ایسے تم مجھے بھی مار دو۔وہ بولا تو سحر کی آنکھوں میں کانچ سا ٹوٹا۔

سچ میں مار دوں گی کسی دن۔وہ غصے سے بولی۔

محبوب کے ہاتھوں مرنے کا مزہ ہی کچھ اور ہے۔وہ کھڑا ہوا اور اس کی طرف بڑھنے لگا۔

زین پلیز۔۔وہ بے بس سی بولی۔

ویسے تو تم مجھے مار ہی چکی ہو بس اب رسماً جی رہا ہوں۔

شکر کرو میری گن کی میگزین میں میں نے آج ایک ہی گولی ڈالی تھی ورنہ تمہاری خواہش ضرور پوری کر دیتی۔اس کے دوبارہ بولنے پر سحر بگڑ کر بولی۔

ویسے تم نے غلط کیا سحر اسے میں نے مارنا تھا۔کیونکہ اگر وہ اس دن تمہیں اپنے گھر سے نا نکالتا اور تم مجھے نا ملتی تو آج میں اس تکلیف دہ زندگی سے بچ جاتا۔وہ رایان کی لاش کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

اور ابھی بھی ان گلیوں میں بھٹک رہا ہوتا۔وہ اس کی بات کو مکمل کرتے ہوئے بولی۔

خیر چھوڑو چلو لگ جاؤ کام پر۔ڈھونڈو اپنے اس نقلی باپ کو جس نے تمہیں اتنا عرصہ بیٹی بنا کر پالا۔وہ اس سے کہہ کر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر جانے لگا۔وہ بھی اس کے پیچھے ہی جانے لگی۔

زین نے پاؤں کی ٹھوکر سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔سامنے ہی ایک ادھیڑ عمر مگر صحت مند انسان کرسی پر بیٹھا کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔اس نے کان میں لگائی ہینڈ فری پر دباؤ دیا۔

ہمارا شکار یہاں ہے۔

اطلاع ملتے ہی وہ فوراً اس کمرے کی طرف بھاگی جہاں زین موجود تھا۔وہ اندد داخل ہوئی اور زین کے ساتھ آ کر کھڑی ہوئی۔

کون ہو تم لوگ اور یہاں آنے کی جرات کیسے کی؟کس نے آنے دیا تمہیں؟مقابل غصے سے بولا۔سحر نے چہرے سے ماسک اتارا تو وہ آدمی بے ساختہ کرسی سے کھڑا ہوا۔

زین سینے پر ہاتھ باندھے پر سکون سا کھڑا تھا۔میری بچی کہاں چلی گئی تم؟وہ اس کی طرف بڑھے۔زین نے داد دیتی نظروں سے اسے دیکھا۔حقیقت جاننے گئی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھ کر اسے گلے لگاتے وہ پیچھے ہوئی۔

کیوں؟ صرف پیسوں کے لیے میرے ماں باپ کو مار دیا۔ صرف انہیں ہی نہیں بلکہ میری ماں کے پورے خاندان کی بنیاد ہلا کر رکھ دی۔ اتنے سے بھی آپکو سکون نہیں ملا تھا میرے شوہر کو مارنے کی بھی کوشش کی۔ اس کے میرا شوہر کہنے پر زین نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا اور پھر زخمی سا مسکرایا۔

بیٹا کیا کہہ رہی ہو تم؟ وہ بالکل پر سکون سے بولے۔

بیٹا نہیں کہنا مجھے۔ میری ساری زندگی برباد کر دی۔ مجھے قاتل بنا دیا۔ گنہگار بنا دیا۔ آنسو گالوں پر پھسلتے ٹھوڑی سے نیچے ٹپکنے لگے۔

سحر نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے جبکہ دوسرے ہاتھ میں گن پکڑ رکھی تھی۔

مقابل کو سب سمجھ آ گیا تھا۔ تم نے سنا تو ہو گا مال اور اولاد دونوں فتنہ ہیں۔

ایسا مال جو آپ کو شر میں مبتلا کرے اسے چولھے میں جھونک دینا چاہیے اور ایسی اولاد کو اپنے ہاتھوں سے مار دینا چاہیے۔ وہ دھاڑی۔

معیز شاہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر دراز سے گن نکالی۔ زین پیچھے ہو کر کرسی پر بیٹھا اور دلچسپی سے یہ سب دیکھنے لگا۔

سحر نے ہاتھ میں پکڑی گن زین کی طرف اچھالی تو اس نے مسکراتے ہوئے کیچ کر لی۔ اور ٹیبل پر رکھ کر گھمانے لگا جبکہ اس کا پورا دھیان ان دونوں کی طرف تھا۔

ایک بھی گولی بچنی نہیں چاہیے۔ سحر نے دونوں بازو پھیلاتے ہوئے کہا جیسے کہ سینے پر گولی کھانے کا ارادہ رکھتی ہو۔

انہوں نے ٹریگر دبایا۔ زین کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ سحر نے خود پر نظر ڈالی اور معیز شاہ نے گن پر۔

انکل عمر ہو گئی ہے آپکی۔ زین کھڑا ہوا اور مسکراتے ہوئے ان کی طرف بڑھا۔ اس نے آرام سے معیز شاہ کے ہاتھ سے گن لی اور میگزین نکالی جو کہ خالی تھی۔

گولیاں بھی ڈالنی ہوتی ہیں۔ اس نے اپنی جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس میں سے گولیاں نکالی۔ خیال رکھا کریں انکل۔ کیسا زمانہ آگیا ہے گولیاں بھی چوری ہونے لگی ہیں۔ اس نے افسوس سے کہا اور میگزین بھرنے لگا۔ اس نے مقابل کو سانس لینے کے بھی قابل نہیں چھوڑا تھا۔

سحر مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ ویسے مجھے ایک بات نہیں سمجھ آرہی زین کہ معیز شاہ نے اپنے ہی بیٹے کو گولی مار کر خود کشی کیوں کر لی؟ وہ زین کی طرف بڑھی اور الجھی نظروں سے اسے دیکھا۔

اس کے انداز پر زین کا مسکراہٹ ضبط کرنا بہت مشکل تھا مگر کر گیا۔

یہ تو بعد میں میڈیا دیکھ لے گی تم فکر نہیں کرو۔ اس نے سحر کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

آپ بتائیں انکل کیسے مرنا پسند کریں گے۔ آخر بڑے ہیں آپ۔ آپ کی خواہش کا احترام فرض ہے ہم پر۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

سحر بھی تیکھی مسکراہٹ لیے انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔ مقابل نے گلا تر کیا۔ میرا بیٹا؟ وہ بمشکل ہی بولے تھے۔

دیکھا سحر ہم کتنے اچھے ہیں نا۔ باپ بیٹے کو جدا نہیں کریں گے۔ آپ فکر نہیں کریں آپ کو بھی اس کے پاس بھیج دیں گے۔

معیز شاہ نے زین کے ہاتھ سے گن چھیننی چاہی جسے وہ مسلسل ہوا میں اچھال رہا تھا۔ جیسے کوئی کھلونا ہو۔

آآ انکل۔اس نے گن پیچھے کی۔میں آپ پر ہاتھ اٹھاتا اچھا لگوں گا؟اس نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔

اب آپ خود مرنا پسند کریں گے یا پھر یہ گناہ بھی ہمارے حصے میں آئے گا؟وہ پھر سے بولا۔

سحر نے اچانک ہی معیز شاہ کو کالر سے پکڑا اور باتھ روم کی طرف بڑھنے لگی۔اس نے پاؤں کی ٹھوکر سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر پانی کا نل کھولا۔ٹب میں پانی بھرنے لگا۔

انہوں نے سحر کو منہ پر مکا مارنا چاہا مگر وہ نیچے جھکتے ہوئے اپنی ٹانگیں انکی ٹانگوں سے الجھا کر انہیں زمین بوس ہونے پر مجبور کر گئی۔وہ ایک مضبوط جسامت کے انسان اس لڑکی کے سامنے ہار گئے تھے۔

اس نے انہیں سر سے پکڑ کر ان کا منہ اس پانی میں ڈبویا۔وہ تڑپتے ہوئے ہاتھ مارنے لگے تھے مگر وہ بے رحم بنی بیٹھی تھی۔پانی کے چھینٹے اس کے کپڑوں کو بھگونے کا سبب بن رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد انہوں نے مزاحمت کرنی بند کر دی۔وہ ہاتھ جھاڑتی ہوئی کھڑی اور آخری نظر ان پر ڈال کر باہر نکلی۔

زین ویسے ہی پر سکون سا کھڑا گن اچھال رہا تھا۔مشن سکسس فل۔وہ اس کے پاس آتے ہوئے بولی۔

چلو۔۔وہ کھڑکی کی طرف بڑھا۔

آج بھی کھڑکی سے جائیں گے؟وہ برہمی سے کہنے لگی۔

آج آخری بار کھڑکی کا استعمال کر رہے ہیں۔اس نے کہا تو سحر مسکراتے ہوئے کھڑکی کی طرف بڑھی۔

وہ گاڑی میں بیٹھے تھے جب سحر کا موبائل بجا۔ذوہان کی کال ہے۔اس نے زین کی طرف دیکھا۔

مجھے کیوں بتا رہی ہو۔اس کا دیا گیا ایک بھی زخم نہیں بھولا میں۔

تم بدلہ لینا چاہتے ہو؟

اگر چاہتا ہوتا تو وہ اس وقت تمہیں کال نا کر رہا ہوتا بلکہ قبر میں آرام فرما رہا ہوتا۔ زین نے کہا تو سحر نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

تمہارے لیے سب بھول گیا میں۔ اس نے سحر کی طرف دیکھتے ہوئے یقین دہانی کروائی تو اس نے کال ریسیو کی۔

★★★

وہ سب لاؤنج میں بالکل خاموش بیٹھے تھے۔ سامنے اس کے ماں باپ اسے ہی دیکھ رہے تھے اور وہ نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔

آج بھی آپ لوگ میرے لیے نہیں آئے۔ زریام دکھی سا بولا۔

تمہارے لیے ہی آئے ہیں بیٹا۔ اس کی ماں جلدی سے بولی۔ زویا نے ہمیں سب بتایا ہے تم اس لڑکی سے محبت کرتے ہو۔ ٹھیک ہے ہو جاتی ہیں انسان سے غلطیاں لیکن اب تم اپنے ساتھ غلط کر رہے ہو۔

آپ لوگوں کو کیوں فکر ہو رہی ہے؟ اس نے ابھی بھی ان کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

ماں باپ ہیں ہیں تمہارے۔ اجلال صاحب بولے تو زریام نے آئیبر واچکاتے اسے دیکھا۔

بابا اگر زین جہانزیب چوہدری آپ کو انسسٹ نا کرتے تو آپ نے کبھی بھی میرے لیے نہیں آنا تھا۔ وہ بغیر کسی لحاظ کے بولا۔

جو بھی ہے ہم تمہارا فائدہ ہی چاہتے ہیں تم اس لڑکی کو عزت کے ساتھ اس گھر میں لے آؤ بس۔ اس کی ماں نے کہا۔ زریام نے انہیں دیکھا۔

مجھے اس سے محبت ہے۔ اگر آپ لوگ نا بھی کہتے تب بھی میں جاتا اس کے پاس۔ میں اس وقت بہت غصے میں تھا اس لیے وہ سب کر دیا۔

وہ کھڑا ہوا۔ آپ لوگ واپس جائیں۔ میرے لیے وقت آپ لوگوں نے اپنا وقت ضائع کیا۔ وہ باہر نکلنے لگا مگر اجلال صاحب کھڑے ہو کر اس کی طرف بڑھے۔

کیا چاہتے ہو ہم سے؟ معافی مانگیں؟

کس بات کی معافی؟ وہ سرد لہجے میں بولا۔

ہم نہیں جائیں گے۔ ہم اب وہ سارا وقت تمہیں دینا چاہتے ہیں جس سے پہلے تم محروم رہے۔

لیکن وہ وقت گزر چکا بابا اور گزرا وقت واپس نہیں آتا۔ وہ کہتے ہی باہر نکل گیا۔

انہوں نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا تو اس نے آنکھوں سے تسلی کروائی۔

★★★

وہ بالکنی میں داخل ہوا تو وہ اسے سامنے کھڑے پایا۔ وہ اوپر آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

وہ اس کے پاس آیا اور اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلائے۔ سحر نے اس کی طرف دیکھا۔

تمہاری مما نے غلط کیا تھا۔ وہ واپس اوپر آسمان میں چمکتے ہوئے چاند کو دیکھنے لگی۔

تم بھول نہیں سکتی؟ ضامن نے اس کی طرف دیکھا۔

اگر نا بھولی ہوتی تو تمہارے گھر میں تمہارے کمرے میں تمہارے نام کے ساتھ نا کھڑی ہوتی۔

وہ بولی تو آواز نم تھی۔

آج کے بعد تمہیں کوئی تکلیف نہیں دیکھنے دوں گا۔ وعدہ ہے میرا تم سے۔ اس نے سحر کے کندھے سے بازو ہٹائے اور ریلنگ پر ہاتھ جما کر آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔

سحر نے کوئی جواب نا دیا وہ خاموش کھڑی رہی۔ تم جاؤ سو جاؤ۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد سحر بولی۔

تم نے نہیں سونا کیا؟ ضامن نے اسکی طرف دیکھا۔

نہیں مجھے ابھی یہی رکنا ہے۔ چاند کو دیکھنا ہے۔ وہ ہنوز نظریں چاند پر ٹکائے کھڑی تھی۔

ٹھیک ہے تم چاند کو دیکھو میں تمہیں دیکھوں گا۔اس کی بات پر سحر نے چونک کر اسے دیکھا۔

★★★

وہ گاڑی سے باہر نکلی اور سامنے موجود اس ہاسپٹل کی طرف دیکھا۔ہوپ میڈیکل سنٹر۔اس نے زیرِلب کہا اور قدم آگے بڑھائے۔

وہ بغیر نوک کیے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔وہ جو سامنے کرسی پر سفید کوٹ پہنے بیٹھا فائل دیکھ رہا تھا چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

پھر واپس اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔وہ اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب میرے شوہر بھی اسی ہاسپٹل میں کام کرتے ہیں۔مجھ سے ناراض ہیں بہت بات بھی نہیں کر رہے۔کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں ان کی ناراضگی کیسے دور کی جائے؟ماہم نے کہا لیکن اس نے کوئی جواب نا دیا۔

کیا آپ کے ہاں مہمانوں کو بٹھانے کا رواج نہیں ہے؟وہ پھر سے بولی۔

یہاں پر مہمان نہیں مریض آتے ہیں۔وہ بغیر اس کی طرف دیکھے بولا۔اس کی بات پر ماہم کے لبوں پر دلکش سی مسکراہٹ بکھری۔

ہاں تو مریض سمجھ کر ہی بیٹھنے کا کہہ دیں۔ماہم نے مسکراہٹ دباتے کہا اور کرسی پر بیٹھی۔

ارحم نے اس کی طرف دیکھا۔مگر آپ تو بالکل ٹھیک لگ رہی ہیں۔

مرضِ عشق میں مبتلا ہوں تو نہیں مگر ہونا چاہتی ہوں۔وہ معصومیت سے بولی۔ارحم بہت کوشش کے بعد بھی مسکرا اٹھا۔

اس نے ماہم کو دیکھا لیکن اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر کھڑا ہوا اور اس کی طرف بڑھا۔

آپ رو کیوں رہی ہیں؟وہ اس کے سامنے ٹیبل پر بیٹھا اس کا جھکا سر دیکھتے ہوئے بولا۔

میں تمہیں ڈیزرو نہیں کرتی ارحم۔ تم بہت اچھے ہو اور میں بہت بری۔ میں ایک اچھی لڑکی نہیں ہوں ارحم۔ ارحم نے اس کا چہرہ اوپر کیا۔ ماہم نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

آپ کو کیوں لگتا ہے کہ مجھے ایک اچھی لڑکی سے شادی کرنی تھی؟ آپ جیسی بھی ہیں میرے لیے پرفیکٹ ہے۔ اس دنیا میں ارحم ملک کے لیے ماہم ارحم ملک جیسا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔

ماہم اسے دیکھتی گئی۔ اس نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم بہت اچھی ہو بلکہ وہ یہ کہہ رہا تھا وہ جیسی بھی ہو اسے ہر حال میں قبول ہے۔

ماہم آپ نا رویا کریں آپ یہ کیوں بھول جاتی ہیں کہ ارحم ہر قدم پر آپ کے ساتھ کھڑا ہے۔

آپ سے بہت محبت کرتا ہوں اور آپ کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ اس نے انگلی کی پور سے اس کے آنسو چنے۔

★★★

مجھ سے شادی کرو گے؟ وہ پارکنگ کی طرف بڑھ رہا تھا جب کوئی لڑکی اس کے پاس آکر بولی تھی۔ اس نے چونک کر سامنے دیکھا۔

وہ تو تم پہلے ہی کر چکی ہو وہ بھی زبردستی۔ اس نے جواب دیا۔

نہیں نا مجھے سہی والی شادی کرنی ہے۔ پریشے پھر سے بولی۔

ہاں طریقہ تو تمہارا واقع غلط تھا اگر اس کا نشانہ نا چوکتا تو تم سہاگن ہونے سے پہلے ہی بیوہ ہو جاتی۔ اس کا انداز تمسخرانہ تھا۔

اس کا نشانہ چوکا نہیں تھا اس نے تمہارا نشانہ لیا ہی نہیں تھا۔ پریشے نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔

ویسے ایک عدد ایسا بھائی تو میں بھی ڈیزرو کرتا ہوں۔

کیسا؟ جو تم پر گولی چلائے؟ پریشے نے معصومیت سے پوچھا۔

زریام نے اس کی بات پر ناگواری سے اسے دیکھا۔ نہیں جو میرے لیے گولی چلائے۔

ویسے اگر تمہیں میں اتنا ہی پسند آ گیا تھا تو مجھے کہہ دیتی میں سوچ سکتا تھا تمہارے بارے میں اب اتنی بھی بری نہیں ہو تم۔ وہ نارمل سے انداز میں بولا۔ جب آج یا کل قبول کرنا ہی تھا تو کیوں نا آج ہی سہی

تم نا۔۔۔

اتنی اچھی باتیں کیسے کر لیتے ہو؟ یہی کہنے والی تھی نا۔۔ اس کی بات پر پریشے نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

اچھا اب ایک دم یونیک طریقے سے پرپوز کرو۔ وہ پھر سے بولا تو پریشے نے اسے دیکھا اور پھر کھلکھلا دی۔

★★★

زویا یہ تمہارے لیے بہت مشکل ہو گا نا؟ زویا آئینے کے سامنے دلہن کے لباس میں بیٹھی تھی۔ بیوٹیشن اس کے سر پر دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی اور عشاء اس کے پاس کھڑی تھی۔

میں نے خود کو اس کے لیے تیار کر لیا ہے۔ تمہیں پتہ ہے اس رشتے پر سب سے زیادہ زری خوش تھا۔ اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

عشاء کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی۔ وہ اسے لیے وہیں چھوڑے باہر نکلنے لگی۔

وہ لان میں پہنچی جہاں نکاح کی تیاریاں کی جا رہی تھیں۔

عارب زین کے ساتھ سٹیج پر بیٹھا تھا۔ یہ شادی سحر کے کہنے پر ہی ہو رہی تھی اور ان میں سے تو کسی کو بھی لڑکی کا پتہ ہی نا تھا۔

جیسے ہی عارب نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں سے زویا کو لایا جا رہا تھا۔ اسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گا۔ بے ساختہ اس نے زین کی طرف دیکھا جو سر جھکائے بیٹھا تھا۔ وہ یقین نہیں کر

پارہا تھا کہ وہ لڑکی زویا تھی۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا؟ وہ قریب پہنچے تو وہ وہاں سے کھڑا ہوا۔ نکاح شروع ہو چکا تھا اور ویسے ہی گم سم سا کھڑا تھا۔

آج اسے سمجھ آرہا تھا کہ زین اس دن کس تکلیف میں تھا۔ کوئی کسی کا درد نہیں سمجھ سکتا۔ جس پر گزرتی ہے صرف اسے ہی پتہ ہوتا ہے۔ اس کے لیے وہاں رہنا بہت مشکل تھا وہ فوراً وہاں سے باہر نکلا۔

★★★

وہ کمرے میں داخل ہوا تو بیڈ پر گھونگھٹ اوڑھے بیٹھی تھی۔

میں جانتا ہوں ہم سے کسی کی بھی مرضی اس شادی میں شامل نا تھی۔ زویا اسے سننے لگی۔

تم اس گھر میں جیسے چاہو رہو لیکن مجھ سے کسی چیز کی توقع نا رکھنا۔ میں خود کو اس رشتے کے لیے تیار کرنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن تب تک مجھے وقت دو۔ وہ اس سے کہتا ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔

زویا نے دروازہ بند ہونے کی آواز پر گھونگھٹ اٹھایا۔ وہ اپنی پلکیں جھپکنے لگی۔

اسے دوسرے کمرے میں جاتا دیکھ کر عارب اس کی طرف بڑھا۔ زین کہاں جا رہے ہو؟

عارب پلیز۔۔۔

زین تم اس کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔ وہ لڑکی اس کی حق دار نہیں ہے۔ عارب نے دبے دبے غصے میں کہا۔

یہ میرا معاملہ ہے میں خود دیکھ لوں گا تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے سپاٹ چہرہ لیے کہا اور اندر داخل ہو گیا۔

تم غلط کر رہے ہو اس کے ساتھ۔ وہ بند دروازے کو دیکھ کر زور سے بولا۔

★★★

چھ ماہ بعد۔۔۔۔

اس نے سلام پھیرا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

میرے اللہ تو تو دلوں کا حال جانتا ہے نا۔اس کی آنکھ سے موتی گرا۔تو تو جانتا ہے نا میں مخلص تھی لیکن ایک انسان اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔میں نے خود کو جس طریقے سے اس رشتے کے لیے راضی کیا تھا وہ میں جانتی ہوں لیکن جب وہ ہی نبھانا نہیں چاہتا تو میں کیوں سوچوں؟وہ سسک اٹھی۔

میں تجھ سے اپنی محبت نہیں مانگ سکتی۔میں جانتی ہو اب وہ میرا نہیں رہا لیکن میں اس اذیت چھٹکارا مانگتی ہوں۔مجھے اس تکلیف سے نجات چاہیے۔اس نے ہاتھ گیلے گالوں پر پھیرے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

وہ کھڑی ہوئی اور اپنا حجاب کی صورت لپٹا ڈوپٹہ کھول کر بیڈ پر بیٹھی۔آنکھیں ابھی بھی آنسو بہا رہی تھی جیسے اب ایک یہی کام باقی رہا ہو۔اچانک ہی اس کے سر میں درد کی ٹھیسیں اٹھی۔اس کے ساتھ بہت وقت سے ایسے ہو رہا تھا مگر وہاں اس کی ضرورت کس کو تھی جو اس کی تکلیف کا پتہ رکھتا۔

وہ کھڑی ہوئی اور اپنی چادر لے کر باہر نکلی۔وہ ڈرائیو کے ساتھ ہاسپٹل آئی تھی۔اس وقت وہ ڈاکٹر کے سامنے بیٹھی تھی اور اس کی آنکھوں میں نیند کی خماری در آئی تھی۔وہ بمشکل آنکھیں کھولے بیٹھی تھی۔

ڈاکٹر اسے دیکھتی رہی۔کبھی رپورٹس کو دیکھتی تو کبھی اسے۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو کیسے بتائے کہ اسے کیا ہوا ہے۔

دیکھنے میں وہ ایک کم عمر اور بے حد خوبصورت لڑکی تھی۔اس ڈاکٹر نے ہمدردی سے اسے دیکھا۔

دیکھیے آپ نے میری بات تحمل سے سننی ہے۔پہلے تو مجھے یہ بتائیں کے آپ میرڈ ہیں؟ڈاکٹر بولنا شروع ہوئی۔

جی۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

آپ کے شوہر آپ کے ساتھ نہیں آئے؟

نہیں۔۔۔

کیوں؟

وہ مصروف ہوتے ہیں۔

ایسی بھی کیا مصروفیات کہ بیوی کو نظرانداز کر دیا جائے؟

آپ بتائیں رپورٹس کے بارے میں۔زویا اور کچھ بھی سننا نہیں چاہتی تھی۔

آپ کو برین ٹیومر ہے اور وہ بھی لاسٹ سٹیج پر۔ڈاکٹر کی بات پر زویا نے بے ساختہ اسے دیکھا۔
ایک آنسو گال پر پھسلا تھا۔ڈاکٹر بے بسی سے اسے دیکھ رہی تھی اور وہ بالکل خاموش تھی۔
تھوڑی دیر بعد اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیلتی گئی۔وہ کھڑی ہوئی اور ڈاکٹر کے قریب ہوئی۔وہ ڈاکٹر بھی کھڑی ہوئی تھی۔وہ اس کے گلے لگ گئی اور رونے لگی۔
آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتی کہ آپ نے مجھے کتنی بڑی خوشخبری دی ہے۔اس کی بات پر ڈاکٹر حیران ہوئی اور اس سے الگ ہوئی۔
یااللہ تیرا شکر۔میری دعا قبول ہو گئی۔وہ ہنس بھی رہی تھی اور رو بھی رہی تھی۔

کاش میں اپنی ان دعاؤں میں اسے مانگ لیتی۔وہ مایوسی سے بولی۔ڈاکٹر حیران سی اسے دیکھے گئی۔

★★★

ہارن سنائی دیا تو عشاء جلدی سے کھڑی ہوئی۔میں چلتی ہوں۔۔۔ہاں؟

ٹھیک ہے جاؤ۔ ماہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

ذوہان اندر داخل ہوا تو وہ جلدی سے اس کے پاس پہنچی۔ کیسی لگ رہی ہوں میں؟ وہ اپنا ڈریس لہراتے ہوئے پوچھنے لگی۔

جیسے روز لگتی ہو۔ وہ لاپرواہی سے بولا۔

اتنی محنت سے میں تیار ہوئی تھی۔ اس نے منہ پھولایا۔ اور آپ نے تو سہی سے دیکھا تک نہیں مجھے۔

تم میری آنکھوں میں بستی ہو مجھے تمہیں دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ذوہان نے اسے شانے سے پکڑ کر آئینے کے سامنے بیٹھایا۔ اس نے اس کے کندھے سے ڈوپٹہ اُٹھاتے اس کے سر پر رکھا اور تھوڑی اس کے کندھے پر رکھی۔ عشاء بے ساختہ نظریں جھکا گئی۔ اس کے لیے آئینے میں دیکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ کیوں خود کو تھکایا اتنی محنت کر کے؟ مجھے تو تم ہر حال میں دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لگتی ہو۔

اچھا ایک تو آپ نے اتنی دیر کر دی آنے میں۔ میں کب سے تیار ہو کر کھڑی ہوں۔ وہ کھڑی ہوئی اور اس کی طرف دیکھتے خفا سا تاثر لیے کہا۔

تم چلو گاڑی میں بیٹھو میں بس دو منٹ میں آیا۔ اس کے کہنے پر عشاء اثبات میں سر ہلا کر باہر نکل گئی۔

چلیں؟ اس نے گاڑی ان لاک کی۔

موسم بہت پیارا ہے۔ ہم لوگ پیدل جائیں؟ عشاء نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اتنا چل لو گی؟

نہیں بس تھوڑا سا دور جائیں گے پھر واپس آ جائیں گے۔ اس نے کہا تو ذوہان نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ عشاء نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کے بازو سے سر ٹکا کر اس کے ساتھ چلنے لگی۔

بس کرو اور کتنا دور جانا ہے۔ واپسی پر تم چل نہیں پاؤ گی۔ ذوہان ایک جگہ رکا۔

نہیں چل پائی تو ڈرائیور کو بلوا لیں گے۔ آپ پریشان نا ہوں۔ تیز ہوا کا جھونکا عشاء کے کپکپانے کی وجہ بنا۔

سب ٹھیک ہو گیا۔ کتنا اچھا لگ رہا ہے نا۔ مجھے زویا کی بہت یاد آ رہی ہے۔ اس کے گھر چلیں؟ وہ لوگ پھر سے آگے چلنے لگے۔

اس وقت؟ صبح چلیں گے۔

ویسے وہ بہت بدل گئی ہے۔ اس میں پر سنیلٹی چینجز بہت آ گئے ہیں۔ وہ تھوڑی اداس ہوئی تھی۔

ذوہان نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ وہ کیا کہہ سکتا تھا اس بارے میں؟

اور آپ کو پتہ ہے زویا ناولز پڑھتی تھی۔ عشاء نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر کھلکھلا دی۔

تم نہیں پڑھتی؟ ذوہان نے پوچھا۔

نہیں۔۔۔

ویسے لڑکیوں کو ناولز پڑھنے چاہیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے ان سے۔ اس نے اپنی رائے دی۔

آپ نے پڑھے ہیں؟

کالج لائف میں پڑھتا تھا میں۔ بہت فوائد ہوتے ہیں ناولز پڑھنے کے۔ بہت سے سبق ملتے ہیں۔

آپ کو نہیں لگتا ناولز سے زیادہ اچھا سبق انسانوں سے ملتا ہے؟

ذوہان نے چونک کر اسے دیکھا۔ تم سوچنے بھی لگی ہو؟ اس نے مسکراہٹ دباتے کہا۔ عشاء نے خفگی سے اس کے بازو پر مکا مارا۔

میں کب سے دروازہ نوک کر رہی ہوں مگر زویا بی بی دروازہ نہیں کھول رہی۔ ملازمہ نے آکر انہیں اطلاع دی تو وہ جو آپس میں باتوں میں مصروف تھے اس کی طرف دیکھا۔

دروازہ نہیں کھول رہی؟ وہ تینوں پریشان سے کھڑے ہوئے اور زویا کے کمرے کی طرف رخ کیا۔

زویا دروازہ کھولو۔ زریام نے اس کے کمرے کا دروازہ بجانا شروع کیا۔

زویا تم ٹھیک ہو؟ دروازہ کھولو پلیز۔ اس نے دوبارہ کوشش کی مگر کوئی فائدہ نا ہوا۔

زویا کیوں پریشان کر رہی ہو؟ دروازہ کھولو۔ اب کی بار عشاء آگے ہوئی اور دروازہ بجانے لگی۔

میں چابیاں لے کر آتی ہوں۔ پریشے ہڑبڑی میں کہتی وہاں سے بھاگی۔

زری دروازہ توڑ دو۔ عشاء کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔ زریام نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازہ توڑنے کی کوشش کرنے لگا۔

ادھر پریشے چابیاں لے کر آئی ادھر وہ دروازہ توڑ چکے تھے۔

زویا۔۔۔ اندر داخل ہو کر انہوں نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں مگر زویا نا ملی۔

زویا۔۔۔ عشاء پریشانی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔ پریشے باتھ کا دروازہ نوک کرنے لگی۔

تبھی انہیں عشاء کی دلخراش چیخ سنائی دی۔ وہ دونوں قدرے گھبرا گئے اور ڈریسنگ روم کی طرف بھاگے۔

ز۔ز۔زری۔۔۔ عشاء سہمی ہوئی زریام کا بازو پکڑتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہوئی۔ زریام کو لگا وہ ہل نہیں سکے گا۔

وہ جو فرش پر اوندھے منہ گری ہوئی تھی پریشے نے آگے بڑھ کر اس کو سیدھا کیا۔

زریام اٹھاؤ اسے جلدی کرو۔ پریشے زور سے بولی۔

ہ۔ہ۔ہاں وہ جلدی سے آگے ہوا اور زویا کو باہوں میں اٹھا کر باہر بھاگا۔ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے نکلی۔

زریام جلدی کرو۔۔۔پریشے اس کے ہاتھوں کو سہلاتے ہوئے بولی۔

اس کی سانسیں نہیں چل رہی۔ عشاء نے خود کو بولتے پایا۔ زریام نے بے ساختہ پیچھے دیکھا۔

تم جلدی گاڑی چلاؤ۔ پریشے نے زریام سے کہا۔ اور تم فکر نہیں کرو یہ ٹھیک ہو جائے گی۔ پریشے نے عشاء سے کہا جو کسی بے جان وجود کی طرح بیٹھی تھی۔

وہ تینوں آئی سی یو کے باہر کھڑے بے چینی سے ٹہل رہے تھے۔ عشاء رکی اور کرسی پر بیٹھی۔ اسے لگا اس کی دنیا بھی رک چکی ہے۔ جیسے ساری دنیا ختم ہو گئی ہو۔ کچھ باقی ہی نا رہا ہو۔

نرس باہر نکلی تو وہ دونوں تیزی سے اس کی طرف لپکے۔ کیسی ہے زویا؟ وہ دونوں ایک ساتھ نم آواز میں بولے۔ پریشے بھی پریشان سی پیچھے کھڑی تھی۔

ایم سوری۔ شی از نو مور۔ نرس نے کہا اور آگے جانے لگی۔ وہ دونوں سانس نہیں لے سکے۔ انہیں لگا اب وہ کبھی دوبارہ سانس نہیں لے سکیں گے۔

لوگوں کو اگر پتہ چل جائے کہ اپنے منہ سے ادا کیے ہوئے چند الفاظوں سے وہ اگلے انسان کو کس قدر تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں تو شاید وہ بولنا چھوڑ دیں۔

عشاء ویسے ہی کھڑی رہی جبکہ زریام جلدی سے نرس کے آگے آتا اس کا راستہ روک گیا۔ واٹ ڈو یو مین۔ آپ جھوٹ بول رہی ہیں نا؟

اللہ صبر دے۔ وہ کہتے ہی وہاں سے چلی گئی۔ پری شے نے عشاء کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اس نے چونک کر اسے دیکھا۔ پھر اس نے زریام کو دیکھا اور غصے سے اس کی طرف بڑھی۔ زری تمہاری وجہ سے مر گئی وہ۔ اس نے زریام کو گریبان سے پکڑا اور جھٹکا دیا۔ وہ جو پہلے ہی متحیر سا کھڑا یقین نہیں کر پا رہا تھا پیچھے دیوار کے ساتھ جا لگا۔

اس نے خالی آنکھوں سے عشاء کی طرف دیکھا۔ ہاں زری وہ تم سے محبت کرتی تھی۔ تم نے مار دیا اسے۔ وہ چلائی اور روتے ہوئے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

میں نے آج تک جتنے بھی ایسے سیریل دیکھے ہیں ان میں اینڈ پر ہیروئن مر جاتی ہے۔۔۔

میں سوچتی ہوں اگر کبھی میرے ساتھ بھی ایسا ہوا تو کیا میں بھی مر پاؤں گی؟ زویا کی باتیں اس کے کانوں میں گونجنے لگی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اب لائے ہی ہو تو پہنا بھی دو۔۔۔

مجھے پسند ہیں ایسی کہانیاں ایسے کردار جو محبت میں ہارے ہوں۔۔۔

مجھے تم قبول ہو۔۔۔

تم لوگوں سے پہلے میں مروں گی۔۔۔۔

وہ کیوں بننے لگا تمہارا سالہ۔۔۔

زری تم آج کے بعد کسی بھی لڑکی سے بات نہیں کرو گے۔۔۔

میں چاہتی ہوں کہ کبھی مجھے بھی یکطرفہ محبت ہو اور وہ مجھے نا ملے۔۔۔ اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے۔۔۔ اسے یہ آوازیں بہت تکلیف دے رہی تھیں۔۔۔

مگر اس نے کبھی کہا نہیں تھا۔اس نے عشاء کی طرف دیکھتے ہوئے بمشکل کہا۔اس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔

عشاء نے چھبتی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔سیریسلی زری؟ بچپن کی دوستی تھی ہماری۔ ایک دوسرے کے کہے بنا دل کا حال جان جاتے تھے۔تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ آج تک تمہیں محسوس ہی نا ہوا کہ وہ تم سے کتنی محبت کرتی تھی؟اس نے سسکاری بھری۔پریشے نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ہاتھ مت لگا مجھے۔اس نے غصے سے پریشے کا ہاتھ جھٹکا۔وہ گھبرا گئی اور تھوڑا پیچھے ہوئی۔

زری تم نے مار دیا اسے۔زریام کو لگا یہ آخری الفاظ تھے جو وہ سن رہا تھا۔آج وہ شدت سے چاہتا تھا کہ کاش وہ بہرہ ہوتا اور یہ الفاظ سننے سے بچ جاتا۔انہوں نے اتنا وقت ایک ساتھ گزارا تھا وہ کیسے اس کے جزباتوں کو نا سمجھ سکا۔

دوستی محبت سے بڑھ کر ہوتی ہے۔اگر وہ کہہ دیتی تو میں اس کے لیے سب کچھ چھوڑ دیتا۔ دوست کا چھوڑ جانا محبت کے چھوڑ جانے سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔وہ یہ سب کہنا چاہتا تھا مگر بول نہیں پا رہا تھا۔اسے لگا وہ کبھی بول نہیں پائے گا۔

ذوہان، سحر اور زین وہاں پہنچے تو ماتم کا سماں دیکھ کر ساکت رہ گئے۔

وہ چاہتی تھی کہ اسے محبت مل جائے یا موت مل جائے۔وہ مرنا چاہتی تھی یار۔تمہارے نکاح کے بعد ہر وقت مرنے کی دعا کرتی تھی۔تم نے مار دیا اسے۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔وہ بلک بلک کر رونے لگی۔

ذوہان اس کے پاس نیچے بیٹھا اور سنبھالنے لگا۔

آپ سب ایسے کیوں کھڑے ہیں بت بن کر؟ آپ سب شامل تھے نا؟ آپ سب نے مل کر مار دیا اسے۔ اس کی بات پر زین اور سحر جو سانس روکے کھڑے تھے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

مجھے وہ واپس چاہیے۔ آپ کچھ کریں نا۔ مجھے وہ واپس چاہیے۔ وہ روتے ہوئے ذوہان سے لپٹ گئی۔

★★★

کیا وہ اس قابل بھی نہیں تھی کہ تم اس کے لیے دو آنسو ہی بہا دو۔ عارب نے زین کے پاس آتے ہوئے کہا جو ایسے سنگدل بنا بیٹھا تھا جیسے اسے کوئی فرق ہی نا پڑا ہو۔

مگر لوگ صرف چہرے دیکھ سکتے ہیں اندر کون دیکھ سکتا ہے۔ اگر دیکھ سکتے ہوتے تو جان پاتے کہ صرف وہی نہیں مری بلکہ اسے بھی جیتے جی مار کر گئی ہے۔

وہ بالکل خاموش سا صوفے پر بیٹھا تھا۔ وہ کیسے جا سکتی تھی؟ بس اتنا ساتھ لکھوا کر آئی تھی؟ مگر اس نے ساتھ نبھایا ہی کہاں تھا؟ اسے خود سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے کبھی اس لڑکی کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا۔ لیکن اب وہ لڑکی ساری زندگی کے لیے اس کی سوچوں کا مرکز بن چکی تھی۔ اور یہ سوچیں اسے پل پل تڑپانے والی تھیں۔

ہر کسی کو اپنی غلطی سدھارنے کا ایک موقع ضرور ملتا ہے۔ مجھے بھی ملنا چاہیے۔ اس نے عارب کی طرف دیکھا۔ آنکھوں میں پانی چمکا تھا۔

وہ تمہارے ساتھ تمہارے گھر میں پورے چھ ماہ تمہاری بیوی کی حیثیت سے رہی تھی۔ ہر دن تمہارے لیے ایک نیا موقع تھا۔ عارب کی بات پر زین نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔ آنسو چہرہ بھگونے لگے تھے۔

پتہ ہے زین اگر تم میرے دوست نا ہوتے تو میری بددعا تھی تمہیں کہ وہ تمہیں روزِ محشر بالکل بھی معاف نا کرے۔ وہ خود رو رہا تھا۔ قسمت کے کھیل بھی کیسے ہوتے ہیں نا جو پلکوں پر بٹھا کر رکھنا چاہتے ہیں ان کے حصے میں کچھ نہیں آتا اور جو پیروں تلے روند کے چلے جاتے انہیں حاصل ہو جاتا ہے۔

چیزیں ہوں یا انسان قدر کی اہمیت اس وقت ہوتی ہے جب پہنچ سے بہت دور چلے جائیں۔ اس کی بات سنتے ہی زین اس کے پاس سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔ بس وہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں سن سکتا تھا۔ وہ سکون چاہتا تھا۔ مگر اب اسے یہ سکون کبھی میسر ہو گا بھی یا نہیں؟ اس نے اپنا سکون خود اپنے ہاتھوں سے برباد کیا تھا۔ پھر وہ کس سکون کی تلاش میں نکلنا چاہتا تھا؟

وہ گیا تو عارب نے صوفے سے ٹیک لگائی۔ اس کے پاس کوئی لڑکی آ کر بیٹھی تھی۔ اس نے اپنے دائیں طرف بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا۔

کیا سوچ رہے ہو؟ کنزل بولی۔

یہی کہ میسر کی قدر نہیں کرتے اور لاحاصل کے لیے تڑپتے ہیں لوگ۔ آنکھوں میں کچھ ٹوٹا تھا۔ بے بسی ہی بے بسی تھی لہجے تھی۔

لوگوں کو اگر سمجھ آ جائے کہ ان کی ایک ہاں اگلے انسان کے لیے جینے کی وجہ ہو سکتی ہے تو شاید وہ۔۔۔

مجھ سے شادی کرو گی؟ ابھی کہ اس کی بات ختم ہی نا ہوئی تھی اور عارب اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

اور پھر تم بھی زین بھائی کی طرح کرو گے؟ اس کا انداز تمسخرانہ تھا۔

میں پوری کوشش کروں گا کہ تمہیں وہ سب دے سکوں جس پر ایک محرم کا حق ہوتا ہے۔

کنزل نے اسے دیکھا اور دیکھتی ہی گئی۔

خسارے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ غلطی کس قدر بڑی تھی۔ مگر تب کچھ باقی نہیں رہا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ موقع ضرور دیتا ہے۔ بس لوگ سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ زندگی کے ہر لمحے کو خود کے لیے ایک نیا موقع سمجھ کر گزارو۔ یعنی اس لمحے کو آخری سمجھ کر گزارو اور اپنی کی گئی غلطیاں درست کر لو کیونکہ وہ لمحہ پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا۔

ختم شد۔۔!!!